https://ataunnabi.blogspot.com/

مسئلہ میں ساری اُمت کا اجماع ہے اور کسی کو مجالِ اختلاف نہیں۔"

(تکمیل الایمان ص ۱۸۱ مترجم، مکتبہ نبویہ۔لاہور)

اس تحقیق سے یہ بات واضح ہو گئی کہ موصوف کے تمام اعتراضات باطل و مردود ہیں دراصل مخالفین کو اعلیٰ حضرت کی کتاب مطلع القمرین سے سخت تکلیف پہنچی ہے اس لیے کسی نہ کسی طریقہ سے اس کتاب کو مشکوک کرنے کے لیے ایسے ہتھکنڈے عوام الناس کے سامنے پیش کر کے اور ڈھکے چھپے الفاظ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے کی مذموم کوشش کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔

اعتراض:۔ایک صاحب اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"دوسری موضوع حدیث: اگر آپ غور فرمائیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ مذکور پہلی موضوع حدیث کی کوکھ سے حسب ذیل دوسری موضوع حدیث نکالی گئی۔۔۔یعنی ابوبکرؓ زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگ سے آگے نہیں نکلا بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اس کے سینے میں سجا دیا گیا ہے۔۔۔لیکن افسوس کہ روایت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ ایک غیر نبی شخص بکر بن عبداللہ المزنی کا قول ہے۔"

جواب:۔ عرض یہ ہے کہ ایسی موقوف و مقطوع روایات جن میں عقل و قیاس کا عمل دخل نہ ہو مرفوع حکمی میں شمار ہوتی ہے۔ کما قال الشیخ المحقق

اعتراض تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ مقطوع ہے۔ انھیں ایک تابعی بکر بن عبداللہ المزنی" کو غیر نبی جیسے عامیانہ الفاظ نہ استعمال کرتے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ وہ غیر نبی تھے مگر تابعی بھی لکھا جا سکتا تھا۔ اگر اصول حدیث کی ابتدائی کتاب جو بچوں کو پڑھائی جاتی ہے کو دیکھ لیتے۔ تو اس روایت کو موضوع لکھنے کی بجائے اس کو مرفوع کہنے پر اعتراضات کرتے۔ مگر ایک تابعی کے قول کو موضوع قرار دینا کم علمی کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تابعی کبیر بکر بن عبداللہ المزنی کے اس قول کی سند جھوٹی نہیں بلکہ حسن ہے۔ اور موضوع تو من گھڑت اور جھوٹ کو کہتے ہیں۔ حالانکہ ایک طالبعلم کو بھی معلوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا ہے کہ اگر کسی قول کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کر دی جائے تو محدثین ان اقوال کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث موقوف (صحابی کا قول) یا حدیث مقطوع (تابعی کا قول) ہے۔

اس مندرجہ بالا تحقیق سے یہ واضح ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مطلع القمرین پر اعتراض فضول اور تحقیق کے میدان میں کوئی حیثیت نہیں۔

تفضیلیہ عرب کے چند تفضیلی علماء کی کتابوں کا ترجمہ کرانے کی کوشش بھی کی۔ ان میں سے احمد الغماری، محمود سعید ممدوح کا نام سر فہرست ہے۔ تفضیلیہ نے احمد الغماری اور محمود سعید ممدوح کو اہل سنت میں شمار کیا جو کہ حقیقت کے برعکس ہے اور تحقیق کے میدان میں ایسی باتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے عقائد اہل سنت کے خلاف اور برعکس ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحقیق کا معیار یہ ہونا چاہیے کہ جو بات حق ہو اس کو بیان کیا جائے نہ کہ دوسرے موقف کو بیان کیا جائے۔ لہذا جس بات کا علم ہو اس کو عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ ارباب اہل علم کے علاوہ عوام الناس بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ عرب محقق احمد بن صدیق الغماری کے بارے میں تحقیق پیش خدمت ہے۔ اس سلسلہ میں حقیقت کو آشکار کیا گیا ہے اگر اس بابت کوئی اعتراض ہو تو مطلع کریں تاکہ توبہ کر کے اپنی اصلاح کی جاسکے۔

عرب محقق احمد بن محمد الصدیق الغماری

عرب محقق احمد بن محمد الصدیق الغماری کو تفضیلی حضرات نے اہل سنت کا ایک جید عالم بنا کر پیش کیا ہے۔ میں نے متعدد بار کئی علماء کو اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ یہ "احمد الغماری" اہل سنت میں سے نہیں ہے، اور حنفیوں کا تو سخت دشمن ہے بلکہ احناف کا ہی نہیں اکابرین اہل سنت کے بارے میں جو اس نے لکھا ہے وہ پڑھ کر دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔

ابتداء میں جب علماء کو شیخ محمود سعید ممدوح اور احمد الغماری کے عقائد کا علم نہ تھا تو لاعلمی میں اس کی چند کتابوں کا ترجمہ اہل سنت کی طرف سے پیش کیا گیا مگر اب جب اسکے کا عقائد کا پردہ چاک ہو چکا ہے تو اس کو اہل سنت میں شمار کرنا بڑی بدنصیبی اور ظلم عظیم ہے۔

غماری صاحب کے عقائد کا جائزہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے تاکہ انھیں معلوم ہو سکے کہ وہ صحابہ کرام اور جمہور اہل سنت کے بارے میں کیا موقف رکھتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

احمد الغماری اپنی کتاب البحر العمیق ص ۴۸ پر صحابی رسول ﷺ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الطاغیۃ معاویہ قبحہ اللہ و لعنہ۔ یعنی ظالم معاویہ اللہ کی طرف سے اس پر برائی اور لعنت ہو۔

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

احمد الغماری اپنی کتاب الجونیہ العطارج ۲ ص ۷۶ پر لکھتے ہیں:

وکان مع شدید العداوۃ لعلی علیہ السلام و آل بیتہ الکرام۔
یعنی ان کی حضرت علی اور اہل بیت اطہار سے سخت عداوت تھی۔

اور اپنے ایک رسالہ جو انھوں نے الفقیہ محمد الفلاح کی طرف لکھا اس میں رقم طراز ہیں۔

کافر منافق۔ یعنی یہ کفر اور منافق تھے۔

اپنی کتاب الجونیہ العطارج ۱ ص ۴۰ پر لکھتے ہیں۔

وسفك دماء کثیرۃ ظلماً عدواناً۔ اور بہت ساروں کا خون ظلم اور دشمنی میں بہایا۔

اور اسی صفحہ پر ایک حدیث لکھی ہے أن سمرۃ بن جندب فی النار۔ یعنی حضرت سمرۃ بن جندب آگ میں ہے۔ جبکہ اس حدیث کو علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۱۸۴ پر موضوع لکھا ہے۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ

احمد الغماری اپنی کتاب البرھان الجلی ص ۶۲ پر لکھتے ہیں۔

ابن عربی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: فکان فیہ ناقلا من غیر ذوق و لکنہ علم لکونہ جمعہ من النبی ﷺ. قال احمد الغماری. أی بخلاف علی علیہ السلام فانہ کان حاملا لہ عن ذوق فلذلك كان امام العارفین و مرجعھم دون غیر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی حضرت علی کے مخالف تھے اور یہ غصہ ان کی طبیعت میں تھا۔

اس بات پر انکے شاگرد شیخ ابوحمزہ تعلیقاً لکھتے ہیں!

تامل سوء ادب ھذا المنحرف مع ابی ھریرۃ و موافقۃ المولف الذواق لہ۔

یعنی یہ ادب کے خلاف ہے اور یہ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے انحراف ہے اور اس کی طرح کی دیگر باتیں مولف کی طبیعت میں ہیں۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن الصدیق الغماری صاحب اپنے بھائی کی کتاب الباحث ص ۱۶ پر تعلیقاً لکھتے ہیں۔

وھذا یوجب طعنا فی شعبی وفی دینہ و یثبت وقوعہ فی اعراض الابریاء بضرب من التدلیس۔

اور یہ بات امام شعبی اور انکے دین میں طعن کو لازم کرتی ہے۔ اور جن چیزوں سے بچنا چاہیئے ان میں اس کا وقوع ثابت ہوتا ہے۔

حضرت ابن ابی ملکیہ رضی اللہ عنہ

اپنی کتاب جونۃ العطار، ج ۲ ص ۲۲۷ پر ابو الفرض الاصبہانی کی کتاب الاغانی سے تابعی کبیر ثقہ جلیل حضرت ابن ابی ملکیہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض اور طعن کیا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ

جونۃ العطار، ج ۲ ص ۲۲۷ پر امام اہلسنت امام مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

حکایۃ فیھا انہ کان مغنیا و کان یتبع المغنین۔

ان کے بارے میں یہ روایت کی گئی ہے کہ وہ گانا گاتے تھے اور گانا گانے والوں کا اتباع کیا کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

غماری صاحب، الجونہ العطارج ۳ ص ۶۸ پر لکھتے ہیں:

مع ان الحارث من کبار ائمۃ الصوفیۃ و اعرف باللہ من امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

اور یہ کہ حارث المحاسبی بڑے ائمہ صوفیاء میں سے تھے اور امام احمد بن حنبل سے زیادہ عارف باللہ تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

الجونہ العطارج ۳ ص ۶۲ پر لکھتے ہیں: فانی أرای الفتوی بمذھب ابی حنیفۃ ضلال۔ اور میں رائے دیتا ہوں کہ ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق فتوی دینا گمراہی ہے۔

اپنے شاگرد کو ایک سوال کے جواب میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے بارے میں کہا۔"ابی جیفۃ" یعنی بدبودار میت کا حصہ۔(الجواب المستفید ص ۷۳)

جو لوگ اپنے آپ کو حنفی سمجھتے ہیں ان کو کم از ایسے الفاظ استعمال کرنے پر غماری کی تکذیب کرنی چاہیے۔ مگر افسوس کچھ علماء کرام ایسے ہیں جنہیں چند مسائل سے دلچسپی ہے انھیں نہ اہل سنت کی پرواہ ہے اور نہ حنفیت کی۔ ان لوگوں کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ اور عوام الناس میں صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ نہیں جناب یہ سخت الفاظ ہیں۔ تف ہے ایسے علمائے کرام پر جو ایسے الفاظ بول کر اس مسئلہ سے صرف نظر کرتے ہیں۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ عنہ

جونہ العطارج ۲ ص ۲۷۴۔۲۷۵ پر لکھتے ہیں۔

قیل لعبداللہ بن المبارک: من افقہ ابو یوسف أو محمد بن حسن فقال قل ایھا أکذب؛

اور عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ امام ابو یوسف زیادہ فقیہ ہیں یا امام محمد بن حسن الشیبانی، تو انھوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے کہا: یہ پوچھوں کے زیادہ جھوٹا کون ہے؟!

اس قول کے بعد احمد الغماری صاحب لکھتے ہیں:

قلت لو سئلت أنا لقلت للسائل قل أيهما أفجر أو اشد تلاعبا ب دين الله و الادخلت معهما شيخهما أبا حنيفه لا بارك الله في تلك العصبية الغبيثة الضالة المضلة۔ یعنی میں کہتا ہوں کہ اگر سوال کرنے والے نے مجھ سے وال کیا ہوتا تو میں سائل کو جواب دیتا کہ کہو (پوچھو) کہ ان دونوں میں سے فاجر کون ہے اور زیادہ دین کے ساتھ کھیلنے یا مذاق اڑانے والا کون ہے؟ اور خبر دار ان دونوں کے ساتھ انکے شیخ ابو حنیفہ بھی داخل ہے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی نہ ہو اس تعصب، غباثت، اور ضلالت میں۔

محدث یزید بن هارون رضی اللہ عنہ

جونۃ الطارج ۳ ص ۱۲ پر لکھتے ہیں:

بصری ناصبی یعنی بصرہ کے ناصبی تھے۔

محدث علی بن الجعد رحمۃ اللہ علیہ

جونۃ العطارج ۲ ص ۱۱۵ پر لکھتے ہیں۔

کان ناصبیا خبیثاً مثل علی بن الجعد فما حقه الا أن یکون من بنی الاسرائیل۔ یعنی وہ خبیث ناصبی تھا محدث علی بن جعد کی مانند اور حق یہ کہ یہ بنی اسرائیل میں سے ہو۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جونۃ العطارج ۲ ص ۲۱۸ پر لکھتے ہیں۔

کان فیه نوع انحراف عن اهل البیت و میل لاعدوائهم۔

! یہ بات صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ اس تمام جروحات کی حقیقت کے لیئے راقم کی کتاب "توثیق صاحبین" ملاحظہ کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی اوران میں اہل بیت سے ایک قسم کی دوری تھی اور یہ اہل بیت کی دشمنی کی طرف مائل تھے۔

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ

درء الضعف ص ۱۵ پر لکھتے ہیں:

فهذا من ابن عدى جور يوجب اللومه يسقط المروة بل و العدالة والثقه-

یہ ابن عدی کا ظلم ہے جو اس کی ملامت کا تقاضہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مروت بلکہ عدالت اور ثقاہت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

امام ابوزرعہ الرازی اور امام ابو حاتم الرازی رحمہما اللہ

فتح الملک العلی ص ۹۷ پر لکھتے ہیں۔

كان يسرقان الجرح و الكلام على الاحاديث من البخارى بل ظلماه فى كتاب الكبير فى الرجال و نسباه لانفسهما فأمرا عبدالرحمن بن ابى حاتم أن يأخذ نسخة من كتاب البخارى و يسألهما عن الرجال المذكورين فيه وهما يجيبانه بجواب البخارى حتى أتيا على جمع الكتاب-

یعنی یہ دونوں حضرات احادیث پر جرح اور کلام کو امام بخاری سے سرقہ کرتے ہیں بلکہ انہوں نے امام بخاری کی کتاب الکبیر فی الرجال میں بڑا ظلم کیا ہے کہ ان کی باتوں کو اپنی طرف منسوب کر لیا ہے۔انہوں نے عبدالرحمن ابن ابی حاتم کو امام بخاری کی کتاب کا نسخہ لانے کا حکم دیا اور وہ دونوں حضرات سے اس میں مذکورہ رجال کے بارے میں سوال کرتا رہا اور یہ دونوں وہی جواب دیتے رہے جو امام بخاریؒ نے جواب دیا۔اور پوری کتاب انہوں نے اپنی بنالی۔

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ

درء الضعف ص ۱۶ پر لکھتے ہیں۔

بعد ما ضعف ابن معين، سويد بن سعيد انه صادر عن عصبية و تحامل-

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی ابن معین نے سوید بن سعید کو ضعیف کہا اور یہ سب کچھ ابن معین سے تعصب اور ظلم کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور اپنی کتاب فتح الملک العلی میں ابن معین کی ثقاہت ماننے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

حافظ ابن حبان اور حافظ ابن طاہر المقدسی رحمۃ اللہ علیہ

فتح الملک العلی ص ۷۶ پر لکھتے ہیں۔

و من قلة حياء ابن حبان و ابن طاهر المقدسي و عدم تعظيمهما لحرمة رسول الله ﷺ ...

مع انه كلا منهما متهم مجروح بل بل رمي ثانيهما بالعظائم۔

یعنی ابن حبان اور ابن طاہر المقدسی کی بے شرمی اور رسول ﷺ کی حرمت کی عدم تعظیم دیکھیے۔۔۔ ان دونوں میں سے ہر ایک متہم اور مجروح ہے بلکہ ابن طاہر المقدسی پر تو بڑے سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔

حافظ ابو حفص العبکری رحمۃ اللہ علیہ

جونۃ العطارج ۳ ص ۱۳ پر لکھتے ہیں۔

و هذا غلو و اسراف بل خرف و جنون يدل على ما بلغ اليه التعصب في نفوسهم على آل بيت و شيعتهم۔

یعنی اور یہ حد سے بڑی ہوئی، حد اعتدال سے تجاوز، بلکہ فاسد العقل اور جنون دلالت کرتا ہے کہ آل بیت اور انکے چاہنے والے کا تعصب ان کے نفوس تک پہنچا ہے۔

حافظ ابن بطہ رحمۃ اللہ علیہ

الجونۃ العطارج ۳ ص ۱۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن بطة الحنبلي الناصبي۔ یعنی ابن بطہ حنبلی ناصبی یعنی دشمن اہل بیت ہے۔

حافظ شیرویہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مسند الفردوس

اپنی کتاب الحسنین ص ۱۱ پر لکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو عندنا ضعیف و ان لم یسمع بذلك المتقدمون۔

یعنی یہ میرے نزدیک ضعیف ہے لہذا متقدمین نے اسی لیے ان سے سماع نہیں کیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک رسالہ جو کہ اپنے شاگرد ابی خبزو کو ۲ شعبان ۷۹ ۱۳ ھ کو لکھا، اس میں رقمطراز ہیں۔

لغة الطحاوی رکیکة بلیدة مخمة معقدة... والطحاوی لو لا حفظه وسعة روایة و کثرة ایراده للطرق الغریبة و الاسانید المتعددة لما استحق أن یذکر بخیر علی الاطلاق لفرط تعصبه البالغ به الی حد المقت والضلال و العیاذ باللہ۔

یعنی امام طحاوی کے لغت انتہائی کمزور اور فضول ہے۔ اور وسعت روایت میں اسکا حافظہ بلکل نہیں تھا اور کثیر طور پر اس نے جو طرق بیان کیے ہیں وہ غریب ہیں۔ اور جو اسانید متعددہ اس نے بیان کیے ہیں اس کی وجہ سے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ مطلقا اس کا ذکر خیر کے ساتھ نہ کیا جائے۔ اور اس وجہ سے بھی وہ تعصب میں ناپسندیدگی اور گمراہی کی حد تک پہنچ چکا تھا۔

امام قرطبی اپنی کتاب "البحر العمیق" ج ا ص ۵۱ پر لکھتے ہیں۔

فان کل عالم لا یعظم الصوفیة فعلمه و بال علیه وسبب فی جر الضلال الیه فتراه لا یحب امثال ابن جوزی والقرطبی صاحب التفسیر۔ اور جو عالم صوفیہ کے علم کی تعظیم نہ کرے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور یہ سبب ہے اس کو گمراہی کی طرف لے جانے کا پس تو جان لے گا۔ اور اسکی مثال قابل دید نہیں جیسے ابن جوزی اور امام قرطبی صاحب تفسیر احکام القرآن۔

ابن عبدربہ صاحب العقد الفرید رحمۃ اللہ علیہ

جو نیا العطارج ۲ ص ۱۳ پر لکھتے ہیں: الخبیث یعنی ابن عبدربہ گھٹیا ہے۔

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ

الاقلید ص ۵۵۶ پر لکھتے ہیں: ابن حزم الخبیث یعنی ابن حزم خبیث گھٹیا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابو الطیب الطبری رحمۃ اللہ علیہ

جونیہ العطار میں لکھتے ہیں۔

ان ھولاء الفقھاء الجھلۃ بالحدیث ھم الاصل فی فساد الدین و ضلال المسلمین والقضاء علی الشریعۃ الاسلامیۃ وانھم ھالکون عند اللہ تعالیٰ لا محالۃ۔

یعنی بے شک وہ فقہاء جو علم حدیث سے جاہل تھے یہ دین میں فساد، مسلمانوں کی گمراہی اور اسلامی شریعت میں فساد یا عار کے اصل ذمہ دار ہیں، اور یہ ہر صورت میں اللہ کے نزدیک ہلاک ہونے والے ہیں۔

امام باجی مالکی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک رسالہ جو اپنے شاگرد ابی خبزہ کو ربیع الاول ۴۷۸ھ کو لکھا گیا اس میں رقمطراز ہیں۔

من رأی اقیسۃ الحنفیۃ و أمثال الباجی من المالکیۃ استجاز لعنھم والحکم علیھم بالمروق من الدین۔

جو حنفیہ اور مالکیہ میں سے علامہ باجی کے قیاس کو دیکھے گا تو ان پر لعنت کے جواز کا اور دین سے نکلنے کا قول کرے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

جونیہ العطار ج ۲ ص ۲۰ پر لکھتے ہیں۔

اما جاھل بالحدیث والفقہ والانساب.. وقع کذاب۔

بہر حال وہ حافظ ابن کثیر حدیث، فقہ اور نسب کے علوم سے جاہل تھا۔۔ اور جھوٹا واقع ہوا ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

البرھان الجلی ص ۲۲۳ پر لکھتے ہیں۔

الذہبی الخبیث یعنی امام ذہبی گھٹیا خبیث ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ابن ابی العز شارح عقیدہ طحاویہ رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک مکتوب ۲۵ ذوالقعدہ ۱۳۷۶ھ میں اپنے شاگرد ابن ابی حمزہ کو لکھتے ہیں۔

أما کونه ناصبیا فلا یدخلك شك فی ذلك۔

امام ابن ابی العز دشمن ناصبی تھا اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

قطع العروق الوردیہ ص ۷ پر لکھتے ہیں۔

ذلك المبتدع الخبیث۔ ابن خلدون بدعتی اور خبیث تھا۔

امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مکتوب مورخہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ میں اپنے شاگرد محمد الفلاح کو لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

مجنون الاشاعرہ۔ یعنی امام سبکی مجنون اشعری تھا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب المشوی والبتارص ۵۴ میں لکھتے ہیں۔

اتهمه بالحسد والبغضاء الأئمة العرب... ابان فیها عن جرأة خبیثة ووقاحة شنیعة

ائمہ عرب نے ان کو متہم کیا ہے حسد اور بغض کے ساتھ۔۔۔ اس سے ظاہر ہو جاتی ہے اس کی خباثت کے ساتھ جرأت کرنا اور قبیح چیزوں میں اس کا واقع ہونا۔

حافظ مناوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب الآمالی المستطرفہ ص ۲ پر لکھتے ہیں۔

وهو الرجل لا تحقیق معه فیما ینقل أو یقول۔

اور اس شخص کی کوئی تحقیق نہیں جو نقل کر رہا ہے یا جو کہہ رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب جوبتۃ العطارج ا ص ۴۷ ۔ ۱۴۸ میں لکھتے ہیں۔

کذب عدو اللہ افتری ونطق بما یدل علی النفاق و موت القلب و فقدان حر

الاسلام من القلب... هذا المجرم قبحه الله... قبح الله الفجرة المنافقین۔

یعنی امام عبدالغنی نابلسی کذاب اللہ کا دشمن ،جھوٹا اور جو کچھ بولتا ہے اس پر دلالت کرتا ہے اس کی منافقت پر، اور اسکے مردہ دلی پر اور اس کے دل میں حرمت اسلام کے فقدان پر ۔۔۔ یہ مجرم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس پر برائی نازل ہو۔۔ اللہ کی طرف سے اس پر برائی ہو، فاجروں اور منافقوں پر۔

علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ

تبیین تلبیس المفتری ص ۱۳۹ پر لکھتے ہیں۔

لا یدری الحدیث... صنعة نقل الفروع واعراب الکلمات من متعصبة الحنفیه...

أی لحنفی نحوی مورخ جاهل بما سوی ذلک أن یعرف الصحیح من المکذوب من

حدیث رسول اللہ ﷺ۔

یعنی امام عینی حدیث کو نہیں جانتے تھے ۔۔ فروع اور کلموں کے اعراب نقل کرتے تھے یعنی متعصب حنفیوں میں سے تھے ۔۔۔ اور بے شک حنفیوں کے لیے نحوی اور مورخ تھا اور اس کے علاوہ حدیث رسول ﷺ میں جھوٹ اور سچ کی تفریق سے جاہل تھا۔

امام شاہ ولی اللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک مکتوب مورخہ ۱۶ رمضان ۱۳۷۲ھ میں اپنے شاگرد ابوحمزہ کو لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

عندہ ضرب من الجنون والبدعة.. خبیث الباطن

یعنی شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مجنون اور بدعتی ۔۔۔ کا باطن خبیث تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب کشف الستار المسبلہ ص ۲۷ پر لکھتے ہیں۔

الشیخ اللوطی الجاسوس تارك الصوم و الصلاة قاتل الارواح سفال الدماء سارق الكتب و الاموال نائك النساء و العيال قبحه الله۔

لوطی، جاسوس، نماز اور روزہ کا تارک، روحوں کا قاتل، خون بہانے والا، کتابیں اور مال چوری کرنے والا، بچوں اور عورتوں سے مقابلہ کرنے والا، اللہ کی برائی ہو۔

اور کشف الستار المسبلہ ص ۳۱ پر مزید لکھتے ہیں۔

عبدالحی الخبیث المجرم... أیها الخنزیر.. ولو كنت فی بلدك فاس لفسوت علیك یا ابن الكلب.... یا مؤذی المسلمین یا عاق یا زندیق یا ملحد یا جاسوس یا لوطی یا خنزیر۔

عبدالحی ایک خبیث مجرم تھا۔۔ اے خنزیر۔۔۔ اور اگر تو اپنے شہر میں ہے تو تجھ پر ہلاکت پر ہو۔۔۔ اے ابن الکلب۔۔۔ اے مسلمانوں کو ایذا دینے والے گھر سے نکالے ہوئے، اے زندیق، اے ملحد، اے لوطی، اے خنزیر۔

حافظ ابن حجر ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ایک شاگرد کو ایک سوال کے جواب میں مکتوب لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

و كتاب الصواعق المحرقه لابن حجر الهیثمی فی قبره مع كتاب سلب الجنان عنه. وعن صاحبه یدل علی جهل ابن حجر و نفاقة و ناصبیة۔ (الجواب المستفید ص ۸۱)

اور ابن حجر الھیثمی کی کتاب الصواعق المحرقہ قبر میں ہے اسکی کتاب سلب الجنان کے ساتھ اور یہ کتابیں ابن حجر کی جہالت، اسکی منافقت اور ناصبیت پر دلالت کرتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد بن الصدیق الغماری کا مسلک:

احمد بن الصدیق الغماری ظاہری مذہب یعنی غیر مقلد تھے۔ تقلید کے خلاف تھے۔ انھوں نے تقلید کے رد میں الاقلید نامی ایک کتاب بھی لکھی۔ اور تقریباً ہر کتاب میں مقلد کو جاہل اور لا علم لکھا ہے۔ اور اس کتاب فتح الملک العلی میں بھی مقلد کی تذلیل جا بجا کی ہے۔

احمد بن محمد الصدیق الغماری کا علم اخذ کرنا:

احمد الغماری نے اپنا علم اہل تشیع سے اخذ کیا اور ان کی کتابوں سے متاثر ہوئے۔ ان کو بہت سارے اہل تشیع سے علم اخذ کرنے کا موقع ملا ان لوگوں میں شرف الدین اللبنانی جو کہ "ابوھریرۃ شیخ المضیر" نامی کتاب کے مصنف ہیں۔ اور محسن الامین العاملی اللبنانی صاحب کتب "الحصون المنیعۃ، کشف الارتیاب اور اعیان الشیعہ"۔ ان کی کتابوں کا تذکرہ خود احمد بن الصدیق الغماری نے اپنی کتاب "فتح الملک العلی" میں بھی تذکرہ کیا ہے۔

حدیث کی تحقیق میں رجحان:

ان کی کتابوں سے پڑھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ صحیح احادیث کو اپنے مسلک کے مطابق ضعیف کہتے اور ضعیف بلکہ موضوع روایت کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مثال کے طور پر احمد الغماری فضائل شام کے بارے میں وارد شدہ روایات جو کہ صحیح اور مشہور ہیں ان کو ضعیف اور موضوع کہتے تھے جو کہ ان کی کتاب الجونۃ العطار جلد ۲ سے ثابت ہے۔

احمد ابن الصدیق الغماری کی تناقضات:

حدیث کی تصحیح اور تضعیف میں راویوں کے احوال اور انکی توثیق وتضعیف ایک اہم معاملہ ہے مگر اس میدان میں بھی احمد الغماری اپنی پسند اور ناپسند کا خیال رکھتے ہیں جس کی واضح مثالیں موجود ہیں۔

ا۔ سوید بن سعید کی توثیق پر الغماری نے اپنی کتاب درء الضعف عن حدیث من عشق فعف کے ص ۱۲ سے لے کر ص ۲۱ تک توثیق ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جب کہ اپنی دوسری کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المشوفی والبتارص ۲۰۲ پر سوید بن سعید کو ضعیف لکھا ہے۔

۲۔اپنی کتاب البرحان الجلی ص ۱۸۲ پر ابن تیمیہ،ابن عبدالحادی،اور امام الزرکشی سے نقل کرتے ہیں کہ ان تصحیح الضیاء فی المختارہ اعلیٰ من تصیح الحاکم۔

یعنی ضیاء المختارہ میں [حدیث یا راوی کی تصحیح،حاکم کی تصحیح سے اعلیٰ ہے۔

جبکہ اس کے مخالفت کرتے ہوئے اپنی دوسری کتاب الامالی المستطرفہ ص ۷ پر ضیاء المختارہ کی احادیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

ان الموضوعات و الوھیات فیہ قدر الربع

یعنی اس کتاب میں موضوعات اور رواحیات روایت چوتھائی حصہ کے برابر ہیں۔

اس تناقض کا مقصد صرف یہ تھا کہ جہاں ضیاء المختارہ کی احادیث کی تصحیح ثابت کی وہاں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا سماع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ثابت کرنا تھا جبکہ دوسرے مقام پر ابن تیمیہ اور عبدالحی الکتانی کا رد کرنا تھا۔

۳۔اپنی کتاب المشوفی والبتار ص ۱۸۸ پر راوی کے بدعت کے بارے میں لکھتے ہیں :

ان العقیدۃ لا تاثیر لھا فی الروایۃ ما لم یکن صاحبھا داعیۃ روی ما یؤید عقیدۃ

یعنی کہ راوی کا عقیدہ اس کی روایت پر اثر انداز نہیں ہوتی مگر اگر وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو اور وہ روایت نہ کرے جو اس کے عقیدے کی تائید میں نہ ہو۔جبکہ اس اصول کے برعکس اپنے دوسری کتاب فتح الملک العلی ص ۶۱ عربی پر لکھتے ہیں :

و کذلک ما اشترطوہ فی قبول روایۃ المبتدع من أن یکون غیر داعیۃ فانہ باطل فی نفسہ مخالف لما ھم مجمعون فی تصرفھم علیہ۔

۴۔اپنی کتاب درء الضعف عن حدیث من عشق فعف کے ص ۱۲ پر لکھتے ہیں:

رمی العلماء لسوید بن سعید بالتلقین والتدلیس وغیرھا وکلہ من الجرح الغفیف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی علماء کرام نے سوید بن سعید کو تلقین قبول کرنے والا اور تدلیس سے متصف کیا ہے مگر یہ تمام جرح خفیف، ہلکی ہیں۔

اس کے برعکس ایک مقامی اخبار الجریدہ ۱۸۵: مورخہ ۹۔ ۱۱۔ ۱۹۴۳ء میں لکھتے ہیں:

ثم هو مع ذلک موصوف بأفش من كثرة الخطاء و هو قبول التلقين فانه أشد اسباب ضعف الحديث۔

یعنی اور یہ وہ ہے جو کثرۃ الخطاء اور یہ اس لیے کہ وہ تلقین قبول کرتا تھا اور یہ شدید وجوہات میں حدیث کے ضعیف کے لیے۔

اول مقام پر تلقین کو معمولی جرح قرار دیا جبکہ دوسرے مقام پر اس کو شدید جرح قرار دیا ہے۔

۵۔ اپنی کتاب فتح الملک العلی ص ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳ میں لکھتے ہیں:

بأن في الصحيحين احاديث مقطوع ببطلانها وضعفها۔

یعنی صحیحین میں احادیث مقطوع، باطل اور ضعیف روایات موجود ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس اپنی دوسری کتاب المثنونی والبتار ص ۱۲۳ پر لکھتے ہیں:

ان الطعن في أحاديث الصحيحين خرق لاجماع المسلمين اتباع لغير سبيل المومنين فان الامة مجمعة على صحة احاديث الصحيحين و متفقة على تلقي ما فيها بالقبول۔

۶۔ اپنی کتاب قطع العروق الوردیہ ص ۳ پر لکھتے ہیں:

ويضم الى هذا توثيق من انعقد الاجماع على قبول توثيقه و تقديمه على غيرهم وهم مسلم بن الحجاج اذا خرج له في صحيحه حكما منه توثيقه۔

یعنی یہ اس کی توثیق ہے اس کی طرف سے جس کی توثیق وتقدیم پر اجماع ہے اور وہ امام مسلم بن حجاج رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب وہ اپنی کتاب صحیح مسلم میں کسی سے احتجاج کریں تو وہ انکی طرف سے توثیق ہوتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر اس کے برعکس اپنی دوسری کتاب فتح الملک العلی ص ۱۱ پر لکھتے ہیں:

ان البخاری و مسلما خرجا لکذابین متھمین بالوضع۔

یعنی بے شک بخاری و مسلم کذابوں، متہم بالکذب سے روایت لیتے تھے۔

۷۔ اپنی کتاب قطع العروق الوردیہ ص ۷ پر لکھتے ہیں۔

قاعدۃ الجرح مقدم علی التعدیل القاعدۃ الفاسدۃ

یعنی یہ قاعدہ کہ جرح مقدم ہوتی ہے تعدیل پر ایک فاسد قاعدہ ہے۔

جبکہ اس کے برعکس جریدہ الاخبار میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

فلیعلم أن الجرح المفسر مقدم علی التعدیل باجماع أھل الجرح والتعدیل۔
یعنی معلوم ہونا چاہیے کہ جرح مفسر مقدم ہوتی ہے تعدیل پر اور یہ اہل جرح اور تعدیل کے اجماع سے ثابت ہے۔

۸۔ اپنی کتاب الاقلید ص ۳۷ اور دیگر مقامات پر تقلید کو ضلالت اور گمراہی سے تعبیر کیا ہے۔ مگر اس کے برعکس اپنی کتاب البرحان الجلی ص ۱۳۴ میں ایک مرید کو اپنے شیخ سے حسن ظن اور اطاعت کرنے کا لکھا ہے۔

۹۔ اپنی کتاب در الضعف میں سوید بن سعید پر امام ابن المدینی ﷫ کے جرح لیس بشئی کے بارے میں لکھتے ہیں :

ان الاقدمین یستعملونھا فی قلیل الحدیث یعنی مقدمین لیس بشئی

کے الفاظ قلیل الحدیث کم روایت کرنے کے بارے میں استعمال کرتے تھے۔

مگر الغماری کے یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ اصول صرف محدثین نے امام یحییٰ بن معین کے بارے میں لکھا ہے کہ جو وہ کسی راوی کے بارے میں لیس بشئی کہیں تو اس سے مراد جرح نہیں ہوتی بلکہ وہ یہ الفاظ اس راوی کے بارے میں استعمال کرتے ہیں جو کہ قلیل الحدیث ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰۔اپنی کتاب البرہان الجلی میں احمد بن الصدیق الغماری نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا سماع حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے۔

مگر اس کے برعکس ان کے بھائی عبداللہ بن صدیق الغماری اپنی کتاب الحاوی ص ۷۵ پر لکھتے ہیں:

ان الحسن البصری لا یثبت له سماع من علی علیه السلام و انما رأه فقط. بهذا قال حفاظ الحدیث و نقاده۔

یعنی حضرت حسن بصری کا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور انہوں نے صرف ایک مرتبہ دیکھا اور یہ حفاظ حدیث اور نقاد لوگوں نے کہا ہے۔

احمد بن الصدیق الغماری کی تدلیس:

وجہ الاول: الغماری نے اپنی کتاب البحر العمیق ص ۱۹ پر مصنف عبدالرزاق نہ دیکھنے کی تصریح کی ہے اور اپنے مکتوب مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۸۰ میں لکھتے ہیں:

مصنف عبدالرزاق کنت أعلم انه موجود بضواحی صنعاء. ثم ذکر لنا الکوثری أنه موجود أیضا بالاستانه۔

یعنی مصنف عبدالرزاق کے بارے میں معلوم ہوا کہ علاقہ صنعاء کے نواح میں موجود ہے اور محدث الکوثری نے کہا کہ مصنف عبدالرزاق ہمارے استانہ میں موجود ہے۔ جبکہ اس کے برعکس انھوں نے اپنی متعدد تصانیف میں مصنف عبدالرزاق کے احادیث نقل کیں ہیں۔ اپنی کتاب فتح الوھاب جلد ا میں ۱۰ روایات نقل کیں ہیں۔ جبکہ مسالک الدلالۃ تقریبا ۳۰ روایات نقل کیں ہیں اور متعدد مقامات پر مکمل اسانید نقل کیں ہیں۔ جبکہ کتاب پاس نہیں تھی تو یہ اسانید کہاں سے نقل کیں ہیں۔

۲۔انھوں نے اپنی کتاب الجنین ص ۱۵ اور الامالی المستظرفہ ص ۳ پر صحیح ابن خزیمہ کے نہ ملنے اور نہ ہی دیکھنے کی تصریح کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان غیر موجود... انه لم یقف علیه۔

یعنی یہ کتاب صحیح ابن خزیمہ غیر موجود ہے... اور میں اس کتاب پر واقف نہ ہو سکا۔

جبکہ اپنی کتاب مسالک الدلالۃ میں تقریبا ۳۶ روایات اور اپنی کتاب فتح الوھاب میں ۱۹ مقامات پر صحیح ابن خزیمہ سے استدلال کیا ہے۔

۳۔ اپنی کتاب الامالی المستظرفۃ ص ۱۳ پر لکھتے ہیں کہ

بانه رأی (رأی فقط) ثلاثة مجلدات فی الطهارة و الصلاة فقط من مصنف ابن ابی شیبة۔

یعنی کہ میں نے صرف مصنف ابن ابی شیبۃ کے صرف تین جلدیں طہارۃ اور صلاۃ کے بارے میں دیکھی۔

جبکہ مسالک الدلالۃ میں تقریبا ۶۲ مقامات پر اس کی روایات نقل کیں ہیں۔ اور فتح الوھاب میں ۶ روایات نقل کیں ہیں اور ان میں اکثر روایات طہارۃ اور صلاۃ کے باب کے علاوہ روایات ہیں۔

الغماری کی کتابیں دوسروں سے اخذ شدہ ہیں:

۱۔ احمد بن الصدیق الغماری نے اپنی کتاب فتح الملک العلی زیدیوں اور امامی شیعہ کی کتابوں سے اخذ کر کے لکھی ہے اور اس کے سارے دلائل انہی سے ماخوذ ہیں۔ زیدیوں کی ایک مشہور کتاب الروض النضیر شرح مجموع الفقہ الکبیر، تالیف شرف الدین الحسن بن احمد السیاغی الصنعانی ۱۲۲۱ھ نے حدیث "انا مدینة العلم" کی روایت پر تفصیلاً کلام کیا اور اس کے بعد جس نے بھی اس حدیث پر کلام کیا اسی کتاب سے اخذ کیا۔

۲۔ ان کی کتاب "رفع الیدین فی الدعاء" ماخوذ ہے علامہ سیوطی کی کتاب "فض الوعاء" سے۔

۳۔ "صحیح الحدیث البسملہ" کتاب علامہ سبکی کی کتاب سے اخذ شدہ ہے جو کہ طبقات میں موجود ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔"ارشاد المرتبعین الی طرق الاربعین" بھی علامہ ابن حجر کی "الاربعین" سے ماخوذ ہے۔

۵۔اپنی کتاب فتح الوحاب کے بارے میں ص ۴۳ پر واضح لکھا ہے کہ! وھو سارق لتخریجہ من تخریج المناوی وغیرہ۔یعنی یہ کتاب تخریج المناوی سے اخذ شدہ ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ سید غماری صاحب اکثر کتابیں دوسرے علماء کرام کی کتابوں سے چربہ کرتے تھے

راقم مسئلہ افضلیت پر جب مختلف کتابوں کا مطالعہ کر رہا تھا تو مسئلہ افضلیت پر چند قلمی اور قدیم کتب دستیاب ہوئیں۔ان کتب میں علامہ علامہ عبدالواحد سیستانی حنفی رحمہ اللہ کی کتاب" اصدق التصدیق "،علامہ حیات سندھی کی کتاب" العطیہ العلیہ فی مسئلہ افضلیۃ "،علامہ سید ابوالحسین مارہروی رحمہ اللہ کی کتاب" دلیل الیقین" [جسمیں مسئلہ افضلیت کو تقریباً ۱۰۰ صوفیاء کے اقوال سے ثابت کیا۔ایک اہم اور لاجواب کتاب ہے۔اصل کتاب فارسی میں ہے۔انشاء اللہ جلد اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔]اور محدث بریلی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ کا افضلیت پر تاریخی مناظرہ "صمصام حیدری" [جلد منظر عام پر آرہی ہے] شامل ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب مسئلہ افضلیت پر "معین ٹھٹھوی" (مائل بہ تشیع) کے رد میں لکھی تھی۔اور اس مسئلہ پر ان کی ۳ کتابیں تھیں۔

اول: "السنۃ النبویہ فی حقیقۃ القطع بالافضلیۃ" یہ ضخیم کتاب تھی۔

دوم: "الطریقۃ المحمدیۃ فی حقیقۃ القطع بالافضلیۃ" یہ اول کتاب کی تلخیص ہے۔!

! اس کتاب کی تحقیق،تخریج اور ترجمہ پیش خدمت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم : "الحجة القويه في حقيقة القطع بالافضلية" یہ دوسری کتاب کا خلاصہ ہے۔[1]

جب ان کتابوں کی تلاش شروع کی تو اول کتاب "السنة النبويه" کا قلمی نسخہ کسی کے پاس دستیاب نہ تھا مگر دیگر دو کتابیں "الطريقه المحمديه" اور "الحجة القويه" کا ڈاکٹر سومرو صاحب سندھ نے اپنی لائبریری میں موجودگی کا عندیہ دیا۔ چند دنوں بعد ہی ڈاکٹر صاحب نے ان دونوں کتابوں کا ایک قلمی نسخہ کا عکس بھجوادیا۔ اس کے بعد میرے بڑے ہی عزیز جناب امام بخش قادری صاحب، ضلع خیرپور میرس، سندھ نے بھی اس کتاب کا عکس بھیج دیا۔ مگر یہ دونوں عکس جناب مفتی عبدالرحیم السکندری صاحب کی لائبریری سے حاصل شدہ ہیں۔ میں ان دونوں احباب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے اس کتاب کو بھیجنے کے لئے اتنی محنت کی۔ جزاهما الله تعالى خير الجزاء

میں نے اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا تو احساس ہوا کہ کتاب کو منظر عام پر لانا چاہیے۔ اسی دوران جناب سائیں غلام رسول قاسمی صاحب کو اس کتاب کے بارے میں معلوم ہوا تو انھوں نے میرے عزیز دوست جناب مولانا عاطف سلیم نقشبندی کے ذریعے اس قلمی عکس کی فوٹو کاپی منگوائی، اور اس کتاب کی کمپوزنگ جلد ہی مکمل کروا کے بھیج دی۔ اب اس کتاب کا دوسرا مرحلہ یہ تھا کہ اس کو عوام الناس کے افادہ کی خاطر اردو قالب میں ڈھالا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے میں نے اپنے کرم فرما، نازش اہل سنت مفتی حسان عطاری صاحب، کراچی سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے اپنے ایک شاگرد جناب مولانا ابن یوسف حنفی صاحب کو منتخب کیا۔ چنانچہ مولانا ابن یوسف حنفی صاحب نے اس کا ترجمہ چند دنوں میں ہی کر کے بھیج دیا۔ اب اس ترجمہ کا تذکرہ عزیزم جناب جواد رسول صاحب، پروگریسو بکس سے کیا تو انھوں نے اس کتاب کو شائع کروانے کا عزم ظاہر کیا۔

تیسرے مرحلے میں کتاب میں مذکورہ احادیث کی تخریج کا دشوار کام تھا۔ اس کتاب میں علامہ ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم اول میں تقریباً "۲۸۶" احادیث اور قسم دوم میں تقریباً "۱۶۵۲" احادیث نقل

---

[1] اس کتاب کا قلمی نسخہ راقم کے پاس موجود ہے۔ انشاء اللہ اس کا ترجمہ بھی عنقریب شائع ہو جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں، جو کل "۹۳۸" احادیث بنتی ہیں۔ اللہ کا نام لے کر راقم نے اس کی تخریج شروع کی اور تمام احادیث ماسوائے ۱۲ روایات کے حوالہ جات درج کردیے۔ یہ کام بہت ہی مشکل اور صبر آزما تھا مگر اللہ تعالیٰ عزوجل کے کرم سے چند دنوں کی مسلسل کوشش سے یہ کام مکمل ہوا۔ میں اپنے عزیز دوست محترم جناب عالطف سلیم نقشبندی صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں، جنہوں نے کتاب کو چھاپنے میں بہت معاونت فرمائی اور اپنے قیمتی مشوروں سے راقم کا نوازتے رہے۔ میں محترم ظفر قریشی صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے کتاب کی از سرِ نو ترتیب میں معاونت کی۔

چوتھے مرحلے میں علامہ ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور ان کا علمی مقام بیان کرنا تھا۔ چنانچہ جناب عبدالعزیز میمن، لیکچرار اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج، کالی موری، حیدر آباد، سندھ کا مضمون شامل کیا۔ میں ان کو اس تحقیقی مقالہ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اہم نکتہ:

اس مقام پر ایک اہم بات بہت ضروری ہے کہ اس کتاب کی احادیث کو کم کرنے کے لیے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ علامہ ہاشم ٹھٹھوی رحمہ اللہ نے ابن تیمیہ کے دفاع میں کتاب "الحجۃ القویۃ فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تیمیۃ" لکھی ہے۔ تو اس بارے میں عرض یہ ہے کہ علامہ ہاشم ٹھٹھوی رحمہ اللہ نے ابن تیمیہ پر ناصبی ہونے کے اعتراض پر اس کا جواب لکھا۔ اس کتاب میں ابن تیمیہ پر ناصبی ہونے کے الزام کو غلط ثابت کیا۔ مزید یہ کہ ابن تیمیہ کے دفاع کے باوجود علامہ ہاشم ٹھٹھوی کے تمام عقائد اہل سنت کے ہیں، جس پر ان کی کتب اور بیاض ہاشمی موجود ہیں۔

یہ غیر معمولی تفصیل اس لیے لکھ دی کہ عام طور پر قارئین سمجھتے ہیں کہ بس کتاب یونہی منظر عام پر آجاتی ہے، ناشرین کو کچھ کرنا تھوڑی پڑتا ہے، حالانکہ جو اس دشت کی سیاحی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیسے جاں کاہ اور صبر آزما مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ قارئین سے استدعا ہے کہ اگر اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع کیجیے گا۔ تاکہ اس کی اصلاح کی جاسکے۔ میں عزیزم جناب چوہدری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواد رسول صاحب کا بے حد ممنون ہوں جن کی دلچسپی کی وجہ سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ ہماری اس محنت کو قبول فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

فیصل خان

۲۳ر اگست ۲۰۱۴ء خادم اہل سنت و جماعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات

عبدالعزیز نہڑیو
لیکچرار اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج
کالی موری، حیدرآباد، سندھ

سرزمین سندھ "باب الاسلام" کے متبرک نام سے مشہور و مسلم ہے۔ کیونکہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا آفاقی پیغام سندھ کے ذریعے پہنچا ۹۳ھ میں "محمد بن قاسم ثقفی" کے ہاتھوں سندھ کا علاقہ فتح ہوا۔ اور اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔ یہاں تابعین اور تبع تابعین بھی تشریف لائے، جن میں ابوموسیٰ اسرائیل بن موسیٰ بصری، قاضی موسیٰ بن یعقوب ثقفی، ابوبکر ربیع بن صبیح سعدی، یزید بن ابی کبشہ دمشقی، مکحول بن عبداللہ شامی، عبدالرحمن اوزاعی، ابومعشر نجیح بن عبدالرحمن سندھی، محمد بن ابی معشر، حسین بن محمد بن ابی معشر، داؤد بن محمد بن ابی معشر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (1)

جنہوں نے اپنے علم و فضل کے اعلیٰ معیاروں کو ہر جگہ تسلیم کروایا۔ ان اکابرین نے سندھ کو ہمیشہ کے لئے اپنا مسکن بنالیا، جن سے سندھ کے سپوت علم حاصل کرتے رہے اور کئی علم کے متلاشی یہاں سے دوسرے ممالک کا سفر اختیار کر کے قرآن، سنت، فقہ اور تاریخ وغیرہ کا علم حاصل کرنے لگے اور اپنے علم و فضل کے اعلیٰ معیارات کو سندھ سے باہر اسلامی ممالک میں تسلیم کرایا۔ سرزمین سندھ میں علمی درسگاہیں قائم ہوئیں۔ سندھ میں منصورہ اور دیبل کی اسلامی ریاستوں میں علمائے سندھ کی قائم کی ہوئی درسگاہیں عالمی شہرت رکھتی تھیں، جہاں بڑے بڑے رجال علم پیدا ہوئے، جنہوں نے خدمت حدیث و فقہ میں بڑی شہرت پائی۔ مختلف اسلامی علوم نے اپنے لئے جگہ بنائی مفسرین پیدا ہوئے محدثین نے بساط علم حدیث بچھائی اور فقہاء نے بھی فہم و ادراک کی مسندیں آراستہ کیں۔ کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے ملکی ماحول کے مطابق پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کیا۔ کتابیں تصنیف کیں، مدارس قائم کئے گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور وعظ و ارشاد کی محفلیں سجائیں۔ غرض ہر طریقہ سے اپنی بات لوگوں کے دلوں میں اتارنے کی کوشش کی۔ یہی عرب کے لوگ ان سے فیضیاب ہونے کے لئے سندھ میں تشریف لائے۔ تمام مورخین علماء سندھ کے مقام و مرتبہ اور ان کی علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ مشہور محدث علامہ ابو سعد عبد الکریم سمعانی اپنی مشہور کتاب "الانساب" (2) میں ان سندھی علماء اور محدثین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دیبل اور منصورہ میں بڑی درسگاہیں قائم کیں، جن میں ابو العباس احمد بن عبد اللہ دیبلی (المتوفی 343ھ)، ابو العباس الوراق الدیبلی (المتوفی 345ھ)، ابو القاسم شعیب بن محمد بن احمد دیبلی، حسن بن حامد بن حسین دیبلی، ابو جعفر محمد بن ابراہیم الدیبلی، خلف بن محمد الدیبلی، ابو العباس منصوری قاضی ابو محمد المنصوری (المتوفی 390ھ)، ابو جعفر المنصوری، ابو القاسم المنصوری، ابو العباس محمد بن الحسن لمنصوری، قاضی محمد بن شوارب المنصوری وغیرہم مشہور ہیں۔

سندھ کے دار الحکومت منصورہ کو علمی فیض اور دینی درسگاہوں کے اعتبار سے بغداد ثانی کہا جاتا تھا۔ مشہور عرب تاریخ دان اور سیاح علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بشاری مقدسی (المتوفی 380ھ) سندھ میں 375ھ میں تشریف لائے۔ اپنی کتاب "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" میں سندھ کے دینی حالات ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مذاهبهم اكثرهم اصحاب حديث ورأيت القاضي ابا محمد المنصوري داؤديا اماما في مذهبه وله تدريس وتصانيف قد صنف كتبا عدة حسنة واهل الملتان شيعة يهوعلون في الاذان ويثنون في الاقامة ولا تخلوا القصبات من فقهاء على مذهب ابي حنيفة رحمه الله وليس به مالكية ولا معتزلة ولا عمل للحنابلة انهم على طريقة مستقيمة ومذاهب محمودة وصلاح وعفة اراحهم الله من الغلوا والعصبية والحرج.

"مسلمانوں میں اکثر المحدیث ہیں، میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری کو دیکھا جو داؤدی تھے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے مذہب کے امام تھے اور ان کا حلقہ درس تھا اور ان کی بہت اچھی تصنیفات ہیں۔ اہل ملتان شیعہ ہیں۔ اذان میں "اشہدان علی ولی اللہ" اور اقامت میں چار کی بجائے دو بار تکبیر کہتے ہیں۔ بڑے بڑے قصبات میں حنفی فقہاء بھی پائے جاتے ہیں، لیکن یہاں مالکی اور حنبلی نہیں اور نہ معتزلی ہیں۔ سیدھے اور صحیح مسلک پر ہیں اور نیکی اور پکدامنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غلو، عصبیت اور تنگدلی سے نجات دلائے۔" (3)

مشہور اہل قلم علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی لکھتے ہیں کہ:

"آگے چل کر فقہ کا زمانہ شروع ہوا اور اس پر ہی فتویٰ کا دارومدار ہوتا تھا۔ تیسری صدی میں منصورہ سندھ میں بڑے فقیہ اور قاضی تھے، جو یہاں فتویٰ اور قضا کے مالک تھے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ عرب ملک میں یہ قاضی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام داؤد ظاہری کے مذہب کو پسند کرتے تھے جو عربی ذہنیت کے زیادہ قریب ہیں۔ ان میں سے احمد بن محمد القاضی المنصوری السندی بڑی شہرت کے مالک ہیں، جو داؤد ظاہری کے مذہب پر مجتہد اور امام تھے۔" (4)

مشہور مورخ قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہیں کہ:

"روی عنہ الحاکم ابوعبداللہ" (5)

یعنی حدیث کی مشہور کتاب مستدرک حاکم کے مؤلف امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری اسی احمد بن محمد منصوری سندھی کے شاگرد تھے۔

مورخ ابن الندیم "وراق الفہرست" میں یہ کتابیں ان کی تصنیف میں شمار کرتے ہیں:- 1 المصابیح النیر۔ 2 کتاب الحاوی۔ 3 کتاب النیر (6)

مشہور سیاح بزرگ بن شہریار الرامہرمزی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "عجائب الھند برہ و بحرہ و جزائرہ" (7) میں سندھ میں اسلامی دور کے بعض عظیم کارناموں کا ذکر کیا ہے کہ ایک عراقی عالم جو عہد طفولیت سے سندھ کے شہر منصورہ میں رہائش پذیر تھے اور اس نے تعلیم و تربیت کی منزلیں بھی منصورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی میں ملے کی تھیں۔ وہ عربی زبان کے ساتھ ساتھ سندھی زبان پر بھی عبور رکھتا تھا۔ 270ھ میں ہباری خاندان کے ایک حکمران عبداللہ بن عمر نے اروڑ کے راجہ مہروک بن رائنک کی درخواست پر اس عالم سے سندھی زبان میں بصورت نظم اسلامی عقائد و تعلیمات پر مشتمل ایک کتاب لکھوائی۔ یہ کتاب راجہ مذکور کے پاس پہنچی تو اس نے بہت پسند کی اور اس سے متاثر ہو کر وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے اس عالم کو دربار میں طلب کیا اور اس کی اس عظیم خدمت پر بے حد خوشی کا اظہار کیا۔

اس عالم نے راجہ کی استدعا پر اس کو قرآن کریم کا سندھی زبان میں باقاعدہ ترجمہ پڑھایا۔ تیسری یہ خدمت سرانجام دی کہ راجہ کی فرمائش پر قرآن مجید کا ترجمہ سندھی زبان میں لکھا۔ اس طرح سندھی زبان میں اسلامی تعلیمات سے متعلق یہ پہلی تصنیف ہے، جو نظم کی صورت میں پیش کی گئی اور ہندوستان میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ بھی یہی ہے۔

علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب اپنے تحقیقی مقالہ "سندھ میں فتویٰ کا فن" میں رقمطراز ہیں:

"سندھ میں اسلامی دور کی ابتدا کے فقیہ ظاہری مذہب کے تھے اور حکومت بھی اسی قانون پر چلتی تھی۔ جیسے جیسے عربوں کی حکومت زوال پذیر ہوتی گئی تو سندھ کے تعلقات وسطی ایشیا اور خراسان سے بڑھے۔ حنفی مذہب جبکہ عجم کے مزاج کے موافق تھا اور دوسری طرف وسطی ایشیا سے سندھ کا علمی تعلق بڑھا اور حنفی فقہاء یہاں پہنچے۔ اسی تعلق کی وجہ سے حنفی فقہ کا سندھ میں رواج ہوا اور یہاں بڑے بڑے فقیہ اور عالم پیدا ہوئے۔" (8)

عرب حکومت کے خاتمہ کے بعد سومرہ خاندان کے دور حکومت میں کئی بڑے فقہاء کے نام تاریخ کے صفحات میں آتے ہیں۔ مثلاً مولانا برہان الدین بکھری سندھی فقہ، اصول فقہ اور عربی علم و ادب میں بڑی دسترس رکھتے تھے اور سلطان علاء الدین محمد شاہ خلجی کے زمانہ میں دہلی کی تخت گاہ میں درس دیتے تھے۔ شیخ فقیہ امام صدر الدین بکھری سندھی فقہ میں مجتہدانہ درجہ رکھتے تھے اور تمام علوم کے ماہر تھے۔ مولانا ظہیر الدین بکھری سندھی شریعت کے علم کے بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے۔ اسی زمانہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان سے زیادہ نحو، فقہ اور اصول فقہ کا کوئی دوسرا جاننے والا نہیں تھا۔ بکھر سے روانہ ہو کر دہلی میں درسگاہ قائم کی۔(9)

آٹھویں صدی ہجری کے فقیہ شیخ الاسلام مسعود بن شیبہ سندھی اور ان کی دو تصانیف "کتاب التعلیم" اور "طبقات الحنفیہ" کا ذکر مولانا عبد الحی حسنی نے "نزہۃ الخواطر" میں کیا ہے۔(10)

اسی امام مسعود بن شیبہ سندھی کی کتاب التعلیم کا جامع سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے عربی میں شائع ہو چکا ہے۔

نویں صدی ہجری میں سمہ خاندان کا دور حکومت شروع ہوا۔ اس دور میں سندھ کے ہر شہر اور ہر بستی میں دینی علوم کی درسگاہیں قائم ہوئیں، جہاں حدیث، تفسیر، فقہ، صرف نحو اور علم منطق کا درس دیا جاتا تھا۔ اسی دور میں بکھر، پاٹ، سیوہن، دربیلہ، ٹھٹھہ اور نصرپور علم کے بڑے گہوارے تھے۔

مخدوم محمود فخرپوتہ سمہ دور کے ایک بڑے عالم تھے، جنہیں میر معصوم نے سندھ میں اشاعت علم کا شہسوار مانا تھا۔ مخدوم بلال نے تلٹی میں ایک اعلیٰ تعلیمی درسگاہ کی بنیاد ڈالی۔ قاضی عبداللہ بن ابراہیم دربیلوی، مخدوم عبد العزیز ابہروی کے شاگرد اور بڑے عالم دین تھے۔ مخدوم عباس ہنگورو حدیث اور فقہ کے بڑے عالم تھے، اس دور میں کاہان جام نظام الدین کے وزیر دریا خان کی جاگیر تھی، جہاں مخدوم عبد العزیز ابہروی اور اثیر الدین ابہروی کے بڑے مدارس تھے۔ شیخ میرک بن ابوسعید پورانی شاہ بیگ ارغون کے ساتھ سندھ آئے تھے، جسے شاہ بیگ ارغون نے بکھر کا شیخ الاسلام مقرر کیا تھا۔ قاضی قادن بن ابوسعید بکھری، شیخ حمید بن قاضی عبداللہ دربیلوی، شیخ رحمت اللہ دربیلوی، شیخ عبداللہ متقی دربیلوی، مخدوم محمد سیوستانی، قاضی شرف الدین عرف مخدوم راہو سیوہانی، مخدوم رکن الدین، شیخ شہاب الدین سہروردی پاتائی وغیرہم اس دور کے بڑے محدث اور فقیہ تھے۔

سمہ دور کے خاتمہ کے بعد ارغون، ترخان اور مغل دور میں بھی کئی اہل علم کا ذکر ملتا تھا۔ ارغونوں کے حملہ اور سمہ حکومت کے خاتمہ کی وجہ سے بے چینی اور اضطراب کے سبب کئی سندھی علماء سندھ سے ہجرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے چلے گئے ۔سندھ کے قدیم علمی مرکز پاٹ کے عالم شیخ عیسیٰ جند اللہ سندھ سے ہجرت کر کے برہانپور چلے گئے ۔قاضی عبد اللہ دربیلوی جو تاریخ معصومی کے مؤلف میر محمد معصوم کے استاد تھے، مدینہ منورہ چلے گئے ۔مولانا جلال الدین ٹھٹھوی مغل بادشاہ ہمایوں کی دربار تک پہنچے ۔ہمایوں نے ان سے علم حاصل کیا، بالآخر مغلیہ سلطنت کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے ۔صبغتہ اللہ سندھی محشی تفسیر بیضاوی اور موسیٰ سندھی مدینہ منورہ جا کر بسے ۔ابو بکر سندھی دمشق چلے گئے ۔قاضی ابراہیم ٹھٹھوی شاہجہاں کے دور میں دہلی میں مفتی اور قاضی مقرر ہوئے ۔

سندھ کے ان جلیل القدر علماء کے علاوہ بھی جلیل القدر علماء نے شاہ بیگ ارغون، ترخان خواہ مغلیہ دور کے حکمرانوں کی علمی قدر دانی کے سبب اس دور میں ہمہ دور والا علمی معیار برقرار رکھا۔سندھ میں بکھر، سیوہن، ٹھٹھہ اور نصر پور بڑے علمی مراکز تھے ،جہاں بڑے بڑے محدث ،فقیہ اور مفسر گزرے ہیں ،جن میں قاضی محمد ٹھٹھوی، قاضی وجیہ الدین ''یگانہ''، قاضی شیخ محمد، قاضی عتیق اللہ، مخدوم شہاب الدین واصل سندھی، قاضی دتہ سیوہانی، شیخ قاسم بن یوسف پاٹائی ،میر ابوالمکارم ٹھٹھوی ،مخدوم نوح ہالائی وغیرہم شامل ہیں ۔

مخدوم عبد الکریم بوبک کے بڑے عالم تھے ۔بوبک میں ان کا بڑا مدرسہ تھا ،جس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی ۔ان کے فرزند مخدوم جعفر بوکائی بھی ان کے شاگرد تھے ،جو اپنے دور کے بڑے محقق فقیہ اور تعلیمی ماہر تھے ۔ان کی لکھی گئی کتابوں میں سے پانچ خاص شرعی مسائل کی فقہی تحقیق کے بابت ہیں ۔جن کے تحقیقی معیار سے ثابت ہوتا ہے کہ مخدوم صاحب سندھ کے پہلے فقیہ تھے ،جنہوں نے سندھ کے حالات کے مطابق شرعی مسائل کی تحقیق وتصنیف کو فروغ دیا ۔انہوں نے ''المتانۃ'' جیسی بہترین کتاب عربی میں لکھی ۔مخدوم عباس محدث پاٹائی کے شاگرد حکیم عثمان بوبکائی اور شیخ طاہر پاٹائی بھی اس دور کے مشہور فقیہ تھے ۔

ٹھٹھہ کے علماء اور فقہاء میں شیخ عبد الوہاب پورانی اور قاضی نعمت اللہ نامور عالم تھے ۔شیخ عبد الوہاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پورانی کے بیاض یا" جامع فتاوی پورانی" کو سندھ میں فقہی سند طور تسلیم کیا جاتا ہے۔ مفتی عبد الوہاب پاٹائی ایک بڑے فقیہ اور عالم تھے، جو سلطان اورنگزیب کے زمانہ میں پاٹ میں قضا اور فتوی کے صاحب تھے۔ ان کی تصانیف میں سے "کشف الاسرار" فقہ میں یادگار ہے۔

اورنگزیب عالمگیر نے فتاوی عالمگیری کی تالیف وتدوین کا کام شروع کرایا، جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے علماء نے حصہ لیا۔ اس کام میں سندھ کے دو علماء نے حصہ لیا:

1۔ شیخ نظام الدین بن نور محمد شکر اللہ حسینی ٹھٹھوی جو فقہ اور اصول فقہ میں کامل مہارت اور دسترس رکھتے تھے، اس لئے ان کو اس کام میں حصہ لینے کے لئے منتخب کیا گیا۔ انہوں نے کئی مشکل اور پیچیدہ فقہی مسائل کو حل کر کے "فتاوی عالمگیری" کی تالیف کے کام میں مدد دی۔

2۔ دوسری عالم شیخ ابوالخیر ٹھٹھوی تھے، جو علم فقہ کے ماہر تھے۔

گیارھویں صدی ہجری کے اواخر میں سندھی زبان میں علم فقہ کی کتابیں لکھنے کی ابتدا ہوئی، جیسے "مقدمۃ الصلوٰۃ" از مخدوم ابوالحسن ٹھٹھوی سندھی، "ضیاء الدین کی سندھی" از مخدوم ضیاء الدین ٹھٹھوی، میاں ابراہیم کی سندھی از مخدوم ابراہیم بھٹی وغیرہ۔ (11)

کلہوڑا دور حکومت کو علمی لحاظ سے سنہری دور کہا جاتا ہے۔ اس دور میں فقہ اور فتاوی پر لاتعداد کتابیں لکھی گئیں۔ اس دور کے علماء میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرفہرست ہے۔

علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی: رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء میں سے تھے۔ آپ تفسیر، حدیث، فقہ، رجال، کلام، معقول وغیرہ علوم میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ علوم میں بھی شہرہ آفاق تھے تو تقوی میں بھی یگانہ، مسائل کی تحقیق میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ ان کے والد کا نام عبد الغفور تھا۔ سندھ کے پنہور قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد عبد الغفور پنہور سیوہن کے علماء میں سے تھے۔ جہاں سے ہجرت کر کے بٹھورو ضلع ٹھٹھہ میں آ کر مقیم ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخدوم محمد ہاشم کی ولادت 10 ربیع الاول 1104ھ مطابق 19 نومبر 1692ء بٹھورو میں ہوئی۔ ان کی ابتدائی پرورش پاکیزہ علمی ماحول میں ہوئی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قرآن مجید، فارسی، صرف ونحو اور فقہ اپنے والد سے حاصل کی۔ (12)

پھر ٹھٹھہ کا رخ کیا۔ اس وقت ٹھٹھہ علم وادب کا مرکز تھا۔ جہاں پہلے مخدوم محمد سعید سے تعلیم حاصل کی، پھر مشہور عالم مخدوم ضیاء الدین ٹھٹھوی (المتوفی 1171ھ) سے علم حدیث کی تحصیل کی۔ اس طرح آپ نے نو سال کے قلیل عرصہ میں فارسی اور عربی علوم کی تکمیل کی۔ (13) تحصیل علم کے بعد آپ نے بٹھورو کے نزدیک گاؤں بہرام پور میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ (14)

لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد بہرام پور سے ٹھٹھہ آ گئے، جہاں "مسجد خسرو" (دابگراں والی مسجد) کے قریب مدرسہ دار العلوم ہاشمیہ قائم کر کے سلسلہ تعلیم شروع کیا۔ (15)

اور دین کی اشاعت، درس حدیث اور تصنیف وتالیف میں منہمک ہو گئے۔ آپ کی علمی عظمت کی شہرت دور دور تک پہنچ چکی تھی، اس لئے کئی تشنگان علم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم کی روشنی حاصل کرنے لگے۔ آپ کے کئی تلامذہ عالم، فاضل، فقیہ، محدث اور مفسر بن کر فارغ ہوئے۔ تاریخی تذکروں میں آپ کے جن شاگردوں کے نام ملتے ہیں، ان میں سید شمشیر شاہ مٹیاروی (16)

مخدوم میدنہ نصر پوری (17)

آپ کے فرزند مخدوم عبد الرحمن اور مخدوم عبد اللطیف سید محمد صالح شاہ جیلانی گھوگھی والے (18)

مخدوم ابو الحسن صغیر ٹھٹھوی (19) شاہ فقیر اللہ علوی شکار پور (20) مخدوم عبد اللہ نرئی والے (21)

مخدوم عبد الخالق ٹھٹھوی (22) مخدوم نور محمد نصر پوری (23) شیخ الاسلام مراد سیوہانی (24)

عزت اللہ کبیرو چوٹیاریوں والے (25) حافظ آدم (26) نور محمد خستہ کلہوڑائی (27)

شیخ عبد الحفیظ بن درویش العجیمی المکی، سید عبد الرحمن بن محمد اسلم الحنفی المکی اور محمد بن اشرف بن آدم السندی النقشبندی (28) وغیرہ شامل ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سندھ کے حکمران غلام شاہ کلہوڑہ آپ کی تعریف سن کر ملاقات کے لئے تشریف لائے اور آپ کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ کو پورے سندھ کے لئے قاضی القضاۃ کے عہدہ پر مقرر کر دیا۔ جس کے سبب آپ کے شرعی فیصلے اور فتاوے سندھ میں حرف آخر سمجھے جانے لگے۔ (29)

مخدوم صاحب کی وقت کے فرمانرواؤں نادرشاہ اور احمد شاہ ابدالی سے بھی خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ (30)

1135ھ/1723ء میں مخدوم صاحب حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں آپ نے علم حدیث میں جن بزرگوں سے استفادہ کیا اور سندیں حاصل کیں، ان میں شیخ عبد القادر حنفی صدیقی مکی، شیخ عید بن علی مصری، شیخ ابو طاہر محمد مدنی، شیخ علی بن عبد الملک الدراوی المالکی اور شیخ محمد بن عبد اللہ مغربی مدنی مالکی شامل ہیں۔ (31)

سفر حج سے واپسی پر 1136ھ میں روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے سورت بندر میں قادری طریقہ کے بزرگ سید سعد اللہ سورتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کسب فیض کیا۔ 1137ھ میں واپس وطن پہنچ کر ٹھٹھہ میں مسند تدریس آراستہ کی اور حدیث، فقہ اور علوم عربیہ کی تدریس میں مشغول ہو گئے۔ (32)

مخدوم محمد ہاشم نے اپنے دور میں فسق و فجور اور گناہ کے کاموں کی طرف لوگوں کی رغبت اور دین کی طرف بے رغبتی دیکھ کر حکمران وقت میاں غلام شاہ کلہوڑہ کو درخواست بھیجی۔ جو انہوں نے غور سے پڑھی اور اپنی حکومت کے نائبین اور افسران کو ایک حکمنامہ ارسال کیا، تاکہ اس پر عمل کیا جائے، جس کے نتیجے میں عظیم اصلاحی انقلاب برپا ہوا۔ (33)

مخدوم صاحب نے 6 رجب 1174ھ/9 فروری 1761ء میں وفات پائی اور مکلی میں دفن ہوئے۔ (34)

آپ کے دو صاحبزادے مخدوم عبد الرحمن اور مخدوم عبد اللطیف تھے۔ دونوں جلیل القدر عالم تھے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے والد کے لائق جانشین ثابت ہوئے۔

بارہویں صدی ہجری کی سندھ علمی اور ادبی لحاظ سے سرسبز و شاداب رہی ہے۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کا یہ زمانہ سندھ میں علم و ادب اور سندھی زبان کی آبیاری کا دور تھا۔ سندھ کے کونے کونے میں مدارس، مکاتب، درسگاہیں اور کتب خانے آباد تھے۔ سندھ کے ہر قریہ، ہر بستی میں عالم، فاضل، ادیب، شاعر اپنی علمی خدمات اور روحانی مجالس کے ذریعے مشہور تھے۔ جو علمی اور سیاسی لحاظ سے بغداد، قرطبہ اور مصر کے ہم پلہ سمجھے جاتے تھے۔ ہیملٹن نامی انگریز سیاح ٹھٹھہ کی علمی عظمت کا اعتراف اس طرح کرتا ہے:

''ٹھٹھہ شہر سیاسی تعلیم کیلئے مشہور تھا۔ تحقیق کے علم اور فقہ کی تدریس کے لئے وہاں چار سو زیادہ مدارس تھے۔''(35)

مخدوم صاحب کے اس علمی دور میں آپ کے ہم عصر بھی قلم و قرطاس کے صاحب، مدارس کے شیوخ اور فیض کے سرچشمے تھے۔ جنہوں نے مخدوم صاحب کے ساتھ سندھ کی علمی فضا کو روشن و معطر کیا۔ آپ کے نامور ہم عصرین میں میاں ابوالحسن سندھی ٹھٹھوی، ابوالحسن کبیر محمد بن عبدالہادی ٹھٹھوی، مخدوم عبدالرحمن کھہڑائی، مخدوم محمد قاسم سندھی مدنی، مخدوم محمد معین ٹھٹھوی، مخدوم محمد حیات سندھی مدنی، شاہ عبداللطیف بھٹائی، مخدوم عبدالرؤف بھٹی، مخدوم عبداللہ واعظ ٹھٹھوی، سید موسیٰ شاہ جیلانی گھوٹکی والے، مخدوم محمد اسماعیل پریالو والے، مخدوم ابوالحسن ڈاہری، مخدوم محمد زمان لواری والے، مخدوم عبدالرحیم گرہوڑی، میاں محمد مبین چوٹیاروی، سید محمد بقا شاہ شہید، میر علی شیر قانع ٹھٹھوی، مخدوم روح اللہ بکھری، مخدوم محمد ابراہیم بھٹی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (36)

مخدوم محمد ہاشم کی لائبریری دنیا کی بڑی لائبریریوں میں سے ایک شمار کی جاتی تھی، جہاں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا بیش بہا ذخیرہ موجود تھا۔ آپ نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور لاتعداد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کے بعد آپ لائق فرزندوں نے اس کی بخوبی حفاظت کی۔ آگے چل کر زمانہ کی ردو بدل، افراتفری، اقتصادی بدحالی اور علم و ادب کی بے قدری میں مخدوم صاحب کا کتب خانہ بھی بچ نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکا۔ مخدوم محمد ہاشم کی لائبریری کا ایک حصہ علامہ سید راشد اللہ شاہ جھنڈے والے نے ٹھٹھہ سے لا کر پیر جھنڈو میں اپنے مکتبہ کی زینت بنایا۔ (37)

مخدوم محمد ہاشم نے دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

میر علی شیر قانع ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

"مخدوم محمد ہاشم (اہل السنۃ والجماعۃ کے مذہب کی تقویت اور دین متین کی رسوم کو زندہ کرنے میں اپنے مثل آپ تھے۔ ان ایام میں آپ کی کاوشوں سے ایسے بڑے کام سرانجام دیے جاتے تھے، جو بچے دین کی تائید کے اسباب ہوتے تھے۔ مشرکین اور دین کے دشمنوں پر آپ کا کام اچھی طرح جاری تھا۔ ان کے وقت میں کم از کم سینکڑوں ذمی (کافر) ایمان سے مشرف ہوئے۔ نادر شاہ بادشاہ اور احمد شاہ جیسے وقت کے بادشاہوں سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ آپ کی گذارشات پر دین کی تقویت کے متعلق مطلوبہ احکام جاری ہوتے اور بخوبی عمل میں آتے تھے۔ الغرض ان کا وجود غنیمت تھا۔"
(38)

مخدوم صاحب بھی عالمانہ اور مجاہدانہ خصوصیات کے حامل تھے۔ مخدوم صاحب بیک وقت عربی، فارسی اور سندھی زبانوں کے ماہر تھے۔ آپ نے علمی اور پیچیدہ مسائل کو نہایت وضاحت اور دلائل سے پیش کیا ہے۔ آپ کی تحریر اور عبارت انتہائی عام فہم اور دلائل سے پر ہے۔ اس دور میں جو بھی مسائل درپیش ہوئے، ان پر بھرپور نمونہ قلم چلا کا حق ادا کیا۔ آپ نے ان تینوں زبانوں میں شاعری بھی کی ہے اور تینوں زبانوں میں سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ مخدوم صاحب کی تصنیفات کے تعداد کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا، البتہ آپ کی 164 کتابوں کے نام دستیاب ہوسکے ہیں۔ کئی تصانیف گوشہ گمنامی میں اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ جو کتابیں زمانہ کے انقلابوں سے بچ گئیں، ان میں سے کچھ بمبئی، لاہور، کراچی اور حیدرآباد سے چھپی ہیں۔ کچھ کتابیں کوئٹہ، افغانستان، حلب، بیروت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہیں یا سندھ کے قومی اور ذاتی کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔

قرآنی علوم :

قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے، اس لئے مخدوم صاحب نے قرآن علوم : تفسیر، فضائل قرآن، قرآت وتجوید پر کافی کتابیں لکھیں۔

مخدوم صاحب سندھ کے پہلے مفسر ہیں، جنہوں نے قرآن شریف کا ترجمہ در مفہوم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے اس وقت کی مروج سندھی زبان میں پارہ "عم" کی مفصل تفسیر لکھ کر قرآن فہمی کا شعور پیدا کیا۔

فضائل قرآن کریم پر آپ کی بہترین اور جامع عربی کتاب "جنتہ النعیم فی فضائل القرآن الکریم" ہے، جس میں مخدوم صاحب نے سورۃ فاتحہ سے سورۃ الناس تک 114 سورتوں کی ترتیب وار فہرست دے کر اکثر سورتوں کے مکمل اور مفصل فضائل درج کئے ہیں، جو نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ و تابعین میں آئے ہیں۔ اس کے قلمی نسخے مکتبہ عالمیہ علمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو اور مکتبہ راشدیہ آزاد پیر جھنڈو میں موجود ہیں۔(39)

ڈاکٹر محمد مجیب اللہ منصوری لیکچرار گورنمنٹ کالج حیدر آباد نے "جنتہ النعیم" کی تحقیق وتخریج کر کے سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

علم قرآت وتجوید پر آپ نے کتابیں "الشفاء فی مسئلۃ الراء"، "اللولو المکنون فی تحقیق مد السکون"، "تحفۃ القاری بجمع المقاری"، "کفایۃ القاری"، "کشف الرمز عن وجوہ الوقف علی الحمزۃ"، "حاشیہ شاطبیہ" اور "حاشیہ مقدمۃ الجزری" وغیرہ لکھیں۔ ان کے علاوہ تفسیر سورۃ الملک والنون (عربی)، تفسیر سورۃ الکہف (عربی) اور تفسیر پارہ تبارک الذی کے نام بھی تذکروں میں ملتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علوم حدیث: شتقین: "ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول"، "فتح القوی فی نسب النبی ﷺ"، "زاد السفینۃ السائلی المدینۃ"، "حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب"، "الباقیات الصالحات فی ذکر الازواج الطاھرات"، "تحفۃ السالکین الی جناب الامین"، "وسیلۃ الغریب الی جناب الحبیب"، "فتح العلی فی حوادث سنی نبوۃ النبی"، "تحفۃ المسلمین فی تقدیر مھور امھات المومنین"، "حدیقۃ الصفاء فی اسماء المصطفیٰ"، "وسیلۃ الفقری فی شرح اسماء الرسول البشیر"، "ثمانیۃ قصائد صغار فی مدح النبی"، "النفحات الباھرۃ فی جواز القول بالخمسۃ الطاھرۃ" وغیرہ۔

ان کے علاوہ آپ نے عقائد، تصوف، تاریخ، عروض اور متفرقہ علوم پر بھی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ (40)

فقہی خدمات:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کی اسلامی فقہ کی ترویج کے لئے کوششیں ممتاز حیثیت رکھتی ہیں، ویسے تو مخدوم صاحب نے تفسیر، حدیث، سوانح، سیرت، تاریخ، اوراد وظائف، تجوید اور قرأت وغیرہ پر عربی، فارسی اور سندھی میں بھی کتابیں لکھی ہیں، لیکن ہم یہاں آپ کی فقہ حنفی میں لکھی گئی کتابوں اور فقہی خدمات کا ذکر کریں گے۔

1-بیاض ہاشمی:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی بارہویں صدی ہجری میں حنفی فقہ کے سرخیل تھے۔ آپ کے فتویٰ کو حرف آخر سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے مکتبہ میں حنفی فقہ کی نادر و نایاب کتابوں کا بڑا ذخیرہ موجود رہتا تھا۔ جن کا ہمیشہ تحقیقی مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ اس تدریس، تصنیف اور مطالعہ کے دوران اہم علمی نکات اور فقہی جزئیات ایک بیاض میں لکھتے جاتے تھے، جس کو "بیاض ہاشمی" یا "فتاویٰ ہاشمیہ" کہا جاتا ہے۔ اس میں قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور تصوف کے سینکڑوں دینی مسائل مذکور ہیں۔ بیاض ہاشمی سندھ کی علمی دنیا میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مانے ہوئے علمی ذخیرہ اور فقہی انسائیکلوپیڈیائی حیثیت سے مشہور ہے۔ اس کی علمی سندھ میں ہر مکتبہ فکر کے ہاں مسلم ہے۔ یکجا بڑا علمی خزانہ ہے، جس میں آسانی کے لئے مواد کی تقسیم فقہی ابواب وفصول کی طرز پر کی گئی ہے۔ یہ مخدوم صاحب کا علمی دنیا پر بڑا احسان ہے۔ اس کے کئی قلمی نسخے سندھ کے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔

2۔مظہر الانوار (عربی):

روزوں کے مسئلوں پر ایک مستقل، جامع اور ضخیم کتاب ہے۔(41)

مخدوم صاحب کی اوائلی زندگی کی بہترین یادگار ہے۔ مخدوم صاحب نے 21 برس کی عمر میں اسلام کے تیسرے رکن روزہ کے مسائل پر ایسی تحقیقی کتاب لکھ کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کیا۔ روزہ کے مکمل مسائل پر آج تک سندھ میں عربی زبان میں ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی، اگرچہ اس دور میں کتابیں صرف قلمی صورت میں ملتی تھیں، لیکن مخدوم صاحب نے اس کتاب میں حوالہ کے طور تین سو کتابوں کی فہرست دی ہے اور علمی معیار برقرار رکھا ہے۔ مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"جب یہ رسالہ لکھ رہا تھا تو کتابوں کا بڑا ذخیرہ ہاتھ آیا۔ اس کتاب کے لکھنے کے لئے میں نے ان سب کتب کا مطالعہ کیا اور ان سے فوائد حاصل کر کے اس کتاب میں جمع کئے۔"(42)

علامہ غلام مصطفی قاسمی کہتے ہیں کہ: "رمضان المبارک کے روزوں کے بابت یہ ایک مستقل عربی کتاب ہے۔ آج تک اسلامی دنیا میں ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔"(43)

3-حیات الصائمین (فارسی):

روزہ کے مسائل پر مخدوم صاحب نے اپنی ضخیم کتاب "مظہر الانوار" کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کا مخطوطہ درگاہ خیاری شریف نزد نواب شاہ میں موجود ہے۔(44)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

4-زاد الفقیر:

اسلام کے تیسرے رکن روزہ کے متعلق شرعی مسائل پر سندھی نظم میں جامع اور مفید کتاب ہے۔ مخدوم نے اس رسالہ میں رمضان المبارک کے چاند دیکھنے سے لے کر روزہ کے بابت سب مسائل مختصر اور جامع انداز میں لکھے ہیں اور ہر مسئلہ کے مختلف پہلو واضح کیے ہیں۔ سندھ میں اس کتاب کی اہمیت اور افادیت زیادہ ہے۔ سندھی زبان میں یہ چھوٹی کتاب آپ کی ضخیم عربی تصنیف "مظہر الانوار" کا خلاصہ معلوم ہوتی ہے۔ (45)

خان بہادر محمد صدیق میمن "سندھی زبان کی ادبی تاریخ" میں لکھتے ہیں: "زاد الفقیر کا نظم نہایت پختہ، حلاوت اور نزاکت سے معمور ہے۔ نظم کے قافیے باقاعدہ، پختہ اور عمدہ رکھے گئے ہیں۔" (46)

5- راحتہ المؤمنین عرف ذبح وشکار (سندھی منظوم):

مخدوم صاحب کے دور میں زیادہ آبادی زراعت پیشہ تھی، لیکن اس کے باوجود سندھ کے اکثر حصوں میں شکار بھی عام لوگوں کا ذریعہ معاش اور خوراک کا اہم ذریعہ تھا۔ جانوروں کے ذبح وشکار کے مسائل کی معلومات کی ضرورت عوام الناس کو زیادہ پڑتی ہے۔ اس لئے مخدوم صاحب نے روزمرہ زندگی کے اس ضروری پہلو کے متعلق محنت کر کے مسائل جمع کئے ہیں۔ جانوروں کو ذبح کرنے اور شکار کے بابت کوئی بھی ایسا اہم اور ضروری مسئلہ نہیں جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ گویا کہ آپ نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ (47)

6- فاکہتہ البستان (عربی):

ذبح وشکار کے مسائل کے بابت ضخیم کتاب جب مخدوم صاحب نے لکھی تو آپ کی عمر 24 برس تھی۔ ابتدا میں آپ نے تین سو کتابوں کے نام دیئے ہیں۔ جو اس کتاب کے لکھتے وقت آپ کے پیش نظر تھیں۔ اس وقت عام لوگوں کو شکار کے مسائل، مچھلی کے اقسام، حلال وحرام جانوروں کا فرق اور ذبح وشکار کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بابت معلومات کی زیادہ ضرورت تھی۔ آپ نے ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عربی زبان میں یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ سندھ کے علماء و مصنفین نے ذبح و شکار کے مسائل پر ایسی جامع اور مدلل کتاب عربی میں نہیں لکھی۔ سندھ کے عربی دان طبقہ پر آپ کا یہ عظیم علمی احسان ہے۔ سندھ کے مشہور کتب خانوں میں اس کے قلمی نسخے موجود ہیں۔

ڈاکٹر احمد اقبال قاسمی سابق صدر شعبہ ثقافت اسلامی سندھ یونیورسٹی جامشورو نے ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتہ کے نگرانی میں "فاکہۃ البستان" پر تحقیق کر کے سندھ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔(48)

7- حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب (فارسی)

8- سفینۃ السالکین الی بلد اللہ الامین (فارسی)

9- تحفۃ المسکین الی جناب الامین (فارسی)

یہ تینوں کتابیں حج کے احکام و مسائل پر لکھی گئی ہیں۔ پہلی کتاب مفصل، دوسری متوسط اور تیسری انتہائی مختصر ہے۔ مخدوم ٹھٹھوی صاحب نے شاید علامہ مخدوم رحمت اللہ دربیلوی (المتوفی 993ھ) کا تتبع کیا ہے، جنہوں نے حج کے احکام و مسائل پر عربی میں تین کتابیں منسک کبیر، منسک متوسط اور منسک صغیر لکھی تھیں۔ حیاۃ القلوب مناسک حج اور زیارت پر عربی پر تین کتابیں منسک کبیر، منسک متوسط اور منسک صغیر لکھی تھیں۔ حیاۃ القلوب مناسک حج اور زیارت حرمین کے بارے میں بھرپور معلومات پر مشتمل بہترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں مخدوم صاحب نے 181 کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔ کتاب کے مقدمہ اور 14 ابواب میں حج بیت اللہ سے متعلق سب ضروری مسائل اور تاریخی واقعات تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

مخدوم صاحب نے "حیاۃ القلوب الی زیارۃ المحبوب" کا خلاصہ فارسی "سفینۃ السالکین الی بلد اللہ الامین"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نام سے لکھا ہے۔ لیکن آگے چل کر عام لوگوں احتیاج اور طلبہ کی سہولت کی خاطر اس کا اختصار "تحفۃ السالکین الی جناب الامین" کے نام سے فارسی میں لکھا۔ ان کتابوں کے قلمی نسخے" مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" درگی منگسی نزد سکرنڈ میں موجود ہیں۔

10-سایہ نامہ (سندھی)

11-رشف الزلال فی تحقیق فی الزوال (فارسی)

مخدوم محمد ہاشم نے یہ دونوں رسالے سندھ میں دوپہر کے وقت اصلی سایہ کے بابت لکھے ہیں۔ طلوع آفتاب کے بعد جیسے جیسے سورج اوپر چڑھتا جاتا ہے، ویسے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے۔ جب سورج اپنا آدھا سفر طے کرکے زوال کے وقت پر آتا ہے، تو ہر چیز کا سایہ چھوٹے سے چھوٹا ہوجاتا ہے۔ جس کو فقہی اصطلاح میں "اصلی سایہ" یا "فی الزوال" کہا جاتا ہے۔

یہ سایہ ہر ملک کے لحاظ سے کم و بیش ہوتا ہے۔ ظہر یا عصر کے وقت کے تعین کے لئے اس کا جاننا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

مخدوم صاحب سے پہلے علماء نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا تھا۔ مثلاً مخدوم فتح محمد برہانپوری سندھی نے "مفتاح الصلوۃ" میں اس کی مقدار لکھی ہے۔ لیکن مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ پیمانہ سندھ میں جاری نہیں ہوسکتا۔ سندھ میں اصلی سایہ کی ناپ مختلف موسموں میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ رشف الزلال فارسی کا سندھی ترجمہ ڈاکٹر عبدالرسول قادری نے کیا ہے، جو سندھی لینگویج اتھارٹی حیدرآباد کی طرف سے شائع ہوچکا ہے۔ (49)

12-جمع الیواقیت فی تحقیق المواقیت (فارسی):

اس رسالہ میں نماز کے اوقات کا بیان اور تحقیق ہے۔ اس کے قلمی نسخے مدرسہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی اور مولانا غلام مصطفی قاسمی کی لائبریری حیدرآباد میں موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

13- فتح الکلام فی کیفیۃ اسقاط الصلوٰۃ والصیام (فارسی):

اس رسالہ میں میت کی طرف سے فدیہ ادا کرنے کی کیفیت اور میت کی طرف سے روزے اور نماز معاف کرانے یا اسقاط کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اصل میں شرعی لحاظ سے میت پر جو اللہ تعالیٰ کے حقوق، فرائض اور واجبات باقی ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نذر، کفارہ، صدقۃ فطر، عشر اور سجدہ تلاوت وغیرہ ان کے لیے میت کی طرف سے فدیہ دیا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں فدیہ اور اسقاط کا تفصیل ہے۔

رسالہ 1300ھ میں مطبع محمد وزیر کلکتہ سے شائع ہو چکا ہے۔

14- فیض الغنی فی تقدیر صاع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فارسی):

مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں دو باتوں پر بحث کی ہے:

(1) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی ناپ کا صاع

(2) صدقۃ الفطر اور اس کے متعلقہ مسائل

اس رسالہ میں مخدوم صاحب کی صرف ایک مسئلہ پر اتنی وسیع جستجو اور جد و جہد کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے ٹھٹھہ شہر میں رائج وزن سے لے کر مکہ اور مدینہ کے مد اور صاع کی ناپ کے ساتھ واپس ٹھٹھہ آ کر وزن سامنے رکھ کر مسئلہ کو حل کیا ہے۔ جس سے آپ کی علمی تحقیق کا بلند معیار ظاہر ہوتا ہے۔

آپ نے اس رسالہ کا دوسرا نام "کشف الرین عن تقدیر صدقۃ الفطر" رکھا ہے۔ اس کا مخطوطہ مکتبہ عالیہ عزیزیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو میں موجود ہے۔

15- اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ (سندھی)

16- اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ (فارسی)

یہ دونوں اصلاح ابوالحسن ٹھٹھوی کی مشہور فقہی درسی کتاب "مقدمۃ الصلوٰۃ" کی اصلاح میں لکھی گئے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوالحسن ٹھٹھوی نے کتاب "مقدمۃ الصلوٰۃ" سندھی میں لکھی تھی، جو قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد بچوں کو مکتب میں ابتدائی درسی کتاب کے طور پر پڑھائی جاتی تھی۔ اور "ابوالحسن کی سندھی" کے نام سے مشہور تھی۔ اس رسالہ میں نماز کے بابت بھی مسائل تحقیق طلب تھی، اس لئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے ان تحقیق طلب مسائل اور مقامات پر اپنے اصلاحی بیت شامل کیے، جن سے "مقدمۃ الصلوٰۃ" کے ان مسائل کو سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ یہ اضافی ابیات "مقدمۃ الصلوٰۃ" کے موجودہ مطبوعہ نسخوں میں 21 مقامات پر شامل ہیں۔

مخدوم صاحب کی اس ابتدائی اصلاحی تنقید کے بعد آپ کے ہم عصر مخدوم محمد قائم ٹھٹھوی نے ابوالحسن سندھی کی حمایت اور تائید میں اور مخدوم محمد ہاشم کے جواب میں "الرد علی اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ" لکھا۔ اس طرح علمی اور تحقیقی بحث کا آغاز ہوا۔ مخدوم محمد ہاشم نے مخدوم محمد قائم کے جواب میں ایک عربی رسالہ لکھا اور اس کے دو نام رکھے (1) "الشفاء الدائم عن اعتراض القائم" (2) "تنویر الاصباح علی مسالک الاصلاح"۔

سندھ کے نامور اسکالر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ مخدوم صاحب کی اصلاح تنقید اور تحقیق کے بابت لکھتے ہیں:

"مخدوم ابوالحسن ٹھٹھوی کی سندھی میں لکھی گئی کتاب "مقدمۃ الصلوٰۃ" اس اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوئی کہ سندھ کے دو چوٹی کے علماء، مخدوم محمد ہاشم اور مخدوم محمد قائم نے اس پر قلم اٹھایا۔ مخدوم محمد ہاشم نے اپنی طرف سے اصلاح کر کے تحقیق کا دروازہ کھولا۔ مخدوم محمد قائم نے اس پر اعتراضات کئے، جن کے مخدوم محمد ہاشم نے جوابات دیئے۔ اس طرح تحقیق و تنقید کا سلسلہ جاری ہوا۔"(50)

17- الحجۃ الجلیۃ فی مسئلۃ سور الاجنبیۃ (عربی):

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی نے اس رسالہ میں اجنبی مرد یا عورت کا جھوٹا پانی وغیرہ اجنبی عورت اور مرد کے لئے پینے کے مسئلہ پر بحث کی ہے۔ اس رسالہ کا خطی نسخہ قاضی غلام محمد ہالائی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

18-موھبۃ العظیم فی ارث حق مجاور الشعر الکریم (عربی):

اس رسالہ میں اس فقہی سوال کا جواب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب موئے مبارک، جو مختلف مقامات پر زیارت گاہ عام وخاص ہیں، ان کا حق مجاورت کس کو حاصل ہے؟

19-رفع النصب لتکثر التشھدات فی صلوٰۃ المغرب (عربی)

20-القول المعجب فی تکثر التشھدات فیا المغرب (عربی)

21-ھز المنکب فی تکثر التشھدات فی المغرب (عربی):

مغرب کی نماز میں تشہد کتنی بار پڑھا جاسکتا ہے؟ اور ایسی فقہی صورتیں سہو وغیرہ کی وجہ سے کتنی ہو سکتی ہیں؟ یہ تینوں رسالے اس مسئلہ پر مشتمل ہیں۔

22-تنبیہ نامہ سندھی:

مخدوم محمد ہاشم کے اس رسالہ میں دو مسائل کے بابت تنبیہ وارد ہے۔

(1) بے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی تاکید اور نہ پڑھنے والوں کے لئے عذاب اور تنبیہ کا ذکر ہے۔

(2) محرم اور عاشورہ میں ماتم کرنے اور تابوت بنانے سے منع کی گئی ہے۔ یہ رسالہ 1312ھ میں مطبع مصطفائی لاہور سے چھپ چکا ہے۔

23-شد النطاق فیما یلحق من الطلاق:

فقہ اور معاملات میں نکاح وطلاق کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں طلاق کے بارے میں تحقیقی انداز میں بحث کی ہے۔ یہ رسالہ 1300ھ میں مطبع مصطفائی لاہور سے طبع ہو چکا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

24-السیف الجلی علی ساب النبی ﷺ:

اس رسالہ میں اس مسئلہ پر بحث ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم رسول اکرم ﷺ کو گالیاں دے یا کوئی متبدل مسلمان بھی سردار دو جہاں ﷺ کے شان میں گستاخی کرے تو اس کی شرعی طور پر سزا اور حکم کیا ہونا چاہیے۔ مخدوم صاحب نے کافی شافی روایات اور عبارات لاکر ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان یا غیر مسلم نبی ﷺ کے شان میں گستاخی کرے تو وہ واجب القتل ہے۔ اس اہم اور نازک مسئلہ کے بابت دین کی بڑی بڑی کتابوں کے حوالے پیش کر کے کئی نکات بیان کئے ہیں، تاکہ کوئی غیر مسلم یا بے ادب گستاخ مسلمان گستاخی کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

25-رد رسالہ قرۃ العین فی البکاء علی الحسین:

مخدوم محمد ہاشم محمد معین ٹھٹھوی کے چند رسائل کارد لکھا ہے، جن میں سے یہ رسالہ بھی ایک ہے۔ مخدوم محمد ٹھٹھوی اہل سنت کے موقف کے برخلاف محرم میں ماتم کرنے کو جائز قرار دیتے تھے۔ مخدوم محمد ہاشم نے مخدوم محمد معین کے ادب و احترام کے باوجود ان کے رسالہ کا رد لکھا اور دوسرے علماء کو بھی اس طرف متوجہ کیا۔ دلائل سے مزین یہ مختصر تحریر مخدوم صاحب کی جرأت، ہمت اور علمی عظمت کی نشانی ہے۔

26-درہم الصرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ:

یہ رسالہ شیخ محمد حیات سندھی مدنی کے رد میں لکھا گیا ہے، جنہوں نے نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کے جواز کا فتویٰ دیا تھا۔ مخدوم محمد ہاشم نے حنفی مذہب کی تائید میں بھرپور بحث کر کے مسئلہ کو ثابت کیا ہے کہ نماز میں مردوں کو سینے کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں۔

27-معیار النقاد فی تمییز المغشوش عن الجیاد:

شیخ محمد حیات سندھی نے مخدوم محمد ہاشم کے رسالہ "درہم الصرۃ" کا جواب "الدرۃ فی اظہار غش نقد الصرۃ"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھا۔مخدوم محمد ہاشم نے بروقت "معیار النقاد" لکھ کر شیخ محمد حیات سندھی کے اعتراضات کے جوابات دیئے اور اپنے نکتہ نظر کو واضح کر کے حنفی مسلک کو ثابت اور واضح کیا ہے۔

مخدوم محمد ہاشم کے دوسرے ہم عصر عالم مخدوم ابوالحسن کبیر ٹھٹھوی مدنی جو شیخ محمد حیات سندھی کے استاد تھے، وہ شاید اسی مسئلہ میں شیخ محمد حیات کے ہم خیال تھے، اس لئے مخدوم محمد ہاشم نے اس رسالہ میں مخدوم محمد حیات کے ساتھ ان کے استاد شیخ ابوالحسن کبیر کا بھی اشارتاً ذکر کیا ہے۔

28-ترصیع الدرۃ علی درھم الصرۃ:

یہ رسالہ بھی شیخ محمد حیات سندھی کے رد میں لکھا گیا ہے۔مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں دوسرے رسائل کی طرح حنفی مسلک کی تائید میں شیخ محمد حیات سندھی کو علمی جواب دے کر ان کو قائل کرنے کی کوشش کی ہے۔

29-نور العینین فی اثبات الاشارۃ فی التشہدین:

نماز میں تشہد کی حالت میں اشہد انگلی سے اشارہ کرنے کے مسئلہ پر مخدوم صاحب کی تصنیف ہے۔اگرچہ فقہاء احناف کے درمیان بھی اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔لیکن امام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد بن الحسن موطا میں اشارہ کو حدیث سے ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔اس لئے اکثر احناف کا اسی قول پر فتویٰ ہے اور ان کا عمل بھی اسی پر رہا ہے۔مخدوم صاحب نے احادیث عقلی ونقلی دلائل اور فقہاء احناف کے اقوال جمع کئے ہیں، تاکہ اس پر عمل کیا جاسکے۔

محترم ڈاکٹر مولا بخش سکندری نے "نور العینین" کو ایڈیٹ کر کے اس پر سندھ یونیورسٹی جامشورو سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

30-رفع الغطاء عن مسئلۃ جعل العمامۃ تحت الرداء:

مخدوم صاحب کے وقت میں یہ بات مشہور تھی کہ نماز کی حالت میں پگڑی کے اوپر چادر پہننا سنت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کاندھوں پر چادر اوڑھنا مکروہ ہے۔ جیسے نماز میں ننگا سر کرنا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے نماز میں پگڑی پر چادر نہ پہنی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں ان باتوں کا رد کر کے صحیح راستہ کی رہنمائی کی ہے کہ پگڑی کے اوپر چادر اوڑھنا یا کاندھوں پر چادر اوڑھنا جائز ہے اور مکروہ نہیں۔

31- کشف الرین عن مسئلۃ رفع الدین:

مخدوم صاحب نے رسالہ عربی میں رفع الیدین کے رد میں تحریر کیا ہے۔ حنفی مسلک میں تکبیر تحریمہ کے سوا نماز میں، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت رفع الیدین نہیں کی جاتی۔ مخدوم صاحب نے اس پر مفصل بحث کر کے حنفی مسلک کے موقف کو ثابت کیا ہے۔

یہ کتاب مولانا عبدالعلیم ندوی کے اردو ترجمہ کے ساتھ مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈ و شریف کی طرف سے اور مولانا عبدالرزاق مہران کے سندھی ترجمہ کے ساتھ مکتبہ حزب الاحناف سانگھڑ سے شائع ہو چکی ہے۔

32- تمام العنایۃ فی الفرق بین صریح الطلاق والکنایۃ:

اس رسالہ میں مخدوم صاحب نے طلاق کے صریح الفاظ کے ساتھ یا اشارۃ کنایہ سے دینے کے مسئلہ پر تحقیقی بحث کی ہے۔ اپنی تحقیق کی تائید میں مخدوم محمد جعفر بوبکائی کی دو کتابوں "حل العقود فی طلاق المسنود" اور "المتانۃ فی مرمۃ الخزانۃ" کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ یہ رسالہ 1300ھ میں مطبع مصطفائی لاہور سے چھپ چکا ہے۔

33- القول الانور فی حکم لبس الاحمر:

یہ رسالہ مخدوم صاحب نے مردوں کے لئے سرخ کپڑے پہننے کی ممانعت کے بارے میں لکھا ہے۔ جس میں قرآن، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم کلام وغیرہ کے ایک سو سے زیادہ کتب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حوالے دیئے ہیں۔ تحریر کا انداز عالمانہ اور محققانہ ہے، جس سے ان کی قرآن فہمی اور علم تفسیر، حدیث اور فقہ کی مہارت کا ثبوت ملتا ہے۔

34-الحجۃ القویۃ فی حقیقۃ التقطع بالافضلیۃ:

یہ رسالہ مخدوم صاحب کی دو کتابوں "السنۃ النبویۃ فی حقیقۃ التقطع بالافضلیۃ" اور "الطریق الاحمدیۃ فی حقیقۃ التقطع بالافضلیۃ" کا خلاصہ ہے۔ مخدوم صاحب نے اسے ہم عصر عالم مخدوم محمد معین ٹھٹھوی کی کتاب "الحجۃ الجلیۃ فی رد من قطع بالافضلیۃ" کا رد لکھا ہے۔ آپ نے احادیث مبارکہ کے دلائل سے چاروں خلفاء کی ترتیب اور فضیلت ثابت کی ہے۔

35-التحفۃ المرغوبۃ فی افضلیۃ الدعاء بعد المکتوبۃ:

مخدوم صاحب نے یہ رسالہ اپنے دور کے کئی علماء کے جواب میں لکھا ہے، جنہوں نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا مکروہ ہے۔ آپ نے فرض نماز کے بعد سنت سے پہلے دعا مانگنے کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔

36- تنقیح الکلام فی النھی عن قرأۃ الفاتحۃ خلف الامام:

مخدوم صاحب نے یہ رسالہ فرض نماز میں امام کے پیچھے مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کے بارے میں لکھا ہے۔ مخدوم صاحب سے ان کے دور کے بعض لوگوں نے سوال کیا تھا کہ کیا نماز میں مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے یہ رسالہ اس سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ احادیث مبارکہ، تابعین اور فقہاء کے اقوال لا کر حنفی مذہب کی تائید میں ثابت کیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

37-رد الرسالۃ المعینیۃ:

مخدوم صاحب کا یہ رسالہ مخدوم محمد معین ٹھٹھوی کے رد میں لکھا گیا ہے۔مخدوم صاحب خلافت میں اہلسنت کے عقیدے کے قائل تھے۔مخدوم محمد معین ٹھٹھوی نے خلفاء راشدین کے بابت حدیث، رجال اور تاریخ کے مطابق صحیح ترتیب کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خلفاء پر افضلیت کے جواز میں رسالہ لکھا تھا۔مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں یہ بحث لا کر حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قابل احترام صحابی ہیں لیکن خلافت کی ترتیب مشہور روایات اور تاریخ کی روشنی میں آج تک جو چلتی آئی ہے، وہ صحیح اور حق ہے۔

38- کشف الغطاء عما یحل و یحرم من النوح والبکاء:

مخدوم صاحب نے یہ رسالہ مشہور عالم مخدوم محمد ٹھٹھوی کے رد میں لکھا ہے۔مخدوم محمد معین نے ایک رسالہ "قرۃ العین فی البکاء علی الحسین" لکھا تھا، جس میں لکھا تھا کہ ماتم کرنا، مجالس عزا منعقد کرنا، محرم کے ایام میں سیاہ کپڑے پہننا اچھے کام ہیں۔مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں قرآن، حدیث، فقہ، لغت اور تاریخی حوالوں اور عقلی ونقلی دلائل سے مخدوم محمد معین کا رد کیا ہے۔

39- تحقیق المسلک فی ثبوت اسلام الذمی بقولہ للمسلم انا مثلک۔

مخدوم صاحب نے یہ رسالہ اس فقہی مسئلہ کے متعلق لکھا ہے کہ اگر کوئی ذمی کافر مسلمان کو کہے کہ میں آپ جیسا ہوں تو وہ ذمی ان الفاظ کہنے سے مسلمان ہو جائے گا۔اور اس پر اسلام کا حکم نافذ ہوگا۔آپ نے تحقیق سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کے مفصل جوابات دیئے ہیں۔

40- تصحیح المدرک فی ثبوت اسلام الذمی بقولہ للمسلم انا مثلک:

یہ رسالہ مخدوم صاحب نے اپنی کتاب "تحقیق المسلک فی ثبوت اسلام الذمی بقولہ للمسلم انا مثلک" کا خلاصہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔آپ نے 51 دلائل سے یہ مسئلہ واضح کیا ہے۔

41- خطبات ہاشمیہ:

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی صاحب جمعہ اور عیدین پر جو خطبے ارشاد فرماتے تھے، ان کو آپ کے شاگرد رشید مخدوم عبداللہ بن محمد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جامع الکلام فی منافع الانام" میں "الخطبات الھاشمیۃ فی العیدین والجمعۃ" کے عنوان سے نقل کئے ہیں۔ مفتی محمد جان نعیمی مدرسہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی نے یہ خطبات الگ کتابی صورت میں "خطبات ہاشمیہ" کے نام سے شائع کئے ہیں۔

42- الحجۃ القویۃ فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تیمیہ:

مخدوم محمد معین ٹھٹھوی نے شیخ ابن تیمیہ کی کتاب "منھاج السنۃ النبویۃ" پر اعتراضات کئے تھے اور انہیں سخت تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں مخدوم محمد معین کے ان اعتراضات کے کافی وشافی جوابات دے کر اہل سنت کی ترجمانی کی ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی نے ایڈٹ کر کے مطبع الصفا مکتہ المکرمہ سے شائع کیا ہے۔

43- الطراز المذھب فی ترجیع الصحیح من المذھب:

مخدوم صاحب نے حنفی مذہب کے کچھ اختلافی مسائل میں متقدمین اور متاخرین کے اختلاف کو سمجھنے کے لئے موجودہ دور کے علماء وطلباء کے لئے رہنمائی فرمائی ہے اور اس اختلاف کو قواعد کے مطابق اصول وفروع کو واضح کر کے کافی وشافی جوابات دیئے ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع اور قیاس کے رو سے اختلاف کو حل کیا ہے۔

44- تحفۃ الاخوان فی منع شرب الدخان:

مخدوم صاحب نے اس رسالہ میں تمباکو استعمال کرنے کی ممانعت کے بابت دلائل دے کر اسے حرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مکروہ ثابت کیا ہے۔ سگریٹ، بیڑی، حشیش اور آفیم کے شرعی اور طبی نقطہ نظر سے نقصانات واضح کئے ہیں۔

45-نتیجۃ الفکر فی تحقیق صدقۃ الفطر:

مخدوم صاحب نے صدقہ فطر کے مسائل اور صاع نبوی ﷺ کی ناپ کے بارے میں ایک کتاب "فیض الغنی فی تقدیر صاع النبی ﷺ" لکھی تھی۔ یہ رسالہ بھی اس سلسلہ کی کڑی ہے۔

46-فضائل نماز و دعاء عاشورہ:

مخدوم صاحب نے اس مختصر رسالہ میں اسلامی ہجری سال کے پہلے مہینے محرم الحرام کے عاشورہ کے دنوں میں صحیح اور جائز ثواب کے کاموں کو واضح کیا ہے، تاکہ لوگ غلط اور غیر شرعی رسوم سے بچیں۔ اس سے اسلامی ہجری سال کے پہلے مہینہ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ (51)

مخدوم محمد ہاشم کی فقہی خدمات کی یہ ایک مختصر جھلک ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخدوم صاحب نے ہر ایک فقہی مسئلہ پر دو دو، تین تین رسالے اور کتابیں تصنیف کی ہیں۔

علماء سندھ میں مخدوم صاحب فقہی مسائل میں سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر کسی علمی اور فقہی مسئلہ میں اختلاف ہوتا ہے اور کسی کی تائید میں مخدوم صاحب کی غیر مبہم اور واضح قول یا فتویٰ پیش ہوتا ہے تو اسی وقت نزاع ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً مولانا غلام مصطفی قاسمی مقالات قاسمی میں لکھتے ہیں:

"اس دور میں ذبح فوق العقدہ پر سندھی منقیوں کے فتووں کی لے دی ہوئی۔ ہمایوں فکر کے علماء دونوں کی حلت کے قائل تھے اور مولانا سید محمد شاہ ایک کو حلال اور دوسرے کو حرام کہہ رہے تھے۔ دونوں کی تحریروں کا سلسلہ چلا۔ ہمایوں میں مناظرہ رکھا گیا۔ اس وقت مولانا محمد قاسم یاسینی کی طرف سے حلت کے لئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے "بیاض ہاشمی" کی ایک عبارت دکھائی گئی۔ جس نے سب کو خاموش کر دیا۔" (52)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حال ہی میں مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے "صاع" کی تحقیق کرتے ہوئے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کے قول اور فتوی کو سامنے رکھا ہے۔ بلکہ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اس مسئلہ کی بابت مخدوم ٹھٹھوی کی رائے معلوم کی جائے اور اس کو ترجیح دی جائے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"بارھویں صدی کے مشہور فقیہ حضرت مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمتہ اللہ علیہ کا فضل و کمال کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ بندہ نے سب سے پہلے مسبوق خلف المسافر سے متعلق موصوف کا فتوی دیکھا تو آپ کی قوت استدلال، تعمق نظر اور اختصار کے ساتھ فیصلہ کن اور تشفی بخش جواب نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اس کے بعد سے میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ہر الجھے ہوئے مسئلہ میں علامہ موصوف کی تحقیق معلوم ہو جائے۔ چنانچہ مسئلہ زیر بحث میں بھی نے اس کی کوشش کی، جو بحمد اللہ تعالی بارآور ہوئی۔" (53)

الغرض مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی کی فقہی خدمات ہمارے لئے تاقیامت مشعل راہ رہیں گی۔ جب تک فقہ اور فتوی نویسی ہے مخدوم ٹھٹھوی کا نام روشن رہے گا اور ان کی ہوئی فقہی خدمات سے فیض حاصل کیا جاتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حواشی وحوالہ جات

1- عبدالحی الحسنی "نزہۃ الخواطر" 1/35

قاضی اطہر مبارکپوری (الف) "رجال السند والہند" 237

(ب) "العقد الثمین" 224

محمد اسحاق بھٹی (الف) "برصغیر پاک وہند میں علم فقہ" 15

(ب) "فقہائے ہند" متعلقہ صفحات

(ت) "فقہائے پاک وہند" متعلقہ صفحات

شمس الدین الذہبی (الف) "تذکرۃ الحفاظ" 1/107

(ب) "سیر اعلام النبلاء" 7/387

2- عبدالکریم سمعانی "الانساب" متعلقہ صفحات

3- بشاری مقدسی "احسن التقاسیم" 363

4- علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی مقالہ سندھ میں فتویٰ کا فن "مقالات قاسمی" 120 ص

5- قاضی اطہر مبارکپوری "رجال السند والہند" 49

6- ابن الندیم "الفہرست" 373

7- بزرگ بن شہریار الرامہرمزی "عجائب الہند" 4-3

8- غلام مصطفیٰ قاسمی "مقالات قاسمی" 121

9- ڈاکٹر قاضی یار محمد "سندھ میں فقہی تحقیق کی ارتقاء" 7-6

10- سید عبدالحی الحسنی "نزہۃ الخواطر" 2/166

11- ڈاکٹر قاضی یار محمد "سندھ میں فقہی تحقیق کی ارتقاء" 10-9-8

ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو "قرآن مجید کے سندھی تراجم وتفاسیر" 30-25

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر محمد جمن تالپور — "سندھ کی دینی درسگاہیں" متعلق صفحات

12- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی — "فرائض الاسلام" مترجم عبدالعلیم ندوی، مقدمہ ص 14

13- غلام رسول مہر — "تاریخ سندھ عہد کلہوڑا" 2/288

14- روزنامہ الوحید — "سندھ آزاد نمبر" ص 33

15- فقیر محمد اسماعیل ٹھٹھوی — "بناء الاسلام" مقدمہ 34

16- مولانا دین محمد وفائی — "لطف اللطیف" ص 91

17- میر علی شیر قانع — "تحفۃ الکرام" ص 242

18- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — مقالہ جیلانی سید سندھ میں "مقالات قاسمی"

19- مخدوم امیر احمد — مقدمہ "بذل القوۃ" ص 47

20- ڈاکٹر محمد جمن تالپر — مقدمہ "سندھ کے اسلامی درسگاہ" ص 256

21- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — مقدمہ "کنز العبرت" ص 5

22- ڈاکٹر نبی بخش بلوچ — مقدمہ "سندھی زبان وادب کی تاریخ" ص 43

23- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — مقدمہ "تیرہویں صدی ہجری کے مشاہیر سندھ نمبر" ص 30

24- مولانا دین محمد وفائی — "تذکرہ مشاہیر سندھ" 3/252

25- ڈاکٹر نبی بخش بلوچ — "درگاہ چوٹیاریوں" مقالہ ماہنامہ پیغام کراچی اگست۔ستمبر 1980ء

26- مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی — "مناقب مخدوم محمد ہاشم" فارسی قلمی ص 2

27- اسداللہ شاہ ٹکھڑائی — "تذکرہ شعراء ٹکھڑ" ص 18

28- ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی — مقدمہ "اللؤلؤ المکنون فی تحقیق مد السکون" ص 18

29- ڈاکٹر قاضی یار محمد — "سندھ میں فقہی تحقیق کی ارتقاء" ص 66

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

30- میر علی شیر قانع "تحفۃ الکرام" ص 565

31- ڈاکٹر قاضی یار محمد "سندھ میں فقہی تحقیق کی ارتقاء" 68-67

32- روزنامہ الوحید "سندھ آزاد نمبر" 33

33- محمد صدیق میمن "سندھ کی ادبی تاریخ" 1/152

34- مخدوم عبداللطیف ٹھٹھوی "مناقب مخدوم محمد ہاشم" (قلمی فارسی) 4-1

35- رچرڈ برٹن "سندھ اور سندھو ماتھری میں بسنے والی قومیں" ص 327

36- ڈاکٹر عبدالرسول قادری "مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سوانح حیات اور علمی خدمات" 208-178

37- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مقالہ ہاشمیہ لائبریری ماہنامہ نئی زندگی جولائی 1959ء ص 92-28

38- میر علی شیر قانع "تحفۃ الکرام" ص 565

39- فہرست المخطوطات المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ

40- فہرست المخطوطات المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ

41- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی "بیاض ہاشمی" مخطوط

42- مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی "مظہر الانوار"

43- ڈاکٹر عبدالرسول قادری مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سوانح حیات 246

44- مخدوم محمد ہاشم "حیات الصائمین"

45- مخدوم محمد ہاشم "زاد الفقیر"

46- خان بہادر محمد صدیق میمن "سندھ کی ادبی تاریخ" 1/80-78

47- مخدوم محمد ہاشم "راحۃ المومنین"

48- مخدوم محمد ہاشم "فاکہۃ البستان"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

49- ڈاکٹر عبد الرسول قادری — ترجمہ "رشف الزلال فی تحقیق فی الزوال"
50- ڈاکٹر نبی بخش بلوچ — مقدمہ "مصلح المفتاح" ص 27-28
51- ڈاکٹر عبد الرسول قادری — "مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی" متعلقہ صفحات
52- مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی — "مقالات قاسمی" ص 121
53- مفتی رشید احمد لدھیانوی — "احسن الفتاویٰ" 4/400

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرس المراجع و المصادر

برٹن رچرڈ "سندھ اور سندھ ماتھری میں بسنے والی قومیں"

بلوچ نبی بخش ڈاکٹر (الف) "سندھی زبان و ادب کی تاریخ" پاکستان اسٹڈی سینٹر، سندھ یونیورسٹی جامشورو 1990ء

(ب) "درگاہ چوٹیاریوں" مقالہ ماہنامہ پیغام کراچی اگست

(ج) مقدمہ "مصلح المفتاح" انسٹیٹیوٹ آف سندھا لاجی جامشورو 1970ء

بھٹی محمد اسحاق مولانا "برصغیر پاک و ہند علم فقہ" دار احیاء التراث العربی بیروت 1987ء

تالپر محمد جمن ڈاکٹر "سندھ کی دینی درسگاہیں" محکمہ ثقافت و سیاحت حکومت سندھ 1982ء

ٹکھڑائی اسد اللہ شاہ "تذکرہ شعراء ٹکھڑ" سندھی ادبی بورڈ 1959ء

ٹھٹھوی فقیر محمد اسماعیل مقدمہ "بناء الاسلام" وفائی پرنٹنگ پریس کراچی 1975ء

ٹھٹھوی مخدوم عبد اللطیف "مناقب مخدوم محمد ہاشم" فارسی (قلمی)

ٹھٹھوی مخدوم محمد ہاشم

(1) "فرائض اسلام" مترجم مدرسہ مجیدیہ شریف حیدرآباد 1986ء

(2) "بیاض ہاشمی" مخطوط "مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" وڈی مگسی سکرنڈ

(3) "مظہر الانوار" ایضاً

(4) "حیات الصائمین" ایضاً

(5) "زاد الفقیر" مجتبائی پریس لاہور 1312ء

(6) "راحۃ المومنین" ایضاً

(7) "فاکہۃ البستان" مخطوط انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی جامشورو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(8) "حیات القلوب فی زیارۃ المحبوب" مطبع کریمی بمبئی 1880ء

(9) "سفینۃ السالکین الی بلد اللہ الامین" مخطوط' مخدوم محمد ہاشم لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

(10) "تحفۃ المسکین الی جناب الامین" ایضاً

(11) "سایہ نامہ" سندھی مطبع ہری بالنگو بمبئی 1280ھ

(12) "رشف الزلال فی تحقیق فی الزوال" سندھی لینگویج اتھارٹی حیدرآباد" 1994ء

(13) "جمع الیواقیت فی تحقیق المواقیت" مخطوط' مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

(14) "فتح الکلام فی کیفیۃ اسقاط الصلوٰۃ والصیام" مطبوع محمد وزیر کلکتہ 1300ھ

(15) "فیض الغنی فی تقدیر صاع النبی" مخطوط، المکتبۃ العالیۃ العلمیۃ درگاہ شریف پیر جھنڈو حیدرآباد

(16) "اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ" سندھی مخطوط' مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی لائبریری" حیدرآباد

(17) "اصلاح مقدمۃ الصلوٰۃ" (فارسی) مخطوط' مخدوم محمد ہاشم لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

(18) "الحجۃ الجلیۃ فی مسئلۃ سور الاجنبیۃ" ایضاً

(19) "موہبۃ العظیم فی ارث حق مجاورۃ الشعر الکریم" مخطوط' مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

(20) "رفع النصب التکثر التشہدات فی صلوٰۃ المغرب" ایضاً

(21) "القول المعجب فی تکثر التشہدات فی المغرب" ایضاً

(22) "ہنر المنکب فی تکثر التشہدات فی المغرب" ایضاً

(23) "تنبیہ نامہ" سندھی مطبع مصطفائی لاہور 1312ھ

(24) "شق انطاق فیما یلحق من الطلاق" مطبع مصطفائی لاہور 1300ھ

(25) "السیف الجلی علی ساب النبی ﷺ" مخطوط' مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

(26) "ردرسالۃ قرۃ العین فی البکاء علی الحسین" مخطوط' مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" ڈڑی مکّی سکرنڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(27) ”درہم الصرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ“ مخطوط ”المکتبۃ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو“ ”بو علیہ قبلہ“

(28) ”معیار النقاد فی تمیز المغشوش عن الجیاد“ ایضاً

(29) ”ترصیع الدرۃ علی درہم الصرۃ“ ایضاً

(30) ”نور العینین فی اثبات الاشارۃ فی التشہدین“ مخطوط ”انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی لائبریری

جامشورو“

(31) ”رفع الغطاء عن مسئلۃ جعل العمامۃ تحت الرداء“ مخطوط ”مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری“ ڈری،

مٹھی سکرنڈ

(32) ”کشف الرین عن مسئلۃ رفع الیدین“ مطبوع مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈ و شریف 1408ھ

(33) ”تمام العنایۃ فی الفرق بین صریح الطلاق والکنایۃ“ مطبع مصطفائی لاہور 1300ھ

(34) ”القول الانور فی حکم لبس الاحمر“ طابع محمد ابراہیم یاسینی رفاہ عام پریس لاہور۔

(35) ”الحجۃ القویۃ فی حقیقۃ القطع بالافضلیۃ“ مخطوط ”مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری“ ڈری مٹھی سکرنڈ

(36) ”التحفۃ المرغوبۃ فی افضلیۃ الدعاء بعد المکتوبۃ“ مطبوع مدرسہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی

(37) ”تصحیح الکلام فی النہی عن قرآۃ الفاتحۃ خلف الامام“ مطبوع مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈ و شریف

(38) ”رد الرسالۃ المعینیۃ“ مخطوط مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری“ ڈری مٹھی سکرنڈ

(39) ”کشف الغطاء عما یحل ویحرم من النوح والبکاء“ ایضاً

(40) ”تحقیق المسلک فی ثبوت اسلام الذمی بقولہ للمسلم انا مثلک“ مخطوط المکتبۃ العالیۃ العلمیہ درگاہ

شریف پیر جھنڈو

(41) ”تصحیح المدرک فی ثبوت اسلام الذمی بقولہ انا مثلک“ ایضاً

(42) ”خطبات ہاشمیہ“ مطبوع جامعہ نعیمیہ ملیر کراچی 1990ء

(43) الحجۃ القویۃ فی الرد علی من قدح فی الحافظ ابن تیمیہ مطبع الصفا مکۃ المکرمۃ 1423ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(44) "الطراز المذہب فی ترجیح الصحیح من المذہب" مخطوط المکتبۃ العالیۃ العلمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو

(45) "تحفۃ الاخوان فی منع شرب الدخان" مخطوط مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی لائبریری" وڑی مکسی سکرنڈ

(46) "تحفۃ الفکری تحقیق صدقۃ الفطر" ایضاً

(47) "فضائل نماز ودعاء عاشورہ" ایضاً

حسنی عبدالحی سید

"نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر" دائرۃ المعارف العثمانیہ دکن 1947ء

الذہبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان

(الف) "تذکرۃ الحفاظ" دائرۃ المعارف العثمانیہ 1958ء

(ب) "سیر اعلام النبلاء" موسستہ الرسالۃ البیروت 1982ء

الرامہرمزی بزرک بن شہریار

"عجائب الہند برہ وبحرہ وجزائرہ" لیدن 1886ء

السمعانی ابوسعد عبدالکریم

"الانساب" دائرۃ المعارف العثمانیہ دکن 1963ء

سندھی عبدالقیوم ڈاکٹر

"اللولو المکنون فی تحقیق مد السکون" مقدمہ مکتبہ جامعہ بنوریہ کراچی 1999ء

قاسمی غلام مصطفیٰ مولانا

(۱) "مقالات قاسمی" مرتبہ ڈاکٹر مظہر الدین سومرو، نفیس پریس حیدرآباد 2000ء

(۲) مقدمہ "کنز العبرت"

(۳) "تیرھویں صدی ہجری کے مشاہیر سندھ نمبر" شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) مقالہ "ہاشمیہ لائبریری ماہنامہ نئی زندگی" حیدرآباد 1959ء

قادری عبدالرسول ڈاکٹر

"مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سوانح حیات اور علمی خدمات" مقالہ پی ایچ ڈی سندھی ادبی بورڈ جامشورو 2006ء

قاضی یار محمد ڈاکٹر

"سندھ میں فقہی تحقیق کی ارتقاء" سندھی لینگویج اتھارٹی حیدرآباد 1992ء

قانع میر علی شیر

"تحفۃ الکرام" سندھی ادبی بورڈ جامشورو

کھا نگھرو عبدالرزاق ڈاکٹر

"قرآن مجید کے سندھی تراجم وتفاسیر" مہران اکیڈمی شکارپور

لدھیانوی رشید احمد مفتی

"احسن الفتاوی"

مبارکپوری قاضی اطہر

(الف) "رجال السند والہند" دارالانصار مصر 1398ھ

(ب) "العقد الثمین فی فتوح الہند ومن ورد فیہا من الصحابۃ والتابعین" طبع ابناء مولوی محمد سورتی بمبئی 1968ء

مہر غلام رسول مولانا

"تاریخ سندھ عہد کلہوڑا" محکمہ ثقافت حکومت سندھ

مخدوم امیر احمد

مقدمہ "بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ" سندھی ادبی بورڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میمن خان بہار محمد صدیق

"سندھ کی ادبی تاریخ" مہران اکیڈمی شکارپور

ابن الندیم

"الفہرست" نور محمد کتب خانہ کراچی

المکتبۃ العالیۃ العلمیہ درگاہ شریف پیر جھنڈو (فہرست المخطوطات)

المکتبۃ الراشدیہ آزاد پیر جھنڈو (فہرست المخطوطات)

وفائی دین محمد مولانا

(الف) "لطف اللطیف" وفائی پبلشنگ ہاؤس کراچی 1978ء

(ب) "تذکرہ مشاہیر سندھ" سندھی ادبی بورڈ 1986ء

الوحید روزنامہ

"سندھ آزاد نمبر" حیدرآباد 1979ء طبع دوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عکسیات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الطریقۃ المحمدیۃ فی حقیقۃ القطع بالافضلیۃ۔ ٹائیٹل صفحہ کا عکس

کتاب

الطريقة المحمدية في حقيقة القطع بالافضلية

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الطریقۃ المحمدیۃ فی حقیقۃ القطع بالافضلیۃ - آخری صفحہ کا عکس

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم ربنا أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه
الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه ومن خلفه
وبعد فيقول العبد المفتقر الى رحمة ربه الغني محمد هاشم بن عبد الغفور
بن عبد الرحمن السندي التتوي كان الله تعالى له وبه ومعه في كل
وقت وحين آمين هذه رسالة مختصرة جمعنا لها ستين من آي
أي دليلا من القرآن العظيم وأحاديث النبي الكريم صلى الله عليه وآله وسلم
لأهل السنة والجماعة على قولهم بالترتيب المعروف في الأفضلية
بين الخلفاء الأربعة أعني أن أفضل البشر كلهم بعد الأنبياء عليهم
الصلوة والسلام أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى
عنهم بأن لهم على ذلك دلائل كثيرة وأسانيد غزيرة فلذلك
جمعنا هذا بعد ما كنت جمعتها أولا في الرسالة الكبيرة المسماة
بالسنة النبوية في حقيقة القطع بالأفضلية وقد الفت هاتين
الرسالتين ردا على من قال من بعض المتطعمين في رسالته بأفضلية
علي رضي الله تعالى عنه على الخلفاء الثلاثة رضي الله تعالى عنهم

وأرعلي

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجیح محسن علی الحسین رضی الله عنہ وقال العلامة العارف بالله
وقدوة السالکین الشیخ احمد السرهندی نفعنا الله تعالی
ببرکاته فی المکتوب السابع والستین من مکاتیب المجلد
الثانی مالفظه وحضرت امام حسن افضل است از حضرت امام حسین
رضی الله تعالی عنهما انتهی والحمد لله سبحانه وتعالی علی الختام
والصلوة والسلام علی سیدنا محمد سید الانام وعلی آله العظام
وصحبه البررة الکرام ما شرق شارق وهطل غمام
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله
علی خیر خلقه ونور عرشه نبینا محمد وآله
واصحابه والتابعین الی یوم الدین
وبارک وسلم برحمتک یا
ارحم الراحمین
تمت بالخیر
والسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ از مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه الحمد لله والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی آله واصحابه ومن نحا نحوه وبعد فيقول العبد المفتقر الی رحمة ربه الغنی محمد هاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمن السندی التتوی كان الله تعالیٰ له وبه ومعه فی كل وقت وحين آمين.

اے اللہ عزوجل ہمیں حق دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما۔ باطل کی پہچان دے اور اس سے بچنے کی ہمت عطا فرما۔ سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں اور درود وسلام سب سے آخری نبی ﷺ اور ان کی آل واصحاب اور ان کے متبعین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر امابعد اپنے رب بے نیاز کی رحمت کا محتاج بندہ محمد ھاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمن سندھی ٹھٹھوی (ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ورحمت اور عافیت کا طلبگار) کہتا ہے۔

هذه رسالة مختصرة جمعتها لما سئلت من ان ای دليل من القرآن العظيم واحاديث النبی الكريم ﷺ لاهل السنة والجماعة علی قولهم بالترتيب المعروف فی الافضلية بين الخلفاء الاربعة يعنی ان افضل البشر كلهم بعد الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی الله عنهم بان لهم علی ذلك دلائل كثيرة واسانيد غزيرة قد جمعتها ههنا بعد ما كنت جمعتها اولاً فی الرسالة الكبيرة المسمات بالسنة النبوية فی حقيقة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القطع بالافضلية وقد الفت هاتين الرسالتين ردا على من قال من بعض المتظهرين في رسالته بافضلية على رضى الله تعالى عنه على الخلفاء الثلاثة رضى الله عنهم وادعى فيها امورا ثلثة الاول انه لا دليل لاهل السنة والجماعة على ما ادعوا من هذا الترتيب المتعارف الثانى انه لو سلم ان لهم دليلاً على ذلك فهو معارض بما ورد في فضائل على رضى الله عنه الثالث انه لو سلم عدم معارضته فلا اقل من ان مسئلة هذا الترتيب المتعارف ظنية لا قطعية فاجبته من هذه الايرادات الثلثة مفصلاً مع الرد على اصل مدعاه فى اصل هذه الرسالة مفصلاً ثم فى ...... المختصر مجملا وشرعت فى تاليف هذه الرسالة المختصرة فى السابع من شهر ذى القعدة الحرام سنة احدى وستين ومائة والف من هجرة سيد الانام عليه افضل صلوة والسلام وسميتها بالطريقة الاحمدية فى حقيقة قطع بالافضلية وبالله تعالى استعين وهو الموفق والمعين۔

"یہ مختصر رسالہ میں نے اس وقت جمع کیا جب مجھ سے سوال کیا گیا کہ قرآن عظیم اور احادیث نبویہ کا حامل وہ کون سی دلیل ہے جو اہلسنت و جماعت کے اس موقف کو ثابت کرے کہ!

خلفاء اربعہ کے درمیان درجہ افضیلت اس مشہور ترتیب کے مطابق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں بڑا مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہے۔"

(توضیح) بے شک اہل سنت و جماعت کے پاس اس موقف پر کثیر دلائل اور روشن مدلل موجود ہیں۔ جن کو میں نے یہاں جمع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے میں ان دلائل کو اپنے ایک ضخیم رسالے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنام "السنة النبويه في حقيقة القطع بالا فضلية" میں بھی جمع کر چکا ہوں۔ میں نے یہ دونوں رسالے معترضین (معین ٹھٹھوی) کے رد میں لکھے ہیں کہ جس نے اپنے ایک رسالے میں خلفائے راشدین میں خلفاء ثلاثہ پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا قول کیا ہے اور اس رسالے میں تین باتوں کا دعویٰ کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت وجماعت کے پاس ان کے ترتیب معروف والے موقف پر کوئی دلیل نہیں۔

۲۔ بر سبیل تسلیم اگر دلیل ہو بھی تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں وارد روایات کے معارض ہے۔

۳۔ اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ معارضہ پیدا نہیں ہوتا تو کم از کم اتنا ضرور ہے کہ ترتیب معروف والا مسئلہ ظنی ہے قطعی نہیں۔

میں نے ان تینوں اعتراضوں کے اپنے ضخیم رسالے میں بالتفصیل اور اس مختصر رسالے میں اجمالاً جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس کے اصلی مدعا کا بھی رد کر دیا ہے۔ مختصر یہ کہ میں نے یہ مختصر رسالہ 7 ذی القعدۃ الحرام 1161ھ کو لکھنا شروع کیا اور اس کا نام

"الطريقة المحمديه في حقيقته القطع بالا فضلية" رکھا۔

میں اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں اور وہی حقیقت توفیق دینے والا مدد فرمانے والا ہے۔

فائدہ: و لينبغي ان يعلم ان مدعى اهل السنة والجماعة بهذه الافضلية ليس الفضل الكلي بمعنى عمود وجه الافضلية من كل وجه كما فهمه بعض المقام بن غلطا بل ارادوا به الفضل الكلي بمعنى اكمل وجوه الافضلية وعظمها الذى هو بانفراده كانه يقوم مقام الكل وفسروه باكثرية الثواب عند الله تعالى واكملية القرب الزلفى لدى الله تعالى وارفعية درجة الجنة والرضوان في حضرت الله تعالى وزادوا ايضاً ان مجموع فضائل المفضل تفوق على مجموع فضائل المفضل عليه وليس مرادهم بالافضلية الافضلية من كل وجه كما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زعمه ذلک البعض اذ ربما توجد فضیلة فی المفضل علیه ولا توجد فی المفضل وربما یوجد فیه .... فی فضیلة لکن مجموع فضائل هذا یفوق علی فضائل ذاک فتدبر فانه ینفعک۔

فائدہ: یہ جان لیا جائے کہ افضیلت کے حوالے سے اہلسنت و جماعت کے فضیلت کلی کے دعوے کا یہ مطلب نہیں کہ من کل الوجوہ یعنی ہر ہر بات میں افضیلت مراد ہو جیسا کہ بعض کم فہم لوگوں نے غلطی سے مجھ رکھا ہے نے سمجھا ہے بلکہ مراد فضل کلی سے وجوہ فضیلت میں جو سب سے کامل اور عظیم وجہ ہے وہ ہے کہ جو ایک ہی کل کے برابر ہے اور علماء اہلسنت نے اس وجہ فضیلت کی تفسیر یوں کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک (انبیاء کے بعد مخلوق بشریہ میں) سب سے زیادہ ثواب والے ہیں۔ سب سے کامل قرب الٰہی والے ہیں۔ جنت میں سب سے بلند درجے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ علماء نے مزید یہ وضاحت بھی کی ہے کہ مفضل (جس کو فضیلت حاصل ہے) اس کے فضائل مجموعی طور پر مفضل علیہ (جس پر فضیلت حاصل ہے) کے مجموعی فضائل پر فائق ہیں۔ اور یہاں بھی علماء کی مراد افضیلت سے افضیلت من کل الوجوہ نہیں جیسا کہ بعض نے سمجھا ہے کیونکہ بسا اوقات کوئی خاص فضیلت مفضل علیہ میں پائی جاتی ہے اور مفضل میں کبھی تو پائی جاتی ہے کبھی نہیں بھی پائی جاتی لیکن مجموعی طور پر اس کے فضائل اس کے فضائل پر غالب رہتے ہیں (فتدبر) غور کیجئے۔ یہ چیز آپ کو فائدہ دے گی۔

فائدة اخری ومما ینبغی ان یعلم انه قد ذکر فی الکتاب المسمی بالعطیة العلیة فی مسئلة الافضلیة انه قد قال الشیخ ابو الحسن الاشعری امام اهل السنة والجماعة ان الافضلیة للخلفاء الاربعة علی الترتیب .... اهل السنة والجماعة قطعیة قال وترتیبهم فی الفضل کترتیبهم فی الخلافة انتهی کلامه

دوسرا فائدہ: یہ بھی جان لیا جائے کہ کتاب "العطیة العلیة فی مسئلة الافضلیة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں امام اہل سنت کے شیخ ابوالحسن اشعری علیہ الرحمہ کا یہ فرمان مذکور ہے "خلفاء اربعہ کی افضیلت، اہلسنت و جماعت کی ترتیب معروف کے مطابق قطعی ہے یہ بھی فرمایا کہ ان کی ترتیب افضیلت ایسی ہی ہے۔ جیسی ان کی ترتیب خلافت ہے۔(ان کا کلام ختم ہوا)[1]

وقال الامام ابو منصور البغدادی اصحابنا یجمعون علی ان افضل الصحابة خلفاء الاربعة علی الترتیب المذکور انتھی ما فی العطیة۔

امام ابومنصور بغدادی علیہ رحمتہ اللہ الھادی نے فرمایا "افضل ترین صحابہ خلفائے اربعہ ہیں اور خود ان میں افضیلت ترتیب مذکور کے مطابق ہے(العطیۃ العلیہ کی عبارت ختم ہوئی)۔

(اصول الدین ص ۳۰۴)

وقال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان الحافظ البیھقی نقل فی کتاب الاعتقاد له ان الامام الشافعی قال اجمع الصحابة واتباعھم علی افضلیة ابی بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ تعالی عنھم

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں فرمایا کہ حافظ بیہقی علیہ الرحمہ نے اپنی "کتاب الاعتقاد" میں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے" کہ صحابہ اور ان کے تابعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت مولیٰ علی رضوان اللہ علیہم ہیں۔"(الاعتقاد ص ۱۹۲)

وقال ابن حجر فیه ایضاً ان الاجماع انعقد بالآخرة بین اھل السنة والجماعة علی

---

[1] امام اہل سنت امام اشعری رحمہ اللہ اپنا عقیدہ لکھتے ہیں۔
واجمعوا علی ان خیر العشرة الائمة الاربعة ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضوان اللہ علیھم
اجماع امت ہے کہ عشرہ مبشرہ میں بہتر ابوبکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضوان اللہ علیہم۔
(رسالۃ الاشعری الی اہل الثغر ص ۲۲۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان ترتیبھم فی الخلفاء کترتیبھم فی الخلافۃ انتھی

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ بعد میں اہلسنت وجماعت کے نزدیک اس پر اجماع ہوگیا کہ خلفاء اربعہ کی ترتیب افضلیت ان کی ترتیب خلافت ہی کی طرح ہے۔ (ان کا کلام ختم شد)۔ فتح الباری، رقم ۳۶۷۸

وقد قال العلامۃ الشیخ عبد الحق الدھلوی فی تکمیل الایمان له انه قال الامام الشافعی رحمه الله لم یختلف احد من الصحابة والتابعین فی تفضیل ابی بکر و عمر علی سائر الصحابة انتھی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تکمیل الایمان" میں فرمایا "امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کسی صحابی یا تابعی رضی اللہ عنہم کا اس بات میں اختلاف نہیں کہ تمام صحابہ پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں" (یہ کلام ختم ہوا)۔ (تکمیل الایمان ص ۱۰۴ مترجم)

فان قلت قد ذکرت انت اجماع الصحابة والتابعین علی تفضیل ابی بکر و عمر علی سائر الصحابة کلھم ولکن اختلف بعض ممن بعدھم فی تفضیل من بعدھما فقد نقل عن ذلک انه توقف فی التفضیل بین عثمان و علی فکیف یکون الترتیب المذکور بتمامه قطعیا

اعتراض: اگر آپ کہیں کہ آپ نے صحابہ وتابعین کا اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ شیخین (سیدنا صدیق اکبر وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما) تمام صحابہ پر بالترتیب افضل ہیں حالانکہ صحابہ وتابعین کے بعد کے بعض علماء کو ختنین (سیدنا عثمان غنی وسیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہما) کے مابین افضلیت میں اختلاف اور ان سے اس بابت توقف منقول ہے تو پھر ترتیب مذکور کلی طور پر کیسے قطعی ہوسکتی ہے؟

قلنا قد عرفت انفا انه قد انعقد الاجماع بالآخرۃ علی تفضیل عثمان علی علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقد تقرر في الاصول ان الاختلاف المتاخر لا يرفع الاختلاف المتقدم۔

جواب: ہم کہیں گے کہ آپ ابھی ابھی جان چکے ہیں کہ بعد میں حضرت عثمان غنی کے مولیٰ علی رضی اللہ عنہم سے افضل ہونے پر اجماع منعقد ہو گیا تھا اور اصول میں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ بعد والوں کا اختلاف پہلے والوں کے اتفاق کو نہیں اٹھا سکتا۔

وايضا قد قال في الصواعق لابن حجر المكي ان ما روى عن الامام مالك انه توقف في تفضيل عثمان على علي فان مالكا قد ثبت رجوعه عنه الى تفضيل عثمان على علي انتهى۔

مزید یہ کہ "الصواعق" میں ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے امام مالک سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پر افضلیت میں جو توقف منقول تھا آپ نے اس سے رجوع فرما کے یہ موقف اختیار فرما لیا تھا کہ حضرت عثمان غنی، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔ (تو اختلاف ہی نہ رہا)۔[1]

وصرح القاضي عياض بذلك ايضا اى بان مالكا رجع في آخر عمره عن التوقف

---

[1] امام حارث بن مسکین فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے تفضیل شیخین کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ ان دونوں (شیخین) میں کوئی شک نہیں۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ۲/۱۹۹، رقم ۲۱۳۱)

امام احمد بن سالم السفارینی حنبلی نے امام مالک کے حوالے سے لکھا:

اي الناس افضل بعد نبيهم فقال ابوبكر ثم عمر ثم قال أو في ذلك شك.

ترجمہ: "نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے۔ آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر فرمایا کیا اس میں شک ہے۔" (لوامع الانوار البہیۃ ۲/۳۶۵)

امام مالک کے شیخین کی افضلیت کے قول کو امام زین الدین عراقی نے شرح التبصرہ والتذکرہ صفحہ ۲۱۵۔ امام سخاوی نے فتح المغیث باب معرفۃ الصحابۃ ۳/۱۲۷، اور امام ابراہیم بن موسیٰ نے الشذا الفیاح ۲/۵۰۷ پر نقل کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الی القول بتفضیل عثمان علی علی انتھی۔
قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ امام مالک نے آخر عمر میں توقف والے موقف سے رجوع فرما کر تفضیل عثمان غنی والا موقف اختیار فرمالیا تھا۔ کلام ختم شد۔

وقال الملا علی قاری فی شرحه الفقه الاکبر له ان الحق ان الفضل ای فضل الخلفاء الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم علی الترتیب المتعارف بین اهل السنة والجماعة قطعی انتهی۔
ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ نے اپنی "شرح فقہ اکبر" میں فرمایا "حق یہ ہے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی افضیلت اہلسنت وجماعت کے درمیان معروف ترتیب کے مطابق قطعی ہے۔ ختم شد۔
(شرح فقہ الاکبر ص ۹۳)

وقال العلامة اللاقانی فی عمدة المدید شرح جوهرة التوحید الحق ان هذا الترتیب قطعی انتهی
علامہ لاقانی علیہ الرحمہ نے "عمدۃ المدید شرح جوھرۃ التوحید" میں فرمایا "حق یہ ہے کہ یہ ترتیب قطعی ہے۔ کلام ختم شد۔

وقال الشیخ محمد بن الطیب المغربی فی رسالته ان الجزم بذلک والقطع به هو الذی یمیل الیه الاشیاخ کالبرهان اللقانی فی شرح الجوهرة والامام ابی العباس المنجور فی حواشی الکبریٰ وشرح المحصل وغیرهما والقول بکونه ظنیا غیر معتد به عند المحققین انتهی۔
شیخ محمد بن طیب مغربی نے اپنے رسالے میں فرمایا: "اس ترتیب پر جزم ہے اور یہ قطعی ہے۔ اشیاخ مثلاً برھان لاقانی کا "شرح جوھرہ" اور امام ابو العباس منجور نے "حواشی الکبریٰ" اور "شرح المحصل" وغیرہ میں اسی طرف میلان ہے۔ اور اس کو ظنی کہنا محققین کے نزدیک کسی شمار میں نہیں۔ کلام ختم شد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعلامہ فہامہ قطب کامل عارف واصل معروف بہ حضرت ایشان سرہندی قدس سرہ در مکاتیب خود در مکتوب سی و ہشتم از جلد ثالث فرمودہ کہ تفضیل شیخین باجماع صحابہ وتابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کردہ اند آنرا اکابر ائمۃ کہ یکے از ایشان امام شافعی است وشیخ ابو الحسن اشعری می فرمایند کہ تفضیل ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بر باقی امت قطعی است و از حضرت امیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز بتواتر ثابت شدہ است کہ درزمان خلافت و اوان مملکت خود در حضور جم غفیر از گروہ خود میفرمود کہ ابوبکر و عمر بہترین این امت اند چنانچہ امام ذہبی گفتہ است و امام بخاری در صحیح خود کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ است روایت کردہ کہ حضرت امیر علی رضی اللہ عنہ فرمودہ است کہ بہترین مردم بعد از پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر است پستر حضرت عمر پستر حضرت مردی دیگر پس گفت پسر او محمد بن الحنفیہ کہ پستر توئی فرمود نیستم من یکمردی از مسلمانان وبالجملہ تفضیل شیخین ...... روات ثقات بحد ضرورت و تواتر رسیدہ است انکار آن از راہ جہل است یا از راہ ...... انتہی۔

علامہ فہامہ قطب کامل عارف واصل معروف بہ حضرت شیخ سرھندی رحمہ اللہ نے اپنے مکتوب شریف کی تیسری جلد مکتوب نمبر 37 میں ارشاد فرمایا ”کہ شیخین کی افضلیت اجماع صحابہ وتابعین سے ثابت ہے چنانچہ اکابر امت میں سے امام شافعی اور امام ابو الحسن اشعری سے نقل فرمایا ہے کہ شیخین کی افضلیت تمام امت پہ قطعی ہے اور مولی علی رضی اللہ عنہ پر بھی نیز یہ تواتر سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ خلافت اور ان مملکت میں اپنے جم غفیر کے سامنے حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہم اس اُمت کے بہترین افراد ہیں۔ اس کو امام ذھبی نے نقل فرمایا ہے اور امام بخاری نے قرآن کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد صحیح ترین کتاب صحیح بخاری میں روایت فرمایا ہے کہ حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر ہیں۔ اس گفتگو کے بعد آپ کے شہزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ؟ تو آپ نے فرمایا: میں تو دیگر مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان مرد ہوں۔ بالجملہ افضلیت شیخین کثیر ثقہ راویوں کی روایاتِ متواترہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار یا تو جہالت کی وجہ سے یا پھر تعصب کی بنا پر۔ (کلام ختم شد۔)

وکذا اوردہ العلامۃ العارف المذکور مثل ھذا فی المکتوب السادس والثلاثین بعد المأتین من مکاتبیہ من الجلد الاول ایضاً وقال ایضاً فی المکتوب الثانی بعد المائتین من الجلد الاول ما لفظہ ھکذا کیسے کہ حضرت علی را افضل از حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما گوید از جرکہ و مسلکہ اھل سنت می بر آید اجماع سلف بر افضلیۃ حضرت صدیق بر جمیع بشر بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم منعقد گشتہ است احمق باشد کہ توھم خرق این اجماع نماید۔ انتہی

اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے جلد اول کے مکتوب نمبر 22 میں فرمایا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل جانے وہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس بات پر اسلاف کا اجماع منعقد ہے کہ حضرت صدیق اکبر انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ اس اجماع کا مخالف بڑا احمق ہے۔ (کلام ختم شد۔)

وقال ایضاً فی المکتوب السادس والستین بعد المأتین من الجلد الاول وآنکہ خلفاء اربعہ را برابر داند و فضل یکی بر دیگری فضولی انگارد بو الفضولی است عجب بو الفضولی کہ اجماع اھل حق را فضولی داند وآنچہ صاحب فتوحات مکیہ گفتہ کہ سبب ترتیب خلافتھم مدت اعمارھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلالت بر مساوات در فضیلت ندارد چه امر خلافت دیگر است و مبحث افضلیت دیگر ولو سلم پس این وامثال این از شطحیات شیخ ابن عربی است که شایان تمسک نیست اکثر معارف کشفیه او که از علوم اهل سنت وجماعت جدا افتادہ است از صواب دور است انتهی.

اسی طرح جلد اول کے مکتوب نمبر 266 میں فرمایا" جو شخص خلفاء اربعہ کو برابر جانے اور ان کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کو فضول سمجھے وہ خود بڑا فضول اور احمق ہے کتنا عجیب ابو الفضول ہے وہ شخص جو اھل حق کے اجماع کو فضول سمجھتا ہے۔ اور یہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا کہ خلفاء اربعہ کی ترتیب خلافت کا سبب ان کی عمروں کی مدت ہے یہ فضیلت ومساوات پر دلیل نہیں کیونکہ خلافت کچھ اور ہے اور افضلیت کچھ اور ہے۔ یہ قول صحیح نہیں پھر اگر اسے مان بھی لیا جائے تو یہ اور اس طرح کی دیگر باتیں صاحب فتوحات مکیہ شیخ ابن عربی کی شطحیات کی قسم سے ہیں۔ جو قابل حجت نہیں۔ ان کے اکثر معارف کشفیہ جو علوم اہل سنت سے ہٹ کر واقع ہوتے ہیں صحت و درستی سے دور ہیں۔ (ان کا کلام ختم شد۔)

ولاخفاء انه اذا كان من يحقق مساتهم على رضى الله تعالى عنه الى ابى بكر فضوليا ومبتدعا واحمق وخارجا من الفرقة الناجية من اهل السنة والجماعة فلا شك ان من فضله عليه يكون اولى بنسبة الفضول والابتداع والاحمق والخروج من الفرقة الناجية ولهذا قال فى الخلاصة والاشباه والنظائر و ذخيرة الناظر ونور العين ان من فضل عليا على الشيخين فهو مبتدع انتهى.

مصنف فرماتے ہیں اور اس میں کوئی خفاء نہیں کہ جب مولی علی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے درمیان افضلیت کی برابری کا اعتقاد رکھنے والا فضولی بدعتی، احمق اور فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت سے خارج ہے تو جو مولی علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے وہ بدرجہ اولی فضولی بھی ہے بدعتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ہے احمق بھی ہے اور فرقہ ناجیہ اھل سنت و جماعت سے خارج بھی ہے۔

بنا بریں الاشباہ والنظائر، ذخیرہ الناظر اور نور العین الخ میں فرمایا جس نے حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دی وہ بدعتی ہے (انتھی)۔ (الاشباہ والنظائر ص ۲۱۵)

ومثله في شرح المواقف السيد الشريف الجرجاني وقال في المنتقى للحنيفية سئل ابو حنيفة رحمه الله عن مذهب اهل السنة والجماعة فقال ان تفضل الشيخين وتحب الختنين انتهى. وفي كلامه دلالة على ان من فضل عليا على الشيخين فهو خارج عن اهل السنة والجماعة في تفضيله هذا.

اسی کی مثل سید شریف جرجانی رحمہ اللہ کی شرح مواقف میں ہے المنتقی للحنفیہ میں فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مذھب اہلسنت و جماعت کی پہچان سے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا شیخین کو افضل قرار دینا ختنین سے محبت کرنا (انتھی)۔

آپ رحمہ اللہ کے کلام میں اس بات پر دلالت ہے کہ مولی علی کو شیخین پر فضیلت دینے والا اپنے اس اعتقاد کی وجہ سے مذھب اہلسنت و جماعت سے خارج ہے۔!

وقال العلامة المحقق زين الدين ابن نجيم الحنفي صاحب البحر الرائق في

! شرح قصیدہ امالی میں ہے: من أنكره يوشك أن في إيمانه خطرا (شرح بدء الامالی تحت بیت ۳۲)

جو شخص تفضیل شیخین سے انکار کرے قریب ہے کہ اس کے ایمان میں خطرہ ہو۔

شمس قہستانی کی "شرح نقایہ" میں ہے: یکرہ إمامة من فضل عليا على العمرين رضي الله تعالى عنهم

جو مولا علی کو حضرت ابوبکر و عمر پر فضیلت دے اس کی امامت مکروہ (تحریمی) ہے۔

(جامع الرموز للقہستانی، فصل یجعل الامام، جلد ۱، صفحہ ۱۷۲)

علامہ ابراہیم حلبی "غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی" میں فرماتے ہیں:

"من فضل عليا فحسب فهو من المبتدعة. (غنیۃ المستملی فصل فی الامامۃ، صفحہ ۴۴۳)

جو مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو صرف افضل بتاتا ہے وہ اہل بدعت سے ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسالة له في الكبائر والصغائر ان تفضيل علي على الشيخين من الذنوب الكبائر انتهى۔

علامہ محقق زین الدین ابن نجیم حنفی صاحب بحر الرائق نے اپنے رسالے "الکبائر والصغائر" میں فرمایا مولی علی کو شیخین پر فضیلت دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے (انتھی)۔ (البحر الرائق ج ص ۶۱۱)

ففي هذه العبارات تصريح بأن من فضل عليا على الشيخين فهو مبتدع فاسق صاحب كبيرة وفساد عقيدة فلا ينبغي لاحد الاقتداء به ولا الاخذ بقوله وقد قال النبي ﷺ من بدعة ضلالة الضال لا متابعة له ولا يقتدى به وسياق كلام رده وتقبح ما قوله ايضاً بقول سيدنا علي رضي الله تعالى عنه من فضلني على ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما جلدته جلد المفترى فسماه سيدنا علي كرم الله وجهه مفتريا ولا قول للمفترى ولا متابعة له وايضاً فيما قدمنا من العبارات السابقات عن اللاقاني و الملا علي قاري وامثالهما رد عظيم على من قال بان مسئلة الافضلية اجتهادية ظنية مستندا بامور ثلثة۔

ان عبارات میں تصریح ہے کہ حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والا بدعتی، فاسق، مرتکب کبیرہ اور مفسد العقیدہ ہے۔ کوئی بھی اس کی پیروی نہ کرے اور نہ ہی اس کی بات کوئی اختیار کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر وہ نئی بات جو کسی گمراہ کی گمراہی ہو اس کی کوئی اتباع نہیں اس کی کوئی اقتدا نہیں"۔ اس کا مزید رد آگے آتا ہے۔ اس قائل کے قول کی قباحت حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے بھی واضح ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے مجھے حضرت ابو بکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دی میں اس کو سزا میں اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے بہتان تراش کو لگتے ہیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو بہتان تراش کا نام دیا اور بہتان تراش کا نہ تو کوئی قول معتبر ہوتا ہے اور نہ اس کی پیروی روا۔ اور یوں بھی ہم نے پیچھے جو علامہ لاقانی اور علامہ علی قاری وغیرہما کی عبارتیں نقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی ہیں ان میں اس شخص کا رد بلیغ ہے جو یہ کہتا ہے کہ مسئلہ افضلیت اجتہادی وظنی ہے اور استدلال تین باتوں سے کرتا ہے۔

الاول ان الاحادیث الواردۃ فی اثباتہا آحاد المتن

والثانی لہا ظنیۃ الدلالۃ

والثالث انہا متعارضۃ فی نفسہا

اول یہ کہ اس کے اثبات میں وارد ہونے والی احادیث باعتبار متن اخبار واحدہ ہیں۔

دوم یہ کہ خبر واحد کی دلالت ظنی ہوتی ہے۔!

سوم یہ کہ اس بارے میں وارد ہونے والی روایات خود آپس میں متعارض ہیں۔

وکل من ہذہ الامور الثلثۃ باطل قطعاً اما بطلان الاول فلما ذکرنا من قبل ونذکرہ من بعد ان الاحادیث الواردۃ فی ہذا الباب متواترۃ المتن لا آحادھا وسنرد لک اسانید الموصلۃ الی حد التواتر مع تفصیل تام یحصل منہ شفاء

! علامہ بلقینی فرماتے ہیں۔

جمہور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر خبر واحد (ظنی روایات) کو امت کے نزدیک تلقی بالقبول حاصل ہو تو یہ اس کے لئے بمعنی تصدیق ہے اور اس پر امت کا علم ہونا موجب علم ہے۔ اس چیز کو کتب اصول فقہ کے مصنفین نے اصحاب ابوحنیفہ رحمہ و مالک و شافعی و احمد سے نقل کیا ہے۔ صرف متاخرین علماء کے ایک قلیل گروہ نے اہل کلام کی ایک جماعت کی اتباع میں اس چیز کا انکار کیا ہے، حالانکہ اکثر اہل کلام بھی اس بارے میں فقہاء و محدثین نیز اسلاف کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اکثر اشعریہ مثلاً ابو اسحاق اور ابن فورک، ائمہ شافعیہ میں سے ابو اسحاق اسفرائینی، ابو حامد، قاضی ابوطیب، ابو اسحاق فیروز آبادی وغیرہم، ائمہ حنفیہ میں سے شمس الدین سرخسی وغیرہ، ائمہ حنبلیہ میں سے ابو یعلی الفراء البغدادی، ابن حامد، ابو الخطاب، ابو الحسن الزاغوانی وغیرہم اور مالکیہ میں سے قاضی عبد الوہاب وغیرہ سے یہی چیز منقول ہے۔ (محاسن الاصلاح للبلقینی ص ۱۰۱)

اور اسی اصول سے امام رازی (المحصول ج ۲ ص ۴۰۲)، امام سبکی (الابہاج فی شرح المنہاج ج ۲ ص ۳۱۲)، امام قرافی (شرح تنقیح الفصول ص ۳۵۴) وغیرہم بھی متفق ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القلوب الصحیحة واما بطلان الثانی فلما قدمنا من قبل منقولا عن عدیدة کتب ان الحق ان مسئلة الافضلیة قطعیة ثابتة بالتواتر والاجماع انتہی

حالانکہ یہ تینوں باتیں قطعاً باطل ہیں۔ پہلی بات کا بطلان تو یوں ہے کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی ذکر کریں گے کہ اس باب میں وارد ہونے والی احادیث احادنہیں بطور متن متواتر ہیں۔ عنقریب ہم ان کی حد تواتر تک پہنچی ہوئی سندیں پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کریں گے جس سے دل شفاء پائیں گے۔ رہی دوسری بات تو ہم پہلے متعدد کتب سے نقل کر چکے۔ فرمایا حق یہ ہے کہ مسئلہ افضلیت قطعی ہے تواتر اور اجماع سے ثابت ہے (انتہی)۔

فلما ثبت قطعیة هذه المسئلة بالاحادیث المتواترة ثبت قطعیة متن تلک الاحادیث وقطعیة دلالتها وذلک لان قطعیة الحکم لا یتصور الا بعد ان یکون دلیله قطعیا متنا ودلالة قطعیة بهذا

تو جب اس مسئلہ کی قطعیت احادیث متواترہ سے ثابت ہوگئی تو ان احادیث کے متن کی قطعیت اور ان کی دلالت کی قطعیت بھی ثابت ہوگئی اور یہ اس لئے کہ حکم کی قطعیت اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب اس کی دلیل کی قطعیت اور دلالت کی قطعیت پہلے سے ثابت ہو چکی ہو۔

ایضاً ان ما ذکره صاحب الرسالة المردودة من کونها ظنیة الدلالة ما هو قول مقابل للحق ومقابل الحق باطل فلا یکون هو المعول علیه

مزید یہ کہ اس مردود رسالے والے نے جو یہ کہا ہے کہ ان احادیث کی دلالت ظنی ہے (اس وجہ سے مسئلہ افضلیت بھی ظنی ہے) یہ قول حق کے مقابل ہے اور حق کے مقابل باطل ہوتا ہے لہٰذا یہ بھی باطل ہے اور باطل کسی شمار میں نہیں ہوتا۔

واما بطلان الثالث فلان ما نقل فی مناقب سیدنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فذلک کله من باب الفضیلة ولیس فیها شیء مذکور بلفظ الافضل بخلاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاحادیث الواردۃ فی تفضیل ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہا واردۃ بلفظ الافضل والخیر ونحوہما الذی ہو اسم التفضیل ولا شک ان اسم التفضیل موضوع لفوق المفضل علی المفضل علیہ .... لا تعارض ومن قال بالمعارضۃ .... ظاہرا وغلط غلطا باہرا ولہذا قال العلامۃ سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد انہ لاکلام فی عموم مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و وفور فضائلہ واتصافہ بالکمالات الا انہا لا تدل علی الافضلیۃ بمعنی زیادۃ الثواب والکرامۃ عند اللہ تعالیٰ بعد ما ثبت من الاجماع علی فضلیۃ ابی بکر ثم عمر والاعتراف من علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذلک رضی اللہ تعالیٰ عنہم انتہی۔

رہی تیسری بات تو وہ باطل اس لئے ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جو بھی مناقب منقول ہیں وہ سارے کے سارے باب فضیلت سے ہیں ان میں سے کوئی بھی شی لفظاً افضلیت سے مذکور نہیں بخلاف ان احادیث کے کہ جو حضرت ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں ہیں وہ لفظاً افضل بلفظ، خیر اور ان کی مثل دیگر الفاظ تفضیل سے وارد ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اسم تفضیل کی وضع ہی اس لئے ہے کہ وہ مفضل کی مفضل علیہ پر فوقیت بیان کرے لہذا کوئی تعارض نہیں تعارض کا قائل کھلی غلطی پر ہے اسی وجہ سے علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مقاصد میں فرمایا کہ مولی علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کی عمومیت، آپ کے فضائل کی کثرت اور کمالات سے متصف ہونے میں کوئی اختلاف نہیں مگر یہ کہ یہ افضلیت پر دلالت نہیں کرتے کہ جس سے زیادتی ثواب اور اللہ کی بارگاہ میں زیادہ عزت کا معنی ثابت ہو بعد اس کے کہ اس بات پر اجماع ثابت ہے کہ سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات کا اعتراف موجود ہے (انتہی)۔

اقول قد ذکر صاحب الرسالۃ المردودۃ فی رسالتہ ثلاثۃ امور الاول انہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لادلیل لاهل السنة والجماعة علی مدعاهم لان مدعاهم العموم والنصوص الواردة فی الافضلیة مطلقة لاعامة الثانی انه لو سلم ان لهم دلیلا فهو معارض بحدیث المنزلة الواردة فی شان علی رضی الله تعالیٰ عنه وهو قوله صلی الله علیه وآله وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ واذا تعارضا تساقطا فهذان القولان منه باطلان قطعا لما تقدم من قبل وسیاتی من بعد ایضاً ان مدعاهم الاطلاق دون العموم فدلائلهم مطابقة لدعواهم ولما متعرفه من الدلائل الکثیرة الآتی ذکرها من غیر معارض ولما سیاتی فی اواسط هذه الرسالة من الاجوبة الکثیرة عن حدیث المنزلة الثالث لو سلم بعدم المعارضة فالافضلیة علی الترتیب المتعارف بین اهل السنة والجماعة ظنیة لا قطعیة وهذا القول الثالث وان کان قال به بعض العلماء قبله کالقاضی ابی بکر الباقلانی والآمدی ومن تبعهما کامام الحرمین الیمکنی۔

میں کہتا ہوں اس مردود رسالے والے نے اپنے رسالے میں تین باتوں کو ذکر کیا ہے۔ پہلی یہ ہے کہ اہل سنت وجماعت کے پاس ان کے دعوے پر کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ ان کا دعویٰ عمومیت کا ہے اور افضلیت کے بارے میں وارد ہونے والی نصوص عام نہیں ہیں بلکہ مطلق ہیں۔ دوسری یہ کہ اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہونے والی حدیث "منزلة" کے معارض ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے یہ فرمان ہے "انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ" کہ اے علی آپ کو مجھ سے ایسی ہی نسبت ہے جیسی حضرت هارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی اور جب دو دلائل آپس میں ٹکرا جائیں تو قابل استدلال نہیں رہتے حالانکہ اس کی یہ دونوں باتیں یقینی طور پر باطل ہیں وجہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں مزید آگے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے گا کہ اہلسنت کا دعویٰ اطلاق ہی کا ہے عموم کا نہیں لہٰذا ان کے دلائل ان کے دعوے کے مطابق ہیں ۔ آگے مزید کثیر دلائل آرہے ہیں جن کا کوئی معارض نہیں ۔ان سے بھی آپ مذکورہ موقف کا جان جائیں گے اور اس رسالے کے درمیان میں حدیث "منزلۃ" کے بھی کثیر جواب آئیں گے ۔

تیسری بات اس نے یہ بھی کہ اگر دلائل کے درمیان عدم تعارض تسلیم کر بھی لیا جائے مسئلہ افضلیت ترتیب معروف کے مطابق ظنی ہی ہے قطعی نہیں ہے اس تیسری بات کا اگرچہ پہلے کے بعض علماء نے قول کیا ہے جیسے قاضی ابوبکر باقلانی آمدی اور وہ جنہوں نے ان کی اتباع کی جیسے امام الحرمین ۔[1]

اقول لو اطلع ھؤلاء علی الاحادیث الکثیرۃ البالغۃ حد التواتر و علی الاجماع

---

[1] علامہ آمدیؒ اپنی کتاب غایۃ المرام صفحہ ۳۲۲ پر لکھتے ہیں کہ تعارض استدلال کو ساقط کر دیتا ہے اور عمل صرف اجماع مسلمین اور مجتہدین پر ہے ۔بلکہ علامہ آمدیؒ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو افضل ماننے کو واجب لکھا ہے ۔علامہ آمدیؒ فرماتے ہیں ۔

ویجب مع ذالک ان یحتقد ان أبابکر أفضل من عمر و أن عمر أفضل من عثمان و أن عثمان أفضل من علی وأن الاربعۃ أفضل من باقی العشر ۔(غایۃ المرام ص ۳۳۱)

ترجمہ :یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ سے افضل ہیں اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ سے اور حضرت عثمانؓ حضرت علی المرتضیٰؓ سے افضل ہیں ۔اور یہ چاروں بزرگ عشرہ مبشرہ کے دیگر نفوس قدسیہ سے افضل ہیں ۔

لہٰذا اگر علامہ آمدیؒ کے اس قول (کہ مسئلہ افضلیت ظنی ہے) کو مان لیا جائے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ظنی بھی واجب کے درجے میں ہے ۔اور یہ بات محققین پر مخفی نہیں کہ متکلمین کا نزدیک واجب کا کیا مطلب ہوتا ہے ۔

امام الحرمینؒ کا قول کتاب الارشاد صفحہ ۳۳۱ پر یوں ہے ۔

"اور ان کی شان میں وارد ہونے والی احادیث باہم متعارض ہیں لیکن غالب گمان یہی ہے کہ ابوبکرؓ افضل ہیں پھر عمرؓ ہیں پھر عثمانؓ اور علیؓ کے متعلق خیالات باہم متعارض ہیں ۔ہمارے لیے مختصر اتنی کافی ہے کہ ملت کے اکابرین اور امت کے عوام کی اکثریت اسی پر متفق ہوئی اور ان کے ساتھ ہمارا حسن ظن اس بات کا متقاضی ہے کہ اگر وہ اس ترتیب کے دلائل اور علامات کو نہ جانتے تو اس پر متفق نہ ہوتے اور تفصیلاً علامات یہ ہیں ۔قرآن ،سنت ،آثار اور علامات صحابہ ۔"

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ پر قطعی دلیل نہ ہونے کے باوجود امام الحرمینؒ نے کسی دوسرے صحابی کو افضل کہنے کا کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا بلکہ جمہور کے قول کو معتبر مان کر عمل کیا ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدالین علی الترتیب المذکور لما قالوا بظنیتھا اصلاً ولما قروا بقطعیتھا حتما وھا انا اذکر بعون اللہ تعالٰی شیئا من تلک الاحادیث مما وجدتہ فی الکتب الموجودۃ عندی واضم الیھا بعض الآیۃ الدالۃ علی ذلک فاقول فاما الآیات فمنھا قولہ تعالٰی وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی

لیکن میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ اگر مذکور علماء اس مسئلہ پر دلالت کرنے والی حد تواتر کو پہنچی ہوئی کثیر احادیث اور اجماع پر مطلع ہو جاتے تو کبھی بھی اس ترتیب کے ظنی ہونے کا قول نہ کرتے بلکہ یقینی طور پر اس کے قطعی ہونے کو برقرار رکھتے۔

اوراب میں اللہ تعالٰی کی مدد سے اپنے پاس موجود کتب میں تلاش کی ہوئی احادیث کا ذکر کروں گا اور ساتھ ہی ساتھ اس موقف پر دلالت کرنے والی بعض آیات طیبات کو بھی بیان کروں گا۔ان آیات میں سے ایک آیت کریمہ اللہ تعالٰی کا یہ فرمان ہے

"وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى"

"اور بہت اس جہنم سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو"

ترجمہ کنزالایمان

قال العلامۃ محمد اکرم النصر پوری فی کتابہ احراق الروافض انہ قال اکثر المفسرین واعتمد علیھا العلماء انھا نزلت فی ابی بکر فھو اتقی ومن ھو اتقی فھو اکرم عند اللہ تعالٰی لقولہ تعالٰی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم والاکرم عند اللہ ھو الافضل فابوبکر افضل من عداہ من الامۃ وایضاً فقولہ وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی یصرفہ عن الحمل علی علی اذ عندہ نعمۃ التربیۃ فان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ربی علیا وھی نعمۃ تجزی واذا لم یحمل علی علی تعین ابوبکر للاجماع علی ان ذلک الاتقی احدھما ونحو ذلک فی شرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المقاصد والطوالع وشرحہ الطوالع۔

علامہ محمد اکرم نصرپوری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "احراق الروفض"[1] میں فرمایا کہ اکثر مفسرین کا یہ قول ہے اور اس پر علماء نے اعتماد کیا ہے کہ یہ آیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے لہٰذا وہ سب سے بڑے پرہیزگار ہوئے اور جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے وہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ"

ترجمہ کنزالایمان" بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے اور اللہ کے نزدیک جو زیادہ عزت والا ہے وہ زیادہ افضل ہے۔

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باقی ساری اُمت سے افضل ہوئے۔[2] حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت میں مراد نہیں ہیں اور یونہی اللہ تعالیٰ کا فرمان

"وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی"

"اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے" ترجمہ کنزالایمان

بھی مذکورہ آیت "وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی" کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان پر محمول کرنے سے پھیرتا ہے۔

کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پرورش کا احسان موجود ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پرورش فرمائی تھی اور یہ ایسا احسان ہے جس کا بدلہ دیا جا سکتا ہے تو یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ ہوئی تو یہاں ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ متعین ہو گئے کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ "اتقی" یعنی بڑا پرہیزگار ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے (اور وہ حضرت ابوبکر متعین ہو چکے) اسی

---

[1] اس کا قلمی نسخہ جناب عطاء اللہ نعیمی صاحب کے پاس موجود ہے۔

[2] اس مسئلہ پر اعلیٰ حضرت کی کتاب الزلال الانقی کا مطالعہ کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی مثل "شرح مقاصد" طوالع اور شرح طوالع میں بھی ہے۔

وقد صنف السیوطی فی ان ھذہ الآیۃ نزلت فی ابی بکر رسالۃ سماھا الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق ذکر فیھا عن البغوی انھا نزلت فی ابی بکر فی قول الجمیع وقال ابن الجوزی اجمعوا علی ان ھذہ الآیۃ نزلت فی ابی بکر ویؤیدہ ان صدر السورۃ نزلت فیہ ایضاً اخرج ابن ابی حاتم عن ابن مسعود ان ابا بکر اشتری بلالاً من امیۃ بن خلف وابی بن خلف ببردۃ وعشرۃ اواق فاعتقہ للہ فانزل اللہ قولہ واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی ان سعیکم لشتی ای ان سعی ابی بکر وامیۃ وابی لمفترق فرقا عظیما فشتان ما بینھما انتھی کلام النصر پوری۔

علامہ سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونے کے بارے میں ایک رسالہ بنام "الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق" بھی تصنیف فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ذکر کیا ہے کہ جمیع علماء کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس کی تائید سورت کی ابتدائی آیات بھی کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے ایک چادر اور دس اوقیہ چاندی کے بدلے خرید کر اللہ کی رضا کے لئے آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: "وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰۤی اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی"۔

ترجمہ کنزالایمان۔ "اور رات کی قسم جب چھائے اور دن کی جب چمکے اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور امیہ اور ابی کی کوشش بہت زیادہ مختلف ہے۔ یہ آپس میں جدا جدا ہیں
(نصر پوری کا کلام ختم ہوا)۔

قلت وهكذا نقل الاجماع على نزول الآية في ابي بكر قاله ابن حجر المكي في صواعقه فهاتان الآيتان وان كانتا وافقتين على صورة الشكل الثاني لكنهما تنتجان بالمرد الى الشكل الاول ان ابا بكر هو الاكرم عند الله تعالى لان ابا بكر هو الاتقى والاتقى هو الاكرم عند الله كما لا يخفى وهو المطلوب ومنها قوله تعالى ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا الآية قال صاحب احراق الروافض قد اجمع المسلمون على ان هذه الآية نزلت في ابي بكر انتهى

میں کہتا ہوں اس آیت کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونے پر جو اجماع ہے اس کو ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الصواعق" میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ دونوں آیتیں (وسیجنبہا الاتقی اور ان اکرمکم عند اللہ) شکل ثانی کی صورت پر اگرچہ دونوں موافق ہیں لیکن شکل اول کی طرف لوٹانے سے یہ آیتیں اس طرح نتیجہ دیں گی "ان ابا بکر ھو الاکرم عند اللہ لان لابا بکر ھو الاتقی والا تقی ھو الاکرم عند اللہ کمالا یخی وھو المطلوب۔

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہیں کیونکہ آپ زیادہ پرہیزگار ہیں اور جو زیادہ پرہیزگار ہو وہ اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہے (تو حضرت ابوبکر زیادہ معزز ہوئے) جیسا کہ یہ مخفی نہیں اور یہی مقصود ہے۔

ان آیتوں میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے!

"ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصٰحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ کنزالایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے"

صاحب احراق الروافض (علامہ اکرم نصر پوری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا اس آیت کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہونے پر اجماع مسلمین ہے۔

وقال صاحب تذکرۃ القاری بحل رجال البخاری انہ قد اجمع المسلمون علی ان المراد بالصاحب ھھنا ابوبکر و من ثم من انکر صحبتہ کفر اجماعا وھکذا نقل الاجماع علیہ العلامۃ ابن حجر المکی فی الصواعق والحافظ محب الدین الطبری فی الریاض النضرۃ فیما لا یدرک بالرای والاجتھاد کالمرفوع. ولان اکثر الموقوفات مرویۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو معصوم عند الشیعۃ وعند صاحب ھذہ الرسالۃ المردودۃ کما صرح بہ فی بعض رسائلہ فیکون اقوی حجۃ علیھم واعلم انی اوردت ھذہ الاحادیث فی قسمین۔

صاحب تذکرۃ القاری بحل رجال البخاری نے فرمایا "مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ یہاں "صاحبہ" میں صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کی صحابیت کا منکر اجماعاً کافر ہے۔ اسی طرح علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے "الصواعق" میں اور حافظ محب الدین طبری رحمتہ اللہ نے "الریاض النضرۃ" میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

مزید یہ کہ اکثر موقوف روایتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ شیعوں کے نزدیک معصوم ہیں اسی طرح اس مردود رسالے والے کے نزدیک بھی معصوم ہیں جیسا کہ اس نے اپنے بعض رسائل میں اس کی صراحت کی ہے۔ (تو آپ کی مرویات بھی حکماً مرفوع ہونگی) لہٰذا آگے آنے والی روایات مخالفوں پر قوی اور مضبوط دلائل ثابت ہونگی۔ یہ جان لیجئے کہ میں نے ان احادیث کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القسم الاول : فیما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تفضیل ابی بکر او الشیخین او الخلفاء الثلاثۃ علی نفسہ۔

پہلی قسم میں وہ احادیث ذکر کی ہیں جو بذات خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہیں۔ جن میں سے بعض میں حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو اپنے اوپر فضیلت دی ہے۔ اور بعض میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے اوپر فضیلت دی ہے اور بعض میں خلفائے ثلاثہ یعنی شیخین اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تینوں کو خود سے افضل بتایا ہے۔

القسم الثانی : فیما روی عن غیرہ من الصحابۃ والتابعین من اھل البیت المکرم وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم فی ذلک الباب

دوسری قسم میں وہ روایات مذکور ہیں جو آپ کے علاوہ دیگر صحابہ سے یا آپ کے اہل بیت تابعین یا ان کے علاوہ سے مروی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث قسم اول:

- افضلیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما
- افضلیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

بروایت

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الاول عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی بکر ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر و خشیت ان یقول ثم عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین اخرجہ الامام البخاری فی صحیحہ فی باب فضل سیدنا الصدیق الا کبر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حدیث 1۔حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد محترم حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ فرمایا "حضرت ابو بکرؓ" میں نے عرض کی ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا حضرت عمر! اب مجھے اندیشہ ہوا کہ ان کے بعد آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے تو میں نے خود ہی کہہ دیا ان کے بعد آپ ہیں؟ فرمایا "میں تو دیگر مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان مرد ہوں اس حدیث کو امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "صحیح البخاری" باب فضیلت سیدنا صدیق اکبر میں روایت کیا ہے۔(صحیح بخاری، رقم:۳۶۷۱)

الحدیث الثانی: عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نحو ھذا اللفظ اما اخرجہ الحافظ ابو داؤد فی سننہ۔

حدیث 2۔اسی حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی "سنن ابی داؤد" میں روایت کیا ہے۔

(سنن ابی داؤد:۴۶۲۹)

الحدیث الثالث: عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نحو ھذا اللفظ ایضاً وزاد فیہ بعد قولہ انا رجل من المسلمین لی حسنات و سیأت یفعل اللہ فیھا ما یشاء اخرجہ ابن بشر مع ان ھذہ الزیادۃ۔

حدیث 3۔اسی حدیث کو ابن بشر نے بھی روایت کیا ہے اس روایت میں "میں تو ایک مسلمان مرد ہی ہوں" کے بعد اضافہ ہے "لی حسانت وسیئات یفعل فیھا ما یشاء" "میری نیکیاں بھی ہیں کوتاہیاں بھی ہیں اللہ ان میں جو چاہے گا فیصلہ فرمائے گا۔(امالی ابن بشران، رقم ۷۵۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الرابع عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی من خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قال یا بنی وما تعلم قلت لا قال ابا بکر رضی الله تعالی عنه قلت ثم من قال یا بنی وما تعلم قلت لا قال ثم عمر قال ثم بدرته فقلت یا ابت ثم انت الثالث قال فقال لی یا بنی ابوک رجل من المسلمین له ما لهم وعلیه ما علیهم اخرجه اللالکائی فی اصول اعتقاد اهل السنة۔

حدیث 4۔محمد بن حنفیہ سے بھی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی "رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟ فرمایا "اے میرے بیٹے! آپ نہیں جانتے؟" میں نے عرض کی نہیں فرمایا "حضرت ابوبکرؓ" میں نے عرض کی ان کے بعد کون؟ فرمایا اے میرے بیٹے کیا آپ نہیں جانتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا "حضرت عمرؓ" پھر میں نے جلدی کی اور خود ہی کہہ دیا والد محترم پھر تیسرے نمبر پر آپ ہیں؟ فرمایا "اے میرے بیٹے! تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے ایک مرد ہے اس کے لئے بھی وہی جزا ہے جو مسلمانوں کے لئے ہے اور اس پر بھی وہی سزا ہے جو مسلمانوں پر ہے۔ اس روایت کو "اصول اعتقاد اھل السنۃ" میں علامہ لالکائی رحمہ اللہ نے روایت کیا۔

(شرح اصول الاعتقاد اھل السنۃ: ۲۰۶۶، فضائل صحابہ: ۵۷۳، امام احمد بن حنبل)

الحدیث الخامس: عن محمد بن الحنفیة عن علی رضی الله تعالی عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه الدار قطنی۔

حدیث 5۔اس روایت کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔

(العلل لدارقطنی: ۳۶۴، ج ۴ ص ۱۲۴)

الحدیث السادس: عن محمد بن الحنفیة عن علی رضی الله تعالی عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه ابن ابی عاصم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 6۔اسی روایت کو ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم:۱۰۰۶)

الحدیث السابع : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ خشیش۔

حدیث 7۔اس روایت کو علامہ خشیش رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔(کنز الاعمال:۳۶۰۹۴)

الحدیث الثامن : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ۔

حدیث 8۔اس روایت کو ابو نعیم رضی اللہ نے "الحلیۃ" میں روایت کیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء،ج۵ص۷۸)

الحدیث التاسع : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ الثقفی الاصبہانی واوردہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 9۔اس روایت کو علامہ ثقفی اصبہانی نے بھی روایت کیا ہے اور محب طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے۔(الریاض النضرۃ:ج۱ص۸۵)

الحدیث العاشر : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ احمد واوردہ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 10۔اس روایت کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے اور محب طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے۔(فضائل صحابہ:۱۳۶)

الحدیث الحادی عشر : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابو حاتم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 11۔امام ابوحاتم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔(المعجم الاوسط:۳۴۵۸)

الحدیث الثانی عشر :عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو هذا اللفظ لکن فیه ان علیا قال بعد ذکر عمر ثم الناس مستوون اخرجه خیثمہ بن سلیمان۔

حدیث 12۔خیثمہ بن سلیمان رحمہ اللہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اس میں یہ فرق ہے کہ حضرت علی نے حضرت عمر کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا"ان کے بعد لوگ برابر ہیں"۔

(تاریخ دمشق ج ۵ ص ۱۲۸)

الحدیث الثالث عشر : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بمثل لفظ خیثمۃ المذکور اخرجه ابن القطریف۔

حدیث 13۔مذکورہ خیثمہ والی روایت کو ابن قطریف نے بھی روایت کیا ہے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۶۷)

الحدیث الرابع عشر : عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو هذا اللفظ ما کن فیه ان علیا قال بعد ذکر عمر ثم احدثنا احداثا یفعل اللہ ما یشاء اخرجه خیثمۃ بن سلیمان۔

حدیث 14۔خیثمہ بن سلیمان نے سابقہ روایت ہی ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ فرق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا"ثم احدثنا احداثا یفعل اللہ ما یشاء"پھر ہم لوگوں نے کچھ نئی باتیں نکال لی ہیں۔اللہ ان میں جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا۔

(زوائد مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۸۲)

الحدیث الخامس عشر:عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بلفظ خیثمۃ هذا اخرجه ابن القطریف۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 15۔ مذکورہ روایت کو ابن فطریف نے بھی روایت کیا ہے۔

(جامع الاحادیث:۳۳۲۸۹)

الحدیث السادس عشر: عن محمد بن الحنفیۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر و عمر خرجہ ابو عمر بن عبد البر و اورد ہذہ الاحادیث الستۃ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 16۔ حضرت محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "اس امت کے نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہتر فرد حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں" اس کو ابو عمر بن عبد اللہ نے روایت کیا ہے اور آخری چھ احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۶۲)

الحدیث السابع عشر: عن عامر الشعبی عن ابی جحیفۃ وھب بن عبد اللہ السوار قال قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ابا جحیفۃ الا اخبرکم افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا قال قلت بلیٰ قال ولم اکن امریٰ ان احد افضل منہ قال افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و بعد ابو بکر عمر و بعدھما آخر ثالث ولم یسمہ اخرجہ الامام احمد فی مسندہ۔

حدیث 17۔ حضرت عامر شعبی حضرت ابو جحیفہ وھب بن عبد اللہ السوار سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے بہتر شخص کے بارے نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ ابو جحیفہ فرماتے ہیں پہلے میں حضرت علی سے افضل کسی کو نہیں جانتا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا "نبی مکرم علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور ان کے بعد تیسرے ایک اور ہیں۔ آپ نے ان کا نام بیان نہیں فرمایا۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں روایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا ہے۔(مسند امام احمد:۸۷۹)

الحديث الثامن عشر : عن عامر الشعبي عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند الا ان فيه الا اخبرك بلفظ الافراد في ضمير المخاطب

حدیث 18۔اسی روایت کو عبداللہ بن احمد نے "زوائد المسند" میں روایت کیا ہے مگر اس میں "اخبر کم" کی بجائے اخبرک " ہے۔مخاطب مفرد کی ضمیر ہے۔

(زوائد مسند امام احمد:۸۳۶)

الحديث التاسع عشر : عن عامر الشعبي و عون بن ابي جحيفة فلاهما عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه انه قال خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر ولو شئت سميت الثالث اخرجه الامام احمد في مسنده ايضا

حدیث 19۔حضرت عامر شعبی اور حضرت عون بن ابی جحیفہ دونوں ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی سے راوی۔آپ نے فرمایا "نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کردوں۔اس کو بھی امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔(مسند امام احمد:۸۷۹)

الحديث العشرون : عن عامر الشعبي عن ابي جحيفة قال سمعت عليا رضي الله تعالى عنه يقول خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر ولو شئت لحدثتكم بالثالث اخرجه الامام احمد في مسنده۔

حدیث 20۔حضرت عامر شعبی حضرت ابو جحیفہ سے راوی ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین فرد حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں" اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا بھی تمہیں بتادوں اس کو بھی امام احمد نے اپنی مسند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد:۸۸۰)

الحدیث الحادی والعشرون : عن ابی اسحق عن ابی جحیفۃ قال قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و بعد ابی بکر عمر ولو شئت اخبرتکم بالثالث لفعلت اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ایضاً۔

حدیث 21۔ حضرت ابواسحق حضرت ابوجحیفہ سے راوی آپ نے فرمایا کہ حضرت علی نے فرمایا! "اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد حضرت ابوبکر سب سے بہتر ہیں۔ آپ کے بعد حضرت عمر ہیں اور اگر میں تمہیں تیسرے صاحب کا بھی بتانا چاہوں تو بتا دوں" اس کو بھی امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد:۸۳۶)

الحدیث الثانی والعشرون : عن ابی اسحق عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد مسند ابیہ۔

حدیث 22۔ مذکورہ حدیث کو عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں روایت کیا ہے۔ (زوائد مسند امام احمد:۸۳۶)

الحدیث الثالث والعشرون : عن حصین بن عبد الرحمن عن ابی جحیفۃ قال کنت اری علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر الحدیث قلت لا واللہ یا امیر المؤمنین انی لم اکن اری احدا من المسلمین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل منک قال افلا احدثک بافضل الناس کان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلت بلی قال فابو بکر فقال الا اخبرک بخیر الناس کان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر قلت بلی قال عمر اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ایضاً۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 23۔ حصین بن عبد الرحمان ابو جحیفہ سے راوی آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت علی کو سمجھتا تھا۔ پھر یہ حدیث ذکر کی کہ میں نے حضرت علی سے کہا "اے امیر المومنین! قسم بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی بھی مسلمان کو آپ سے افضل نہیں سمجھتا۔ فرمایا" کیا میں تجھے اس شخص کے بارے نہ بتاؤں جو رسول اللہ کے بعد (حقیقۃً) لوگوں میں سب سے افضل ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا وہ حضرت ابو بکر ہیں۔ پھر فرمایا کیا تجھے رسول اللہ اور حضرت ابو بکر کے بعد سب سے بہتر فرد کا نہ بتاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ حضرت عمر ہیں۔ اس کو بھی امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۱۰۵۴)

الحدیث الرابع والعشرون: عن عامر الشعبی عن ابی جحیفۃ قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ایضاً۔

حدیث 24۔ حضرت عامر شعبی حضرت ابو جحیفہ سے راوی آپ نے کہا کہ حضرت علی نے مجھے فرمایا کیا میں تمہیں حضور علیہ السلام کے بعد اس امت کے بہترین اشخاص نہ بتاؤں کہ وہ حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر پھر ایک اور شخص ہیں۔ (مسند احمد: ۸۷۹)

الحدیث الخامس والعشرون: عن عامر الشعبی عن ابی جحیفۃ قال خطبنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا قلت انت یا امیر المومنین قال لا خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر ثم عمر وما نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد مسند ابیہ

حدیث 25۔ حضرت عامر شعبی نے حضرت ابو جحیفہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ "اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر کون ہیں؟ میں نے کہا اے امیر المومنین آپ۔ فرمایا نہیں، اس وقت امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ہم اس بات کو بعید نہیں جانتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ جاری ہوتا تھا اس کو عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند میں روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۸۳۴)

الحدیث السادس والعشرون: عن الشعبی عن جحیفة عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر و خیرها بعد ابی بکر عمر ولو شئت سمیت الثالث اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائده۔

حدیث 26۔ حضرت شعبی حضرت ابو جحیفہ سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کے بعد اس امت کے سب سے بہتر فرد حضرت ابوبکر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں۔ ایضاً۔ (مسند امام احمد: ۸۳۴)

الحدیث السابع والعشرون: عن عون بن ابی جحیفة عن ابیه عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائده۔

حدیث 27۔ اسی کی مثل روایت ہے (ایضاً)۔ (مسند امام احمد: ۸۷۹)

الحدیث الثامن والعشرون: عن زر بن جیش عن ابی جحیفة قال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم قال الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد ابی بکر عمر اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائده ایضاً۔

حدیث 28۔ حضرت زر بن جیش حضرت ابو جحیفہ سے راوی کہ حضرت علی نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخص کے بارے نہ بتاؤں۔ وہ حضرت ابوبکر ہیں کیا میں تمہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت عمر ہیں رضی اللہ عنہ اس کو بھی عبد اللہ بن احمد نے زوائد میں تیسری سند سے روایت کیا ہے۔ (زوائد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسند امام احمد ۸۳۳)

الحدیث التاسع والعشرون : عن زر بن جیش عن ابی جحیفۃ قال خطبنا علی رضی اللہ تعالی عنہ فقال الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر ثم قال الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا و بعد ابی بکر فقال عمر اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ایضاً بسند ثالث۔

حدیث 29۔حضرت زر بن جیش حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کیا میں تمہیں نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین شخص نہ بتاؤں، وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں حضرت نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔(زوائد مسند امام احمد:۸۷۱)

الحدیث الثلاثون: عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال عون کان لی من شرط علی رضی اللہ تعالی عنہ و کان تحت المنبر فحدثنی ابی انہ صعد المنبر یعنی علیاً فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و الثانی عمر و قال یجعل اللہ الخیر حیث احب اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ایضاً۔

حدیث 30۔حضرت عون بن ابو جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میرے والد حضرت علی کے سپاہیوں میں سے تحت منبر کے قریب آپ نے مجھے حدیث بیان کی کہ حضرت علی منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثنا کی رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر فرمایا نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین مرد حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں۔ پھر اللہ جہاں پسند کرے گا خیر رکھ دے گا۔(زوائد مسند امام احمد:۸۳۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الحادي والثلاثون: عن الاعمش عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه نحو هذا اللفظ اورده الدار قطني في العلل۔

حدیث 31۔ امام دار قطنی نے مذکورہ روایت کی مثل "العلل" میں حضرت اعمش بن مہران سے روایت کی ہے۔ (کتاب العلل ج ۳ ص ۱۲۳)

الحديث الثاني والثلاثون: عن ابي الضحر عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اورده الدار قطني في العلل ايضاً۔

حدیث 32۔ اسی کی مثل ابو الضحر سے بھی امام مذکور نے کتاب مذکور میں روایت کی ہے۔ (کتاب العلل ج ۳ ص ۱۰۹)

الحديث الثالث والثلاثون: عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اورده الدار قطني في العلل ايضاً۔

حدیث 33۔ آپ ہی نے حضرت عون سے بھی یہ روایت کی ہے۔ (ایضا)۔ (کتاب العلل ج ۳ ص ۱۲۹)

الحديث الرابع والثلاثون: عن الحكم بن عيينة عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً۔

حدیث 34۔ حکم بن عیینہ سے بھی یہی روایت ہے (ایضا)۔ (کتاب العلل ج ۳ ص ۱۲۳)

الحديث الخامس والثلاثون: عن سلمة بن كهيل عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اوردهما الدار قطني في العلل ايضاً۔

حدیث 35۔ یہ روایت سلمہ بن کہیل سے بھی ہے ایضاً۔ (کتاب العلل ج ۳ ص ۱۲۳)

الحديث السادس والثلاثون: عن الحكم بن ابي جحيفة قال سمعت ابا جحيفة وكان سين الناس استعمله علي رضي الله تعالى عنه على الكوفة زمن الجهل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر الا اخبرکم بخیرھا بعد ابی بکر عمر ثم سکت اخرجہ اللالکائی فی اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ۔

حدیث 36۔ حکم بن ابو جحیفہ نے کہا میں نے ابو جحیفہ کو سنا ابو جحیفہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے سردار تھے۔ اب حضرت علی نے انہیں کوفہ کا عامل مقرر کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: فرمایا کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین فرد کے بارے نہ بتاؤں۔ وہ حضرت ابوبکر ہیں کہا میں تمہیں حضرت ابوبکر کے بعد بہترین شخص کے بارے نہ بتاؤں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر خاموش ہو گئے اس کو لالکائی نے اصول اعتقاد اھل السنۃ میں روایت کیا ہے۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۰۶۴)

الحدیث السابع والثلاثون: عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال عون کان ابی علی شرط علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فکان تحت منبرہ قال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و عمر اخرجہ اللالکائی فی اصولہ ایضاً۔

حدیث 37۔ عون بن ابی جحیفہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سپاہی مقرر تھے۔ آپ حضرت علی کے منبر کے قریب تھے تو فرمایا کہ میں نے حضرت علی کو یہ فرماتے ہوئے سنا نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہتر فرد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم ہیں (ایضاً)۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۱۳۵)

الحدیث الثامن والثلاثون: عن عامر الشعبی عن ابی جحیفۃ قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ ابو بکر و عمر و رجل اخرجہ اللالکائی فی اصولہ ایضاً۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 38۔ عامر شعبی حضرت ابو جحیفہ سے راوی فرمایا حضرت علی نے فرمایا کیا میں تمہیں اس امت کے سب سے بہترین افراد کے بارے خبر نہ دوں وہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پھر ایک اور مرد ہیں تو وہ ہیں (ایضا)۔ (شرح اصول الاعتقاد:۲۱۳۶)

الحدیث التاسع والثلاثون: عن ابی الضحی عن ابی جحیفة عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا الحدیث وزاد فیہ وان شئتم اخبرتکم بخیر الناس بعد عمر فلا

ان یذکر نفسہ الحدیث اوردہ الدار قطنی فی الفضائل۔

حدیث 39۔ دار قطنی نے فضائل میں اسی کی مثل ابو الضحی سے روایت کی اس میں یہ زیادہ ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں حضرت عمر کے بعد بہترین شخص کا بتادوں راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ کیا آپ نے اپنے آپ کو ذکر کرنے سے حیا کی تھی۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۷۹)

الحدیث الاربعون: عن ابی جحیفة عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ وزاد فیہ ان علیاً رضی اللہ تعالی عنہ قال ان الثالث عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ ابن عساکر فی ترجمة عثمان من طرق۔

حدیث 40۔ ابن عساکر نے حضرت عثمان کے تعارف میں اسی کی مثل کئی طرق سے روایت کیا اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: بے شک وہ تیسرے صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۳۱ ص ۱۵۶)

الحدیث الحادی والاربعون: عن ابی جحیفة عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ وفی آخرہ ان ابا جحیفة قال فرجعت الموالی یقولون کنی عن عثمان والعرب تقول کنی عن نفسہ اخرجہ ابن عساکر ایضاً۔

حدیث 41۔ ابن عساکر نے ابو جحیفہ سے اسی کی مثل روایت کی اس میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں موالی یعنی حکام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کی تیسرے صاحب سے حضرت علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے حضرت عثمان کو مراد لیا ہے اور عرب کہتے تھے اس سے آپ نے اپنی ذات کو مراد لیا۔

(تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۱۵۵)

الحديث الثاني والاربعون: عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه قال خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر اخرجه ابو عمر بن عبد البر اورده في رياض النضرة۔

حدیث 42۔ ابوعمر بن عبداللہ نے حضرت ابوجحیفہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس کو ریاض النضرۃ میں بیان کیا گیا ہے۔ (الاستیعاب ج ا ص ۲۹۷)

الحديث الثالث والاربعون: عن ابي جحيفة قال سمعت عليا رضي الله تعالى عنه على منبر الكوفة ما يقول ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم خيرهم عمر اخرجه ابو بكر الآجري واوردة صاحب الصواعق المحرقة۔

حدیث 43۔ ابوجحیفہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں۔ اس کو ابوبکر آجری نے اور صاحب صواعق المحرقہ نے روایت کیا ہے۔

(الصواعق المحرقہ ج ا ص ۸۰)

الحديث الرابع والاربعون: عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه في كتاب خيثمة للاطرابلسي۔

حدیث 44۔ اسی کو حضرت اطرابلسی نے کتاب خیثمہ میں روایت کیا ہے۔ (کتاب الفوائد: ۷۳)

الحديث الخامس والاربعون: عن ابي جحيفة قال دخلت على علي رضي الله تعالى عنه في بيته فقلت يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال مهلا یا ابا جحیفة الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر ویحک یا ابا جحیفة قال لا یجتمع حبی و بغض ابی بکر و عمر فی قلب مؤمن اخرجه الحافظ ابو ذر الهروی من طرق متنوعة.

حدیث 45۔ حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا "یا خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ"۔ اے رسول اللہ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر تو آپ نے فرمایا ٹھہرو ابو جحیفہ میں تمہیں بتاتا ہوں لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ وہ ابو بکر ہیں اور حضرت عمر ہیں اور تمہاری خرابی اے ابو جحیفہ (یاد رکھو) کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابو بکر و عمر کا بغض جمع نہیں ہو سکتے اس کو حافظ ابو ذر هری نے متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۵۶)

الحدیث السادس والاربعون: عن ابی جحیفة انه کان یری ان علیا رضی الله تعالٰی عنه افضل الامة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیداً فقال له علی رضی الله تعالٰی عنه بعد ان اخذ بیده وادخله بیته ما احزنک یا ابا جحیفة فذکر له الخبر فقال لا اخبرک بخیر هذه الامة خیرها ابو بکر ثم عمر ثم قال جحیفة فاعطیت الله عهدا انی لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی رضی الله تعالٰی عنه ما بقیت واخرجه الدار قطنی ایضاً۔

حدیث 46۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل الامت سمجھا کرتے تھے پھر آپ نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ اس کے خلاف کہتے ہیں تو آپ بہت غمزدہ ہو گئے حضرت علی ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: اے ابو جحیفہ تجھے کس چیز نے غم دیا ہے آپ نے سارا معاملہ عرض کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت ابو جحیفہ نے کہا کہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اللہ کی بارگاہ میں یہ عہد کر لیا ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا اس بات کو کبھی بھی نہیں چھپاؤں گا کیونکہ میں یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راہ راست سن چکا تھا۔

(دار قطنی)۔(الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۹)

الحدیث السابع والاربعون: عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ الدارقطنی۔

حدیث 47۔اس کی مثل دارقطنی نے ایک اور روایت کی ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۹)

الحدیث الثامن والاربعون: عن ابی جحیفۃ قال دخلت علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بیتہ فقلت یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال مھلا یا ابا جحیفۃ الا اخبرک بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھما یا ابا جحیفۃ لا یجتمع حبی و بغض ابی بکر و عمر رضی اللہ عنھما ولا یجتمع بغضی وحب ابی بکر و عمر فی قلب مؤمن اخرجہ الطبرانی فی الاوسط۔

حدیث 48۔حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے میں حضرت علی کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوا اور کہا "یا خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ" اے رسول اللہ کے بعد سب سے بہتر! تو آپ نے فرمایا اے ابوجحیفہ ٹھہرو کیا میں تمہیں رسول اللہ کے بعد سب سے افضل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں وہ حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور ابوجحیفہ! (یاد رکھو) میری محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض سینہ مومن میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور میرا بغض اور شیخین کی محبت کبھی دل مومن میں یکجا نہیں ہو سکتے اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔(المعجم الاوسط:۳۹۲۰)

الحدیث التاسع والاربعون: عن ابی جحیفۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن عساکر فی التاریخ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 49۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے التاریخ میں روایت کی ہے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۵۶)

الحديث الخمسون : عن ابي جحيفة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه الصابوني في المأتين واورد هذه الاحاديث الثلاثة الاخيرة الحافظ السيوطي في جمع الجوامع ايضاً۔

حدیث 50۔ اسی کی مثل صابونی فی مائتین میں روایت کیا اور آخری تین حدیثوں کو حافظ سیوطی نے جمع الجوامع میں نقل کیا ہے۔ (جامع الاحادیث: ۳۳۳۲۲)

الحديث الحادي والخمسون : عن ابي جحيفة قال قال علي رضي الله تعالى عنه يا فلان الا اخبرك بأفضل هذه الامة ابو بكر ثم عمر ثم رجل آخر اخرجه ابن السماك ابو عمرو واورده في رياض النضرة۔

حدیث 51۔ حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے حضرت علی نے فرمایا اے فلاں! کیا میں تجھے اس امت کے سب سے افضل فرد کی خبر نہ دوں وہ حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں پھر ان کے بعد ایک اور مرد ہے اس کو ابن سماک ابوعمر نے روایت کیا اور یہ ریاض النضرۃ میں منقول ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۸۵)

الحديث الثاني والخمسون : عن عبد خير الهمداني عن علي رضي الله تعالى عنه انه قال خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر و لو شئت سميت الثالث اخرجه الامام احمد في مسنده۔

حدیث 52۔ عبد خیر حمدانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تیسرے درجے والے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا۔ (مسند امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احمد: ۹۳۴، اسناد وضعیف بل متن صحیح بالمتابعت مسند امام احمد حدیث: ۹۳۲)

الحدیث الثالث والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ صاحب الدرر۔

حدیث 53۔ اسی کی مثل صاحب الدورر نے روایت کی ہے۔ (العلل للدار قطنی: ۳۲۲)

الحدیث الرابع والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابو یعلی۔

حدیث 54۔ اسی کی مثل ابو یعلی نے روایت کی ہے۔ (مسند ابی یعلی ج ا ص ۴۱۰)

الحدیث الخامس والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابو نعیم۔

حدیث 55۔ اس کی مثل ابو نعیم نے روایت کی ہے۔ (فضائل خلفاء راشدین: ۱۶۸)

الحدیث السادس والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ۔۔۔۔

حدیث 56۔ اسی کی مثل ایک اور روایت ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۷۸)

الحدیث السابع والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الا انبئکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر ثم عمر اخرجہ الامام احمد فی مسندہ

حدیث 57۔ حضرت عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا: کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے بہتر شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۹۳۳)

الحدیث الثامن والخمسون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال خیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر و عمر اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ایضاً۔

حدیث 58۔عبد خیر حضرت علی سے راوی فرمایا نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں رضی اللہ عنہم (ایضا)۔(مسند امام احمد:۹۰۹)

الحدیث التاسع والخمسون: عن عبد خیر قال سمعت علیا رضی اللہ تعالی عنہ یقول الا اخبرکم بخیر ہذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد مسند ابیہ۔

حدیث 59۔عبد خیر نے کہا میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔اس کو عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند میں روایت کیا ہے۔(زوائد مسند امام احمد:۹۲۲)

الحدیث الستون: عن عبد خیر رواہ عنہ حبیب بن ابی ثابت قال عبد خیر سمعت علیا رضی اللہ تعالی عنہ یقول علی المنبر الا اخبرکم بخیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر ابا بکر ثم قال الا اخبرکم بالثانی قال فذکر عمر ثم قال لو شئت لانبأتکم بالثالث قال فسکت فراینا انہ یعنی نفسہ قال حبیب فقلت انت سمعت علیا رضی اللہ تعالی عنہ یقول ھذا قال نعم ورب الکعبۃ ولا صمتا اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ایضاً۔

حدیث 60۔حبیب بن ابی ثابت حضرت عبد خیر سے راوی انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا فرمایا کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کے بارے نہ بتاؤں پھر آپ حضرت ابو بکر کا ذکر کیا پھر فرمایا کیا میں تمہیں کیا دوسرے درجے والے صاحب کا نہ بتاؤں پھر حضرت عمر کا ذکر کیا پھر فرمایا اگر میں چاہوں تو تیسرے درجے والے تیسرے کے بارے بھی بتادوں راوی نے کہا پھر آپ خاموش ہو گئے۔ہم نے گمان کیا کہ اس سے آپ خود کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد لے رہے ہیں۔ حبیب بن ابی ثابت نے عبد خیر سے کہا کیا آپ نے یہ بات حضرت علی سے سنی ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم ورنہ میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (ایضاً)۔ (مسند امام احمد: ۹۰۸)

الحديث الحادي والستون: عن عبد خير عن علي رضي الله تعالى عنه قال الا انبئكم بخير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر والثاني عمر ولو شئت سميت الثالث اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده ايضاً۔

حدیث 61۔ عبد خیر حضرت علی سے راوی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین فرد کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں دوسرے حضرت عمر ہیں اور اگر چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں (ایضاً)۔ (زوائد مسند امام احمد: ۹۳۴)

الحديث الثاني والستون: عن عبد خير قال سمعت عليا رضي الله تعالى عنه يقول على المنبر خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر و عمر ولو شئت ان اسمي الثالث لسميت اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده ايضاً۔

حدیث 62۔ عبد خیر نے حضرت علی کو منبر پر فرماتے سنا فرمایا اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور اگر میں تیسرے صاحب کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر دوں (ایضاً)۔ (زوائد مسند امام احمد: ۱۰۶۰)

الحديث الثالث والستون: عبد عبد خير قال قال علي لما فرغ من اهل البصرة ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم خيرها بعد ابي بكر عمر رضي الله تعالى عنه واحدثنا احداثا يصنع الله فيها ما يشاء اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده ايضاً۔

حدیث 63۔ عبد خیر نے فرمایا: جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اہل بصرہ کی طرف سے مزاحمت کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اندیشہ ہوا تو اس کے بعد ہوا تو آپ نے فرمایا اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور ہم لوگوں نے کچھ نئی باتیں پیدا کر لی ہیں اللہ ان میں جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا (ایضا)۔ (زوائد مسند امام احمد: ۱۰۳۱)

الحدیث الرابع والستون: عن عبد خیر قال قام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و عمر وانا قد احدث بعد احداثاً یقضی اللہ فیھا ما یشاء، اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ۔

حدیث 64۔ عبد خیر نے کہا حضرت علی خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور اس کے بعد ہم لوگوں نے کچھ نئی باتیں بنالی ہیں اللہ ان میں جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا (ایضا)۔

الحدیث الخامس والستون: عن عبد خیر قال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر ثم عمر اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ایضاً۔

حدیث 65۔ عبد خیر نے کہا کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر ہیں ﷺ (ایضا)۔

(زوائد مسند امام احمد: ۹۲۶)

الحدیث السادس والستون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و خیرھا بعد ابی بکر عمر ولو شئت سمیت الثالث اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ایضاً۔

حدیث 66۔ عبد خیر نے حضرت علی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اس امت میں بعد نبی کے حضرت ابوبکر افضل ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ایضاً)۔(زوائد مسند امام احمد:۸۷۹)

الحدیث السابع والستون: عن ابی اسحق عن ...... عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الا انبئکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر والثانی عمر ولو شئت سمیت الثالث قال ابو اسحاق فتھجا ما عبد خیر لکیلا تمتروا فیما کما علی رضی اللہ تعالٰی عنہ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ۔

حدیث 67۔حضرت ابو اسحاق عبد خیر سے اور وہ حضرت علی سے راوی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں بعد نبی علیہ السلام کے اس امت کے سب سے بہتر فرد کی خبر نہ دوں وہ حضرت ابو بکر ہیں دوسرے نمبر پہ حضرت عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں ابو اسحاق نے فرمایا پھر حضرت عبد خیر نے قسم کھائی تاکہ تم لوگ حضرت علی کے فرمان میں شک نہ کرو۔(زوائد مسند امام احمد:۸۳۶)

الحدیث الثامن والستون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر ثم خیرھا بعد ابی بکر عمر ثم یجعل اللہ الخیر حیث ...... اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ۔

حدیث 68۔حضرت عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں۔ان کے بعد حضرت عمر ہیں پھر اللہ تعالٰی جہاں چاہے گا خیر رکھ دے گا(ایضاً)۔(زوائد مسند امام احمد:۱۰۳۰)

الحدیث التاسع والستون: عن عبد خیر قال قلت لعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ من اول الناس دخولاً الجنۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابو بکر و عمر اخرجہ ابن عساکر فی التاریخ۔

حدیث 69۔حضرت عبد خیر فرماتے ہیں میں نے حضرت علی سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ے پہلے جنت میں کون جائے گا۔ آپ نے فرمایا حضرت ابو بکر ان کے بعد حضرت عمر اس کو ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۵۹)

الحدیث السبعون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ العشاری۔

حدیث 70۔ علامہ عشاری نے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق: ۴۳)

الحدیث الحادی والسبعون: عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ الاصفھانی فی الحجۃ واورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ الاخیرۃ الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 71۔ علامہ اصفہانی نے "الحجۃ" میں اسی کی مثل روایت کی ہے آخری تین حدیثوں کو حافظ سیوطی نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے۔ (طبقات المحدثین ج ۲ ص ۳۰۱، جمع الجوامع: ۸۰۱۱)

الحدیث الثانی والسبعون: عن خالد بن علقمۃ عن عبد خیر قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر و عمر وقد کان ما یشاء فان یعفی اللہ برحمتہ وان یعذب فبذنوبنا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق۔

حدیث 72۔ خالد بن علقمہ حضرت عبد خیر سے راوی انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل ہستی کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور کچھ باتیں ہماری طرف سے پیدا ہوگئی ہیں اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے تو یہ اس کی رحمت ہے اگر وہ عذاب دے تو یہ ہمارے گناہوں کے سبب ہے۔ اس کو ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۶۲)

الحدیث الثالث والسبعون: عن عبد الملک بن سلع عن عبد خیر عن علی رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالی عنہ بمثل هذا اللفظ اخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق ایضاً

حدیث 73۔ اسی روایت کو عن عبدالملک بن سلع عن عبد خیر عن علی کی سند سے ابن عساکر نے روایت کیا (ایضاً)۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۶۲)

الحدیث الرابع والسبعون: عن نصر بن خارجة عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بمثل هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق ایضاً۔

حدیث۔ 74۔ اسی کو عن نصر بن خارجہ عن عبد خیر عن علی کی سند سے ابن عساکر نے روایت کیا (ایضاً)۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۶۲)

الحدیث الخامس والسبعون: عن عبد خیر قال خطب علی رضی اللہ تعالی عنہ فقال افضل الناس بعد النبی صلی اللہ علیه وسلم ابو بکر و افضلهم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیته قال فوقع فی نفسی من قوله ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیت فلقیت الحسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہ فقلت ان امیر المؤمنین خطب فقال ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابو بکر و افضلهم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث سلمیته فوقع فی نفسی من قوله ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیته فقال فوق فی نفسی فما وقع فی نفسک فسئلته یا امیر المومنین من الذین لو شئت ان تسمیه قال مذبوح کما تذبح البقرة او کما قال اخرجه ابو داؤد فی کتاب المصاحف۔

حدیث 75۔ حضرت عبد خیر سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا ارشاد فرمایا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور اگر میں تیسرے صاحب کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر دوں عبد خیر نے کہا آپ کے فرمان اگر میں چاہوں الخ سے میرے دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تجسس پیدا ہوا میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور سارا معاملہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا جیسے تمہارے دل میں بات آئی ہے۔ ایسے ہی میرے دل میں بھی آئی تھی تو پھر میں نے پوچھ لیا تھا کہ اے امیر المومنین! وہ کون ہے جس کا نام اگر آپ چاہیں تو بیان کر دیں۔ فرمایا: مذبوح کما تذبح البقرۃ۔ وہ مذبوح ہیں جن کو گائے کی طرح ذبح کر دیا جائے گا جیسا آپ نے فرمایا اس کو ابو داؤد نے کتاب المصاحف میں روایت کیا ہے۔ (المصاحف لابن داؤد:۹۸)

الحدیث السادس والسبعون: عن حبیب بن ثابت عن عبد خیر قال سمعت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصعد المنبر یحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ وقال ایھا الناس الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر وخیرھم بعد ابی بکر عمر .... لسمیتہ فظننا انہ یعف نفسہ اخرجہ الحافظ ابو ذر الھروی۔

حدیث 76۔ حضرت حبیب بن ثابت حضرت عبد خیر سے راوی انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بر سر منبر فرماتے ہوئے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کیا میں تمہیں اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل ہستی کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تیسرے صاحب کا نام بھی بیان کر دوں تو ہمیں گمان ہوا کہ اس سے آپ اپنی ذات مراد لے رہے ہیں اس کو حافظ ابو ذر ھروی نے روایت کیا ہے۔

(امالی المحاملی، رقم الحدیث ۲۰۸)

الحدیث السابع والسبعون: ...... سعید العوفی عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ الحافظ ابو ذر الھروی ایضاً۔

حدیث 77۔ سعید عوفی عن عبد خیر عن علی کی سند سے بھی حافظ ابو ذر نے اسی کی مثل روایت کی ہے (ایضا)۔ (مسند ابی یعلی:۵۴۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثامن والسبعون : عن عبد خیر عن علی بنحو هذا اللفظ ما اخرجه ابو الحسن علی بن اسحاق البغدادی فی کتابه الذی صنفه فی فضل ابی بکر و عمر رضی الله عنهما ۔

حدیث 78۔ اسی کی مثل عبد خیر کی روایت حضرت علی سے ہے جسے حافظ ابو الحسن علی بن اسحاق بغدادی نے فضائل شیخین کے موضوع پر لکھی ہوئی اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

(معجم اسامی الشیوخ:۲۲۵)

الحدیث التاسع والسبعون : عن عبد خیر عن علی رضی الله تعالی عنه بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه.....

حدیث 79۔ ایک اور اسی کی مثل روایت ہے۔۔۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۵۷)

الحدیث الثمانون : عن عبد خیر قال سمعت علیا رضی الله تعالی عنه علی المنبر حمد الله واثنی علیه فقال الا انبئکم بخیر هذه الامة بعد نبیها خیرهم بعد نبیهم ابو بکر و خیرهم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیته اخرجه خیثمة بن سلیمان والمحب الطبری فی ریاض النضرة ۔

حدیث 80۔ حضرت عبد خیر نے فرمایا میں نے حضرت علی کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کیا میں تمھیں نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین فرد کے بارے نہ بتاؤں وہ حضرت ابوبکر ہیں۔ان کے بعد حضرت عمر ہیں اگر میں تیسرے صاحب کا نام بیان کرنا چاہوں تو کردوں۔اس کو خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(الجنۃ فی بیان الحجۃ:۳۲۵)

الحدیث الحادی والثمانون : عن عبد خیر قال قال علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه الا انبئکم بخیر امتکم ثم سکت فظننا انه یعف نفسه اخرجه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیثمة ایضاً و اوردہ فی ریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 81۔ حضرت عبد خیر نے فرمایا حضرت علی نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے آئمہ میں سے سب سے بہتر فرد کا نہ بتاؤں وہ حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر کا بھی یونہی ذکر کیا پھر آپ مذکورہ جملہ کہ کر خاموش ہو گئے تو ہمیں گمان ہوا کہ اب آپ خود کو مراد لے رہے ہیں (ایضاً)۔

(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۲۰۸)

الحدیث الثانی والثمانون : عن حسن بن علی رضی اللہ عنہما عن ابیہ رواہ عن عبد خیر فی ضمن الحدیث الخامس والسبعین المتقدم ذکرہ اخرجہ ابو داؤد فی کتاب المصاحف حیث قال عبد خیر بن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وقع فی نفسی کما وقع فی نفسک الی آخر الحدیث۔

حدیث 82۔ حضرت حسن بن علی سے وہی روایت ہے جو حدیث نمبر 75 کے ضمن میں گزری ہے اس کو بھی ابو داؤد نے کتاب المصاحف میں روایت کیا ہے۔ (المصاحف ابن ابی داؤد: ۹۸)

الحدیث الثالث والثمانون : عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما فقال هذان سیدا کهول الجنة وشبابها بعد النبیین والمرسلین اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائدہ ثم ان هذا الحدیث روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه من طرق عن الحسن وانس الا انه لیس فی هذه الروایات لفظ و شبابها قال العلامة الشیخ محمد اکرم النصر پوری رحمہ اللہ فی احراق الروافض لان رواۃ هذا الحدیث کلهم ثقات کما یعلم من التقریب وتهذیب التهذیب انتهی ومن المعلوم ...... عند اهل الحدیث ان شهادة الثقة مقبولة لا سیما وقد رواہ الحسن بن علی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ومن حفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجة على من لم يحفظ وقد روى هذا الحديث عن علي رضي الله تعالى عنه بغير لفظ واشبابها الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما كما في جامع الترمذي والحارث الاعور كما في جامع الترمذي وسنن ابن ماجة والشعبي كما في كشف الاستار عن زوائد البزار و زين العابدين كما رواه العشاري و زر بن جيش كما اخرجه ابو بكر في الغيلانيات وابو مطرف كما في تاريخ دمشق لابن عساكر۔

حدیث 83۔ حضرت حسن بن علی حضرت علی سے راوی آپ نے فرمایا میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر تھا شیخین آگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے بعد جنتی بوڑھوں کے اور جوانوں کے سردار ہیں۔ اس کو عبداللہ بن احمد نے اپنی زوائد میں روایت کیا۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن اور حضرت انس کے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ مگر ان روایات میں شباب (جنتی جوانوں) کا لفظ نہیں ہے۔ علامہ شیخ محمد اکرم نصر پوری رحمۃ اللہ نے احراز الروافض میں فرمایا۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں جیسا کہ تقریب اور تہذیب التہذیب سے واضح ہے انتہی (مصنف فرماتے ہیں) محدثین کے نزدیک یہ بات بھی مشہور و معروف ہے کہ ثقہ راوی کی طرف سے زیادتی مقبول ہوتی ہے بالخصوص اس روایت کو تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور یاد رکھنے والا نہ رکھنے والے پر حجت ہے۔ اس حدیث کو حسن بن علی علیہ السلام نے حضرت علی سے بغیر "شبابھا" کے الفاظ کے بھی روایت کیا ہے جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے اور حارث اعور نے بھی یہ بھی جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں ہے اور شعبی نے جیسا کہ کشف الاستار عن زوائد البزار میں ہے اور زین العابدین نے جیسا کہ اس کو عشاری نے روایت کیا ہے اور زر بن جیش نے جیسا کہ اس کو ابو بکر نے الغیلانیات میں روایت کیا ہے اور ابو مطرف نے جیسا کہ ابن عساکر کی تاریخ دمشق میں ہے۔ (مسند امام احمد: ۶۰۲، ترمذی: ۳۶۶۴، سنن ابن ماجہ: ۹۵، الفوائد الغیلانیات: ۲، کشف الا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسند زوائد بزار: ۲۴۹۳۔ تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۶۸)

الحديث الرابع والثمانون : عن الحسن بن علی رضی الله تعالى عنهما عن علی رضی الله تعالى عنه بمثل الحديث السابق الا انه ليس فيه وشبابها كما تقدم اخرجه الترمذی فی جامعه ۔

حدیث 84۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے (وشبابها) کے الفاظ کے علاوہ مذکورہ روایت ہی کو مثل مروی ہے (جامع ترمذی)۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۴)

الحديث الخامس والثمانون : عن حسين بن علی عن علی رضی الله تعالى عنهما رواه حفص بن جعفر بن محمد وقد سئل عن ابی بكر رضی الله تعالى عنه فقال ما اقول فيه او لا اقول فيه الا خيرا او قال الا الخير بعد حديث حدثنيه ابو محمد قال حدثنی ابو علی رضی الله تعالى عنه قال حدثنی ابی الحسين قال سمعت ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس ولا غربت على احد بعد النبيين والمرسلين افضل من ابی بكر رضی الله تعالى عنه ثم قال جعفر بن محمد رضی الله تعالى عنه انا لنی الله شفاعته جدی ان كنت كذبت فيما رويت لک و انی لارجوا شفاعته يوم القيامة يعنی ابا بكر رضی الله تعالى عنه اخرجه ابن السمان فی الموافقة واورده المحب الطبری فی رياض النضرة ۔

حدیث 85۔ حفص بن جعفر بن محمد نے روایت کی کہ حضرت حسین بن علی سے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے پوچھا گیا تو فرمایا میں تو ان کے بارے بہتر کلمات ہی کہتا ہوں حفص کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ وہ حدیث بھی ہے جو مجھے ابو محمد نے ابو علی کے واسطے سے بیان کی ابو علی نے فرمایا مجھے میرے والد حضرت حسین نے حدیث بیان کی فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت علی کو فرماتے سنا انہوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء و مرسلین کے بعد حضرت ابوبکر سے افضل کسی
شخص پر سورج نہ کبھی طلوع ہوا ہے اور نہ کبھی غروب ہوا ہو۔ پھر جعفر بن محمد نے کہا اگر میں جھوٹا ہوں
اللہ مجھے میرے نانا جان کی شفاعت سے محروم رکھے اور مجھے روز قیامت حضرت ابوبکر کی شفاعت کی
امید ہے۔ (ﷺ) اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ
میں نقل کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۶۳)

الحديث السادس والثمانون: عن صعصعة صوحان بضم المهملة التابعي الثقة
قال دخلت على علي رضي الله تعالى عنه حين ضربه ابن ملجم فقلنا يا امير
المومنين استخلف علينا فقال اتركم كما تركنا رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم استخلف علينا قال
ان يعلم الله فيكم خيرا يول عليكم خياركم فعلم الله فينا خيرا فولى علينا
ابابكر رضي الله تعالى عنه اخرجه الحاكم في مستدركه۔

حدیث 86 ثقہ تابعی حضرت صعصعہ بن صُوحان فرماتے ہیں جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
کیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا اے امیر المومنین! ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر
دیجئے۔ ارشاد ہوا میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ رہا ہوں جیسے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا تو ہم
عرض کی تھی یا رسول اللہ ہم نے عرض کی تھی یا رسول اللہ ہم پر خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا تھا "ان
اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیارکم" اگر اللہ تم میں سے کسی کو بہتر دیکھے گا تو اس کو تم پر والی بنا دے گا پھر اللہ
ہم میں سے بہترین شخص کا انتخاب فرمایا اور حضرت ابوبکر کو ہمارا والی بنا دیا اس کو حاکم نے مستدرک
میں روایت کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۶۹۸)

الحديث السابع والثمانون: عن صعصعة بن صوحان قال دخلت على علي رضي
الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه ابن السني في كتاب الآخرة۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 87۔ابن السنی نے کتاب الاخرۃ میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔(حدیث خیثمہ بن سلیمان ص ۱۳۱)

الحديث الثامن والثمانون : عن سعيد بن المسيب واخرج علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه لبيعة ابي بكر فبايعه فسمع مقالة الانصاري فقال علي رضي الله تعالى عنه يا ايها الناس ايكم يؤخر من قدمه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال سعيد بن المسيب فجاء علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه لم يأت بها احد منهم اخرجه العشاري۔

حدیث 88۔سعید بن رضی اللہ عنہ مسیب نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیلئے آئے اور آپ کی بیعت کی پھر آپ نے کسی انصاری کی چہ میگوئی سنی تو فرمایا اے لوگو! جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا ہے تم میں سے کون اسے پیچھے کر سکتا ہے سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت علی نے یہ ایسی بات کی تھی کہ آپ سے پہلے کسی نے نہ کی تھی اس کو عشاری نے روایت کیا ہے۔
(فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ للعشاری:۱۸)

الحديث التاسع والثمانون : عن سعيد بن المسيب قال خرج علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه اللالكائي۔

حدیث 89۔اسی کی مثل لالکائی رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔(شرح اصول الاعتقاد:۱۹۸۷)

الحديث التسعون : عن سعيد بن المسيب عن علي رضي الله تعالى عنهما بمثل هذا اللفظ ايضاً اخرجه الاصفهاني في الحجة۔

حدیث 90۔اسی کی مثل اصفہانی نے "الحجۃ" میں روایت کی ہے۔(الحجۃ فی بیان المحجۃ:۳۳۲)

الحديث الحادي والتسعون : عن علقمة بن قيس رواه عنه ابراهيم النخعي قال ضرب علقمة بن قيس هذا المنبر قال خطبنا عيل رضي الله تعالى عنه علي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذا المنبر فحمد الله تعالى واثنى عليه وذكر ما شاء الله ان يذكروا قال ان خير الناس كان بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابو بكر ثم عمر ثم احدثنا بعدهما احداثا يقضي الله فيها اخرجه عبد الله بن احمد في زوائده بسند رجاله ثقات۔

حدیث 91۔ ابراہیم نخعی نے علقمہ بن قیس سے روایت کی کہ حضرت علقمہ نے منبر پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس منبر پر ہمیں خطبہ دیا آپ نے اللہ کی حمد وثنائی جو اللہ نے چاہا آپ نے ذکر کیا اور کہا بیشک رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں میں افضل سیدنا ابوبکر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر ان دونوں کے بعد ہم لوگوں نے کچھ نئی باتیں پیدا کر دی ہیں ان میں اللہ جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا۔ (مسند امام احمد: ۱۰۵۱)

الحديث الثاني والتسعون: عن علقمة بن قيس رواه عنه ابراهيم النخعي قال ضرب علقمة بن قيس بيده على منبر الكوفة فقال خطبنا على رضى الله تعالى عنه على هذا المنبر فحمد الله واثنى عليه فذكر ما شاء الله ان يذكر ثم قال الا انه بلغني ان ناسا يفضلونني على ابي بكر و عمر ولو كنت تقدمت في ذلك لعاقبت ولكن اكره العقوبة قبل التقدم من ابيت به من بعد مقالي هذا قد قال شيئا من ذلك فهو مفتر عليه ما عيل المفترين ثم قال ان خير الناس بعد رسول الله صلى الله عيله وآله وسلم ابو بكر ثم عمر اخرجه اللالكائي في اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة۔

حدیث 92۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ علقمہ بن قیس نے اپنا ہاتھ منبر پہ مارا اور کہا حضرت علی نے ہمیں اس منبر پر خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء کی پھر اللہ نے جو چاہا وہ آپ نے ذکر کیا پھر فرمایا خبردار! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے شیخین پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے اس بارے میں بتا چکا ہوتا تو میں لوگوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سزا دیتا لیکن میں بتانے سے پہلے سزا دینے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میری اب کی گفتگو کے بعد جس شخص کے متعلق مجھے پتہ چلا کہ اس نے اس تفضیل کے حوالے سے کچھ کہا ہے تو وہ بہتان باز ہے اس پر بہتان بازوں کی سزا ہے پھر فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں میں افضل سیدنا ابوبکر ہیں ان کے بعد سیدنا عمر ہیں۔ اس کو لالکائی نے اصول اعتقاد اھل السنہ میں روایت کیا ہے۔ (شرح اصول الاعتقاد:۲۲۰۰)

الحديث الثالث والتسعون : عن علقمة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه ابن ابي عاصم۔

حدیث 93۔ ابن ابی عاصم نے علقمہ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ (السنۃ لابن ابی عاصم:۸۲۶)

الحديث الرابع والتسعون : عن علقمة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه ابو حفص بن شاهين في السنة۔

حدیث 94۔ ابوحفص بن شاہین نے "السنۃ" میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (شرح مذاہب اہل السنۃ لابن شاہین:۱۹۹۹)

الحديث الخامس والتسعون : عن علقمة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه العشاري في فضائل الصديق۔

حدیث 95۔ عشاری نے فضائل الصدیق میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق للعشاری:۳۹)

الحديث السادس والتسعون : عن علقمة عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه ابن عساكر في التاريخ و اورده هذه الاحاديث الستة الحافظ السيوطي في جمع الجوامع ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 96۔ ابن عساکر نے تاریخ میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ اور مذکورہ چھ حدیثوں کو حافظ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے۔ (جامع الاحادیث: ۳۳۲۸۹)

الحدیث السابع والتسعون: عن علقمة عن علی رضی الله تعالیٰ عنه بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه الاصبهانی فی الحجة۔

حدیث 97۔ اصبہانی نے بھی "الحجۃ" میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (الحجۃ فی بیان المحجۃ: ۳۲۷)

الحدیث الثامن والتسعون: عن علقمة قال سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه یقول فی خطبة بلغنی ان اناسا یفضلوننی علی ابی بکر و عمر ولو کنت تقدمت فی ذلک لعاقبت فیه ولکنی اکره العقوبة قبل التقدم فمن اتیت به بعد هذا وقد قال شیئا من ذلک فهو مفتر وعلیه ما علی المفترین ان خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد اخرجه ابن السماک فی الموافقه واورده صاحب ریاض النضرة۔

حدیث 98۔ حضرت علقمہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر پر فضیلت دیتے ہیں اور اگر میں اس حوالے سے پہلے بتا چکا ہوتا تو ان لوگوں کو سزا دیتا لیکن میں بتانے سے پہلے سزا دینے کو ناپسند کرتا ہوں۔ اب اس کے بعد جس شخص کے بارے مجھے خبر دی گئی کہ اس نے اس تفضیل میں کچھ کہا ہے تو وہ بہتان تراش ہے اور اس کی وہی سزا ہے جو بہتان تراشوں کی ہوتی ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں سیدنا ابو بکر افضل ہیں پھر حضرت عمر ہیں ان کے بعد اللہ خیر کو زیادہ جاننے والا ہے۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا ہے اور صاحب ریاض النضرۃ نے ریاض میں اس کو بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۲)

الحدیث التاسع والتسعون: عن عبد الله بن سلمة قال سمعت علیا رضی الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ عنه یقول خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر وخیر الناس بعد ابی بکر عمر اخرجه ابن ماجة فی ----

حدیث 99۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا بعد رسول اللہ ﷺ کے سب لوگوں میں افضل حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (سنن ابی ماجہ:۱۰۶، باب فضل عمر)

الحدیث المائة: عن عبد الله بن سلمة عن علی رضی الله تعالیٰ عنه بنوحو هذا اللفظ اخرجه ابو نعیم فی الحلیة۔

حدیث 100۔ ابونعیم نے "حلیہ" میں اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۰۰ باب شعبہ بن الحجاج)

الحدیث الحادی والمائة: عن عبد الله بن سلمة قال سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه ینادی علی المنبر الا ان خیر هذه الامة ابو بکر ثم عمر ثم الله اعلم اخرجه ابو عمر ...... واورده فی ریاض النضرة۔

حدیث 101۔ حضرت عبداللہ بن سلمہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر نداء کرتے ہوئے سنا فرمایا سنو! اس امت کے سب سے بہتر فرد ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر اللہ زیادہ جاننے والا ہے اس کو ابوعمر نے روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔
(فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل:۴۳۹)

الحدیث الثانی والمائة: عن النزال بن سبرة عن علی رضی الله تعالیٰ عنه خیر هذه الامة بعد نبیها صلی الله علیه وسلم ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اخرجه ابن عبد البر فی الاستیعاب۔

حدیث 102۔ حضرت النزال بن سبرۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا کہ بعد نبی علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے اس امت میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں۔ اس کو ابن عبد البر نے الاستیعاب میں روایت کیا ہے۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ۲۹۷)

الحدیث الثالث والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ بفتحات المخضرم المعدوم من کبار التابعین رحمہ اللہ قال مررت بقوم یذکرون ابا بکر و عمر و ینقصونھما فاتیت علیا فذکرت لہ ذلک فقال لعن اللہ من اضمر لھما الا الحسن الجمیل اخوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصاحباہ و وزیراہ ثم صعد المنبر فخطب خطبۃ بلیغۃ فقال ما بال اقوام یذکرون سیدی قریش وابوی المسلمین مما انا عنہ متنزہ ومما یقولون بریئتی وعلی ما یقولون معاقب فو الذی فلق الحب وبرأ النسمۃ لا یحبھما الا مؤمن ولا یبغضھما الا فاجر ردی صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصدق والوفا یأمران وینھیان ویعاقبان فما یجاوزان فیما یصنعان رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی عنھما ولا یرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرا بھما رأیا ولا یحب کحبیھما احدا مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وراض عنھما والناس راضون ثم ولی ابو بکر الصلوٰۃ فلما قبض نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولاہ المسلمون ذلک وفوضوا الیہ الزکوٰۃ لانھما مقرولتان و کنت اول من سبق لہ من بنی عبد المطلب وھو لذلک کارہ یود ان بعضنا کفاہ فکان واللہ خیر من بقی ارہ فہ رأفۃ وارحمہ رحمۃ والبسہ ورعا واقدم .... شبھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمیکائیل رأفۃ ورحمۃ بابراھیم عفوا و وقارا فسار بسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قبض رحمۃ اللہ تعالی علیہ ث ولی الامر بعدہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ واستامر فی ذلک الناس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فمنهم من رضي و منهم من كره فكنت ممن رضي فو الله ما فارق الدنيا حتى رضي من كان له كارها فاقام الامر على منهاج النبي صلى الله عيله وآله وسلم حتى قبض رحمة الله عليه وصاحبه يتبع الفضيل اثرامه وكان والله خير من بقي رفيقا ورحمة وناصرا للمظلوم على الظالم ثم ضرب الله بالحق على لسانه حتى رائيا ان ملك ينطق على لسانه واعز الله باسلامه الاسلام وجعل هجرته للدين قولهما وقذف في قلوب المومنين الحب له وفي قلوب المنافقين الرهبة منه شبهه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بجبريل عليه السلام فظا غليظا على الاعداء وبنوح عليه السلام حنيفا ومغتاظا على الكافرين فمن لكم بمثلهما لا يبلغ مبلغهما الا بالحب لهما واتباع آثارهما فمن احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني وانا منه بريئ ولو كنت تقدمت في امرهما لعاقبت اشد العقوبة فمن اتيت به بعد مقالي هذا فعليه ما على المفترين الا وخير هذه الامة بعد نبيها صلى الله عليه وآله وسلم ابو بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما ثم الله اعلم بالخير اين هو اقول قولي هذا و يغفر الله لي ولكم اخرجه خيثمة۔

حدیث 103۔سوید بن غفلہ رحمہ اللہ جو کبار تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں ۔میں ایک قوم کے پاس سے گزرا جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی شان میں تنقیص کر رہے تھے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ عرض کیا۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر اللہ کی لعنت جو ان کی شان کو چھپائے مگر وہ کہ جو اچھا ذکر کرے (وہ اس لعنت سے پاک ہے) وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی بھائی (انتہائی محبوب) اور آپ علیہ السلام کے ساتھی اور وزیر تھے۔ پھر آپ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر ایک شاندار خطبہ ارشاد فرمایا: فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو قریش کے ان دو سرداروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اہل اسلام کے ان تاجوروں کا ان لفظوں میں ذکر کرتے ہیں جن سے میں جدا ہوں اور ان لوگوں کی باتوں سے میں بری الذمہ ہوں اور میں ان کو ان باتوں پر سزا دینے والا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس نے بیج اگایا اور جان کی نیست سے ہست کیا۔ شیخین سے محبت صرف مومن ہی کریگا اور ان سے بغض صرف فاجر بدکار شخص ہی رکھ سکتا ہے۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سچے اور وفادار صحابی تھے۔ وہ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے اور نہ ماننے والے کی پکڑ بھی فرماتے رہے۔ وہ اپنے کسی بھی کام میں رسول اللہ ﷺ کی رائے سے تجاوز نہ کرتے۔ حضور علیہ السلام ان سے راضی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جو ان کی رائے کو اہمیت دی وہ کسی اور کو نہ دی اور جیسی ان سے محبت کی ایسی کسی اور سے نہ کی رسول اللہ ﷺ ان سے راضی ہو کر تشریف لے گئے اسی طرح عام لوگ بھی ان سے راضی رہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کیلئے لوگوں کا امام بنایا گیا جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو لوگوں نے ان کو اپنا امام برقرار رکھا اور آپ کی خدمت میں زکوۃ سپرد کی کیونکہ نماز اور زکوۃ آپس میں ملی ہوتی ہیں اور میں بنی عبد المطلب میں سے پہلا شخص تھا جو زکوۃ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس کو ناپسند فرماتے وہ اس چیز کو پسند فرماتے تھے کہ انہیں تھوڑا مال ہی کافی ہے۔ قسم بخدا بعد والوں میں وہ سب سے بہتر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو راحت و رحمت کا پیکر بنایا لباس تقوی عطا فرمایا۔ مسلمانوں پر مقدم کیا رسول اللہ ﷺ نے راحت و رحمت میں انہیں حضرت میکائیل سے تشبیہ دی۔ عفو و وقار میں حضرت ابراہیم سے تشبیہ دی وہ رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولی بنے اور اس معاملہ میں لوگوں سے مشورہ لیا تو کچھ نے رضامندی ظاہر کی اور کچھ نے ناپسندی اور میں ان میں سے تھا جو رضامند تھے۔ اللہ کی قسم آپ دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ ہر ناپسند ہونے والا رضامند بن چکا تھا۔ آپ نے اپنی خلافت کو طریقہ نبوی کے مطابق رکھا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ آپ حضور ﷺ کی اتباع ایسے ہی کرتے جیسے گائے کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ قسم بخدا!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ باقی ہیں ان میں سے وہ بہترین ساتھی اور مہربان تھے۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کرنیوالے تھے اللہ نے ان کی زبان پر حق جاری فرمایا حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ان کی زبان پر فرشتہ بول رہا ہے۔ اللہ نے ان کے اسلام لانے سے اسلام کو غلبہ دیا اور ان کی ہجرت کو دین کے قیام کا سبب بنایا۔ مومنوں کے دلوں میں ان کی محبت بھر دی منافقوں کے دلوں میں ان کی ہیبت ڈال دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں پر خوب سخت ہونے میں انہیں حضرت جبریل سے تشبیہ دی۔ اور کافروں پر تند اور متنفر ہونے میں ان کو حضرت نوح علیہ السلام سے تشبیہ دی تمہارے پاس شیخین جیسا اور کون ہے؟ ان کی محبت و پیروکاری کے سواء ان کے مرتبے کو سمجھا جا سکتا ہی نہیں۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے بغض رکھا وہ میرا بھی دشمن ہے میں اس سے بیزار ہوں۔ اگر میں اس حوالے سے پہلے بتا چکا ہوتا تو ان تفضیلیوں کو سخت سزا دیتا۔ اب میرے اس اعلان کے بعد اگر کسی کے بارے مجھے تفضیل کی بات پہنچی تو اس شخص پر بہتان بازوں والی سزا ہوگی۔ سنتے رہو! اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر ہیں ان کے بعد اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ خیر کہاں ہے۔ میں کہتا ہوں اور میری بات یہ ہے کہ اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ اس کو خیثمہ نے روایت کیا۔ (من حدیث خیثمہ ج ۱ ص ۱۲۲)

الحدیث الرابع والمائۃ: ....

حدیث 104: ....(قلمی نسخہ میں یہ حدیث موجود نہیں ہے۔)

الحدیث الخامس والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ اللالکائی۔

حدیث 105۔ لالکائی نے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (شرح اصول الاعتقاد اہل السنۃ: ۲۰۰۲)

الحدیث السادس والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابو الحسن علی بن احمد بن اسحٰق البغدادی فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث 106۔ ابوالحسن علی بن احمد اسحٰق بغدادی نے فضائل ابوبکر و عمر میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔ (معجم ابن الاعرابی: ۵۶۸)

الحدیث السابع والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ بطوله ایضاً اخرجه الشیرازی فی الالقاب۔

حدیث 107۔ شیرازی نے القاب میں اسی کی مثل روایات کی ہے۔

(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۳۶۶)

الحدیث الثامن والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ بطوله ایضاً اخرجه ابن مندۃ فی تاریخ اصبهانی۔

حدیث 108۔ ابن مندہ نے تاریخ اصبہان میں اسی کی مثل روایت کی ہے۔

(فضائل خلفاء راشدین: ۲۳۹)

الحدیث التاسع والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ بطوله ایضاً اخرجه ابن عساکر و اورده هذه الاحادیث الستة الحافظ خاتمة للمحدثین جلال الدین السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 109۔ ابن عساکر نے اسی کی مثل روایت کی ہے ان چھ پچھلی حدیثوں کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے۔ (جامع الاحادیث: ۳۴۷۹۲)

الحدیث العاشر والمائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ ایضاً بطوله رواه المؤید باللہ یحییٰ ابن حمزۃ من العلماء الزیدیۃ فی آخر اطواق الحمامۃ فی الصحابۃ علی السلامۃ من کتاب الاستبصار فی الذنوب عن الصحابۃ الاخیار کذا فی النبراس فانظر کیف تواتر عن علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ تعالٰی عنہ خبر تفضیل الشیخین علی نفسہ حتی ان العلماء الشیعۃ والزیدیۃ یعترفون بہ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل فماذا بعد الحق الا الضلال۔

حدیث 110۔ اسی حدیث کو علمائے زیدیہ میں سے موید باللہ یحییٰ ابن حمزہ نے کتاب ''الاستبصار فی الزنوب عن الصحابۃ الاخیار'' سے نقل کر کے اپنی کتاب ''الطواق المحماۃ فی الصحابۃ علی السلامۃ'' کے آخر میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ''النبراس'' میں ہے۔ تو دیکھئے کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تفضیل شیخین میں کس تواتر سے روایات آئی ہیں۔ یہاں تک شیعہ اور زیدی علماء بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں اور اللہ حق ہی بیان فرماتا اور راہ ہدایت دکھاتا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۲)

الحدیث الحادی عشر بعد المائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ بطولہ الا ان فیہ اختصارا اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ واوردہ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 111۔ اسی کی مثل حدیث کو ابن السمان نے ''الموافقۃ'' میں کچھ اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے اور محب طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۰۵)

الحدیث الثانی عشر بعد المائۃ: عن سوید بن غفلۃ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ بطولہ اخرجہ الحافظ السلفی و اوردہ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 112۔ اسی کی مثل حافظ سلفی نے روایت کی جسے محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۰۵)

الحدیث الثالث عشر بعد المائۃ: عن سوید بن غفلۃ قال سمعت علیا رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالی عنہ یقول قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیل خیر ما قبض علیہ نبی من الانبیاء ثم استخلف ابو بکر نعمل بعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبسنتہ ثم قبض ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ علی خیر ما قبض عیلہ احد و کان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ و اوردہ صاحب ریاض النضرۃ۔

حدیث 113۔حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے فرمایا۔جس بہتری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا کوئی نبی علیہ السلام اس بہتری پر دنیا سے رخصت نہ ہوئے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ وسنت پر عمل کرتے رہے پھر جس بہتری پر حضرت ابوبکر صدیق نے دنیا کو چھوڑا اس پر کوئی راہی ملک عدم نہ ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین ہوئے ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔اس کو ابن السمان نے "الموافقہ" میں روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

(الریاض النضرۃ،ص ۱۳۱)

الحدیث الرابع عشر بعد المائۃ: عن اسید ھو بفتح الھمزۃ مذکور فی الصحابۃ روی عن علی رضی اللہ تعالی عنہ تقریب بن صفوان صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کان قد ادرک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لما قبض ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وسجی علیہ ارتجت المدینۃ بالبکاء کیوم قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاء علی رضی اللہ تعالی عنہ مستعجلا مسرعا مسترجعا وھو یقول الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ حتی وقف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی باب البیت الذی فیہ ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو مسجی فقال یرحمک اللہ یا ابابکر کنت الف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانسہ ومستراحۃ ووثقۃ و موضع مسترہ ومشاوربہ کنت اول القوما سلاما واخلصھم ایمانا واشدھم یقینا واخو لھم للہ واعظم علی اصحابہ واحسنھم صحبۃ واکثرھم مناقب وافضلھم سوابق وارفعھم درجۃ واقربھم وسیلۃ واشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھدیا وسمتا ورحمۃ وفضلا واشرفھم منزلۃ واکرمھم مکیۃ فجزاک اللہ من الاسلام وعن رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیرا و افضل الجزاء کنت عندہ بمنزلۃ السمع والبصر صدقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین کذبہ الناس فسماک اللہ عزوجل فی تنزیلہ صدیقا فقال والذی جاء بالصدق و صدق بہ الذی جاء بالصدق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصدق بہ ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ .... حین بخلوا وقمت معہ حین قعدوا وصحبتہ فی الشدۃ اکرم الصحبۃ ثانی اثنین وصاحبہ فی الغار والمنزلتہ السکینۃ و رفیقہ فی الھجرۃ وخلیفتہ فی دین اللہ و امتہ احسن الخلافۃ حین ارتد الناس و قمت بالامر مالم یقم بہ خلیفۃ نبی فنھضت حین وھن اصحابک وبزرت حین استکانوا و قویت حین ضعفوا و لزمت منھاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ وھنوا کنت خلیفۃ حقا لم تنازع ولم تضارع برغم المنافقین و کبت الکافرین و کرہ الحاسدین وغیظ الباغین وقمت بالامر حین نشلوا وثبت اذ تنفقوا و مضیت بنور اللہ اذ وقفوا بل فاتبعوک فھدوا کنت اخنضھم صوتا واعلاھم فوقا واقبلھم کلاما واصدقھم منطقا واطولھم صمتا وابلغھم قولا واکملھم رایا واشجعھم نفسا وامر فھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالامور واشرفهم عملا كنت والله الذين يعسوبا اولا دين يفتر عنه الناس
وآخرا حين اقبلوا كنت والله للمومنين ابا رحيما حتى صنابروا عليک عيالا
فحملت اثقال ما ضعفوا ورعبت ما اهملوا وخففت ما اضاعوا وعملت ما جهلوا
و شمرت اذ خفضوا و صبرت اذ جزعوا فادركت اوتار ما طلبوا و راجعوا
رشدهم برايک فظفروا و نالوا بک ما لم يحتسبوا كنت والله على الكافرين
عذابا صبا ولهبا و للمومنين رحمة وانسا وحصنا فطرت والله بفنائها وفزت
بحبائها واذهبت بفضائلها وادركت سوابقها لم تقلل حجتک ولم تضعف
بصيرتک ولم تجبن نفسک ولم يرع قلبک ولم تحر فلذلک كنت كالجبل
الذى لا يحر كها العواصف ولا يزيله القواصف و كنت كما قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم امن الناس علينا صحبتک و ذات يدک و كنت كما قال
صعيفا فى بدنک قويا فى امر الله تعالى متواضعاً فى نفسک عظيما عند الله
جليلا فى اعين الناس كبيرا فى انفسهم لم يكن لاحد فيک مغمر ولا لقائل
فيک مهمز ولا لاحدٍ فيک مطمع ولا لمخلوق عندک هوادة الضعيف الذليل
عندک قوى عزيز هتى تاخذ بحقه والقوى عندک ضعيف ذليل حتى يأخذ
الحق الغريب والبعيد عندک فى ذلک سواء و اقرب الناس اليک اطوعهم
واتقاهم له شانک الهق والصدق والرفق قولک حكم وحتم و امرک حلم
حزم و رايک علم وعزم فاقلعت وقد نهج السبيل وسهل العسير واطفئ
النيران واعتدل بک الدين وقوى بک الايمان وثبت الاسلام والمسلمون
فظهر امر الله ولو كره الكافرون فسبقت والله سبقا بعيدا واتعبت من بعدک
اتعابا شديدا وفزت بالخير فوزا مبينا فجللت عن البكاء وعظمت ذريتک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السماء و هدت مصیبتک الانام فانا للہ وانا الیہ راجعون رضینا عن اللہ تعالیٰ قضائہ وسلمنا لہ امرہ فو اللہ لن یصاب المسلمون بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثلک ابدا کنت للدین عزا وحرزا و کھفا وللمومنین فئۃ و حصنا وغیثا وعلی المنافقین غلظۃ وغیظا فالحقک اللہ بنبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا حرمنا اجرک ولا امنلنا بعدک فانا للہ وانا الیہ راجعون قال وسکت الناس حتی انقضی کلامہ ثم بکوا حتی علت اصواتھم وقالوا صدقت یا ختن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ ابن السمان فی کتاب الموافقۃ و اوردہ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 114۔حضرت اسید بن صفوان صحابی رسول حضرت علی کے بارے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دنیا کو خیر باد کہا اور آپ کو کفن دے دیا گیا تو شہر مدینہ اسی دن کی طرح آہ و بکا کے غلغلوں میں ڈوب گیا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک حقیقی کو لبیک کہا تھا۔حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ جلدی کی حالت میں "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھتے ہوئے آئے اور اس دن آپ فرما رہے تھے "آج خلافت نبوی کا تسلسل منقطع ہو گیا یہاں تک کے اس کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے جس میں حضرت ابو بکر صدیق کفن میں لپیٹے رکھے گئے تھے۔اب حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنا شروع ہو گئے" اے ابو بکر! آپ ہی وہ ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت وانسیت حضور کی راحت وثقاہت اور صاحب راز و مشاورت ہونے کا شرف پایا۔آپ ہی وہ ہیں کہ جو لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور پختہ یقین اور خوف خدا والے مخلص مومن ہوئے اللہ کی رضا کیلئے مسلمانوں کے عظیم کفیل بنے مسلمانوں میں سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے محافظ اکبر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سب سے زیادہ عظمت اور حضور علیہ السلام کی سب سے اچھی صحبت آپ ہی نے پائی۔صحابہ کرام میں سے زیادہ تعریف افضل اولیات بلند درجات اور قریب ترین وسیلہ سب آپ ہی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصیب میں آئے۔ حادی ہونے حکمت بھرا کلام کرنے مہربان ہونے اور فضل کرنے میں آپ نے حضور علیہ السلام کی سب سے بڑھ کر مشابہت پائی۔ صحابہ کرام علیھم الرضوان میں آپ کی منزلت آپ کا مرتبہ عزت والا اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور حادی اسلام علیہ السلام کی طرف سے افضل و بہترین جزا عطا فرمائے۔ اے ابوبکر! آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ان کی سماعت و بصارت کی طرح تھے۔ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام کو جھٹلایا تو آپ نے تصدیق کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی نازل کردہ کتاب قرآن مجید میں آپ کو صدیق کا لقب دیتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: "والذی جاء بالصدق وصدق بہ" اور وہ جو سچ لے کر آیا یعنی نبی ﷺ اور جس نے ان کی تصدیق کی یعنی حضرت ابوبکر صدیق۔ جب لوگوں نے بخل کیا تو آپ نے خرچ کیا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کی مدد کے لئے نہ اُٹھے تو آپ اُٹھے۔ اور آپ نے سخت خطرے کے وقت نبی مرسل ﷺ کا بے مثال ساتھ دیا غار میں آپ ہی دو جان میں سے دوسرے تھے۔ سکینہ خداوندی آپ ہی پر اترا تھا۔ آپ ہی ہجرت میں اپنے آقا کے رفیق سفر تھے۔ جب لوگ ایمان سے پھر رہے تھے تو آپ نے دین الٰہی کو امت نبوی میں نیابت مصطفیٰ کا حق ادا کر دیا۔ جس دور اندیشی سے آپ نے خلافت کی گتھی سلجھائی کسی نبی کے کوئی خلیفہ اس طرح نہ سلجھا پائے ہونگے۔ جب آپ کے ساتھیوں نے کم کوشی دکھائی تو آپ خود اٹھ کھڑے ہوئے جب وہ عاجز ہوئے تو آپ خود شجاعت سے نکلے جب وہ کمزور ہوئے تو آپ نے قوت کا مظاہرہ کیا۔ جب انہوں نے دین کے معاملہ میں کم ہمتی برتی تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو لازم پکڑے رکھا۔ اس میں اختلاف نام کی کوئی چیز نہیں کہ آپ خلیفہ برحق تھے۔ آپ نے منافقین کو ذلت کافروں کو ہلاکت، حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو سخت غضب کی مشقت میں سرگرداں رکھا۔ جب لوگ دین میں بزدل ہوئے تو آپ نے اصلاح کا بیڑا اٹھایا جب وہ نفاق اپنانے لگے تو آپ ثابت قدم رہے۔ جب لوگ رک گئے تو آپ نور خداوندی کی روشنی میں گزر گئے بلکہ پھر انہوں نے آپ کا دامن تھاما تو ہدایت پا گئے۔ آپ کی آواز لوگوں میں پست لیکن مرتبے میں سب پر فائق آپ کا کلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سے زیادہ عزت والا آپ کی راست بازی سب پر اوفق۔ آپ کا سکوت سب سے طویل پر جو کہا وہ سب سے بلیغ۔ آپ کی رائے سب سے کامل۔ آپ کا دل سب سے بہادر۔ امور میں دانشمندی آپ کی زیادہ اعمال میں بزرگی آپ کی زیادہ۔ اللہ کی قسم جب اولاً لوگ دین سے بھاگے تب بھی آپ ہی رئیس اعظم تھے اور بالآخر جب وہ واپس راہ راست پر آگئے تب بھی تابعداری آپ ہی کی تھی۔ واللہ! جب مومن آپ کی عیال رعایا بنے تو آپ ان کے مہربان باپ ثابت ہوئے آپ نے ان کمزوروں کا بوجھ اپنے کندھوں پر لیا۔ جو کام انہوں نے گنوا دیا آپ نے اسے محفوظ کیا جو انہوں نے بھلا دیا آپ نے اسے یاد دلایا۔ جب وہ لڑکھڑا دیئے تو آپ نے خود کمر باندھ لی۔ جب وہ گھبرا دیئے تو آپ صابر رہے پھر آپ نے ان کے مطلوبہ امور کا ادراک کیا وہ آپ کی رائے پر عمل کر کے اپنی ہدایت پر لوٹ آئے کامیاب ہوئے اور وہ پایا جس کا گمان نہ رکھتے تھے۔ قسم بخدا آپ کافروں پر نازل ہونے والا شعلہ بار عذاب تھے اور مومنین کے لئے رحمت ومحبت کی کان اور حفاظت کا قلعہ تھے۔ قسم بخدا! ملت اسلامیہ کی آسودگی کے خواہاں مجمع الفضائل عنایات خداوندی کا مرکز تھے۔

آپ کی حجت کمزور نہ ہوئی آپ کی بصیرت ماند نہ پڑی آپ کی ذات بزدل نہیں آپ کا دل خائف نہیں۔ آپ اس پہاڑ کی مانند تھے جس کو تند وتیز طوفان اور بجلیاں بھی اپنی جگہ سے حرکت نہ دے پائیں۔ آپ ویسے ہی تھے جیسا رسول اللہ ﷺ کا آپ کے بارے فرمان یہ ہے کہ اے ابوبکر! لوگوں میں ہم پر سب سے زیادہ احسان آپ کے مال اور آپ کی صحبت کا ہے اور آپ حضور ﷺ کے اس فرمان کے بھی مطابق تھے کہ ابوبکر! آپ اپنے بدن میں تو ضعیف ہیں لیکن حکم الٰہی بجالانے میں قوی ہیں۔ اپنے بارے میں تواضع کرنے والے لیکن اللہ کے ہاں بڑی عظمت والے لوگوں کی نظروں میں بڑی بزرگی والے ان کے دلوں میں بڑے مقام والے کوئی آپ کی شان چھپا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی آپ کی ذات میں کسی کیلئے مقام غیبت ہے۔ آپ کے بارے کوئی اپنا غلط مقصد پورا کرنے کی طمع نہ رکھ سکتا تھا۔ نہ کوئی آپ پر طعن کر سکے۔ آپ کے نزدیک ذلیل شخص قوی اور معزز ہے جب تک آپ اس کا حق نہ دلا دیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور طاقتور شخص کمزور و ذلیل ہے جب تک اس سے صاحب حق کا حق نہ لے دیں۔ دور و نزدیک والے سب آپ کے ہاں یکساں ہیں لوگوں میں آپ کا منظور نظر وہ جو صاحب اطاعت و خشیت۔ حق و صداقت اور نرم خوئی آپ کی شان، حکمت اور حتمیت آپ کا فرمان۔ علم و احتیاط آپ کی سرشت۔ علم و عزم آپ کی رائے و دانست۔ آپ کی برکت سے اسلام کا قلعہ مضبوط ہوا۔ راہیں مفتوح ہوئیں مشکلیں آسان ہوئیں۔ آتشیں ویران ہوئیں۔ دین و ایمان قوی ہوئے۔ اسلام و مسلمین کو ثابت قدمی ملی۔ اللہ کا فیصلہ آشکار ہوگیا۔ چاہے کافروں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگا۔ آپ نے سبقت عظیمہ حاصل کی۔ دوسروں کو بہت پیچھے چھوڑا۔ آپ کی عطا کا شہرہ افلاک میں ہوا۔ آپ کی مصیبت (موت) لوگوں کیلئے ہادی بنی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کے فیصلے پر راضی اور وہی ہمارے کاموں کا قاضی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں پر آپ کی وفات جیسی مصیبت کبھی نہ آئے گی۔ آپ دین کے لئے عزت، پناہ اور حفاظت مومنین کیلئے۔ قلعہ پناہ اور اصحاب رحمت تھے۔ منافقین کیلئے قہر و عذاب تھے۔ اللہ آپ کو آپ کے نبی ﷺ کے ساتھ ملائے اور ہمیں آپ کی برکت سے چلنے والے اجر سے محروم نہ کرے نہ ہی ہمیں آپ کے بعد گمراہ کرے پس انا اللہ وانا الیہ راجعون (راوی نے کہا)۔ جب تک مولائے کائنات کا یہ وفور بیان جاری رہا لوگ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے پھر آپ کا خاموش ہونا تھا کہ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور وہ کہنے لگے اے داماد رسول! آپ نے ایک ایک لفظ سچ کہا۔ اس کو ابن السمان نے الموافقۃ میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۲۸)

الحدیث الخامس عشر بعد المائۃ: عن اسید بن صفوان عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا الحدیث بطولہ الی آخرہ اخرجہ الحافظ ابو بکر البزار فی مسندہ

حدیث 115۔ اسی کی مثل حافظ ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

(مسند بزار ج ۳ ص ۱۳۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السادس عشر بعد المائۃ : عن اسید بن صفوان عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا الحدیث بطولہ الی آخرہ ایضاً اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول فی الاصل الاربعین بعد المأتین۔

حدیث 116۔اسی کی مثل حکیم ترمذی نے اپنی کتاب ''نوادرالاصول'' میں اصول نمبر 240 میں روایت کی ہے۔(نوادرالاصول ج ۵ ص ۳۳۰)

الحدیث السابع عشر بعد المائۃ : عن اسید بن صفوان عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثلہ لکن الی قولہ والذی جاء بالصدق محمد وصدق بہ ابو بکر اخرجہ ابو بکر محمد بن عبد اللہ الجوزقی واوردہ الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 117۔اسی کی مثل'' والذی جاء بالصدق محمد وصدق بہ ابو بکر '' کے الفاظ تک ابوبکر محمد بن عبد اللہ جوزقی نے روایات کی ہے۔محبت طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(الاحادیث المختارہ، رقم الحدیث ۳۹۷، الریاض النضرۃ ص ۱۷۸، الفصل التاسع فی خصائصہ)

الحدیث الثامن عشر بعد المائۃ : عن عقیل بن ابی اطلب عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو حدیث اسید بن صفوان بطولہ الی آخرہ اخرجہ فی فضل الخطاب فی فضل الصدق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوردہ العلامۃ السید معین الدین اشرف حفید السید السند الشریف الجرجانی قدس اللہ سرھما فی نواقض الروافض لہ۔

حدیث 118۔حدیث اسید کی مثل عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے جسے فصل الخطاب فی فضل الصدیق میں روایت کیا گیا ہے۔اور علامہ سید معین الدین اشرف حفید السید السند شریف جرجانی رحمہما اللہ نے اسے اپنی ''نواقض الروافض'' میں ذکر کیا ہے۔

الحدیث التاسع عشر بعد المائۃ : عن عبد الرحمن بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال خطب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال واللہ ما کنت حریصا علی الامارۃ یوما ولا لیلۃ قط ولا کنت راغبا فیھا ولا سألتھا اللہ تعالیٰ فی سر و علانیۃ ولکنی اشفق من الفتنۃ و ما فی الامارۃ من ...... فلدت امرا عظیما مالی بہ من طاقۃ ولا ید الا بتقویۃ اللہ تعالیٰ فقال علی والزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ما غضبنا الا انا اخذنا عن المشورۃ وانا نری ابا بکر احق الناس بھا انہ لصاحب الغار وانا لنعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصلوٰۃ بین الناس وھو حی اخرجہ موسیٰ بن عقبۃ فی مغازیۃ۔

حدیث 119۔عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم مجھے کبھی بھی کسی دن اور کسی رات میں خلافت کی حرص نہ تھی بلکہ رغبت بھی نہ تھی نہ ہی میں نے کبھی اللہ سے خلوت وجلوت میں اس کا سوال کیا۔لیکن میں فتنے اور معاملات خلافت سے ڈرتا ہوں۔پھر مجھ پر وہ بھاری ذمہ داری ڈالدی گئی جس کی مجھے طاقت نہیں اور اللہ کی مدد کے سوا کوئی چارہ نہیں۔تو حضرت علی وحضرت زبیر رضی اللہ عنہم نے کہا" ہمیں تو اس بات پر غضب ہے کہ ہم سے خلافت صدیق کیلئے مشورہ کیوں نہیں لیا گیا حالانکہ ہم تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں خلافت کا سب سے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے غار کے ساتھی ہیں ہم ان کی بزرگی اور بہتری کو پہچانتے ہیں اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات دنیاوی میں سیدنا ابوبکر کو لوگوں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا اس کو موسیٰ بن عقبہ نے اپنی مغازی میں روایت کیا۔

(احادیث منتخبہ من مغازی موسیٰ بن عقبہ:۱۹)

الحدیث العشرون بعد المائۃ : عن عبد الرحمن بن عوف بمثل ھذا اللفظ اخرجہ الحاکم وصححہ و اوردہ ھذین الحدیثین الحافظ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 120۔ حاکم نے اسی کی مثل عبد الرحمان بن عوف سے روایت کی اور اس کو صحیح کہا۔ ان دو حدیثوں کو حافظ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے "الصواعق المحرقۃ" میں ذکر کیا ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۳۵)

الحدیث الحادی والعشرون بعد المائۃ: عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال علی کرم اللہ وجھہ الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلنا بلی قال ابو بکر ثم قال الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا وبعد ابی بکر قلنا بلی قال عمر ولو شئت اخبرتکم بالثالث اوردہ فی نفائس الدرر۔

حدیث 121۔ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا "کیا میں تمہیں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت کی سب سے بہترین ہستی کی بابت نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا وہ حضرت ابو بکر ہیں پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان دونوں کے بعد بہترین ہستی کے بارے خبر نہ دوں؟ ہم نے کہاں کیوں نہیں فرمایا وہ حضرت عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو تمہیں ان کے بعد والی ہستی کے بارے بھی بتادوں اس کو نفائس الدرر میں ذکر کیا گیا ہے۔ (المعجم الکبیر: ۱۷۷ باب نسبۃ علی بن ابی طالب)

الحدیث الثانی والعشرون بعد المائۃ: عن ابی الطفیل عامر بن واثل الکنانی روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا التفضیل اخرجہ الدار قطنی واوردہ فی نفائس الدرر ایضاً۔

حدیث 122۔ ابو طفیل نے عامر بن واثل کنانی سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی تفضیل کو روایت کیا ہے اس کو دار قطنی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ یہ نفائس الدرر میں بھی ہے۔

(المعجم الاوسط: ۵۶۰۱ من اسمہ محمد (محمد بن عبد اللہ الحضرمی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثالث والعشرون بعد المائة: عن ذاذان عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا الحديث اخرجه الدار قطني واورده في نفائس الدرر ايضاً۔

حدیث 123۔ اسی کی مثل دار قطنی نے حضرت ذاذان کی روایت عن علی رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔ یہ نفائس الدرر میں بھی ہے۔

الحديث الرابع والعشرون بعد المائة: عن ابن ابي الجور عن ابيه ان عليا رضي الله تعالى عنه قال على المنبر الا انبئكم بخير امتكم بعد نبيها ابو بكر ثم قال الا انبئكم بخير امتكم بعد نبيها وبعد ابي بكر عمر ثم قال الا انبئكم بخير امتكم بعد عمر سكت فظننا انه يعني نفسه اخرجه الدار قطني في كتاب الفضائل بطرق۔

حدیث 124۔ ابن ابی الجور نے اپنے والد گرامی سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برسر منبر فرمایا: "کیا میں تمہیں اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد سب سے افضل شخص کی خبر نہ دوں وہ حضرت ابو بکر ہیں۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان دونوں کے بعد سب سے افضل شخص کا نہ بتاؤں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل شخص کا نہ بتاؤں پھر آپ خاموش ہو گئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے گمان کیا کہ مولائے کائنات اس سے خود کو مراد لے رہے ہیں۔ اس کو دار قطنی نے "کتاب الفضائل" میں متعدد سندوں سے روایت کیا۔

الحديث الخامس والعشرون بعد المائة: عن ابن ابي الجعد عن ابيه عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه الهروة في كتاب السنة۔

حدیث 125۔ اسی کی مثل ابن ابی الجعد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت علی سے روایت کی اسی کا الهروی نے "کتاب السنۃ" میں روایت کیا۔ (السنۃ:۱۳۸۵)

الحديث السادس والعشرون بعد المائة: عن ابن ابي الجعد عن ابيه عن علي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی تاریخه الکبیر و اورده هذه الاحادیث الثلاثة صاحب نفائس الدرر۔

حدیث 126۔اسی کی مثل ابن ابی الجعد کی روایت اپنے والد گرامی سے عن علی رضی اللہ عنہ ہے۔اس کو امیر المؤمنین فی الحدیث ابوعبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ کبیر میں روایت فرمایا ہے۔ مذکورہ تین حدیثوں کو صاحب نفائس الدرر نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا۔

(تاریخ دمشق ج ۴۲ ص ۲۰۸)

الحدیث السابع والعشرون بعد المائة: عن ابی وائل شقیق بن سلمة قال قیل لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنه الا تستخلف علینا قال ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فاستخلف ولکن ان یرد اللہ بالناس خیرا فیجمعهم بعدی علی خیرهم کما جمعهم بعد نبیهم صلی اللہ علیه وآله وسلم علی خیرهم اخرجه الحاکم وصححه۔

حدیث 127۔ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کیا آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خلیفہ نہیں بنایا تھا جو میں بناؤں لیکن اگر اللہ لوگوں سے بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تو میرے بعد ان کو ان کے بہتر پر جمع فرمادے گا جیسا کہ اس نے نبی علیہ السلام کے بعد لوگوں کو ان میں سب سے بہتر شخص پر جمع فرمادیا تھا۔اس کو حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔(مستدرک حاکم:۴۴۶۷ قال الذہبی: صحیح)

الحدیث الثامن والعشرون بعد المائة: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه البیهقی فی الدلائل و اورده هذین الحدیثین الحافظ السیوطی فی تاریخ الخلفاء له۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 128۔اسی کی مثل امام بیہقی رحمہ اللہ نے "دلائل النبوۃ" میں روایت کی۔ان دوحدیثوں کو حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "تاریخ الخلفاء" میں بیان کیا ہے۔

(دلائل النبوۃ ج ۷ ص ۲۳۳ باب ما یستدل بہ علی ان النبی ﷺ)

الحدیث التاسع والعشرون بعد المائۃ: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابو الشیخ فی الوصایا فی فضائل الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ واوردہ الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 129۔اسی کی مثل ابوالشیخ نے "الوصایا فی فضائل الصدیق" میں روایت کیا ہے اور حافظ سیوطی نے اسے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے۔(جامع الاحادیث:۳۴۲۱۹)

الحدیث الثلاثون بعد المائۃ: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ البزار۔

حدیث 130۔اسی کی مثل امام بزار نے روایت کی ہے۔(مسند بزار:۲۸۹۵)

الحدیث الحادی والثلثون بعد المائۃ: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ صاحب کشف الاستار عن زوائد البزار۔

حدیث 131۔اسی کی مثل صاحب "کشف الاستار عن زوائد البزار" نے روایت کی ہے۔

(کشف الاستار:۲۴۸۶)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد المائۃ: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابن ابی عاصم۔

حدیث 132۔اسی کی مثل ابن ابی عاصم نے روایت کی ہے۔(السنۃ ابن ابی عاصم:۱۰۲۰)

الحدیث الثالث والثلثون بعد المائۃ: عن ابی وائل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ العقیلی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 133۔ اسی کی مثل عُقیلی نے روایت کی ہے۔ (الضعفاء للعقیلی ج ۲ ص ۱۸۲ رقم: ۷۸۵)

الحدیث الرابع والثلثون بعد المائة: عن ابی وائل عن علی رضی الله تعالی عنه بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه العشاری۔

حدیث 134۔ اسی کی مثل عشاری نے روایات کی۔ یہ تمام ابو وائل سے ہیں۔

(فضائل ابو بکر صدیق: ۱۹)

الحدیث الخامس والثلثون بعد المائة: عن الاصبغ بن نباتة قال قلت لعلی رضی الله تعالی عنه من خیر الناس من بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال ابو بکر ن الصدیق ثم عمر ثم عثمان ثم انا اخرجه ابو العباس الولید بن احمد الزوزنی فی کتاب شجرة العقل واورده الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 135۔ اصبغ بن نباتہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر ہیں، پھر حضرت عثمان ہیں پھر میں ہوں۔ اس کو ابو العباس ابو الولید بن احمد زوزنی نے کتاب "شجرۃ العقل" میں روایت کیا ہے اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ جمع الجوامع میں بیان کیا ہے۔

(جامع الاحادیث: ۳۴۱۹۵)

الحدیث السادس والثلثون بعد المائة: عن الاصبغ بن نباتة قال قلت لعلی رضی الله تعالی عنه یا امیر المومنین من خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال ابو بکر رضی الله تعالی عنه قلت ثم من، قال عمر رضی الله تعالی عنه قلت ثم من، قال عثمان رضی الله تعالی عنه قلت ثم من قال انا اخرجه ابو القاسم بن خبابة واورده الطبری فی ریاض النضرة۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 136۔ اصبغ بن عساکر نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ پھر فرمایا حضرت ابو بکر میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عثمان میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا۔ میں۔ اس کو ابو القاسم بن خبابہ نے روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۲)

الحدیث السابع والثلثون بعد المائة: عن شریح القاضی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بهذا اللفظ اخرجه الخطیب۔

حدیث 137۔ خطیب نے اسی کی مثل عن شریح القاضی عن علی کی سند سے روایت کی ہے۔
(تحفۃ الصدیق فی فضائل ابی بکر صدیق ص ۸۸)

الحدیث الثامن والثلثون بعد المائة: عن شریح القاضی قال سمعت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی المنبر خیر هذه الامة بعد نبیها صلی اللہ علیه وآله وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم انا اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 138۔ قاضی شریح نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا" فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد امت کے بہترین فرد حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میں یعنی میں اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۲۳ ص ۸)

الحدیث التاسع والثلثون بعد المائة: عن شریح القاضی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابن شاهین۔

حدیث 139۔ اسی کی مثل ابن شاہین نے روایت کی ہے۔ (شرح مذاہب اہل السنۃ: ۱۹۷)

الحدیث الاربعون بعد المائة: عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا امیر المومنین کیف سبق المهاجرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانصار الی بیعة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه وانت اسبق منه سابقة و اوری منه منقبة قال فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه ویلک ان ابا بکر سبقنی الی اربع اعتض منهن بشیء سبقنی الی افشاء السلام وقدم الهجرة ومصاحبه فی الغار و اقام الصلوٰة وانا یومئذ بالشعب یظهر اسلامه واخفیه ویستحقرنی قریش ویستر فیه والله لو ان ابا بکر زال عن مزیتیه ما بلغ الدین العبرین یعنی عجانبین ولکان الناس کرعة ککرعة طالوت ویلک ان الله عزوجل ذم الناس ابا بکر فقال الا تنصروه فقد نصره الله الآیة کلها فرحم الله ابا بکر وابلغ روحه منی السلام اخرجه فی فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه

حدیث 140۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے عرض کی اے امیر المومنین! مہاجرین و انصار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرتے ہیں کیونکر سبقت لے گئے۔ حالانکہ آپ حضرت ابوبکر سے زیادہ مقدار اور زیادہ شان والے ہیں۔ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہاری خرابی ہو حضرت ابوبکر چار باتوں میں مجھ پر سبقت رکھتے ہیں میں ان میں سے کسی کو نہیں پاسکا۔ وہ اسلام پھیلانے میں مجھ پر سبقت رکھتے ہیں ان کی ہجرت میری ہجرت سے پہلے ہے۔ وہی غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے۔ انہوں نے اس وقت نماز قائم کی جب میں شعب ابی طالب میں تھا وہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تھے میں چھپاتا تھا قریش مجھے حقیر جانتے تھے ان کی پوری پوری عزت کرتے تھے۔ قسم بخدا! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی فضیلت سے گر جاتے تو دین دونوں کناروں تک نہ پہنچتا اور لوگ قوم طالوت کی طرح پچھاڑے ہوئے ہوتے۔ تمہاری خرابی ہو اللہ نے لوگوں کی مذمت اور ابوبکر کی مدح کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی "الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ" ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اور میری طرف سے ان کی روح پر فتوح کو سلام پہنچائے (آمین) اس روایت کو فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکر کیا گیا۔ (فضائل ابی بکر صدیق للعشاری: ۵)

الحديث الحادي والاربعون بعد المائة : عن عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه قال اقبل رجل فتخلص الناس حتى وقف على على رضى الله تعالى عنه بن ابي طالب فقال يا امير المومنين ما بال المهاجرين والانصار قدموا ابا بكر وانت وري منه منقبة واقدم مسلما واسبق سابقة قال ان كنت من قريش فاحسبك من عائذة قال نعم قال لولا ان المومن عائذا لله تعالى لقتلتك ويحك ان ابا بكر سبقني باربع لم اوتهن ولم اعتض منهن سبقني الى الامامة وتقدم الهجرة والى الغار ونشاء السلام وذكر معنى ما بقي اخرجه خيثمة بن سليمان.

حدیث 141۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی الزناد اپنے والد گرامی سے راوی انہوں نے فرمایا "ایک شخص آیا لوگوں سے گزرتا ہوا آگے بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کھڑ ہو کر عرض گزار ہوا "اے امیر المومنین! مہاجرین و انصار کو کیا ہوا کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں پیش قدمی کر چکے ہیں حالانکہ آپ ان سے زیادہ شان والے، ان سے پہلے اسلام لانے والے اور ان سے زیادہ حقدار بیعت ہیں؟ آپ نے فرمایا "اگر تو قریش میں سے ہے تو میں تجھے پناہ مانگنے والا سمجھوں؟ اس نے کہا "جی ہاں! آپ نے فرمایا "اگر ایک مومن اللہ کی پناہ میں آنے والا نہ ہوتا تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ تیری خرابی ہو سیدنا ابو بکر مجھ پر ان چار باتوں میں سبقت رکھتے ہیں مجھے عطا نہیں کی گئیں اور نہ ہی میں ان کو پا سکا۔ وہ امامت میں مجھ پر مقدم، ہجرت میں مجھ سے سابق، غار میں حضور کے ساتھی اور اسلام پھیلانے میں بھی اول ہیں۔ اس کو خیثمہ بن سلیمان نے روایت کی۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۹۱)

الحديث الثاني والاربعون بعد المائة : عن عبد الرحمن بن الزناد عن ابيه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ الی آخرہ و زاد فی آخرہ لا اجد یفضلنی علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا جلدتہ جلد المفتری خرجہ ابن السمان فی الموافقۃ و اوردہ ھذہ الاحادیث الثلاثۃ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 142۔ اسی کی مثل ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں یہ زائد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں کسی کو نہ پاؤں گا کہ وہ مجھے سیدنا صدیق اکبر پر فضیلت دیتا ہو گا مگر یہ کہ میں اسے بہتان بازوں پر لگنے والے کوڑوں کی تعداد میں کوڑے ماروں۔ ان تین احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۳۷)

الحدیث الثالث والاربعون بعد المائۃ: عن عمرو بن حریث قال سمعت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المنبر یقول ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان و فی لفظ ثم عثمان اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ۔

حدیث 143۔ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین حضرت ابوبکر ہیں۔ پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اس کو ابونعیم نے "حلیۃ" میں روایت کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۷)

الحدیث الرابع والاربعون بعد المائۃ: عن عمرو بن حریث عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن الشاھین فی السنۃ۔

حدیث 144۔ اسی کی مثل ابن شاہین نے "السنۃ" میں روایت کی ہے۔

(شرح مذاہب اہل السنۃ: ۱۹۵)

الحدیث الخامس والاربعون بعد المائۃ: عن عمرو بن حریث عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابن عساکر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 145۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے روایت کی ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۴۰۰)

الحدیث السادس والاربعون بعد المائۃ: عن ابی محذورۃ قال قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی عرفت ان افضلنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ وما مات ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ حتی عرفت ان افضلنا بعد ابی بکر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اوردہ محمد بن یوسف الشامی فی السیرۃ الشامیۃ۔

حدیث 146۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ میں پہچان چکا تھا کہ بعد رسول اللہ کے ہم میں سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ہیں اور صدیق اکبر نے دنیا سے پردہ نہ کیا یہاں تک کہ میں پہچان چکا تھا کہ ان کے بعد ہم میں سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو محمد بن یوسف شامی نے "السیرۃ الشامیۃ" میں روایت کیا ہے۔ (سبل الھدیٰ والرشاد ج ۱۱ ص ۲۴۷ باب الرابع فی بعض الفضائل ابی بکر وعمر)

الحدیث السابع والاربعون بعد المائۃ: عن عبد اللہ بن کثیر قال قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما ولو شئت ان اسمی لکم الثالث لسمیتہ وقال لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما الا جلدتہ جلدا اوجعا وسیکون فی آخر الزمان قوم ینتحلون محبتنا والتشیع فیناھم شرار عباد اللہ الذین یشتمون ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما قال ولقد جاء سائل فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاعطاہ ھو واعطاہ ابو بکر واعطاہ عثمان رضی اللہ تعالٰی عنھما فطلب الرجل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یدعوا لہ فیما اعطوہ بالبرکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم کیف لا یبارک ولم یعطک الا نبی او صدیق او شھید اخرجه ابن عساکر فی تاریخه واورده الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 147۔ حضرت عبداللہ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس امت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب افضل حضرت ابوبکر ہیں۔ پھر حضرت عمر ہیں اور اگر میں تمہارے تیسرے صاحب کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر دوں اور فرمایا کہ اگر میں نے کسی کو پایا کہ وہ مجھے شیخین پر فضیلت دیتا ہے تو میں اسے کوڑوں کی دردناک سزا دوں گا۔ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ہماری محبت کا دم بھریں گے حالانکہ ان میں تشیع بھرا ہوگا۔ اللہ کے بندوں میں وہ بدترین لوگ ہیں جو شیخین کو گالی دیتے ہیں۔ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اس کو آپ نے عطا فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان نے عطا فرمایا۔ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان عطیات میں دعائے وبرکت کے لئے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان میں کیونکہ برکت نہ ہوگی حالانکہ یہ تجھے ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید نے عطا فرمائے ہیں۔ اس کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ دمشق میں روایت کیا ہے۔ اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے جمع الجوامع میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۲۶ ص ۳۴۳)

الحدیث الثامن والاربعون بعد المائۃ: عن یحیی بن شداد وقال سمعت علیا رضی اللہ تعالی عنه یقول افضلنا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنه اخرجه اللالکائی فی اصول اعتقاد اھل السنة۔

حدیث 148۔ یحیی بن شداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہم میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو لالکائی نے اصول اعتقاد اہل السنۃ میں روایت کیا۔

[شرح اصول الاعتقاد: ۲۰۰۱]

الحدیث التاسع والاربعون بعد المائۃ: عن صلۃ بن زفر قال کان علی رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالی عنه اذا ذکر ابو بکر رضی الله تعالی عنه قال السباق تذکرون والذی نفسی بیده ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا ابو بکر رضی الله تعالی عنه اخرجه الطبرانی فی الاوسط واورده الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع۔

حدیث 149۔ حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ لوگوں کو فرماتے تم سباق یعنی بہت زیادہ سبقت پانے والے کا ذکر کر رہے ہو۔ قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ہم نے کبھی بھی کسی خیر کو نہ کیا مگر حضرت صدیق اکبر اس میں ہم پر سبقت لے گئے۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور حافظ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۷۱۶۸)

الحدیث الخمسون بعد المائة: عن صلة بن زفر عن علی رضی الله تعالی عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه ابن السمان فی الموافقة واورده المحب الطبری فی ریاض النضرة۔

حدیث 150۔ اسی کی مثل ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کی ہے محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کی ہے۔ (جامع الاحادیث: ۳۳۳۲۱)

الحدیث الحادی والخمسون بعد المائة: عن علی بن الحسین زین العابدین عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم قال کنت مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذ طلع ابو بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرهما اخرجه الترمذی فی جامعه قال وقد روی هذا الحدیث عن علی رضی الله تعالی عنه من غیر هذا الوجه وفی الباب عن انس و ابن عباس انتهی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 151۔ حضرت علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا "میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے (مجھے فرمایا) یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ لیکن اے علی! تم انہیں نہ بتانا۔ اس کو امام ترمذی نے جامع الترمذی میں روایت فرمایا ہے اور فرمایا یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور بھی طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایتیں ہیں۔ (امام ترمذی کا کلام ختم ہوا)۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۵)

الحدیث الثانی والخمسون بعد المائۃ: عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ زین العابدین عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ طلع ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال یا علی ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ ما خلا النبیین والمرسلین ممن مضی فی سالف الدھر وغابرہ یا علی لا تخبرھما بمقالتی ھذہ ما عاشا قال علی فلما ماتا حدثت الناس بذلک اخرجہ العشاری۔

حدیث 152۔ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے اور ان (جعفر) کے دادا حضرت زین العابدین سے اور زین العابدین حضرت علی رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اسی اثناء میں شیخین کریمین آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی! یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ گزشتہ اور آنے والے زمانے کے تمام جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان کے جیتے جی میری یہ بات انہیں نہ بتانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ دونوں دنیا سے پردہ فرما گئے تب میں نے لوگوں کو یہ حدیث بیان کی۔ اس کو عشاری نے روایت کیا ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق ص ۳۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثالث والخمسون بعد المائۃ: عن جعفر ن الصادق عن ابیہ الباقر ان علیا رضی اللہ تعالٰی عنہم وقف علی عمر ابن الخطاب قد سجی وقال ما اقلت الغبراء ولا اظلت الخضراء احدا احب الی ان القی اللہ بصحیفتہ من ھذا المسجی اوردہ صاحب الصواعق المحرقۃ فی صواعقہ فی الفصل الاول من باب الثالث حدیث قال قد صح عن مالک عن جعفر ن الصادق عن ابیہ الباقر الی آخرہ۔

حدیث 153۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کفن جسد شدہ مبارک کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: عرش بریں کے نیچے اور فرش زمین کے اوپر اس مرد مکفون کی مثل کوئی شخص ایسا نہیں جس کا نامہ اعمال لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا مجھے ان کی نسبت زیادہ محبوب۔ اس کو ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ باب ثالث کی فصل اول میں بیان کیا اور کہا یہ سند امام مالک از جعفر صادق از حضرت باقر سے ہے۔
(الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۷)

الحدیث الرابع والخمسون بعد المائۃ: عن الامام ابی حنیفۃ قال حدثنا ابو جعفر محمد الباقر قال جاء علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ حین طعن فقال رحمک اللہ فو اللہ ما فی الارض احد کنت القی اللہ بصحیفتہ احب الی منک اخرجہ الامام محمد بن الحسن الشیانی فی کتاب الآثار لہ۔

حدیث 154۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں ابو جعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا "اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم! زمین میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ آپ کے مقابلے میں جس کا صحیفہ (اعمال نامہ) لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا زیادہ پسند ہو۔ اس کو امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الآثار میں روایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہے۔(اطراف المسند المعتلی:٦٤٣٦)

الحديث الخامس والخمسون بعد المائة : عن محمد بن الحسن عن الامام ابي حنيفة عن الامام محمد الباقر عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه عبد الله بن ...... البلخي في مسند الامام ابي حنيفة۔

حدیث 155۔اسی کی مثل امام محمد کی روایت عبد اللہ بن خسرو بلخی نے مسند امام ابو حنیفہ میں ذکر کی ہے۔(جامع المسانید)

الحديث السادس والخمسون بعد المائة : عن ابي عبد الرحمن المقدئى عن الامام ابي حنيفة عن الامام محمد الباقر عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ ايضاً اخرجه عبد الله بن ..... البلخي في مسند الامام ابي حنيفة۔

حدیث 156۔اسی کی مثل عبد اللہ بن خسرو۔بلخی نے مسند امام ابو حنیفہ میں عن ابی عبد الرحمن عن الامام ابی حنیفہ نے بھی روایت ذکر کی ہے۔(مسند امام اعظم لابن خسرو:١٠١٩)

الحديث السابع والخمسون بعد المائة : عن الحمانى عن الامام ابي حنيفة عن الامام محمد الباقر عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ ايضاً اخرجه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده۔

حدیث 157۔اسی کی مثل حافظ طلحہ بن محمد نے مسند امام ابی حنیفہ میں عن الحمانی عن الامام ابی حنیفہ بھی روایت کی ہے۔(جامع المسانید)

الحديث الثامن والخمسون بعد المائة : عن ابي عبد الرحمن عن الامام ابي حنيفة عن الامام محمد الباقر عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ ايضاً اخرجه الحافظ طلحة بن محمد في مسنده ايضاً۔

حدیث 158۔اسی کی مثل محدث مذکور نے کتاب مذکور میں عن ابی عبد الرحمن عن الامام ابی حنیفہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روایت کی ہے۔(جامع المسانید)

الحدیث التاسع والخمسون بعد المائة: عن الامام ابی حنیفة عن الامام ابی جعفر محمد الباقر قال ابو حنیفة رضی اللہ تعالی عنه اتیته ای باقر فسلمت علیه فقلت له یرحمک اللہ هل شهد علی رضی اللہ تعالی عنه موت عمر رضی اللہ تعالی عنه فقال سبحان اللہ و لیس القائل ما احد من الناس احب الی من آن القی اللہ بصحیفته من هذا المسجی ثم زوجه بنته رضی اللہ تعالی عنها لولا انه اهلا کان یزوجها ایاه و کانت اشرف کناء العالمین جدها رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم وابوها علی ذو الشرف المنقبة فی الاسلام و امها فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم واخواها الحسن والحسین رضی اللہ تعالی عنهما سیدا شباب اهل الجنة وجدتها خدیجة رضی اللہ تعالی عنها اخرجه الحافظ محمد بن المظفر فی مسند الامام ابی حنیفة۔

حدیث 159۔امام ابوحنیفہ نے فرمایا میں نے امام ابوجعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات پر حاضر ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا یا سبحان اللہ (آپ کے علاوہ) یہ بات کہنے والا کوئی اور نہ تھا کہ میں تمام لوگوں میں اس مکفون کا صحیفہ لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوناز یادہ پسند کرتا ہوں پھر علی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے عقد میں اپنی شہزادی کو بھی دیا تھا۔اگر حضرت عمر اس کام کے اہل نہ ہوتے تو حضرت علی کیونکر اپنی بیٹی کی شادی ان سے کرتے حالانکہ آپ کی شہزادی دختران زمانہ میں بزرگی والی ہیں کے نانا اللہ کے رسول ﷺ جنکے والد گرامی اسلام میں بڑی شان والے مولی علی جن کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ جن کے بھائی سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم جنتی نوجوانوں کے سردار جن کی نانی جان سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا۔اس کو حافظ محمد بن مظفر نے مسند امام ابوحنیفہ میں روایت کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(جامع المسانید)

الحدیث الستون بعد المائۃ: عن الامام ابی حنیفۃ عن ابی جعفر محمد ن الباقر رضی اللہ تعالٰی عنہ عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ القاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی فی مسند الامام ابی حنیفۃ واخرج ھذہ الاحادیث السبعۃ العلامۃ الخوارزمی فی جامع مسانید الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی۔

حدیث 160۔اسی کی مثل قاری ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے مسند امام ابوحنیفہ میں روایت کی۔ان سات حدیثوں کو علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے جامع مسانید امام ابی حنیفہ میں بھی روایت کیا ہے۔

(جامع المسانید)

الحدیث الحادی والستون بعد المائۃ: عن الحارث الاعور عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین ما خلا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی اخرجہ الترمذی فی جامعہ۔

حدیث 161۔حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ مولی علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا ابو بکر و عمر انبیاء و مرسلین کے سوا سب اگلے پچھلے سب جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں لیکن اے علی! آپ انہیں نہ بتائیے گا۔

(جامع الترمذی)۔(سنن ترمذی:۳۶۶۶)

الحدیث الثانی والستون بعد المائۃ: عن الحارث عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیهم التسلیمات والصلوات لا تخبر هما یا علی ما داما حیین اخرجه ابن ماجة فی سننه۔

حدیث 162۔حارث اعور مولی علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر وعمر انبیاء و مرسلین کے علاوہ سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔اے علی! جب تک یہ زندہ ہیں انہیں اس بات سے آگاہ نہ کیجئے گا۔اس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ:۹۵باب فضل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

الحدیث الثالث والستون بعد المائة: عن الشعبی عن علی رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال ابو بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبر هما اخرجه فی کشف الاستار عن زوائد البزار۔

حدیث 163۔امام شعبی مولی علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا "ابوبکر وعمر انبیاء ومرسلین کے اور تمام اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔اے علی! آپ ان کو اس بات سے باخبر نہ کیجئے گا۔اس کو کشف الاستار عن زوائد البزار میں روایت کیا۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار:۲۴۹۲مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

الحدیث الرابع والستون بعد المائة: عن زر بن جیش عن علی رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبر هما یا علی ما عاشا اخرجه ابو بکر فی ....۔

حدیث 164۔زر بن جیش مولی علی رضی اللہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ابوبکر وعمر سوا انبیاء اور رسل کے تمام اولین وآخرین جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔اے علی! ان کے جیتے جی آپ کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے یہ بات ان پر آشکارنہ ہو۔ اس کو ابو بکر نے الغیلا نیات روایت کیا۔

(الفوائد الشہیر بالغیلا نیات: ۳ باب حذان سید کھول اھل الجنۃ)

الحدیث الخامس والستون بعد المائۃ: عن زر بن جیش قال سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه یقول هذا القول خیر هذه الامة بعد نبیها صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اخرجه ابو نعیم۔

حدیث 165۔ زر بن جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے مولی علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا "اس امت میں نبی امت علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر سیدنا صدیق اکبر ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں" اس کو ابو نعیم نے روایت کیا۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۰۰ باب شعبہ بن حجاج)

الحدیث السادس والستون بعد المائۃ: عن ابی اسحاق قال سمعت علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه وهو علی منبر الکوفة خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و بعد ابی بکر عمر اخرجه ابو نعیم فی الحلیة

۔

حدیث 166۔ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا۔ لوگوں میں رسول اللہ کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں۔ اور حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۰۰ باب شعبہ بن حجاج)

الحدیث السابع والستون بعد المائۃ: عن ابی مطرف عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول سیدا کهول اهل الجنة ابو بکر و عمر اخرجه ابن عساکر فی تاریخه و اورده الحافظ السیوطی فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جمع الجوامع له في مسند علي رضي الله تعالى عنه۔

حدیث 167۔ حضرت ابومطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جنتی بوڑھوں کے سردار حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔
اس کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں روایت کیا۔ اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے جمع الجوامع مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بیان فرمایا۔ (جمع الجوامع: ۲۳۲، تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۶۹)

الحديث الثامن والستون بعد المائة : عن موسى بن شداد قال سمعت عليا رضي الله تعالى عنه افضلنا ابوبكر رضي الله تعالى عنه اورده المحب الطبري في رياض النضرة۔

حدیث 168۔ حضرت موسیٰ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا "ہم میں سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۶۳)

الحديث التاسع والستون بعد المائة : عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال اني لواقف في قوم فدعوا الله لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه وقد وضع على سريره اذا رجل من خلفي قد وضع مرفقه على منكبي يقول يرحمك الله ان كنت لارجوا ان يجعلك الله مع صاحبيك لاني كثيرا ما كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول كنت وابو بكر و عمر وفعلت وابو بكر و عمر و انطلقت انا و ابو بكر و عمر وان كنت لارجوا ان يجعلك الله معهما فالتفت فاذا علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه اخرجه الامام البخاري في صحيحه في مناقب ابي بكر رضي الله تعالى عنه۔

حدیث 169۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چارپائی پر رکھا گیا تھا اور لوگ آپ کے لیے دعا کر رہے تھے اچانک میرے پیچھے سے کسی شخص نے اپنی کلائی میرے کندھے پر رکھدی اور وہ کہہ رہا تھا اے عمر! اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں یعنی حضور نبی کریم علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کے ساتھ کر دے گا کیونکہ میں نے بہت مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں اور ابوبکر اور عمر تھے۔ اور میں ﷺ ابوبکر اور عمر نے جہاد کیا۔ میں ﷺ ابوبکر و عمر ﷺ چلے۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ میں روایت فرمایا ہے۔

(صحیح بخاری: ۳۶۷۷)

الحدیث السبعون بعد المائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال وضع عمر ابن الخطاب علی سریرہ فتکتنفہ الناس یبکون ویدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فیہم فلم یر عنی الا رجل اخذ منکبی فاذا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فترحم علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک و ایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وحسبت انی کنت کثیرا اسمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ذہبت انا و ابو بکر و عمر دخلت انا و ابو بکر و عمر خرجت انا و ابو بکر و عمر اخرجہ الامام البخاری فی مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث 170۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تختہ رخصت رکھا گیا تو لوگ رونے لگے اور آپ کو اٹھائے جانے سے پہلے یعنی آپ پر نماز پڑھنے لگے میں بھی ان میں موجود تھا مجھے کسی شے نے خوفزدہ نہ کیا سوا اس مرد کے کہ جس نے میرے کندھے کو پکڑا (میں نے دیکھا) تو وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دعا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی اور کہا اے عمر! آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ آپ کی نسبت جس کا عمل لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا محبوب ہو۔ قسم بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ کو آپ ﷺ کے دونوں صاحبوں کی معیت میں کر دے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بہت مرتبہ سنا ہے کہ میں ابو بکر اور عمر گئے میں ابو بکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں ابو بکر اور عمر خارج ہوئے۔ اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے مناقب عمر رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۶۸۵)

الحدیث الحادی والسبعون بعد المائة: عن ابن عباس عن علی رضی اللہ تعالی عنهم بنحو هذا اللفظ اخرجه مسلم فی صحیحه من طریق اسحاق بن ابراهیم و اخرج مسلم هذا الحدیث ایضاً من طریق سعید بن عمرو الا شعبی وابی الربیع العتکی وبای کریب محمد بن العلاء ثلاثتهم عن ابن المبارک عن عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس و سنورد هذه الاسانید الثلاثة فی العز هذا القسم انشاء اللہ تعالی۔

حدیث 171۔ اسی کی مثل امام مسلم رحمہ اللہ نے اسحاق بن ابراہیم کے طریق سے روایت کی ہے۔ امام مسلم نے اسے سعید بن عمرو کے طریق سے بھی روایت کیا ہے مگر یہ کہ شعبی، ابو الربیع العتکی اور ابو کریب محمد بن العلاء ان تینوں نے عن ابن المبارک عن عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم ان تینوں سندوں کو اس قسم کے آخر میں بیان کریں گے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۹)

الحدیث الثانی والسبعون بعد المائة: عن ابن عباس عن علی رضی اللہ تعالی عنهم بنحو هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابن ماجة فی سننه۔

حدیث 172۔ اسی کی مثل ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۹۸)

الحدیث الثالث والسبعون بعد المائة: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ تکتنفہ الناس یدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فیہم فلم یرعنی الا رجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت فاذا ھو علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فترحم علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن لیجعلک اللہ مع صاحبیک وذلک انی کنت اکثر ان اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول فذھبت انا و ابو بکر و عمر . ودخلت انا و ابو بکر و عمر . وخرجت انا و ابو بکر و عمر ان کنت لاظن لیجعلنک اللہ معہما اخرجہ الامام احمد فی مسندہ۔

حدیث 173۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بستر پر رکھا گیا تو لوگ آپ کے اٹھائے جانے سے پہلے بھی آپ پر نماز پڑھنے لگے۔ میں بھی ان میں موجود تھا مجھے کسی شے نے خوفزدہ نہیں کیا سوا اس مرد کے جس نے پیچھے سے میرا کندھا پکڑا تھا میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا اے عمر! آپ نے اپنے پیچھے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ جس کا علم لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا آپ کے عمل سے زیادہ محبوب ہو اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کی رفاقت عطا فرما دے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت مرتبہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں ابوبکر اور عمر گئے میں۔ ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں ابوبکر اور عمر باہر آئے مجھے یقین ہے کہ اللہ آپ کو تو ان دونوں کے ساتھ کر دے گا۔

(مسند امام احمد: ۸۹۸ ج ۱ ص ۱۱۲)

الحدیث الرابع والسبعون بعد المائۃ : عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت فی الناس فترحم علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین وضع علی سریرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فجاء رجل من خلفی فوضع یدہ علی منکبی فترحم علیه وقال ما من احد القی اللہ بمثل عمله احب الی منه وان کنت لاظن لیجعلنک اللہ مع صاحبیک فانی کنت کثیرا اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یقول قلت انا و ابو بکر و عمر و فعلت انا و ابو بکر و عمر فظننت ان اللہ یجعلک معهما فاذا هو علی رضی اللہ تعالی عنه اخرجه اللالکائی فی کتابه اصول اعتقاد اهل السنة۔

حدیث 174۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں لوگوں میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تختۃ الوداع پر رکھ کر آپ کے لئے دعائے رحمت کی گئی ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا کوئی شخص ایسا نہیں کہ (ان عمر بن خطاب) کے عمل کی نسبت جس کا عمل لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا زیادہ محبوب ہو۔ مجھے گمان ہے کہ اے عمر اللہ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "میں نے ابو بکر نے اور عمر نے کہا مجھے گمان ہے کہ اللہ آپ کو ان کے ساتھ کر دے گا میں نے مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔ اسے لالکائی نے اعتقاد اہل السنۃ میں روایت کیا ہے۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۴۵۴)

الحدیث الخامس والسبعون بعد المائة: عن ابن عباس عن علی رضی اللہ تعالی عنهم الا اخبرکم بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قالوا بلی قال ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنهما وفی لفظ ثم عمر اخرجه ابن السمان و اوردہ الطبری فی ریاض النضرة۔

حدیث 175۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس ہستی کے بارے میں نہ بتاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ہیں؟ لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا وہ حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو ابن السمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے روایت کیا ہے، محب طبری نے اسے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔

(الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۲)

الحدیث السادس والسبعون بعد المائۃ : عن جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علیا دخل علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو مسجی فقال ما من احد احب الی ان القی اللہ بما فی صحیفتہ من ھذا المسجی اخرجہ الحاکم فی المستدرک۔

حدیث 176۔ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم کے پاس آئے جبکہ وہ مکفون تھے تو آپ نے کہا کوئی شخص ایسا نہیں جس کا عمل لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اس (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے اعمال نامہ سے زیادہ پسند ہو۔ (مستدرک حاکم: ۴۵۲۳)

الحدیث السابع والسبعون بعد المائۃ : عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال وضع عمر بن الخطاب بین المنبر والقبر فجاء علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی قام بین یدی فقال ثلاث مرات ثم قال رحمۃ اللہ علیک ما من خلق اللہ احد احب الی ان القاہ بصحیفتہ بعد صحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ھذا المسجی علیہ ثوبہ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند۔

حدیث 177۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر اور قبر کے درمیان رکھا گیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آئے حتی کہ سامنے کھڑے ہو گئے، پھر انھوں نے تین مرتبہ کہا: اے عمر اللہ کی آپ پر رحمت ہو مخلوق خدا میں سے کوئی ایسا نہیں کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس کا اعمال نامہ لے کر مجھے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اس صاحب کفن کے اعمال نامہ سے زیادہ پسند ہو۔ اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبداللہ بن احمد نے زوائد میں روایت کیا۔ (زوائد مسند امام احمد: ۸۶۶)

الحديث السابع والسبعون بعد المائة: عن ابي جحيفة قال كنت عند عمر وهو مسجى ثوبه وقد قضى نحبه فجاء علي رضي الله تعالى عنه فكشف ثوبه الثوب عن وجهه ثم قال رحمة الله عليك يا باحفص فو الله ما بقي بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احد احب الي ان القى الله بصحيفته منك اخرجه عبد الله بن احمد في زوائد المسند ايضاً وهذا الحديث اخرجه غير من روينا عنه كالترمذي وابن جرير وابي عوانة وابن ابي عاصم كما قال الحافظ السيوطي في جمع الجوامع۔

حدیث 177 (مخطوط میں یہ روایت اسی رقم کے تحت درج ہے۔)۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا درحالیکہ آپ کو آپ کے کپڑے میں کفن دیا گیا تھا اور آپ روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آئے ان کے چہرے سے کفن ہٹایا پھر فرمایا۔ اے ابوحفص آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں رہا کہ آپ کے مقابلے میں جس کا صحیفہ لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا زیادہ پسندیدہ ہو۔ اس کو عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں روایت کیا، ان کے علاوہ امام ترمذی، ابن جریر، ابوعوانہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں وضاحت کی ہے۔ (زوائد مسند امام احمد: ۸۶۷)

الحديث الثامن والسبعون بعد المائة: عن ابن عمر عن علي رضي الله تعالى عنهم قال افضل ائمتكم بعد نبيها صلى الله عليه وآله وسلم ابو بكر وعمر اخرجه ابن السمان واورده الطبري في رياض النضرة۔

حدیث 178۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں۔ آپ نے ارشاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہاری امت میں بعد نبی امت ﷺ کے سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو ابن السمان نے روایت کیا ہے، محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۶)

الحدیث التاسع والسبعون بعد المائۃ: عن ابن عمر قال قال علی رضی اللہ تعالٰی عنه وھل انا الا حسنۃ من حسنات ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنه اخرجه العشاری۔

حدیث 179۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہی ہوں۔ اس کو العشاری نے روایت کیا ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق للعشاری: ۲۹)

الحدیث الثمانون بعد المائۃ: عن قیس الخارفی قال سمعت علیا رضی اللہ تعالٰی عنه یقول سبق رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم وصلی ابو بکر وثلث عمر ثم خبطتنا او اصابتنا فتنۃ فما شاء اللہ اخرجه الامام احمد بن حنبل فی مسندہ۔

حدیث 180۔ حضرت قیس الخارفی نے کہا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے پھر حضرت ابوبکر گئے تیسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوئے پھر ہمیں فتنے نے آلیا تو جو اللہ چاہے گا (وہ ہوگا) اس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کیا۔ (مسند امام احمد: ۱۰۲۰)

الحدیث الحادی والثمانون بعد المائۃ: عن قیس الخارفی عن علی رضی اللہ تعالٰی عنه بمثل ھذا اللفظ اخرجه الامام احمد فی مسندہ ایضاً۔

حدیث 181۔ اس کی مثل امام احمد نے دوسری روایت بھی کی ہے۔ (مسند امام احمد: ۱۱۰۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی والثمانون بعد المائة : عن قیس لاخارنی قال سمعت علیا یقول علی المنبر سبق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی ابوبکر و ثلث عمر ثم خبطتنا او اصابتنا فتنة فکان ما شاء اللہ اخرجه عبد اللہ بن احمد فی زوائده۔

حدیث 182۔حضرت قیس خارنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بر سر منبر فرماتے ہوئے سنا کہ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ثانی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہم پھر ہم پر آزمائش آپڑی، ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔اس کو عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زوائد میں روایت کیا۔(زوائد امام احمد بن حنبل: ۲۴۱۔۲۴۴)

الحدیث الثالث والثمانون بعد المائة : عن عبد خیر عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه بمثل هذا اللفظ ایضاً و زاد فی العز یعفوا اللہ عمن یشاء اخرجه الامام احمد ایضاً

حدیث 183۔اسی کی مثل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبد خیر کی روایت ذکر کی ہے اس کے آخر میں یہ زائد ہے۔اللہ جسے چاہے گا معاف فرمائے گا۔(مسند امام احمد بن حنبل: ۸۹۵)

الحدیث الرابع والثمانون بعد المائة : عن عمرو بن سفیان قد خطب رجل یوم البصرة حین ظهر علی فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه هذا الخطیب الشحشح سبق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی ابو بکر و ثلث عمر ثم خبطتنا فتنة بعدهم یصنع اللہ ما یشاء اخرجه الامام احمد فی مسنده ایضاً۔

حدیث 184۔عمرو بن سفیان نے کہا کہ جس دن حضرت علی بصرہ میں غالب آئے تو ایک شخص نے اپنی مرضی سے خطبہ دیا اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ خطیب بغدادی و کنجوس ہے حقیقت یہ ہے کہ اولاً حضور علیہ السلام افضل ہیں ثانیاً حضرت ابوبکر اور ثالثاً حضرت عمر پھر ان کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر مصیبت آپڑی۔ اب اللہ جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔ اس کو بھی امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا۔ (مسند امام احمد بن حنبل: ۱۲۵۶)

الحدیث الخامس والثمانون بعد المائة: عن ابن ابی لیلی عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال خیر ھذہ الامة بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و خیرھا بعد ابی بکر عمر اخرجہ ابو نعیم فی الحلیة۔

حدیث 185۔ حضرت ابو لیلی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا اس امت میں بعد نبی اُمت علیہ السلام کے سب سے بہتر حضرت ابو بکر ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر ہیں۔ اس کو ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۰۱)

الحدیث السادس والثمانون بعد المائة: عن ابی البختری قال سمعت علیا رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لجبرئیل من یھاجر معی قال قال ابو بکر وھو یلی امتک من بعدک وھو افضلھا اخرجہ ابن عساکر وغربہ۔

حدیث 186۔ حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے مولی علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا میرے ساتھ کون ہجرت کرے؟ کہا ابو بکر اور یہی آپ کے بعد آپ کی امت کے ولی ہیں۔ یہی ساری امت میں افضل ہیں۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا اور غریب کہا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۸ ص ۱۶۸)

الحدیث السابع والثمانون بعد المائة: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقول سبق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ و ثلث عمر رضی اللہ تعالی عنہ ثم خبطتنا فتنة یعفوا اللہ فیھا عمن یشاء اخرجہ ابو السلیمان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 187۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اولاً رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے، ثانیاً حضرت ابوبکر اور ثالثاً حضرت عمر پھر ہمیں ایک جانچ نے پکڑ لیا اس میں اللہ جسے چاہے گا معاف فرمادے گا۔ اس کو ابوالسلیمان نے روایت کیا۔ (مسند امام احمد: ۱۰۲۰، مستدرک ج ۳ ص ۷۱)

الحديث الثامن والثمانون بعد المائة : عن علي رضي الله تعالىٰ عنه بمثل هذا اللفظ ايضاً و زاد فيه بعد ذكر عمر لا اذيتي بأحد فضلني على ابي بكر و عمر الا جلدته جلد المفترى خرجه ابن السمان في الموافقة و اورده هذه الاحاديث الثلثة المحب الطبرى في رياض النضرة ـ

حدیث 188۔ اسی کی مثل ابن السمان نے الموافقۃ میں روایت کی اس میں یہ زائد ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذکر کے بعد فرمایا اگر مجھے کسی ایسے شخص کے بارے خبر ہوئی جو مجھے شیخین پر فضیلت دے تو میں اسے بہتان تراش کی مقدار کوڑے لگاؤں گا۔ ان تین احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (السنۃ ابن ابی عاصم: ۱۲۱۹)

الحديث التاسع والثمانون بعد المائة: ....

حدیث 189۔ (یہ حدیث مخطوط میں نہیں ہے۔)

الحديث التسعون بعد المائة : عن علي رضي الله تعالىٰ عنه قال قبض رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على خير ما قبض عليه نبي من الانبياء ثم استخلف ابو بكر رضي الله تعالىٰ عنه فعمل بعمل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وبسنته ثم قبض ابوبكر رضي الله تعالىٰ عنه على خير ما قبض عليه احد و كان خير هذه الامة بعد نبيها صلى الله عليه وآله وسلم ثم استخلف عمر رضي الله تعالىٰ عنه فعمل بعملهما وسنتهما ثم قبض على خير ما قبض عليه احد وكان خير هذه الامة بعد نبيها وبعد ابي بكر رضي الله تعالىٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنه اخرجه ابن شيبة۔

حدیث 190۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایاب انبیاء میں سے رسول اللہ ﷺ سب سے بہتر حالت پر دنیا سے لے جائے گئے۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ بنے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کار کے مطابق عمل کرتے رہے۔ پھر آپ سب سے بہتر حالت پر دنیا سے رخصت ہوئے اور اپ اس امت میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل تھے۔ پھر حضرت عمر خلیفہ بنے اور ان دونوں صاحبوں کے نقش قدم پر چلتے رہے پھر سے سے بہتر حالت میں دنیا سے گئے۔ بعد رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے آپ ساری امت میں سے افضل تھے۔ اس کو ابن شیبہ نے روایت کیا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ:۳۸۲۰۸)

الحديث الحادى والتسعون بعد المائة: عن علی رضی الله تعالی عنه قال خير هذه الامة ابو بكر و عمر رضی الله تعالى عنهما ثم الله اعلم بخياركم اخرجه الدار قطنی فی الافراد۔

حدیث 191۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس امت کے سب سے بہتر مرد حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں پھر اللہ تم میں سے زیادہ بہتر کو زیادہ جانتا ہے۔ اس کو دارقطنی نے افراد میں روایت کیا ہے۔(الاطراف الافراد۳۲۹:)

الحديث الثانى والتسعون بعد المائة: عن علی رضی الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه الاصبهانی فی الحجة۔

حدیث 192۔ اسی کی مثل اصبہانی نے حجۃ میں روایت کیا ہے۔(الحجۃ فی بیان المحجۃ:۳۲۵)

الحديث الثالث والتسعون بعد المائة: عن علی رضی الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه ابن عساكر فی التاريخ۔

حدیث 193۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کی۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۵۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الرابع والتسعون بعد المائة : عن علي رضي الله تعالى عنه قال ما مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى عرفنا ان افضلنا بعده ابو بكر رضي الله تعالى عنه وما مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى عرفنا ان افضلنا بعد ابي بكر عمر رضي الله تعالى عنه وما مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى عرفنا ان افضلنا بعد عمر رجل آخر لم يسمه يعني عثمان اخرجه ابن ابي عاصم۔

حدیث 194۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام دنیا سے تشریف نہ لے گئے تھے کہ ہم پہچان چکے تھے کہ آپ کے بعد ہم میں سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں اور حضرت ابو بکر دنیا سے رخصت نہ ہوئے حتیٰ کہ ہم جان چکے تھے کہ ان کے بعد ہم سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات نہ ہوئی حتیٰ کہ ہمیں علم ہو چکا تھا کہ ان کے بعد ہم میں سب سے افضل ایک شخص ہیں۔جن کا نام حضرت علی نے بیان نہیں کیا یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔اس کو ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔(السنۃ ابن ابی عاصم:۱۰۰۰)

الحديث الخامس والتسعون بعد المائة : عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ اخرجه ابن النجار۔

حدیث 195۔اسی کی مثل ابن النجار نے روایت کیا ہے۔(من وافق اسمہ اسم ابیہ لازدی:۲۱)

الحديث السادس والتسعون بعد المائة : عن علي رضي الله تعالى عنه قال ان اكرم الخلق من هذه الامة على الله بعد نبيها وارفعهم درجة ابو بكر رضي الله تعالى عنه لجمعه القرآن بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقيامه بدين الله مع قديم سوابقه وفضائله اخرجه الزوزني و اورد هذه الاحاديث السبعة الحافظ السيوطي في جمع الجوامع في مسند علي رضي الله تعالى عنه۔

حدیث 196۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ اللہ کے ہاں بعد رسول اللہ کے مخلوق میں سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیادہ عزت اور علو مرتب جس ہستی کا نام ہے وہ حضرت ابو بکر ہیں کیونکہ آپ نے حضور علیہ السلام کے بعد قرآن جمع کیا اور اللہ کے دین کی حفاظت کی۔ مزید یہ کہ آپ کی اس کے علاوہ بھی اولیات اور فضائل ہیں۔ اس کو زوزنی نے روایت کیا۔ ان سات احادیث کو حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے "جمع الجوامع مسند علی" میں بیان کیا ہے۔

الحدیث السابع والتسعون بعد المائۃ: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعاً خیر امتی بعدی ابی بکر و عمر اخرجہ ابن عساکر و اوردہ السیوطی فی جمع الجوامع فی حرف الخاء۔

حدیث 197۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے امت میں میرے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور علامہ سیوطی نے جمع الجوامع حرف الخاء میں ذکر کیا ہے۔

(جمع الجوامع: ۱۲۳۴۶، تاریخ دمشق ج ۶۲ ص ۳۲۷)

الحدیث الثامن والتسعون بعد المائۃ: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال ما ولی فی الاسلام ازکی ولا اطہر ولا افضل من ابی بکر و عمر اخرجہ الدیلمی۔

حدیث 198۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام میں ابو بکر و عمر سے بڑھ کر اتنا ستھرا، پاکیزہ اور افضل کوئی حاکم نہیں بنا۔ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔ (الدیلمی ج ۴ ص ۱۱۸، رقم: ۶۳۶۶، تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۹۶)

الحدیث التاسع والتسعون بعد المائۃ: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن عساکر و اوردھما الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع فی حرف المیم۔

حدیث 199۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے روایت کی ہے۔ ان دونوں احادیث کو حافظ سیوطی نے جمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجوامع حرف میم میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۹۶، جمع الجوامع: ۱۵۲۰)

الحدیث الموفی للمائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی نازلت ربی فیک فاتی ان یقدم الا ابا بکر اخرجہ ابن النجار۔

حدیث 200۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں نے اپنے رب سے تمہارے بارے بات چیت کی تو اللہ نے اس سے انکار کر دیا کہ سوا ابو بکر کے کسی کو آگے بڑھائے۔ اس کو ابن النجار نے روایت کیا۔ (جامع الاحادیث: ۳۴۰۰۰)

الحدیث الحادی بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سألت اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر اخرجہ الخطیب۔

حدیث 201۔ حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں نے اپنے رب سے تین مرتبہ تمہیں مقدم کرنا کا کہا لیکن اس نے ابو بکر کے علاوہ کسی کی تقدیم کا انکار فرما دیا اس کو خطیب نے روایت کیا۔ (تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۲۱۳، رقم: ۵۹۲۱ ترجمہ عمر بن محمد بن الحکم)

الحدیث الثانی بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ اخرجہ الدیلمی۔

حدیث 202۔ اسی کی مثل دیلمی نے روایت کی ہے۔ (الدیلمی ج ۵ ص ۲۸۹، رقم: ۸۲۱۲)

الحدیث الثالث بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 203۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے روایت کی ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۴۵ ص ۳۲۲)

الحدیث الرابع بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحو ھذا اللفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایضاً اخرجه الدار قطنی۔

حدیث 204۔ اسی کی مثل جوزی نے روایت کی ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۶۶)

الحدیث الخامس بعد المائتین: ---------------------

حدیث 205۔ اسی کی مثل درقطنی نے روایت کی ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۶۶)

الحدیث السادس بعد المائتین: عن علی رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سألت الله عزوجل ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر رضی الله تعالٰی عنه خرجه الحافظ السلفی فی المشیخة البغدادیة۔

حدیث 206۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے تین مرتبہ تمہاری تقدیم کا سوال کیا لیکن اللہ تعالٰی نے ابوبکر کے سوا کسی اور کو مقدم کرنے کا مجھ پر انکار فرمادیا۔ اس کو حافظ سلفی نے مشیخۃ البغدادیہ میں روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۰۲، ج ۱ ص ۲۱۸)

الحدیث السابع بعد المائتین: عن علی رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ی اعلی نازلت الله فیک ثلاثا فابی ان یقدم الا ابی بکر رضی الله تعالٰی عنه اخرجه صاحب الفضائل وقال غریب و اوردها المحب الطبری فی ریاض النضرة ثم قال صاحب الریاض وهذا الحدیث مع غرابته یعضد بما تقدم عن الاحادیث الصحیحة فیستدل بها علی صحته لشهادة الصحیح لمعناه انتهی۔

حدیث 207۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے علی! میں نے اللہ سے تین بار تمہارے تقدیم کے بارے عرض کیا لیکن اس نے ماسوا ابوبکر کی تقدیم کا انکار فرمادیا۔ اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب الفضائل نے روایت کیا اور غریب کہا۔ ان دونوں حدیثوں کو محب طبری نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔ اور کہا کہ یہ حدیث اگرچہ غریب ہے لیکن پہلے جو احادیث صحیحہ گزری ہیں ان کی مدد سے تقویت پاتی ہے۔ ان احادیث کی وجہ سے اس کی صحت پر بھی استدلال کیا جائے گا کیونکہ وہ اس کے معنیٰ کی تائید کر رہی ہیں۔ طبری کا کلام ختم ہوا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۱۷)

الحدیث الثامن بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضلنا حدیثا اخرجہ العشاری۔

حدیث 208۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم میں سب پر افضل ہیں اسکو محدث العشاری نے روایت کیا۔ (فضائل ابی بکر صدیق للعشاری: ۲۷)

الحدیث التاسع بعد المائتین: عن عطیۃ العوفی قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لو اتیت برجل یفضلنی علی ابی بکر و عمر لعاقبتہ مثل حد الزانی اخرجہ العشاری۔

حدیث 209۔ عطیہ عوفی نے فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر میرے پاس کسی ایسے شخص کو لایا گیا جو مجھے سیدنا ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہوگا تو میں اسے زانی والی سزا دوں گا۔ اس کو عشاری نے روایت کیا۔ (فضائل ابی بکر صدیق: ۴۰)

الحدیث العاشر بعد المائتین: عن الحکم بن جحل قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا جلدتہ جلد المفتری اخرجہ ابن ابی عاصم۔

حدیث 210۔ حکم بن جحل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے بھی مجھے شیخین پر فضیلت دی میں اسے بہتان تراش کی سزا کی مقدار کوڑے ماروں گا۔ اسے ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ (السنۃ ابن ابی عاصم: ۱۰۱۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الحادی عشر بعد المائتين: عن الحكم بن جحل بنحو هذا اللفظ اخرجه خيثمة۔

حدیث 211۔ اسی کی مثل خیثمہ نے روایت کی ہے۔ (جامع الاحادیث: ۳۴۰۶۵)

الحديث الثانی عشر بعد المائتين: عن الحكم بن جحل بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه ابو عمر و اورده فی الرياض النضرة۔

حدیث 212۔ اسی کی مثل ابوعمرو نے روایت کی اور محب طبری نے اسے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔ (الاستیعاب ج ا ص ۲۹۷، الریاض النضرہ ج ا ص ۱۸۸)

الحديث الثالث عشر بعد المائتين: عن الحسن بن كثير عن ابيه قال اتى عليا رضی الله تعالىٰ عنه رجل فقال انت خير الناس فقال ما رأيت النبی صلى الله عليه وآله وسلم قال لا قال ما رأيت ابا بكر رضی الله تعالىٰ عنه قال لا قال ما رأيت عمر رضی الله تعالىٰ عنه قال لا قال اما لو قلت انك رأيت النبی صلى الله عليه وآله وسلم لقتلتك ولو قلت انك رأيت ابا بكر و عمر رضی الله تعالىٰ عنهما لجلدتك اخرجه الجوهری۔

حدیث 213۔ حسن بن کثیر اپنے والد سے راوی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا آپ سب لوگوں میں بہتر ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے ان لوگوں میں حضور علیہ السلام کو بھی مراد لیا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا۔ کیا تم نے حضرت ابوبکر کو مراد لیا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تم نے حضرت عمر کو مراد لیا ہے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تم کہتے کہ میں نے حضور علیہ السلام تو مراد لیا ہے تو میں تمہیں قتل کر دیتا اور اگر تم کہتے کہ تم نے شیخین کو مراد لیا تو میں تمہیں کوڑے لگاتا۔ اسے جوہری نے روایت کیا ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق للعشاری: ۴۲)

الحديث الرابع عشر بعد المائتين: عن جعفر بن محمد عن ابيه قال بينما علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ تعالٰی عنہ بالکوفۃ اذ قال لہ رجل یا خیر الناس فقال ھل رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا قال ھل رأیت ابا بکر قال لا قال ھل رأیت عمر قال لا قال اما لو قلت انک رأیت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لضربت عنقک ولو قلت انک رأیت ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما لا وجعتک خرجہ ابن السمان فی الموافقۃ واوردہ الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 214۔ جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے راوی انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے درس اثنا ایک شخص آیا اور آپ کو کہا یا خیر الناس! اے لوگوں میں بہتر آپ نے فرمایا کیا تم نے (لوگوں میں) رسول اللہ ﷺ کو بھی مراد لیا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا حضرت ابوبکر کو؟ کہا نہیں، فرمایا حضرت عمر کو؟ کہا نہیں فرمایا تو سنو اگر تم نے رسول اللہ ﷺ کو مراد لیا ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا اور اگر تم نے شیخین کا قصد کیا ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔ اس کو ابن السمان نے الموافقہ میں اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۳۸)

الحدیث الخامس عشر بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سبق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصلی ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ وثلث عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد خبطتنا فتنۃ فھو ما شاء اللہ فمن فضلنی علی ابی بکر و عمر فعلیہ حد المفترین من الجلد واسقاط الشھادۃ اخرجہ الخطیب فی تلخیص المتشابہ۔

حدیث 215۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ سب سے اول حضور علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوئے دوسرے نمبر پہ حضرت ابوبکر تیسرے نمبر پہ حضرت عمر ان کے بعد ہم آزمائش پڑی تو اس میں جو اللہ چاہے گا ہوگا۔ جس نے مجھے شیخین پر فضیلت دی اس پہ بہتان باندھنے کی سزا کی مقدار کوڑے ہیں اور وہ گواہی دینے کے قابل نہیں۔ اس کو خطیب نے (تلخیص المتشابہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں روایت کیا۔(تلخیص المتشابہ:۶۲۲)

الحدیث السادس عشر بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ خطب خطبۃ طویلۃ وقال فی آخرھا واعلموا ان خیر الناس بعد نبیھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذو النورین ثم انا وقد رمیت بھا فی رقابکم وراء ظھورکم فلا حجۃ لکم علی اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 216۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل خطبہ دیا اس کے آخر میں فرمایا، یادرکھو! لوگوں میں ان کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر خبردار! میں نے یہ بات تمہارے آمنے سامنے بیان کردی ہے نہ کہ پس پشت اب مجھ پر تمہاری کوئی حجت باقی نہ رہی اس کو ابن السمان نے الموافقہ میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ص ۲۲ باب ذکر ثناء ابن عباس علی الاربعۃ)

الحدیث السابع عشر بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعینی کھاتین والافعمیتا وسمعتہ باذنی ھاتین والاضمتا ھما یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکی و........ ابی بکر ثم عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ خرجہ ابو القاسم بن طبابۃ۔

حدیث 217۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ کو اپنی ان دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ دیکھا ہو تو اندھی ہو جائیں اپنے ان دونوں کانوں سے سنا نہ سنا ہو تو بہرے ہو جائیں۔ آپ فرمارہے تھے: اسلام میں کوئی مولود ابو بکر و عمر سے ستھرا اور پاکیزہ پیدا نہیں ہوا W۔ اس کو ابو القاسم بن طبابہ نے روایت کیا۔(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۹۶)

الحدیث الثامن عشر بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ما مات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی عرفنا ان افضلنا بعدہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ وما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی علمنا ان افضلنا بعد ابی بکر عمر وما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی عرفنا ان افضلنا بعد عمر رجل العز ولم یسمہ خرجہ الحافظ السلفی و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ صاحب ریاض النضرۃ فی ریاضہ۔

حدیث 218۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ السلام کے دنیا سے رخصت ہونے تک ہم پہچان چکے تھے کہ آپ علیہ السلام کے بعد ہم میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دنیا سے پردہ کرنے تک ہم اچھی طرح جان چکے تھے کہ ان کے بعد ہم میں سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت عمر کے ملک عدم کو سفر کرنے تک ہمیں معلوم ہو چکا تھا کہ ان کے بعد ہم میں سب سے افضل ایک معزز شخص ہیں حضرت علی ان کا نام بیان نہیں کیا۔ اس کو حافظ سلفی نے روایت کیا۔ اور ان تینوں احادیث کو محب طبری نے بھی ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔

(السنۃ ابن ابی عاصم:....

الحدیث التاسع عشر بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ طلع ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ وعمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھذان سید کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تخبرھما خرجہ الترمذی وقال حدیث غریب.

حدیث 219۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ اچانک حضرت ابوبکر و عمر آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ سب گزشتہ، آنے والے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان کو بتانا نہیں۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث غریب ہے۔ (ترمذی: ۳۶۲۶)

الحدیث العشرون بعد المائتین: عن علي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه ابو حاتم.

حدیث 220۔ اسی کی مثل ابو حاتم نے روایت کی ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۹۰۴)

الحديث الحادي والعشرون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه احمد لكنه قال سيدا كهول الجنة وشبابها بعد النبيين والمرسلين.

حدیث 221۔ اسی کی مثل امام احمد نے روایت کی ہے لیکن اس میں یہ زائد ہے جنتی بوڑھوں اور جوانوں کے سردار ہیں۔ (مسند امام احمد: ۶۰۲)

الحديث الثاني والعشرون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بنحو هذا اللفظ ايضاً اخرجه المخلص الذهبي ولم يقل شبابها وزاد قال علي رضي الله تعالى عنه فما اخبرت به حتى ماتا ولو كنا حيين ما حدثت به.

حدیث 222۔ اسی کی مثل مخلص ذہبی نے روایت کی اس میں جوانوں کا ذکر نہیں ہاں یہ زائد ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک وہ بقید حیات تھے میں نے یہ بات کسی کو نہ بتائی اور اگر وہ ابھی بھی زندہ ہوتے تو میں بیان نہ کرتا۔ (المخلصیات: ۲۰۰۵، ج ۳ ص ۶۶)

الحديث الثالث والعشرون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ طلع ابو بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما من مؤخر المسجد فنظر اليهما نظرا شديدا فصعد نظره فيهما وصوبه فالتفت الي وقال والذي نفسي بيده انهما سيدا كهول اهل الجنة الى

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخرہ بنحو الحدیث المتقدم رواہ الغیلانی۔

حدیث 223۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ اسی لمحے حضرت ابوبکر و عمر مسجد کے پیچھے سے آنکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بغور دیکھا ان کے پورے بدن پر اپنی نظر نگاہ دوڑائی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اس کے بعد پہلی حدیث ہی کی طرح مضمون ہے، غیلانی نے اسکو روایت کیا ہے۔ (الغیلانیات: ۳۰)

الحدیث الرابع والعشرون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو اللفظ المتقدم ایضاً اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ وزاد بعد قولہ الا النبیین والمرسلین یا علی ما شرقت شمس ولا غربت علی رجلین خیر منہما الا النبیین والمرسلین۔

حدیث 224۔ ابن السمان نے "الموافقۃ" میں اسی کی مثل روایت کی مگر اس میں الا النبیین والمرسلین کے بعد یہ زائد ہے۔ اے علی! انبیاء مرسلین کے علاوہ وہ ان سے افضل کسی دو شخصوں پر سورج نہ کبھی طلوع ہوا نہ کبھی غروب ہوا۔ (جامع الاحادیث: ۳۴۴۹۶)

الحدیث الخامس والعشرون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد اتی برجل ینقص ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وھو بالکوفۃ فقال یا قنبر ضرب عنقہ فقال یا امیر المومنین علی ما تضرب عنقی وانما غضبت لک قال فما ذاک ویلک قال انی رجل غریب ما صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولا علمت بمکان ھذین الرجلین منہ ولا منک وانما سمعت بعض من یغشاک یفضلک علیہما ویقول انہما ظلماک حقا و تقدماک فی امرک قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ او تعرف القوم الا باعیانی عند نظری الیہم فقال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واللہ ما تقدمانی الا بامر اللہ عزوجل و امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما ظلمانی ولولا انک اقررت بغربتک وقلۃ معرفتک لضربت عنقک ثم ان خطب خطبۃ طویلۃ وذکر فیھا ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہ واثنی علیھما وقال فی آخرھا واعلموا ان خیر الناس نبیھم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ابو بکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذو النورین ثم انا وقد رمیت بھا فی رقابکم وراء ظھورکم فلا حجۃ لکم علی وانا استغفر اللہ العظیم لی ولکم ولجمیع اخواننا اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 225۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے کہ ان کی بارگاہ میں ایک شخص لایا گیا جو شیخین کی تنقیص شان کرتا تھا آپ نے اپنے غلام سے فرمایا اے قنبر! اس کی گردن اڑا دو وہ شخص بولا اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر میری گردن مار رہے ہیں حالانکہ میں نے تو آپ کی خاطر غصہ کیا ہے۔آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو یہ کیا بات ہوئی؟ بولا میں تو ایک پردیسی شخص ہوں میں حضور علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے حضور علیہ السلام سے شیخین کی علو مرتبت سنا نہ آپ سے سنا ہاں میں نے کچھ ایسے لوگوں کو سنا ہے جو آپ کو ان دونوں پر فضیلت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان دونوں نے آپ کا حق مارا ہے اور آپ ہی کے کام میں آپ سے آگے بڑھے ہیں۔حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا اب تم ان کے مقام و مرتبے کو میرے منہ سے سن کر پہچان جاؤ گے۔کہ ان کی کیا شان ہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے ہی مجھ سے آگے بڑھے ہیں مجھ پر انہوں نے کوئی ظلم نہیں کیا اگر تم اپنی غریب الوطنی اور قلت معرفت کا اعتراف نہ کرتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا پھر آپ نے ایک طویل خطبہ دیا اس میں شیخین کا ذکر خیر کیا آخر میں فرمایا۔جان لو! لوگوں میں سب سے افضل ان کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔پھر حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ذوالنورین W ہیں۔یہ بات اب میں نے تمہاری گردنوں اور پیٹھوں پر ڈال دی ہے۔اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہیں مجھ پر کوئی حجت نہیں۔ میں اللہ العظیم سے اپنے لئے تمہارے لئے اور اپنے تمام بھائیوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا۔

(الریاض النضرۃ ص ۲۲ باب ذکر ما جاء متضمنا الدلالۃ علی خلافۃ الاربعۃ

الحدیث السادس والعشرون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ دکل علی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ حین طعنہ ابو لؤلؤۃ وھو یبکی فقال ما یبکیک یا امیر المومنین فقال ابکانی انی لا ادری این یذھب بی الی الجنۃ ام الی النار فقلت لہ ابشر فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سیدا کھول اھل الجنۃ ابو بکر وعمر اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ واور هذہ الاحادیث السبعۃ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 226۔ جب ابولولوء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئے۔ آپ رو رہے تھے۔ حضرت علی نے عرض کی اے امیر المومنین! کیا بات آپ کو رلا رہی ہے؟ ارشاد فرمایا مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ خبر نہیں مجھے جنت لے جایا جائے گا یا جہنم۔ حضرت علی نے کہا آپ کو تو خوشخبری ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جنتی بوڑھوں کے سردار ابوبکر و عمر ہیں ۔اس کو ابن السمان نے الموافقہ میں روایت کیا ہے۔ ان سات احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۹۰)

الحدیث السابع والعشرون بعد المائتین: عن ابراھیم قال قدم عبد اللہ مساء الکوفۃ وکان یفضل علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فبلغ ذالک علیا رضی اللہ تعالٰی عنہ فارسل الیہ فقال اتقتلو فقال اتقتل رجلا یدعوا الی حبک وحب اھل البیت فقال نادوا علیہ من قد بعد ثلاثۃ ایام فلیقتلہ فسیرہ الی المدائن اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 227۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن سبا کوفہ آیا وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتا تھا آپ نے اس کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا اس کو قتل کر دو اس نے کہا آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جو آپ کی اور اھل بیت کی محبت کی طرف بلاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے خلاف منادی کرا دو کہ جو شخص تین دن بعد اس پر قوت پائے اسے قتل کر دے پھر اس شخص کو مدائن کی طرف بھیج دیا گیا۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا۔

(الریاض النضرۃ ص ۱۹۰)

الحدیث الثامن والعشرون بعد المائتین : علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ بلغہ عن ابی السوداء انہ ینقص ابابکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فدعاہ ودعا بالسیف وھم بقتلہ ثم قال لا تساکنی ببلد ا فسیرہ الی المدائن اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 228۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ابو السوداء شیخین کی تنقیص شان کرتا ہے تو آپ نے اسے بلوایا اور تلوار بھی منگالی اور اس کے قتل کا ارادہ کیا پھر آپ نے فرمایا تو اس شہر میں میرے ساتھ نہ رک تو آپ نے اسے مدائن کی طرف بھیج دیا۔ اس کو ابن السمان نے الموافقۃ میں روایت کیا۔ ان تینوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۹۰)

الحدیث التاسع والعشرون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد قیل لہ لما اصیب الا تستخلف فقال لا استخلف ولکنی اترککم کما ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الا تستخلف فقال ان یعلم اللہ فیکم خیرا استعمل علیکم خیرکم فعلم اللہ فینا فاستعمل علینا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخرجه ابن السمان في الموافقة۔

حدیث 229 جن دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اس دوران آپ سے عرض کی گئی کیا آپ کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے فرمایا نہیں لیکن میں تمہیں ایسے ہی چھوڑوں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑا تھا۔ یہی بات ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا اگر اللہ تم میں بھلائی ظاہر فرمائے گا تو تم پر تمہارے بہتر کو خلیفہ بنا دے گا پھر اللہ نے ہم میں بھلائی ظاہر فرمادی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہماری خلیفہ بنا دیا۔ اسے ابن السمان نے الموفقہ میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۳۷)

الحديث الثلاثون بعد المائتين: عن علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انه قال اتركم فان يرد الله بكم خيرا يجمعكم على خيركم كما جمعنا بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على خيرنا اخرجه القلسعي و اوردها الطبري في رياض النضرة۔

حدیث 230۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایسے ہی چھوڑے جا رہا ہوں اگر اللہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تمہیں تم میں سے بہتر پر جمع فرمادے گا جیسا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم میں سے افضل پر جمع فرمادیا تھا۔ اس کو قلسعی نے روایت کیا۔ ان دونوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۸۵)

الحديث الحادي والثلاثون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه قال لا يفضلني احد على ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما الا وقد انكر حقي وحق اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورضي عنهم اخرجه ابن عساكر و اورده الحافظ السيوطي في جمع الجوامع۔

حدیث 231۔ حضرت امیر نے فرمایا جس نے مجھے شیخین پر فضیلت دی اس نے میرا اور رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنھم کے حق کا انکار کیا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا اور حافظ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۳۷۸، جامع الاحادیث: ۳۴۸۴۸)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد المائتین: عن علی بن الحسین زین العابدین قال فتی لعلی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ حین انصرف من صفین سمعتک تخطب یا امیر المومنین فی الجمعة تقول اللھم اصلحنا بما اصلحت بہ الخلفاء الراشدین فمن ...... فاعزو رقت عیناہ ثم قال ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما اما ما الھدی وشیخ الاسلام والمھتدی بھما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تبعھما ھدی الی صراط مستقیم فمن اقتدی بھما مرشد ومن تمسک بھما فھو من حزب اللہ وحزب اللہ ھم المفلحون اخرجہ اللالکائی۔

حدیث 232۔ حضرت علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس آئے تو ایک نوجوان نے آپ سے عرض کی اے امیر المومنین میں نے آپ کو خطبہ جمعہ میں یہ کہتے ہوئے سنا تھا۔ اے اللہ! ہمیں صالح کر دے اسی طرح جس طرح تو نے خلفاء راشدین کو صالح کیا انعام دیا، ان کی کیا شان تھی۔ پھر آپ کی کیفیت متغیر ہوگئی اور آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں پھر کہا ابو بکر و عمر ہدایت کے امام، شیوخ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ہدایت کا ذریعہ تام ہیں۔ جس نے ان کی اتباع کی اس کو سیدھی راہ کی ہدایت دی گئی۔ جس نے ان کی اقتدا کی اس کو حق کا راستہ دکھایا گیا۔ جس نے ان کو لازم پکڑا وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا۔ اور اللہ کا گروہ ہی دو جہاں میں سرخرو ہے۔ اس کو لالکائی نے روایت کیا۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۴۰۴)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد المائتین: عن علی زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ عن جدہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ھذا اللفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخرجه العشاری۔

حدیث 233۔ اسی کی مثل عشاری نے روایت کی ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق :۱۲)

الحدیث الرابع والثلاثون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال جاء رجل من قریش الی علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال یا امیر المومنین سمعتک تقول علی المنبر اللھم اصلحنی بما اصلحت بہ الخلفاء الراشدین بنحو اللفظ المتقدم الی آخرہ اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 234۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قریشی مرد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں نے آپ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا اے اللہ! ہمیں صالح کر دے اسی طرح جیسے تو نے خلفائے راشدین کو صالح کیا اس کے بعد مذکورہ حدیث والا مضمون ہے۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا ہے۔

الحدیث الخامس والثلاثون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد سئل عن ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما فقال کانا واللہ ...... ھدی راشدین مرشدین مفلحین منجحین خرجا من الدنیا احمصین اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ واوردھما فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 235۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شیخین کی بابت سوال کیا گیا، تو فرمایا اللہ کی قسم دونوں ہدایت پر تھے۔ ہدایت پانے والے ہدایت دینے والے فلاح پانے والے اور کامیاب بنانے والے تھے۔ دونوں دنیا سے قناعت شکم لے کر رخصت ہوئے۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (فضائل ابی بکر صدیق :۴۵)

الحدیث السادس والثلاثون بعد المائتین: عن الھمدانی عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قلت لعلی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ یا ابا الحسن من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الذی لانشک فیہ الحمد للہ ابو بکر بن ابی قحافۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قلت ثم من یا ابا الحسن قال الذی لانشک فیہ والحمد للہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ اخرجہ ابن شاھین

حدیث 236۔ حضرت حمدانی نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا وہ جن کے بارے ہمیں شک نہیں۔ الحمد للہ وہ حضرت ابوبکر ابن ابوقحافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ میں نے کہا اے ابوالحسن پھر کون؟ فرمایا وہ جن کے بارے ہمیں شک نہیں الحمد للہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو ابن شاہین نے روایت کیا ہے۔ (شرح مذاہب اہل سنۃ:۱۹۸)

الحدیث السابع والثلاثون بعد المائتین: عن عمار بن یاسر عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی عنہم اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 237۔ حضرت عمار نے یاسر رحضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ آپ نے فرمایا "جس کسی نے مجھے شیخین پر فضیلت دی اس نے میرے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حق کا انکار کیا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۳۷۸)

الحدیث الثامن والثلاثون بعد المائتین: عن ابن عباس عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہم قال ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ وضع عمر بن الخطاب علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون ویثنون ویصلون علیہ قبل ان یرفع وانا فیہم فلم یرعنی الا رجل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت فاذا ھو علی رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالٰی عنه فترحم علی عمر رضی الله تعالٰی عنه وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله تعالٰی بمثل عمله منک وایم الله ان کنت لاظن ان یجعلک الله مع صحبیک وذاک انی کنت کثیرا اسمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول جئت انا و ابو بکر و عمر و دخلت انا و ابو بکر و عمر و خرجت انا و ابو بکر و عمر فان کنت لارجوا واظن ان یجعلک الله معهما اخرجه مسلم فی صحیحه من طریق سعید بن عمرو الاشعثی۔

حدیث 238۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کو تختہ پر رکھا گیا تو آپ کے گرد لوگوں کا اجتماع ہوگیا وہ آپ کے لئے دعا و ثناء کر رہے تھے۔ چارپائی اٹھائے جانے سے پہلے ہی آپ پر نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان میں موجود تھا مجھے صرف اس شخص سے گھبراہٹ ہوئی جس نے میرے پیچھے سے میرا کندھا پکڑا میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کی اور کہا اے عمر! آپ نے کوئی ایسا اپنا مقابل نہیں چھوڑا جس کے اعمال لے کر میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا پسند کروں۔ اور اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا یہ اس لئے کہ میں نے بہت مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ کہتے تھے "میں اور اور ابوبکر و عمر آئے۔ میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے۔ میں اور ابوبکر و عمر باہر نکلے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ آپ کو ان دونوں ہستیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے سعید بن عمرو اشعثی کے طریق سے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۹)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد المائتین: عن ابن عباس عن علی رضی الله تعالٰی عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه مسلم فی صحیحه ایضاً من طریق ابی الربیع العتکی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 239۔ اسی کی مثل امام مسلم نے ابو الربیع العتکی کے طریق سے بھی اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم:۲۳۸۹)

الحدیث الاربعون بعد المائتین: عن ابن عباس عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بمثل ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ مسلم فی صحیحہ ایضاً من طریق ابی کریب محمد بن العلاء۔

حدیث 240۔ اسی کی مثل امام مسلم نے ابو کریب محمد بن العلاء کے طریق سے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ (صحیح مسلم:۲۳۸۹)

الحدیث الحادی والاربعون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ ابن غالب۔

حدیث 241۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان "یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا" کہ تفسیر میں فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس آیت میں فضل والوں کے بارے فرمایا وہ حضرت ابو بکر و عمر ہیں رضی اللہ عنہ۔ اس کو ابن غالب نے روایت کیا۔ (الصواعق المحرقۃ جزء دوم ص ۴۴۴)

الحدیث الثانی والاربعون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان اللہ تعالیٰ جعل ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجۃ علی من بعدھما من الولاۃ الی یوم القیامۃ فسبقا واللہ سبقا بعیدا واتعبا واللہ من بعدھما اتعابا شدیداً اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 242۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شیخین کو ان کے بعد قیامت تک آنے والے حاکموں پر حجت بنا دیا ہے۔ قسم بخدا ان دونوں نے بہت زیادہ سبقت حاصل کی اور قسم بخدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہوں نے اپنے بعد والوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۲۶۳)

الحدیث الثالث والاربعون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد مشی خلف جنازۃ و ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فامہا فقال اما انہما یعلمان ان افضل من یمشی امامہا کفضل صلوۃ الرجل جمعۃ علی صلوتہ وحدہ ولکنہما سہلان یسہلان الناس اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ ایضاً۔

حدیث 243۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ ایک جنازہ کے پیچھے چلے سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر اس کے آگے آگے چلے تو آپ نے فرمایا سنو! یہ دونوں صاحب جانتے ہیں کہ جنازے کے آگے آگے چلنے والے کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسی کسی شخص کی نماز باجماعت کی اس کی تنہا پڑھی جانے والی نمازوں پر لیکن یہ دونوں نرم خو ہیں۔ لوگوں پر آسانی کرتے ہیں۔ اس کو بھی ابن السلمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۳۵)

الحدیث الرابع والاربعون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحو ہذا اللفظ الا انہ زاد فی آخرہ وہما امامان یقتدی بہما اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ ایضاً و اورد ہذہ الاحادیث الاربعۃ الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 244۔ اسی کی مثل ابن السمان نے ایک اور روایت کی ہے اس کے آخر میں یہ زائد ہے یہ دونوں لائق اقتداء امام ہیں۔ ان چار احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۳ ص ۱۳۵)

الحدیث الخامس والاربعون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یقول مالی ولہذا الحمیت الاسود یعنی عبد اللہ بن سباء و کان یقع فی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وفی ــــــ انہ کان یفضل علیا رضی اللہ تعالٰی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنه علی ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما اورده المحب الطبری فی الریاض ایضاً ثم قال الحمیت الزق الذی لا مشع علیه یجعل فیه السمن انتهی۔

حدیث 245۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے مجھے اس سے بے ڈورے کا بے مشکیزے یعنی عبد اللہ بن سباء سے کیا تعلق۔ کیونکہ وہ شیخین رضی اللہ عنہم کی شان میں زبان درازی کیا کرتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دیا کرتا تھا۔ اس کو بھی محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا اور کہا "الحمیت" اس مشکیزے کو کہتے ہیں جس پر دھاگہ نہ ہو اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جاتا ہو۔ ان کا کلام ختم ہوا۔

الحدیث السادس والاربعون بعد المائتین : عن الشعبی ان ابا بکر رضی الله تعالی عنه نظر الی علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه فقال من سره ان ینظر الی اقرب الناس قرابة من نبیهم صلی الله علیه وآله وسلم واعظمهم عنه غناء واحظهم عنده منزلة فلینظر الی علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه فقال علی رضی الله تعالی عنه لان قال هذا انه لارءف وانه لصاحب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی الغار وانه لاعظم الناس غناء عن نبیه صلی الله علیه وآله وسلم فی ذات یده اخرجه ابن السمان۔

حدیث 246۔ امام شعبی نے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب کو دیکھا اور فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ لوگوں میں ان کے نبی علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریبی اور سب سے بڑے صابر اور حضور کی بارگاہ میں بہت بڑے مرتبے والے کو دیکھے تو وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضرت یہ فرمارہے ہیں کہ تو میں کہتا ہوں کہ یہ سب لوگوں میں صاحب رافت یعنی نرمی والے۔ غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور لوگوں میں سب سے زیادہ حضور علیہ السلام کے لئے اپنا مال خرچ کرنے والے ہیں۔ اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن السمان نے روایت کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ج ۱ص ۱۳۰)

الحديث السابع والاربعون بعد المائتين : عن علي رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ينادي مناد اين السابقون الاولون فيقول من فيقول ابو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه فيتجلى الله لابي بكر خاصة والناس عامة اخرجه ابن بشران۔

حدیث 247۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا (روز محشر) ایک منادی ندا کرے گا سابقین اولین کہاں ہیں؟ آپ فرمائیں گے وہ کون؟ تو وہ کہنے لگا وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر اللہ تعالیٰ ابوبکر پر خاص تجلی فرمائے گا دیگر لوگوں پر عام تجلی فرمائے گا۔اس کو ابن بشران نے روایت کیا۔(مجموع اجزاء حدیثیہ:۳۹)

الحديث الثامن والاربعون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثل هذا اللفظ اخرجه صاحب الفضائل وقال غريب۔

حدیث 248۔اسی کی مثل صاحب الفضائل نے بھی روایت کی اور اس کو غریب کہا۔(الریاض النضرۃ ج ۱ص ۱۶۵)

الحديث التاسع والاربعون بعد المائتين : عن علي رضي الله تعالى عنه قال جاء بالصدق محمد صلى الله عليه وآله وسلم وصدق به ابو بكر رضي الله تعالى عنه اخرجه ابن السمان في الموافقة۔

حدیث 249۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد ﷺ سچائی لے کر آئے اور ابوبکر نے اس کی تصدیق کی رضی اللہ عنہ۔اس کو ابن السمان نے الموافقہ میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ج ۱ص ۱۶۵)

الحديث الخمسون بعد المائتين : عن علي رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخرجه صاحب فضائل الصديق رضی الله تعالى عنه۔

حدیث 250۔ اسی کی مثل صاحب فضائل الصدیق نے روایت کی ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۲۸)

الحديث الحادي والخمسون بعد المائتين: عن عبد خير عن علي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الخير ثلاثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه واحدة منهن فدخل بها الجنة قال ابو بكر رضی الله تعالى عنه يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هل في شيء منها قال نعم جميع من كل اخرجه في فضائله و اورد هذه الاحاديث الستة الطبري في رياض النضرة۔

حدیث 251۔ حضرت عبد خیر حضرت علی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا "خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جب اللہ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں سے ایک اس میں رکھ دیتا ہے جس کے سبب وہ داخل جنت ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے اندر ان میں سے کوئی خصلت ہے تو آپ نے فرمایا ہاں تمہارے اندر تو ساری کی ساری موجود ہیں۔ اس کو بھی صاحب الفضائل نے روایت کیا۔ ان چھ حدیثوں کو محب طبری نے ریاض النضرہ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۲۸)

الحديث الثاني والخمسون بعد المائتين: عن علي ابن ابي طالب رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لابي بكر رضى الله تعالى عنه يا ابا بكر ان الله اعطاني ثواب من آمن به منذ خلق آدم عليه السلام الى ان بعثني وان الله اعطاك ثواب من آمن بي بعثني الى ان تقوم الساعة اخرجه الخلقي۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 252۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرما رہے تھے ابوبکر! بیشک اللہ تعالی نے مجھے ہر اس شخص کا ثواب عطا فرمایا ہے جو تخلیق آدم علیہ السلام سے لے کر میری بعثت تک اللہ پر ایمان لایا ہے اور بیشک اللہ نے تمہیں ہر اس شخص کا ثواب عطا فرمایا ہے جو میری بعثت سے قیام قیامت تک مجھ پر ایمان لائے گا۔ اس کو سلفی نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۸۸ حدیث ضعیف)

الحدیث الثالث والخمسون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بمثلہ اخرجہ الملاء۔

حدیث 253۔ ملاء نے اسی کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۸۸)

الحدیث الرابع والخمسون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بمثلہ اخرجہ صاحب فضائل الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ ...... فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 254۔ اسی کی مثل صاحب فضائل الصدیق نے حضرت علی سے مرفوعا روایت کی ہے ان تینوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ [الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۸۸]

الحدیث الخامس والخمسون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ...... اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر قال ما رأیت احداً بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حین قبض احمد ولا اجود من عمر اخرجہ الطبرانی و اوردہ ابن حجر فی الصواعق۔

حدیث 255۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نیکوں کا ذکر ہو تو حضرت عمر کا ذکر ضرور کرو میں فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی ظاہری وفات مبارکہ کے بعد حضرت عمر سے زیادہ کسی شخص کو قابل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حائل اور آئی سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ ابن حجر نے الصواعق میں روایت کیا۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۸۳)

الحدیث السادس والخمسون بعد المائتین: عن ابن شهاب عن علی رضی الله تعالی عنه انه قال ان ابا بکر رضی الله تعالی عنه احق الناس بالخلافة بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانه لصاحب فی الغار و ثانی اثنین و انا لنعرف شرفه و لقد امره رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بالصلوٰة للناس وهو حی اخرجه موسیٰ بن عقبة صاحب المغازی فی مغازیه فی ضمن حدیث طویل و اورده الطبری فی ریاض النضرة وقد مر مضمون هذا الحدیث عن عبد الرحمن بن عوف عن علی رضی الله تعالی عنه.

حدیث 256۔ ابن شہاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں اور حضور کے غار کے ساتھی ہیں۔ دو جانوں میں سے دوسرے ہیں۔ بیشک ہم ان کے شرف کو پہنچانتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جیتے جی آپ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا۔ اس کو موسیٰ بن عقبہ صاحب مغازی نے اپنی مغازی میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے۔ طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کا مضمون عبد الرحمن بن عوف عن علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۲۸)

الحدیث السابع والخمسون بعد المائتین: عن علی رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول عمر بن الخطاب سرج اهل الجنة فبلغ ذالک عمر رضی الله تعالی عنه فقام فی جماعة من الصحابة حتی اتی علیا رضی الله تعالی عنه فقال انت سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم يقول عمر ابن الخطاب سراج اهل الجنة قال نعم اكتب لي خطك فكتب له بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما ضمن علي ابن ابي طالب لعمر ابن الخطاب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن جبرئيل عليه السلام عن الله تعالى ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه سراج اهل الجنة فاخذها واعطاها احدا ولادة وقال اذا انا مت وغسلتموني و كفنتموني فادرجوا هذا معي حتى القى بها ربي فلما اصيب غسل و كفن و ادرجت معه في كفنه ودفن اخرجه ابن السمان في الموافقة۔

حدیث 257۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب جنتیوں کے چراغ ہیں۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی آپ صحابہ کی جماعت میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اندر فرمایا۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ (مذکور ارشاد) فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت علی نے کہا۔ جی ہاں حضرت عمر نے کہا تو مجھے اپنی تحریر لکھ دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے لکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ وہ بات ہے جس کے علی بن ابی طالب عمر بن خطاب کے لئے ضامن ہیں (علی) نے رسول اللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ نے حضرت جبرئیل سے روایت کی ہے اور حضرت جبرئیل نے اللہ عزوجل سے روایت کی ہے عمر بن خطاب جنتیوں کے چراغ ہیں۔ حضرت عمر نے اس تحریر کو لیا اور اپنی اولاد میں سے کسی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا" (دیکھو!) جب میں فوت ہو جاؤں اور تم لوگ مجھے غسل وکفن دے چکو تو اس تحریر کو میرے ساتھ رکھ دینا تا کہ میں اسے لے کر اپنے رب سے ملوں۔ (پھر) جب آپ کو شہید کیا گیا اور غسل وکفن کا سلسلہ ہوا تو آپ کے ساتھ اس نوشتے کو بھی آپ کے کفن میں رکھ دیا گیا اور آپ کو دفن کر دیا گیا۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۳۱۲)

الحديث الثامن والخمسون بعد المائتين: عن مطرف قال لقيت عليا فقال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا ابا عبد اللہ ما ابطأ بک عنا احب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما ان قلت ذاک لقد ان اوصلنا للرحیم و انفانا للرب اخرجہ فی الصفوۃ.

حدیث 258۔ مطرب نے کہا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو عبدا للہ آپ کو کس چیز نے محبت عثمان میں ہم سے پیچھے کر دیا ہے۔ سنئے تو کیا آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ عثمان ہم میں سے سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور اللہ کے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔ اس کو صفوی میں روایت کیا۔ (الریاض النضر ۃ ص ۲۰۹)

الحدیث التاسع والخمسون بعد المائتین: عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال یا رسول اللہ من اول من یحاسب یوم القیامۃ قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثم من قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثم من قال انت یا علی قلت یا رسول اللہ این عثمان قال انی سألت عثمان حاجۃ سرا فقضاها سرا فسألت ان لا یحاسب عثمان اخرجہ الحافظ ابن بشران۔

حدیث 259۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی قیامت کے دن سب سے پہلے کس کا حساب لیا جائے گا فرمایا ابو بکر کا عرض کی پھر؟ فرمایا عمر کا عرض کی پھر؟ فرمایا تمہارا اے علی! تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت عثمان کا؟ فرمایا میں نے حضرت عثمان سے از راہ راز کسی حاجت کا سوال کیا تو انہوں نے اسے لوگوں سے چھپا کر ہی پورا کر دیا تو میں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ عثمان کا حساب نہ لیا جائے۔ اس کو حافظ ابن بشران نے روایت کیا۔ (مجموع اجزاء حدیثیہ: ۳۹)

الحدیث الستون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قلت یا رسول اللہ من اول من یدعی للحساب قال انا اقف بین یدی ربی یوم القیامۃ ما شاء اللہ ثم اخرج وقد غفر اللہ لی قلت ثم من یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وآلہ وسلم قال ثم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ یقف مثل ما وقفت مرتین ا
کما وقفت ثم یخرج وقد غفر اللہ لہ قلت ثم من یا رسول اللہ قال ثم عمر
یقف مثل ما وقف ابو بکر مرتین ثم یخرج وقد غفر اللہ لہ قلت ثم من
رسول اللہ قال ثم انت یا علی قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاین عثمان قال عثمان رجل ذو حیاء سألت ربی ان لا یقف للحساب نشفع
فیہ اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ ۔

حدیث 260۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی
قیامت حساب کے لئے سب سے پہلے کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا میں اس دن جب تک اللہ چاہے گا
کے حضور کھڑا رہوں گا پھر اللہ مجھے واپس بھیجے گا۔اس حال میں کہ وہ مجھ پر اپنی رحمت تمام کر چکا ہوگا
نے عرض کی یا رسول اللہ پھر کون ہوگا؟ فرمایا پھر ابو بکر میری طرح دوگنا اللہ کی بارگاہ میں کھڑے رہیں
گے پھر اللہ انہیں مغفرت یافتہ لوٹائے گا۔میں نے عرض کی پھر کون ہوگا؟ فرمایا پھر عمر وابو بکر کی
دوگنا بارگاہ لم یزل میں کھڑے رہیں گے پھر اللہ انہیں بخشا ہوا واپس پھیرے گا۔میں نے عرض کی
کون ہوگا؟ فرمایا پھر اے علی آپ ہونگے۔تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ عثمان کہاں رہ گئے؟ فر
عثمان بڑے باحیا شخص ہیں۔میں نے اللہ سے عرض کی کہ عثمان حساب کے لئے نہ کھڑے ہوں
نے ان کے حق میں میری سفارش قبول فرمائی۔ ابن السلمان "الموافقۃ"۔
(الریاض النضرۃ ج ۳ ص

الحدیث الحادی والستون بعد المائتین : عن محمد بن حاطب قال سمعت عل
رضی اللہ تعالی عنہ یقول ان الذین سبقت لھم منا الحسنی عثمان اخرجہ
الحاکمی و اوردھذہ الاحادیث الخمسۃ المحب الطبری فی ریاض النضرۃ۔

حدیث 261۔محمد بن حاطب نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا (ان میں سے) حضرت عثمان ہیں رضی اللہ عنہ۔ اس کو ابن حجر مکی نے روایت کیا۔ ان پانچ احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

(امالی ابن اسحاق: ۱۰۳، السنۃ ابن ابی عاصم: ۱۰۱۵)

الحدیث الثانی والستون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قد اخبرونی من اشجع الناس قالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منہ ولکن اخبرونی باشجع الناس قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما کان یوم بدر فعملنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... من یکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لئلا یھوی الیہ .... فو اللہ ما دنی ھذا احد الا ابو بکر شاھر بالسیف علی رأس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یھوی الیہ احد الا اھوی الیہ فھذا اشجع الناس قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخذتہ قریش وھذا یجاءہ وھذا یتلتلہ وھم یقولون انت الذی جعلت الالھۃ الھا واحدا قال فو اللہ ما دنی منا احد الا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یضرب ھذا دیجاء ھذا ویتلتل ھذا وھو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ ثم دفع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بردۃ کانت علیہ فبکی حتی خضلت لحیتہ ثم قال انشدکم ...... من آل فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فقال فو اللہ لساعۃ من ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر من مثل مؤمن آل فرعون ذالک رجل یکتم ایمانہ وھذا رجل لقلن ایمانہ اخرجہ البزار فی مسندہ و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 262 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا مجھے بتاؤ تو لوگوں میں سب سے بہادر کون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ۔ آپ نے فرمایا میں تو اپنے ہم پلہ سے ہی مقابلہ کر سکتا ہوں لیکن مجھے بتاؤں کہ لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہمیں علم نہیں آپ فرمائیے تو آپ نے فرمایا وہ حضرت ابو بکر ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک سائبان بنایا اور کہا کہ مشرکوں کو حملہ کرنے سے روکنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون رہے گا۔ اللہ کی قسم ابو بکر کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی اس کام کیلئے آگے نہ بڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خاطر پہرہ دیتے رہے کسی مشرک کو قریب بھٹکنے بھی نہ دیتے جو آتا مار بھگاتے تو یہ ہیں عظیم بہادر حضرت علی نے (مزید کہا) قسم بخدا میں نے ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا کہ قریش نے آپ کو گھیر رکھا ہے کوئی ادھر کھینچ رہا کوئی ادھر کھینچ رہا ہے۔ اور وہ کہتے تھے تم ہی وہ ہو جو ایک خدا کو مانتے ہو قسم بخدا ایسے میں ہم میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا سوا ابو بکر کے کہ آپ ان ظالموں کو جوت تمام بتاتے رہے اور فرماتے کہ تمھاری خرابی ہو کیا تم ایسے شخص کو قتل کرو گے جو صرف یہ کہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کو اپنے اوپر ڈال لیا اور رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی۔ پھر فرمایا بھلا بتاؤ تو آل فرعون میں سے ایمان لانے والے ایک شخص اچھے یا حضرت ابو بکر؟ لوگ خاموش رہے۔ فرمایا مجھے جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ اللہ کی قسم ابو بکر کا ایک پل اہل فرعون کے مومن سے اچھا ہے وہ شخص اپنا ایمان چھپاتے تھے۔ اور یہ برملا اظہار کرتے تھے۔ اس کو بزار نے مسند میں روایت کیا اور امام سیوطی نے اپنی تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا۔ (مسند بزار: ۷۶۱، ج ۳ ص ۱۴)

الحدیث الثالث والستون بعد المائتین: عن ابن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ تعالی عنہ لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلد المفترین اورد السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 263۔ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے کوئی بھی شخص بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت نہ دے گا مگر یہ کہ میں اسے مفتری (بہتان باز) والی سزا دوں گا۔ اس کو امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں روایت کیا۔ (تاریخ خلفاء ص ۴۴)

الحدیث الرابع والستون بعد المائتین: عن .... بن سبرۃ قال قلنا لعلی رضی اللہ تعالی عنہ یا امیر المومنین اخبرنا عن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فقال ذاک امراء وسماہ اللہ تعالی الصدیق علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا اخرجہ الحاکم و اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ ثم قال اسنادہ جید۔

حدیث 264۔ نزال بن سبرۃ نے فرمایا ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ہمیں حضرت ابوبکر کی بابت کچھ بتائے تو فرمایا یہ وہ فرد ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد ﷺ کی زبان پر جن کے نام صدیق رکھا ہے۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں حضور علیہ السلام نے ان کو ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا ہے تو ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لئے بھی پسند کر لیا۔ اس کو حاکم نے روایت کیا اور ابن حجر نے صواعق محرقہ میں ذکر کر کے کہا اس کی اسناد جید ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۱، الفصل ثانی فی ذکر فضائل ابی بکرؓ)

الحدیث الخامس والستون بعد المائتین: عن اسید بن صفوان ...... لہ صحبۃ قال قال علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ والذی جاء بالصدق .. علیہ الصلوٰۃ والسلام وصدق بہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 265۔ "سید بن صفوان صحابی رسول ﷺ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچائی لے کر آنے والے حضرت محمد ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اس کو ابن عساکر نے روایات کیا۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۴۲ ص ۳۵۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السادس والستون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ دخل علی ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو مسجی فقال ما احد القی اللہ بصحیفتہ احب الی من ھذا المسجی اخرجہ ابن عساکر

حدیث 266۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر کے جسد مبارک کے پاس گئے حضرت ابوبکر مکفون تھے۔ حضرت علی نے کہا کوئی ایسا نہیں جس کے اعمال لے کر مجھے بارگاہ الٰہی کی حاضری اس مکفون سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کو ابن عساکر نے روعایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۴۴۲)

الحدیث السابع والستون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا اسبقنا الیہ ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ اکرجہ الطبرانی فی الاوسط و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 267۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان۔ ہم نے کبھی کوئی خیر کا کام نہ کیا۔ مگر حضرت ابوبکر اس میں ہم پر سبقت لے گئے۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا۔ ان تین احادیث کو امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۷۱۶۸)

الحدیث الثامن والستون بعد المائتین : عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاشتد مرضہ قال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا یا رسول اللہ انہ رجل رقیق اذا قام مقامک لم یستطع ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاہ الرسول فصلی بالناس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوردہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 268۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا ابوبکر کو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ رقیق القلب شخص ہیں۔ آپ کے مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھا نہیں پائیں گے۔ فرمایا تم ان کو کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کریں۔ حضرت عائشہ نے پھر وہی عرض کی حضور علیہ السلام نے فرمایا تم ان کو یہ حکم پہنچاؤ تم عورتیں یوسف کی ہمشیر ہو۔ پھر حضرت ابوبکر کو قاصد نے آخر یہ پیغام دیا تو آپ نے حضور علیہ السلام کی زندگی ہی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کو امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۸، الصواعق المحرقہ ص ۵۹، الریاض النضرہ ص ۷۹)

الحدیث التاسع والستون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابا بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ ان یصلی بالناس وانی لشاھد وما انا بغائب .... فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لدیننا اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 269۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کو لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دیا حالانکہ میں بھی وہیں موجود تھا تو حضور نبی کریم علیہ السلام نے جس کو ہمارے دین کے لئے پسند کیا ہم نے اسے اپنی دنیا کے لئے بھی پسند کر لیا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۶۵)

الحدیث السبعون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لانشک ان السکینۃ تنطلق علی لسان عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اخرجہ ابن منیع فی مسندہ۔

حدیث 270۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اصحاب محمد اس بات میں کوئی شک نہیں کرتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ اس کو ابن منیع نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ (اتحاف الخیرۃ للبوصیری: ۷۷ ۶۵)

الحديث الحادي والسبعون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه قال اذا ذكر الصالحون فحي هلا بعمر ما كنا نبعد ان السكينة تنطلق على لسان عمر رضي الله تعالى عنه اخرجه الطبراني في الاوسط و اوردهما السيوطي في تاريخ الخلفاء له.

حدیث 271۔ حضرت علی نے فرمایا جب نیکوں کا ذکر کیا کرو تو حضرت عمر کا ذکر بھی ضرور کیا کرو کیونکہ ہم اس بات کو بعید نہیں جانتے تھے کہ لسان عمر پر سکینہ نازل ہوتا ہے (طبرانی) ان دونوں حدیثوں کو امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۵۵۴۹ باب من اسمہ محمد)

الحديث الثاني والسبعون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لو كان عندي اربعون بنتا لزوجت عثمان واحدة بعد واحدة لا تبقى واحدة منهن واحدة اخرجه ابو حفص عمر بن شاهين.

حدیث 272۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگر انہیں حضرت عثمان کے نکاح میں دے دیتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہتی۔ اس کو ابو حفص عمر ابن شاہین نے روایت کیا ہے۔ (شرح مذاہب اہل السنۃ: ۹۰ باب فضیلۃ عثمان بن عفان ؓ)

الحديث الثالث والسبعون بعد المائتين: عن علي رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابن السمان و اوردهما المحب الطبري في رياض النضرة

حدیث 273۔ ابن السمان نے اسی کی مثل مرفوعاً روایت کی ان دونوں حدیثوں کو محب طبری نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ریاض النضر ۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص

الحدیث الرابع والسبعون بعد المأئتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن عساکر واوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 274۔ ابن عساکر نے اسی کی مثل روایت کی ہے اور امام سیوطی نے اسے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۰۸)

الحدیث الخامس والسبعون بعد المأئتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال الا انہ بلغنی ان رجالا یفضلونی علیہما ای علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فمن وجدتہ فضلنی علیہما فھو مفتر علیہ ما علی المفتری الا ولو کنت تقدمت فی ذلک لعاقبت لا وانی اکرہ العقوبۃ قبل التقدم اخرجہ الذھبی۔

حدیث 275۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خبردار! مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ مجھے شیخین پر فضیلت دیتے ہیں جس کو میں نے ایسا پایا تو اس پر مفتری والی سزا یعنی اسی کوڑے لگیں گے سنو! اگر یہ بات میں پہلے بتا چکا ہوتا تو ایسوں کو ضرور سزا دیتا لیکن میں بتانے سے پہلے سزا دینے کو ناپسند کرتا ہوں اس کو ذھبی نے روایت کیا (والحمد للہ)۔ (السنۃ ابن ابی عاصم: ۹۹۳ ج ۲ ص ۴۷۹)

الحدیث السادس والسبعون بعد المأئتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الا جلدتہ حد المفتری اخرجہ الدار قطنی۔

حدیث 276۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خبردار! مجھے مجھے شیخین پر فضیلت دیتے ہیں جس کو میں نے ایسا پایا تو اس پر مفتری والی سزا یعنی اسی کوڑے لگیں گے۔

الحدیث السابع والسبعون بعد المأئتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض الناس مر بنفر یسبون الشیخین فاخبر علیا رضی اللہ تعالی عنہ وقال
لو لا انہم یرون انک تضمیر یا اعلنوا ما اجترؤا علی ذلک فقال اعوذ باللہ
رحمہما اللہ تعالی ثم نہض فاخذ بید ذلک المخبر و دخل المسجد فصعد
المنبر ثم قبض علی لحیتہ وھی بیضاء فجعلت دموعۃ تتحور علی لحیتہ وجعل
ینظر للتباع حتی اجتمع الناس ثم خطب خطبۃ بلیغۃ من جملتہا ما بال
اقوام یذکرون اخوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... وصاحبیہ
وسیدی قریش و ابوی المسلمین و انا مما یذکرون بریٔ وعلیہ مناقب صحبا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالجد والوفاء والجد فی امر اللہ تعالی
یأمران وینہیان ویقضیان ویعاقبان ولا یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کرأیہما رأیا ولا یحب کحبہما حبا لما یری من عزمہما فی امر اللہ تعالی
وقبض وھو عنہما راض والمسلمون عنہما راضون فما تجاوزا فی امرہما
وسیرتہما ورأیہما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرہ فی حیاتہ
و بعد موتہ فقبضا علی ذلک رحمہما اللہ تعالی فو الذی فلق الحب وبرأ النسمۃ
لا یحبہما الا مومن فاضل ولا یبغضہما الا اویخا لفہما الا شقی عما رق وحبہما
قربۃ وبغضہما مروق ثم ذکر امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر
رضی اللہ تعالی عنہ بالصلوۃ وھو یری فکان علی رضی اللہ تعالی عنہ ثم ذکر
انہ بایع ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ ثم ذکر استخلاف ابی بکر لعمر رضی اللہ
تعالی عنہ ثم قال الا ولا یبلغنی عن احد انہ یبغضہما الا جلدتہ حد المفتری
اخرجہ ابو ذر الھروی۔

حدیث 277۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے روایت ہے کہ ایک شخص کچھ ایسے لوگوں کے پاس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ے گزرا جو شیخین W کو سب وشتم کر رہے تھے اس نے آ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا اور کہا اگر وہ لوگ یہ جانتے کہ جس بات کو وہ علی الاعلان کر رہے ہیں۔ آپ اس کو پوشیدہ رکھتے ہیں تو وہ اس کی جراء ت نہ کرتے آپ نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ شیخین پر رحم فرمائے پھر اٹھے، اس مخبر کا ہاتھ پکڑا داخل مسجد ہو کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اپنی سفید ریش کو مٹھی میں لیا آپ کی آنکھوں سے اشک رواں ہوئے اور ٹپ ٹپ داڑھی مبارک پر گرنے لگے۔ آپ زمین مسجد کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے پھر آپ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں آپ نے یہ بھی فرمایا "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ان دو دینی بھائیوں (پیارے ساتھیوں) قریش کے ان دو سرداروں اور مسلمانوں کے ان دو ہمدردوں کا برا ذکر کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں کی باتوں سے بیزار ہوں اور انہیں اس پر سزا دینے والا ہوں۔ شیخین تو رسول اللہ ﷺ کے سچے اور وفادار صحابہ ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا امر کرتے اس کی نافرمانی سے منع کرتے تھے لوگوں کے فیصلہ کرتے مجرم کو سزا دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی رائے کو ہر دوسری رائے پر ترجیح دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں شیخین کی پختہ عزمی کی وجہ سے آقا کریم علیہ السلام ان دونوں سے سب سے بڑھ کر محبت کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام دنیا سے ان سے راضی ہو کر گئے اور مسلمان بھی ان سے راضی تھے۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کے جیتے جی بھی اور ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بھی اپنے کسی معاملہ میں یا اپنی سیرت ورائے میں بھی حضور علیہ السلام کی رائے وحکم سے تجاوز نہ کیا اور اسی شان پر وہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس ذات کی قسم جس نے بیج اگایا روح پیدا کی ان سے محبت وہی کرتا ہے جو مومن فاضل ہوتا ہے اور ان سے بغض ومخالفت وہی رکھتا ہے جو دین سے نکلنے والا بدبخت ہوتا ہے۔ ان کی محبت دینی ہے۔ ان کا بغض بددینی ہے پھر آپ نے ذکر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا حالانکہ آپ علیہ السلام کو علم تھا کہ علی بھی یہاں موجود ہے۔ پھر یہ ذکر کیا کہ میں (علی) نے دست ابو بکر پر بیعت بھی کی ہے۔ پھر ذکر کیا کہ حضرت ابو بکر نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر فرمایا خبردار! اب مجھے کسی کے بارے پر خبر نہ پہنچے کہ وہ شیخین سے بغض رکھتا ہے ورنہ میں اسے مفتری والی سزا دوں گا یعنی اسی کوڑے۔ اس کو ابوذر ہروی نے روایت کیا۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۸۳)

الحدیث الثامن والسبعون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ الدار قطنی من طرق۔

حدیث 278۔ اسی کو امام دار قطنی نے متعدد سندوں سے روایت کیا ہے۔ (المؤتلف والمختلف ج ص ۹۲)

الحدیث التاسع والسبعون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الا جلدتہ حد المفتری اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 279۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی مجھے حضرت ابوبکر وعمر پر فضیلت نہ دے ورنہ میں اسے بہتان تراش کی سزا دوں گا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ص ۳۸۳، ج ۴۴ ص ۳۶۵)

الحدیث الثمانون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الھجرۃ واعتق بلالا من مالہ وما نفعنی مال فی الاسلام الا مال ابی بکر اخرجہ الترمذی۔

حدیث 280۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ ابوبکر پر رحم نازل کرے انہوں نے اپنی بیٹی میرے عقد میں دی۔ مجھے دار الھجر تک میرا بوجھ اٹھایا۔ اپنے مال سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔ مجھے اسلام میں سواء ابوبکر کے مال کے کسی مال نے نفع نہ دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو امام ترمذی نے روایت کیا۔ (سنن ترمذی ۳۷۱۴: ج ۵ ص ۶۳۳)

الحدیث الحادی والثمانون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فبکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ھل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ اوردہ ابن کثیر و اورد ھذہ الاحادیث السبعۃ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 281۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نفع مجھے ابوبکر کے مال نے دیا وہ کسی مال نے نہ دیا (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رو دیے اور عرض کی میں بھی آپ کا ہوں میرا مال بھی آپ کا ہے۔ اس کو ابن کثیر نے روایت کیا۔ ان سات احادیث کو علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ نے الصواعق المحرقہ میں ذکر کیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۰۱)

الحدیث الثانی والثمانون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم بدر لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع احد کما جبرئیل ومع الآخر میکائیل علیہما السلام اخرجہ احمد۔

حدیث 282۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن ابوبکر و عمر کو فرمایا تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں۔ علیہما السلام W۔ (مسند امام احمد بن حنبل: ۱۲۵۶، ج ۱۱ ص ۱۴۷)

الحدیث الثالث والثمانون بعد المائتین: عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً اخرجہ ابو یعلی۔

حدیث 283۔ اسی کی مثل ابو یعلی نے مرفوعا روایت کی ہے۔ (مسند ابی یعلی ج ۱، ص ۲۸۳، رقم: ۳۴۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الحدیث الرابع والثمانون بعد المائتین : عن علی رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا
بمثلہ اخرجہ الحاکم و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء
لہ

حدیث 284۔ اسی کی مثل حاکم نے مرفوعا روایت کی اور ان تین حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ
الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۴۳۰، ج ۳ ص ۷۲)

الحدیث الخامس والثمانون بعد المائتین : عن محمد بن عقیل بن علی ابن
طالب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال یوما وھو فی جماعۃ من الناس من اش
الناس قالوا انت یا امیر المومنین قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت
ولکن اشجع الناس ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ لما کان یوم بدر جعلنا لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عریشا وقلنا من یکون مع النبی صلی اللہ
وآلہ وسلم لئلا یصل الیہ احد من المشرکین فو اللہ ما دنی احد منا الا ابو
رضی اللہ تعالی عنہ شاھر السیف علی رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال واجتمع علیہ المشرکون بمکۃ فھذا یتلتلہ وھم یقولون
جعلت الالھۃ الھا واحدا فو اللہ ما دنی منا الیہ احد الا ابو بکر رضی اللہ تعالی
یضرب ھذا ویجاء ھذا ویتلتل ھذا ویقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول
اللہ ثم قال علی رضی اللہ تعالی عنہ نشدتکم باللہ امومن آل فرعون خیر
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ قال سکت القوم فقال الا تجیبونی واللہ لساعۃ
ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ خیر من ملأ الارض من مومن آل فرعون مومن
فرعون رجل یکتم ایمانہ و ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ رجل اعلن
اخرجہ ابن السمان فی کتاب الموافقۃ۔

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 285۔ محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا (بتاؤ تو) لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی اے امیر المومنین آپ۔ آپ نے فرمایا میں تو ہمیشہ اپنے ہمسر کو ہی ہاتھ ڈالتا ہوں۔ لیکن لوگوں میں سب سے بہادر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب بدر کا دن تھا تو ہم نے حضور علیہ السلام کے لئے ایک سائبان بنایا اور مشورہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون رہے گا تا کہ آپ تک کوئی مشرک نہ پہنچ پائے تو قسم بخدا ہم میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا سوا ابو بکر کے کہ آپ شمشیر بے نیام لے کر آپ علیہ السلام کا پہرہ دینے لگے حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا (ایک دفعہ) مکہ میں رسول اللہ ﷺ پر مشرکین جمع ہو گئے تھے۔ کوئی آپ کو ادھر کھینچتا کوئی ادھر اور وہ کہتے تھے تم ہی وہ شخص ہو جو ایک خدا کے قائل ہو۔ اللہ کی قسم ایسے میں حضور علیہ السلام کو بچانے کی ہم میں سے سوا ابو بکر کے کسی کو ہمت نہ پڑی۔ آپ آگے بڑھے ادھر سے اس کو ہٹایا ادھر سے اس کو گرایا اور آپ لڑکوں کو فرماتے تھے تمھاری خرابی ہو تم ایسے شخص کو قتل کرو گے جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ" آل فرعون میں سے ایمان لانے والا شخص اچھا یا ابو بکر راوی نے کہا لوگ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا مجھے جواب کیوں نہیں دیتے ہو اللہ کی قسم ابو بکر کا ایک پل مومن آل فرعون کی زمین بھر نیکیوں سے بہتر ہے۔ مومن ال فرعون ایسے شخص تھے جو اپنے ایمان چھپاتے تھے اور ابو بکر ایسے شخص جو اپنے ایمان کا ببانگ دہل اعلان کرتے تھے۔ اس کو ابن السمان نے کتاب الموافقہ میں روایت کیا۔ (مسند بزار ج ۳ ص ۱۴، رقم: ۷۶۱)

الحديث السادس والثمانون بعد المائتين: عن محمد بن عقيل عن علي رضي الله تعالى عنه بمثل هذا اللفظ اخرجه صاحب الفضائل و اوردهما الطبري في رياض النضرة.

حدیث 286۔ اسی کی مثل محمد بن عقیل ہی سے صاحب الفضائل نے روایت کیا اور ان دونوں حدیثوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۶۴)

قلت فجمیع ھؤلاء والرواۃ عن علی کرم اللہ وجھہ ثلاثۃ و خمسون نفرا ھم محمد ابن علی ابن ابی طالب المعروف بأن الحنفیۃ و ابو جحیفۃ و عبد خیر والحسن بن علی و صعصعۃ بن صوحان والنزال بن سبرۃ و سوید بن غفلۃ و اسید بن صفوان و عقیل ابن ابی طالب و سعید ابن المسیب و علقمۃ بن قیس و عبد اللہ بن سلمۃ و عبد الرحمن بن عوف، و ابو موسیٰ الاشعری و ابو الطفیل و زادان و ابو الجعد و ابو وائل واصبغ بن نباتۃ و شریح القاضی و حسن البصری و ابو الزناد و عمرو بن حریث و ابو مخبز و عبد اللہ بن کثیر و یحیی ابن شداد و حبۃ بن زفر و علی زین العابدین و محمد الباقر والحارث الاعور و الشعبی و زر بن جیش و ابو اسحاق و ابو مطرف و موسیٰ بن شداد و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ و ابن عمر و قیس الخارفی و عمرو بن سفیان ث ابن ابی لیلی و ابو البختری و عطیۃ العوفی والحکم بن جحل و کثیر والد الحسن و الھمدانی و انس و عمار بن یاسر و ابن شھاب و مطرف و محمد بن حاطب و محمد بن عقیل و ھذا بحسب ما اطلعنا علیہ من الکتب الموجودۃ عندنا من بعضھا لا کلھا وقد قال الحبر العلامۃ النحریر الفھامۃ الشیخ محمد اکرم النصر پوری فی کتابہ السیف باحراق الروافض ان رواۃ افضلیۃ ابی بکر علی علی رضی اللہ تعالی عنھما او فی معناھا عن سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجھہ نفسہ قریب من مائۃ وعشرین نفرا فلا یشک منصف بل ذو فھم مطلقا فی ثبوت ھذہ الدعوی بالتواتر و ان الرافضۃ الذین ادعوا نقیض ھذہ الدعوی مخالفون لما ثبت عن المعصوم عندھم بالتواتر انتھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(مصنف فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسالہ میں مذکور یہ حدیثیں روایت کرنے والے 53افراد ہیں جو یہ ہیں۔

1. محمد بن علی بن ابی طالب المعروف ابن حنیفہ

2. ابو جحیفہ
3. عبد خیر
4. حسن بن علی
5. صعصعہ بن صوحان
6. نزال بن سبرۃ
7. سوید بن غفلۃ
8. اسیر بن صفوان
9. عقیل بن ابی طالب
10. سعید بن مسیب
11. علقمہ بن قیس
12. عبداللہ بن سلمہ
13. عبدالرحمن بن عوف
14. ابو موسیٰ اشعری
15. ابو الطفیل
16. زاذان
17. ابو الجعد
18. ابو وائل
19. اصبغ بن نباتہ
20. شریح القاضی
21. حسن بصری
22. ابو الزناد
23. عمرو بن حریث
24. ابو مجلز
25. عبداللہ بن کثیر
26. یحیی بن شداد
27. صلۃ بن زفر
28. علی زین العابدین
29. محمد الباقر
30. حارث اعور
31. شعبی
32. زر بن حبیش
33. ابو اسحاق
34. ابو مطرف
35. موسیٰ بن شداد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

36. ابن عباس	37. جابر بن عبد اللہ	
38. ابن عمر	39. قیس خارفی	
40. عمرو بن سفیان	41. ابن ابی لیلی	
42. ابو البختری	43. عطیہ عوفی	
44. حکم بن حجل	45. کثیر	
46. ہمدانی	47. انس	
48. عمار بن یاسر	49. ابن شہاب	
50. مطرف	51. محمد بن حاتم	52. محمد بن عقیل۔

یہ اس کے مطابق ہے جو ہم نے اپنے پاس موجود کتب میں سے بعض کتابوں سے تلاش کر کے لیا مکمل کتابوں سے ابھی بیان نہیں کیا ورنہ الحبر العلامۃ التحریر الفخامۃ شیخ محمد اکرم نصر پوری رحمہ نے تو اپنی کتاب "احراق الروافض" میں یہاں تک فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کلی روایت کرنے والوں کی تعداد قریب 120 افراد کے لگ بھگ ہے۔ آپ ایک انصاف پسند بلکہ ایک سمجھ رکھنے والے شخص کو اس دعویٰ فضیلت کے تواتر کے ساتھ ثابت ہونے میں اور اس بات میں کہ رافضی جو اس کے خلاف کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اس بات کے خلاف ہے ان کے نزدیک معصوم سیدنا علی سے بالتواتر ثابت ہے۔ کچھ بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔ ان کا کلام ہوا۔

قال السید السمہودی وجاء ذلک من جمع من طرق کثیرۃ بحیث یجزم بـ یتتبعہا بصدور ہذا القول عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ولہذا قال ابو الازہ سمعت عبد الرزاق یقول افضل الشیخین بتفضیل علی رضی اللہ تعالٰی عـ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایاھما علی نفسه ولو لم یفضلھما ما فضلتھما کفی بی ازراءً ان احب علیا ثم اخالف قوله وقد قال الحافظ الذھبی وقد تواتر عن علی رضی اللہ تعالی عنه انه قال خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما ...... فی خلافته وعلی کرسی مملکته وبین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الاسانید لذلک قال ویقال رواہ عن علی رضی اللہ تعالی عنه کیف وثمانون ذکر منھم عبد خیر و ابا جحیفة و ابن عباس و ابا ھریرة و عمرو بن حریث و غیرھم کلھم عن علی رضی اللہ تعالی عنھم فکیف یسع للمتمسک لحبل العترة النبویة ان یعدل عما ثبت عن امامھم علی رضی اللہ تعالی عنه وقال الحافظ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ناقلاً عن الحافظ الذھبی ان ھذا متواتر عن علی رضی اللہ تعالی عنه فلعن اللہ الرافضة ما اجھلھم انتھی کلام السیوطی وقال ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة انه قد تواتر عن علی رضی اللہ تعالی عنه انه قال خیر ھذہ الامة بعد نبیھا صلی اللہ علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما انتھی۔

سید محمودی رحمہ اللہ نے فرمایا! یہ بات ایک جماعت سے اس قدر کثیر طرق سے مروی ہے کہ جو ان کا تتبع کرے تو اسے اس بات کا یقین کامل حاصل ہو جائے کہ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی فرمائی ہے۔ اسی وجہ سے ابوالازھر نے فرمایا میں نے عبدالرزاق کو کہتے ہوئے سنا کہ میں شیخین کی تفضیل اس لئے بیان کرتا ہوں کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے آپ سے افضل بتایا ہے۔ اگر آپ نے ان کی افضلیت بیان نہ کی ہوتی تو میں بھی نہ کرتا۔ میری بربادی کو اتنا ہی کافی ہے کہ میں مولائے کائنات سے محبت بھی کروں اور پھر ان کے فرمان میں ان کی مخالفت بھی کروں۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا تحقیق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس امت میں نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امت ﷺ کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر ہیں ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم ہیں اور یہ بات کب بیان کی اپنی خلافت کے دوران ۔ کہاں ؟ تحت سلطنت پر ۔ کن کے درمیان ؟ اپنے عالی مجلس کے جم غفیر کے درمیان ۔ پھر امام ذہبی نے اس کی اسانید صحیحہ خوب شرح و بسط کے ساتھ بیان کی اور فرمایا کہا جاتا ہے کہ اس بات کو اسی سے اوپر افراد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان میں سے عبد خیر، ابو جحیفہ ۔ ابن عباس، ابو حریرۃ، عمرو بن حریث اور ان کے علاوہ ہیں ۔ یہ سارے کے سارے مولیٰ علی سے روایت کرنے والے ہیں ۔ اب جو اولاد نبوی کا دامن پکڑنے والا ہے وہ اس بات سے کیونکر منہ موڑ سکتا ہے جو حضرت عطرت محمدیہ کے امام یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے ۔ حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں حافظ ذہبی علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے تواتراً ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ رافضیوں پر لعنت کرے یہ کتنے جاہل لوگ ہیں ۔ انتہی ۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا فرمان بھی صواعق محرقہ کے حوالے سے نقل کیا ۔ آپ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تواتراً ثابت ہے کہ اس امت میں بعد نبی امت علیہ السلام کے سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں ۔ ان کے بعد حضرت عمر ۔ انتہی ۔

اعتراض:۔

ان قبل قد اجابت الشعیۃ الشنیعہ عن جمیع ھذہ الاحادیث الواردۃ عن علی کرم اللہ وجھہ و رضی عنہ فی تفضیل الشیخین رضی اللہ تعالی عنھما و احدھما علی نفسہ بان ھذا القول عن علی رضی اللہ تعالی عنہ ما کان الا تقیۃ وخوفا علی نفسہ من الناس ۔

اگر یہ کہا جائے کہ مخالفین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ان تمام احادیث کا کہ جن میں آپ نے شیخین دونوں کو یا ایک کو خود سے افضل بتایا ہے ۔ یہ جواب دیا ہے کہ یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطور تقیہ لوگوں سے ڈرتے ہوئے کہی تھی ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب:

قلت الجواب عنه على وجوه ستة۔

الاول ان نسبة اخفاء الحق تقية وخوفا لا تصح الى مثل هذا الامام الجليل و الحبر الجميل الذي هو من اشجع الناس في حروبه وكان من الباذلين لانفسهم في سبيل الله المجاهدين لاعلاء كلمة الله الذين لا يخافون في اظهار دين الله لومة لائم وهو اسد الله و اسد رسوله صلى الله عليه وآله وسلم بل لا تصح نسبة مثل هذا الى احد من خدامه المستفيضين من فيضه بل ولا خدام خدامه۔

میں کہتا ہوں اس قول کے چھ جواب ہیں۔

ا: تقیہ وخوف کے طور پر، اس ہستی کی طرف حق چھپانے کی نسبت کرنا بالکل صحیح نہیں وہ ہستی جو امام جلیل بھی ہے حبر جمیل بھی ہے اور اپنی جنگوں میں بہادر زمان بھی ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی جانیں لوٹانے والوں میں سے ہیں۔ اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والے ان مجاہدین میں سے ہیں۔ جنہیں دین خداوندی کو غلبہ دلانے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا کچھ خوف نہیں ہوتا ارے وہ تو اللہ کی شیر ہیں رسول اللہ کے شیر ہیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں یہ نسبت تو آپ نے اس غلامی کی طرف کرنا بھی صحیح نہیں جو آپ کے فیضان سے مستفیض ہے۔ بلکہ آپ کے علاقوں کے غلام بھی اس نسبت سے بری ہیں۔ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہ۔

الثاني ان عليا رضي الله تعالى عنه ذكر هذا التفضيل على رؤس الاشهباء وفي اثناء خطبته بكوفة ايام خلافته على العباد كما وقع التصريح به في كثير من الاحاديث السابق ذكرها وقد صرح الزرقاني في شرحه على المواهب اللدنية في آخر الفصل الثاني من المقصد الثالث ناقلا عن الحافظ السيوطي بان عليا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ تعالٰی عنہ لم یدخل الکوفۃ الا فی خلافتہ بعد قتل عثمان رضی اللہ
تعالٰی عنہ انتہی . فکیف یخاف مثل ھذا الشجعان فی مثل ھذا الوقت الذی
ھو فی غایۃ الغلبۃ والسلطان مع ارتحال الخلفاء الکرام الثلاثۃ الذی یتوھم
الشیعۃ التقیۃ فی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بسببھم الی دار الرضوان فھل ھذا
الاقول مفتری لیس لھم علیہ برھان ۔

۲۔ بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مقام افضلیت خلق خدا پر حاکم ہونے کی حالت میں قیام کوفہ کے دوران برسرعام اپنے خطبہ میں بیان کیا جیسا کہ کثیر احادیث میں اس کی صراحت گزر چکی ہے۔امام زرقانی رحمہ اللہ نے اپنی شرح زرقانی علی المواھب اللدنیہ مقصد ثابت فصل ثانی کے آخر میں حافظ یعمری رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ شہادت عثمان کے بعد بن خلیفہ بنے کوفہ میں داخل نہیں ہوئے تھی۔ ایسا عظیم بہادر اپنے ایسے انتہائی غلبے اور بادشاہی کے وقت میں کیونکر کسی سے خوف کھا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنھم تو اس وقت دار دنیا سے دار جنت کیطرف کوچ فرما چکے تھے کہ جس کے ہونے سے اہل تشیع حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بابت تقیہ اور خوف کے وہم میں پڑے۔ یہ بات تو کوئی بہتان تراش ہی کہہ سکتا ہے۔شیعوں کو پاس اس بات پر کوئی دلیل نہیں۔

الثالث یردہ ما نقلہ المحب الطبری رحمہ اللہ فی ریاض النضرۃ عن سیدنا
جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ لما سئل عن ابی بکر و عمر رضی
اللہ تعالٰی عنھما قال اتبرأ اتبرأ ممن تبرأ تبرأ منھم فقیل لہ لعلک تقول ھذا
تقیۃ قال اذن انا بریٔ من الاسلام ولا نالتنی شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم انتہی ویردہ ایضاً ما اوردہ الطبری فی ریاض النضرۃ ایضاً عن
عبد اللہ بن الحسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد سئل عن ابی
بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما فقال افضلھما واستغفر لھما فقیل لہ لعل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذا تقية وفي نفسك خلافه فقال لا نالتني شفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم ان كنت اقول خلاف ما نفسي انتهى ويرده ايضاً ما اورده ابن حجر المكي في الصواعق المحرقة قال اخرج الدار قطني بطرق مختلفة عن سالم بن ابي حنيفة قال دخلت على جعفر بن محمد وهو مريض فقال اللهم اني اجب ابا بكر وعمر رضي الله عنهما واتو لاهما اللهم ان كان في نفسي غير هذا فلانا تسني شفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم انتهى ويرده ايضاً ما اورده ابن حجر المكي في الصواعق ايضاً قال اخرج الدار قطني وغيره عن محمد الباقر انه لما سئل عن الشيخين فقال اني اتولاهما فقيل له انهم يزعمون ان ذلك تقية فقال انما يخاف الاحياء ولا يخاف الاموات انتهى۔

۳۔اس بہتان کا رد وہ روایت میں بھی کرتی ہے جس کو محب طبری رحمہ اللہ نے ریاض النضرۃ میں سیدنا جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب ان سے شیخین کے بارے سوال کیا گیا تو فرمایا "میں تیرا بازوں سے بیزار ہوں میں ان کی باتوں سے بری ہوں۔کہا گیا شاید کہ آپ یہ گفتگو بطور تقیہ کر رہے ہیں۔ارشاد فرمایا اگر ایسا ہو تو میں اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھوں اور مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔انتہی۔(فضائل صحابہ للدار قطنی ۲۹۔الریاض النضرۃ ص ۶۹)

نیز اس کا رد وہ روایت بھی کرتی ہے جس کو محب طبری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب ان سے شیخین کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا میں ان کی تفضیل بیان کرتا ہوں اور ان کے لئے دعائے بخشش کرتا ہوں۔کہا گیا! شاید یہ بیان تقیہ پر مبنی ہے۔آپ کے دل میں اس کے خلاف ہے۔ارشاد فرمایا اگر میں اپنے دل کے خلاف کہوں تو مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔انتہی۔

(فضائل صحابہ للدار قطنی:۶۷،الریاض النضرۃ ص ۶۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی تردید اس روایت سے بھی ہوتی جس کے بارے علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے "صواعق محرقہ" میں فرمایا کہ اس کو دارقطنی نے حضرت سالم بن ابی حفصہ سے مختلف سندوں سے روایت کیا ہے۔ سالم بن ابی حفصہ نے فرمایا میں جعفر بن محمد رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ نے یا اللہ یہ دل میں یوں عرض کی۔ "اے اللہ میں شیخین سے محبت کرتا ہوں اور انہیں اپنا ولی جانتا ہوں۔ اے اللہ اگر میرے دل میں میری اس معروض کے علاوہ کچھ اور ہو تو مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نہ ملے" انتہی۔ (فضائل صحابہ للدارقطنی ۲۸:۱، الصواعق المحرقہ ص ۱۵۹)

اس کا رد اس روایت سے بھی ہو جاتا ہے۔ جسے ابن حجر مکی ہی نے صواعق محرقہ میں بیان کرتے ہوئے کہا اس کو دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت محمد باقر رحمہ اللہ سے جب شیخین کے بارے پوچھا تو فرمایا میں تو ان کو اپنا ولی جانتا ہوں۔ کہا گیا لوگوں کا گمان ہے کہ اس فرمان کی بنا تقیہ پر ہے۔ فرمایا ڈرتے تو زندہ میں۔ جو ہوں ہی قریب المرگ وہ کسی سے کیا ڈریں گے۔ انتہی۔ (فضائل صحابہ للدارقطنی: ۴۲، الصواعق المحرقہ ص ۱۷۹)

الرابع انه يرد هذا القول جميع الاحاديث للمرفوعة والموقوفة الآتية في القسم الثاني بعد هذا الرقية عن غير علي رضى الله تعالى عنه من الجم الغفير من الصحابة وغيرهم رضى الله عنهم.

۴۔ فصل ثانی میں مذکورہ وہ تمام احادیث مرفوعہ اور موقوفہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ علیہم الرضوان کے جم غفیر سے مروی ہیں وہ بھی اسے قول کی تردید کرتی ہیں۔

الخامس ان نسبة هذه التقية الى حضرت سيدنا علي رضى الله تعالى عنه يستلزم تنقيصه من نسبها اليه ولا شك ان هذا اخراج له من اكابر الدين و اعالي المتقين الذين مدحهم الله سبحانه في تنزيله بقوله ولا يخافون الى الله لومة لائم معاذ الله تعالى عن مثل هذا القول القبيح والكذب العل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیا الله کیف یجتری الملاحدۃ علی مثل ھذا الامر العظیم الذی لا یقفوہ بمثلہ ولا یعتقد بشبھہ الا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ۔

۵۔اس جملہ شنیعہ کی نسبت مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کی طرف کرنا اس بات کو لازم ہے کہ نسبت کرنے والے نے آپ رضی اللہ عنہ کی تنقیص شان کی ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسا کرنا آپ رضی اللہ عنہ کو اکابر اہل دین اور بلند پایہ متقین کی صف سے خارج کرنا ہے جن کی مدح میں اللہ تعالی اپنی پاک کتاب منزل میں ارشاد فرماتا ہے۔"یُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ"۔(المائدہ: ۵۴)ترجمہ کنز الایمان:"اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔

اللہ کی پناہ وہ اس قول قبیح اور کذب صریح سے بلند و بالا ہیں۔اللہ کی بارگاہ میں عرض افسوس ہے کہ یہ ملحد اتنی بری بات کہنے پر کیسے جرأت کر لیتے ہیں۔ایسی بات کا قائل و معتقد تو ہی ہو سکتا ہے۔جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔الامان والحفیظ۔

السادس ان تجویز مثل ھذہ التقیۃ علی مثل سیدنا علی رضی الله عنہ وسائر اھل بیتہ الکرام رضی الله تعالی عنھم یودی الی رفع الوثوق باقوالھم وافعالھم فان معنی التقیۃ الکذب خوفا من الناس ولا ریب انہ اذا وجب الکذب علیھم لم یومن ان یکون باعند اولئک الاتقیاء الکرام الکذب لخوفھم من الناس ان اظھر واحخالفتھم وھذا الامر مما تقشعر منہ الجلود ومن ھذا التحقیق الحقیق بالقبول ظھران ما رفتہ الرافضۃ الذین ھم اکذب الناس من الامام جعفر الصادق رضی الله عنہ انہ قال التقیۃ دینی و دین آبائی فھو کذب و افتراء علیہ معاذ الله ان ینسب مثل ھذہ القبائح الی مثل امثال ھذا الطور الشامخ رضی الله تعالی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۶۔اس طرح کے تقیہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور تمام ہی اہل بیت کرام کے لئے روا رکھنا ان کے اقوال وافعال پر سے اعتماد کو اٹھادے گا۔کیونکہ تقیہ کا معنی یہی ہے کہ لوگوں کے ڈر سے جھوٹ بول دینا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ان پر جھوٹ ثابت ہو جائے گا تو مطلب یہ ملے گا کہ ان اتقیائے کرام کے نزدیک لوگوں کے ڈر اور انکے خلاف اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی صورت میں لوگوں کی مخالفت کے اندیشہ سے جھوٹ بولنا۔۔۔ چاہیے۔حالانکہ یہ وہ بات ہے کہ جس سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ جو ان رافضین کذابین زمانہ نے امام جعفر صادق سے یہ روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا "تقیہ میرا بھی دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا بھی دین ہے"۔یہ جھوٹ ہے اور امام جعفر پر بہتان ہے۔ایسی قبیح باتیں اس جیسے امام جبل شامخ کی طرف منسوب کرنے سے اللہ کی پناہ رضی اللہ عنہ

قلت اذا تأمل المومن فیما ورد عن علی رضی اللہ عنہ فی باب الافضلیۃ معرضا عن التعصب تیقن انہ قال بیانا لما ھو الواقع عند اللہ تعالیٰ فی اعتقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولم یقلہ تقیۃ کما یقول الرفضۃ الجھلۃ ولم یقلہ ھضما لنفسہ کما توھم صاحب الرسالۃ المردودۃ.

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔جب بندہ مومن تعصب سے پاک ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ان روایات افضلیت میں غور کرے گا تو اسے یقین حاصل ہو جائے گا کہ جناب امیر اسی کی وضاحت وترجمانی کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کے اعتقاد میں موجود ہے اور آپ نے یہ بات از روئے تقیہ نہیں کی جیسا کہ جاہل رافضی کہتے ہیں اور نہ ہی اپنا حق چھوڑنے کے لئے کہی ہے جیسا کہ اس مردود رسالے والے نے وہم کیا ہے۔

فائدۃ عجیبۃ قال فی کتاب انس ذوی العقول و الالباب فی مناقب الرسول والاصحاب عن ابی العباس السراج قال سمعت اسماعیل بن المحارب عن شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکرہ قال اجتمع قوم من الرافضۃ فقالو ارائیتم احدا اکثر فضولا من امیر المومنین علی رحمہ اللہ لم یرض ان قال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر رضی اللہ عنہما حتی صعد المنبر فقال الا انی خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر ثم عمر رضی اللہ عنہ ما کان اکثر فضولہ انتہی۔

بیتیسویں فائدہ:

کتاب" انس ذوی العقول والالباب فی مناقب الرسول والاصحاب" میں حضرت ابوالعباس السراج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے اسمعیل بن محارب کو اگلے شیخ کے واسطے سے ذکر کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ رافضیوں کی ایک جماعت کا اکٹھ ہوا آپس میں کہنے لگے کیا تم امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی فضل کرنے والے کو جانتے ہو آپ رضی اللہ عنہ کو منبر پر چڑھے بغیر مقام افضلیت شیخین کو بیان کرنا پسند ہی نہیں ۔ یہاں تک کے منبر پر چڑھے اور علی الاعلان کہا سنو! اس اُمت میں بعد نبی امت علیہ السلام کے سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں ۔ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ۔آپ کتنا زیادہ فضل کرنے والے تھے۔ انتہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب دوم:۔

القسم الثانی:۔

مرویات صحابہ رضی اللہ عنہم
فی تفضیل ابی بکر، شیخین، خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القسم الثانی :فیما روی عن غیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ من سائر الصحابۃ فی تفضیل ابی بکر او الشیخین او الخلفاء الثلاثۃ علی غیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم.

دوسری قسم: یہ قسم ان روایت کے بارے میں ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم علاوہ دیگر صحابہ سے ایکلے حضرت ابوبکر یا شیخین یا خلفائے ثلثہ کی دیگر صحابہ وامت پر فضیلت کے حوالے سے مروی ہیں۔

الحدیث الاول : عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال کنا نفاضل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتقول ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنھم فیبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا ینکرہ اخرجہ الترمذی فھذا نص صریح فی کون ھذا الحدیث مرفوعاً وما وقع فی بعض الروایۃ نحو ھذا موقوفا فلا شک .... الموقوف فی الافضلیۃ کالمرفوع لکونھا سما لا یدرک بالرای والاجتھاد.

حدیث ا۔امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فضیلت میں اول نمبر پر بتاتے تھے پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان کو رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس کا کوئی انکار نہ فرمایا یہ مضمون اس حدیث کے مرفوع ہونے اور اسی مضمون کی جو چند اور روایات وارد ہوئی ہیں۔ ان کے موقوف ہونے میں نص صریح ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حدیث موقوف مسئلہ افضلیت میں حدیث مرفوع ہی کی طرح ہے۔ کیونکہ اسی طرح کے مضامین قیاس وکوشش سے نہیں جانے جاتے۔(المعجم الاوسط:۸۷۰۲)

الحدیث الثانی : عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال کنا نخیر بین الناس فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہم اخرجہ البخاری۔

حدیث 2۔ امام بخاری رحمہ اللہ حضرت ابن عمر سے راوی آپ نے فرمایا: ہم زمانہ نبوی میں لوگوں کے درمیان درجہ افضیلت بیان کرتے تھے تو سب سے بہتر حضرت ابوبکر کو کہتے ان کے بعد حضرت عمر کو اور ان کے بعد حضرت عثمان کو۔ (صحیح بخاری: ۳۶۵۵)

الحدیث الثالث: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا نفاضل بینہم اخرجہ البخاری فی صحیحہ و اوردہ فی تذکرۃ القاری .... رجال البخاری والصواعق المحرقۃ۔

حدیث 3۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہم زمانہ مصطفوی میں کسی کو حضرت ابوبکر ان کے بعد حضرت عمر اور ان کے بعد حضرت عثمان کے برابر نہ جانتے تھے اور ان کے بعد ہم دیگر صحابہ کے مابین افضیلت بیان نہ کرتے تھے۔ اس حدیث کو "تذکرۃ القاری بحل رجال البخاری" میں روایت کیا گیا ہے اور "الصواعق المحرقۃ" میں بیان کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۶۹۷)

الحدیث الرابع: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا وفینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفضل ابا بکر و عمر رضی اللہ عنہما وعثمان وعلیا رضی اللہ عنہما اخرجہ ابن عساکر و اوردہ ابن الحجر المکی فی الصواعق المحرقۃ

حدیث 4۔ ابن عساکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا "ہم رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے اپنے درمیان تشریف فرما ہوتے ہوئے سب سے افضل حضرت ابوبکر کو ان کے بعد حضرت عمر کو ان کے بعد حضرت عثمان اور ان کے بعد حضرت علی کو کہتے تھے۔ اس روایت کو ابن حجر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانہ نے الصواعق المحرقۃ میں بیان کیا ہے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۱۶۴)

الحدیث الخامس: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات غداۃ بعد طلوع الشمس قال رایت قبل الفجر کأنی اعطیت المقالید والموازین فاما المقالید فھی للمفاتیح واما الموازین فھذہ التی توزن بھا فوضعت فی کفۃ ووضعت امتی فی کفۃ فوزنت بھم فرجحت ثم جیٔ بابی بکر رضی اللہ عنہ فوزن بھم فرجح ثم جیٔ بعمر فوزن بھم فرجح ثم جیٔ بعثمان فوزن بھم فرجح ثم رفعت اخرجہ احمد فی مسندہ۔

حدیث 5۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے فرمایا ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد علی الصبح رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج رات قبل فجر میں نے ایک خواب دیکھا کہ مجھے مقالید یعنی کنجیاں اور موازین یعنی ترازو عطا کیے گئے ہیں۔ پھر ترازو کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور ایک میں میری اُمت کو، تو میں ان سب پر غالب آ گیا۔ پھر حضرت ابو بکر کو ساری اُمت کے مقابلے میں لایا گیا اور وزن کیا گیا تو ابو بکر سب پر غالب آ گئے۔ پھر حضرت عمر کو (جمیع اُمت) ان سب کے تقابل میں لا کر رکھا گیا تو عمر سب پر غالب آ گئے۔ پھر اسی طرح حضرت عثمان بھی سب پر غالب آ گئے پھر وہ ترازو اٹھا لئے گئے۔ (مسند امام احمد: ۵۴۶۹)

الحدیث السادس: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بنحو ھذا اللفظ اخرجہ الترمذی فی جامعہ قال الترمذی وفی الباب ابی بکرۃ وسمرۃ واعرابی یقال لہ جبر انتھی ورجحان کل علی قدر کما لہ و فضلہ عند اللہ تعالٰی فھذا نص جلی علی الافضلیۃ المطلقۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 6۔اسی کی مثل حضرت ابن عمر سے امام ترمذی نے جامع ترمذی میں روایت کی اور فرمایا کہ
مضمون حضرت ابی بکرۃ حضرت ومرۃ اور ایک اعرابی مسمی جبر سے بھی مروی ہے۔انتہی۔
(مسند عبد بن حمید: ۸۵۰۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۷۸ و رجال الثقات

یہاں پھر ایک کا غلبہ اسی حساب سے ہے جتنا اللہ کے ہاں اس کا فضل و کمال ہے۔یہ حدیث افضلیت
مطلقہ پر روشن نص ہے۔

الحدیث السابع : عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بنحو هذا اللفظ اخرجه
الاربعین و اورده المحب الطبری فی ریاض النضرة۔

حدیث 7۔اسی کی مثل حضرت ابن عمر سے اربعین میں روایت کی گئی ہے جیسے ریاض النضرۃ میں
کیا گیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۶۲)

الحدیث الثامن : عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قیل لعمر الا تستخلف
ان اترک فقد ترک من هو خیر منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
استخلف من هو خیر منی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ متفق علی
اخرجه فی فضائله و اورده الطبری فی الریاض النضرة

حدیث 8۔امام طبری رحمہ اللہ نے ریاض النضرۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کیا آپ کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے
ہوا' اگر میں تمہیں بلا خلیفہ چھوڑوں تو مجھ سے افضل ذات رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیں بغیر خلیفہ چھوڑا
اور اگر خلیفہ مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی خلیفہ مقرر کیا تھا۔اس حدیث
صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔(مسند ابو داؤد والطیالسی: ۲۶۔مسند امام احمد: ۳۲۲)

الحدیث التاسع : عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بنحو هذا اللفظ فی ضمن حدیث
طویل اخرجه ابن السمان فی الموافقة و اورده الطبری فی الریاض النضرة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضل وفات عمر رضی اللہ عنہ۔

حدیث 9۔ اسی کی مثل ایک طویل حدیث کے ضمن میں ابن عمر سے ہی ابنا السمان نے الموافقہ میں روایت کی ہے اور محب طبری نے اسے ریاض النضرۃ فضل وفات عمر میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۳۱۴)

الحدیث العاشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ الا النبیین والمرسلین اوردہ الترمذی۔

حدیث 10۔ امام ترمذی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمر کی نسبت فرمایا: یہ دونوں علاوہ انبیاء ومرسلین کے سب جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ (سنن ترمذی: ۵۶۶۵ ج ۵ ص ۶۱۱)

الحدیث الحادی عشر: عن الشعبی مرفوعاً بنحو ھذا اللفظ اخرجہ الغیلانی

حدیث 11۔ اسی کی مثل غیلانی نے امام شعبی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (الغیلانیات: ۱۲)

الحدیث الثانی عشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حی افضل ھذہ الامۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنھم اخرجہ خیثمۃ بن سلیمان۔

حدیث 12۔ خیثمہ بن سلیمان حضرت ابن عمر سے راوی آپ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کہا کرتے تھے۔ اس امت کے سب سے بہترین فرد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر ہیں ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور ان کے بعد حضرت عثمان ہیں۔

الحدیث الثالث عشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کنا نتحدث فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ اوفر ما کانوا ان خیر ھذہ الامۃ بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبیہا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم اخرجہ خیثمۃ بن سلیمان ایضاً

حدیث 13۔ خیثمہ بن سلیمان نے ہی حضرت ابن عمر کے حوالے سے روایت کی آپ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں جبکہ آپ علیہ السلام کے صحابہ پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے تھے یہ کہا کرتے تھے کہ بعد نبی امت علیہ السلام کے افضل امت حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان ہیں۔ (جزء من حدیث خیثمہ: ۹)

الحدیث الرابع عشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بنحو ہذا اللفظ اخرجہ الحاکمی وزاد فیبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا ینکرہ۔

حدیث 14۔ اسی کی مثل حضرت ابن عمر سے حاکمی نے روایت کی اس میں یہ زائد ہے کہ جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچتی تو آپ ﷺ انکار نہ فرماتے۔

الحدیث الخامس عشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما بمعنی ہذا اللفظ ایضاً وزاد فی آخرہ فیبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا ینکرہ اخرجہ الطبرانی واوردہ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 15۔ اسی کی مثل حضرت ابن عمر سے امام طبرانی نے روایت کی ہے اور امام ابن حجر مکی اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے رحمہما اللہ۔ اس کے آخر میں اتنا زائد ہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ خبر پہنچتی آپ انکار نہ فرماتے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۵)

الحدیث السادس عشر: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا نقول فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر الناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وسلم ثم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ

حدیث 16۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے "خیر الناس" رسول اللہ ﷺ ہیں پھر حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں اور پھر حضرت عثمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۵۷)

الحدیث السابع عشر : عن ابن عمر رضی اللہ عنہما افضل امتکم بعد نبیہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اخرجہ ابن السمان قلت ھذا حدیث مشہور عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قد رواہ خیر واحد من ائمۃ الحدیث و ھذہ الروایات کلھا نص جلی فی الافضلیۃ المطلقۃ التی ھی مدعی اھل السنۃ والجماعۃ۔

حدیث 17۔ابن السمان نے روایت کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہاری امت میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں۔ان کے بعد حضرت عمر ہیں۔(مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حدیث مشہور ہے ابن السمان کے علاوہ بھی ائمہ حدیث نے اس کو روایت کیا ہے اور یہ ساری کی ساری روایتیں۔اہلسنت و جماعت کے دعویٰ افضلیت مطلقہ پر ظاہر و باہر دلائل ہیں۔

الحدیث الثامن عشر : عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یعنی ابابکر و عمر رضی اللہ عنہما اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 18۔امام طبرانی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر و عمر انبیاء و مرسلین کے سوا سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

(معجم الاوسط: ۳۴۳۱ ج ۴ ص ۳۵۹)

الحدیث التاسع عشر : عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال الست افضل من اسلم اوردہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 19۔محب طبری نے ریاض النضرۃ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کیا میں ہر مسلمان سے افضل نہیں ہوں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الصواعق المحرقہ ص ۲۲۲)

الحدیث العشرون: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفرا من المهاجرین والانصار نتذاکر الفضائل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا تقدموا علی ابی بکر رضی اللہ عنہ احدا فانہ افضلکم فی الدنیا والآخرۃ صاحب فضائل الصدیق رضی اللہ عنہ۔

حدیث 20۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مہاجرین وانصار صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے مکان کے قریب فضائل صحابہ بیان کر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابو بکر پر کسی کو مقدم نہ کرو کہ وہ دنیا وآخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔اس کو صاحب فضائل الصدیق نے روایت کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۱۳۷)

الحدیث الحادی والعشرون: عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان اللہ جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانی اثنین اذ هما فی الغار واولی الناس بکم اخرجہ الترمذی۔

حدیث 21۔امام ترمذی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارا معاملہ تم میں سب سے بہتر شخص پر جمع فرمادیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھی بھی ہیں۔" ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ " بھی انہیں کا خاصہ ہے۔اور لوگوں میں تمہارے زیادہ قریب بھی ہیں۔
(الریاض النضرۃ ص ۱۳۷)

الحدیث الثانی والعشرون: عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یطالع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منہ ولا افضل ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی اطلع ابو بکر رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله عنه فقام النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقبله والتزمه اخرجه الحافظ الخطیب ابوبکر احمد بن ثابت البغدادی واورد هذه الاحادیث الثلاثة المحب الطبری فی الریاض النضرة

حدیث 22۔ الحافظ الخطیب ابو بکر احمد بن ثابت بغدادی رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی آپ نے فرمایا۔ ہم رسول اللہ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ابھی تمہارے سامنے ایسا شخص آئے گا جس سے بہتر و افضل اللہ تعالیٰ نے میرے بعد کسی کو نہیں بنایا۔ اور اس کی شفاعت انبیاء کی شفاعت کی طرح ہے (حضرت جابر نے فرمایا) ہم وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ ان تین احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۱۴۰۷)

الحدیث الثالث والعشرون : عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل من ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه اخرجه الطبرانی وغیره واورده فی الصواعق المحرقة۔

حدیث 23۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا" تم میں سے کسی ایسے شخص پر سورج کبھی طلوع نہیں ہوا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔ اس کو امام طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۶)

الحدیث الرابع والعشرون : عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال هذان سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین یعنی ابا بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنه اخرجه الطبرانی۔

حدیث 24۔ امام طبرانی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے شیخین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تعلق سے فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔ (معجم الاوسط: ۳۲۱۸۔ ۸۸۰۸)

الحدیث الخامس والعشرون: عن ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بمثل هذا اللفظ اخرجه ابن ماجة۔

حدیث 25۔ اسی کی مثل امام ابن ماجہ نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۰۰، ج ۱ص ۳۸)

الحدیث السادس والعشرون: عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال بمثل هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابو یعلیٰ فی مسنده۔

حدیث 26۔ اسی کی مثل امام ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ: ۲۲۶۰)

الحدیث السابع والعشرون: عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال بمثل هذا اللفظ ایضاً اخرجه ایضاً فی المختارة۔

حدیث 27۔ اسی کی مثل امام ابو الضیاء نے "مختارہ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (الضیاء المختارہ: ۲۵۱۰)

الحدیث الثامن والعشرون: عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بمثل هذا اللفظ ایضاً اورده الترمذی وهذا حدیث مشهور وقد رواه غیر واحد من الصحابة ممن ذکرتم و غیرهم اخرجه عنهم غیر واحد من الائمة الحدیث واقتصرنا علی هذا القدر وما الاختصار

حدیث 28۔ اسی کی مثل امام ترمذی نے سنن ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مشہور ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۴، باب نمبر: ۱۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث التاسع والعشرون : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما صحب النبیین والمرسلین اجمعین ولا صاحب لیس افضل من ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرجہ الحاکم و اوردہ فی تذکرۃ القاری والصواعق المحرقۃ۔

حدیث 29۔ امام حاتم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمام انبیاء و مرسلین کا کوئی ایسا ساتھی نہیں ہوا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔ اس کو تذکرہ القاری میں روایت کیا گیا اور صواعق محرقہ میں بیان کیا گیا۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۱)

الحدیث الثلاثون : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما قدمت ابا بکر و عمر رضی اللہ عنہما ولکن اللہ قدمہما اخرجہ ابن البخاری و اوردہ فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 30۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" ابوبکر و عمر کو میں نے نہیں خود اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا ہے۔ ابن حجر نے اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۳۴۸، رقم: ۲۲۷)

الحدیث الحادی والثلاثون : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی آخر قصۃ الغار فلا اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاین ثوبک یا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاخبرہ بالذی صنع فرفع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ وقال اللہم اجعل ابا بکر فی درجتی یوم القیامۃ فاوحی اللہ سبحانہ الیہ ان اللہ قد استجاب لک اخرجہ فی الصفوۃ و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 31۔ "صفوۃ" اور "ریاض النضرۃ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے میں شب غار غار کا قصہ مروی ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔" جب صبح ہوئی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! تمہاری چادر کہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے؟ آپ نے جو اس سے (سوراخ بند کرنے کا) معاملہ کیا تھا، عرض کر دیا اب رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھائے دست بدعا ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں۔ "اے اللہ! قیامت کے دن ابوبکر کو میرے درجے میں رکھنا" تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اے محبوب بیشک اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۰۵)

الحديث الثاني والثلاثون : عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير اصحابي ابوبكر رضى الله تعالى عنه اخرجه صاحب فضائل الصديق۔

حدیث 32۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر ہیں"۔ اس کو صاحب فضائل الصدیق نے روایت کیا ہے۔

(الریاض النضرۃ ص ۱۳)

الحديث الثالث والثلاثون : عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير امتي من بعدى ابو بكر و عمر رضى الله تعالى عنهما اخرجه الخجندي في الاربعين۔

حدیث 33۔ خجندی نے اربعین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں۔ ان کے بعد عمر ہیں۔

(تاریخ دمشق ج ۶۲ ص ۲۴۷)

الحديث الرابع والثلاثون : عن عمر رضى الله تعالى عنه قال ابو بكر سيدنا وخيرنا و احبنا الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخرجه البخاري في فضل في فضل ابي بكر رضى الله تعالى عنه۔

حدیث 34۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فضائل ابی بکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا اور ابوبکر ہم سب کے سردار ہم سب سے افضل اور رسول کی بارگاہ میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (صحیح بخاری: ۳۶۶۷)

الحدیث الخامس والثلاثون: عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح۔

حدیث 35۔ اسی کی مثل امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت عمر سے روایت کی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۵۶)

الحدیث السادس والثلاثون: عن عمر بمثل ھذا اللفظ ایضاً اخرجہ الحاکم و اوردہ ابن الحجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 36۔ اسی کی مثل امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ابن حجر نے اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا۔

(مستدرک حاکم: ۴۴۲۱ قال امام ذہبی: علی شرط البخاری ومسلم)

الحدیث السابع والثلاثون: عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد قال لہ رجل ما رایت احدا خیرا منک قال ھل رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا قال لو اخبرتنی انک رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لضربت عنقک ثم قال ھل رایت ابا بکر قال لا قال لو قلت نعم لبالغت فی عقوبتک اخرجہ القلعی۔

حدیث 37۔ امام قلعی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میں نے آپ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا فرمایا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اس عموم میں مراد لیا ہے۔ اس نے کہا نہیں فرمایا اگر تیری یہ مراد ہوتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر فرمایا کیا تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مراد لیا؟ اس نے کہا نہیں فرمایا اگر تو "ہاں" کہتا تو میں تجھے سخت سزا دیتا۔ (الریاض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المختصر ج: ص ۱۳۷)

الحدیث الثامن والثلاثون : عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر فمن قال غیر ھذا بعد مقامی ھذا فھو مفتر و علیہ ما علی المفتری اخرجہ اللالکائی۔

حدیث 38۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اس امت میں بعد نبی امت علیہ السلام کے سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں۔ تو جس نے میرے موجود ہوتے ہوئے اس کے علاوہ وہ کچھ کہا وہ بہتان تراش ہے اور اس پہ بہتان تراش والی حد ہے۔ یعنی اسی کوڑے۔ اس کو لالکائی نے روایت کیا۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۱۹۹۶۔ ۴/ ۲۱۳)۔

الحدیث التاسع والثلاثون : عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال ا بکر رضی اللہ تعالی عنہ سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالاً فقال لابی بکر ا کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی وان کنت انما اشتریتنی للہ عزوجل فدعنی واعمل للہ اخرجہ البخاری۔

حدیث 39۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے فرما "حضرت ابو بکر ہمارے سردار ہیں۔ اور آپ نے ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد انہوں نے حضرت ابو بکر کو کہا "اگر تو آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے تب تو مجھے روکے رکھیے ا اللہ کے لئے خریدا ہے تو پھر چھوڑ دیجئے؟ کہ میں اللہ کے لیے عمل کرتا رہوں"۔

(صحیح بخاری: ۳۷۵۴

الحدیث الاربعون : عن الزھری ان رجلا قال لعمر رضی اللہ تعالی عنہ ما رای احدا و رجلا افضل منک قال لہ عمر ھل رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وسلم قال لا قال فھل رایت ابا بکر قال لا قال لو اخبرتنی لک رایت وا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منهما لاوجعتک اخرجه فی الفضائل وقال حدیث حسن الا انه مرسل لان الزهری لم یدرک عمر رضی الله تعالیٰ عنه اوردهما فی الریاض النضرة۔

حدیث 40۔ امام زہری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا "میں نے آپ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا" آپ نے فرمایا کیا تو نے حضور علیہ السلام کو بھی اسی میں شمار کیا ہے۔ اس نے کہا "نہیں" فرمایا تو حضرت ابوبکر کو؟ اس نے کہا "نہیں"۔ فرمایا اگر تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی شمار لیتا تو میں تجھے سخت سزا دیتا۔ اس کو "فضائل" میں روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن مرسل ہے کیونکہ امام زہری نے حضرت عمر کو نہیں پایا۔ ان دونوں حدیثوں کو "ریاض النضرۃ" میں بیان کیا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۳۷)

الحدیث الحادی والاربعون: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما خیر اهل السموات وخیر اهل الارض و خیر الاولین و الآخرین الا النبیین والمرسلین اخرجه الجوهری۔

حدیث 41۔ جوہری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر و عمر انبیاء و مرسلین کے سوا آسمان وزمین والوں اور سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۸۲، تاریخ بغداد ج ۵ ص ۲۵۲)

الحدیث الثانی والاربعون: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ابو بکر و عمر خیر اهل السماء وخیر اهل الارض وخیر من بقی و خیر من مضی الی یوم القیامک الا النبیین والمرسلین اخرجه فی فضائل عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

حدیث 42۔ فضائل عمر میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "ابوبکر و عمر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انبیاء و مرسلین کے علاوہ سب اہل سما اور اہل زمین اور سے افضل ہیں اور قیامت تک سب آنے والے اور گزرے ہوؤں سے افضل ہیں۔ (صواعق المحرقہ ص ۲۱۳)

الحدیث الثالث والاربعون: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا معشر صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن متوافرون نقول افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالی عنھم اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 43۔ ابن عساکر نے تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا ہم کثیر اصحاب رسول کہا کرتے تھے۔ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۴۷)

الحدیث الرابع والاربعون: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ خیر الاولین والآخرین وخیر اھل السموات وخیر اھل الارض الا النبیین والمرسلین اخرجہ الحاکم فی الکنی۔

حدیث 44۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر انبیاء و مرسلین کے بعد سب اگلوں پچھلوں، سب آسمان و زمین والوں سے افضل ہیں۔ اس کو حاکم نے کنی میں روایت کیا ہے۔ (کنزالاعمال: ۳۲۶۴۵)

الحدیث الخامس والاربعون: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثل ھذا اللفظ اخرجہ ابن عدی فی الکامل

حدیث 45۔ اسی کی مثل ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ نے والکامل میں روایت کی ہے۔

(الکامل ابن عدی: ۶۹۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السادس والاربعون: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثل ہذا اللفظ ایضاً اخرجہ الخطیب فی تاریخہ و اوردہ ہذہ الاحادیث الثلاثۃ فی تذکرۃ القاری۔

حدیث 46۔ اسی کی مثل خطیب بغدادی نے حضرت ابوہریرہ سے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے۔ اور ان تینوں احادیث کو تذکرۃ القاری میں بیان کیا گیا ہے۔ (تاریخ بغداد: ۲۷۴۴)

الحدیث السابع والاربعون: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فضل علیاً علی ابی بکر و عمر و عثمان فقد رد بلقلتہ اخرجہ الدارمی و اوردہ ابن عراق فی تنزیہ الشریعۃ

حدیث 47۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے حضرت علی کو حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان پر فضیلت دی اس نے میری بات کا رد کیا۔ اس کو ابن عراق نے تنزیہ الشریعۃ میں بھی ذکر کیا ہے۔ (تنزیہ الشریعۃ: ۱۲۹)

الحدیث الثامن والاربعون: عن سلیمان بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خیر اہل الارض الا ان یکون نبیاً اخرجہ ابن البہلول۔

حدیث 48۔ ابن بہلول حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابوبکر و عمر سوا کسی نبی علیہ السلام کے سب زمین والوں سے افضل ہیں۔

(من حدیث خیثمہ ص ۱۲۹)

الحدیث التاسع والاربعون: عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امشی امام ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اتمشی امام من ہو خیر منک فی الدنیا والآخرۃ ما طلعت الشمس ولا غربت علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر اخرجه المخلص الذهبی و
اوردہ الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 49۔ مخلص ذہبی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت ابوبکر کے آگے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا کیا تم اس کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے افضل ہے۔ انبیاء و مرسلین کے بعد حضرت ابوبکر سے افضل کسی شخص پر نہ سورج کبھی طلوع ہوا ہے نہ کبھی غروب ہوا ہے۔ اس کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔
(تاریخ واسط ج ۱ ص ۲۴۸، حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۲۵)

الحدیث الخمسون: عن ابی الدرداء رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ما طلعت الشمس ولا غربت علی افضل من ابی بکر و عمر رضی الله تعالٰی عنهما اخرجه الملاء فی سیرته۔

حدیث 50۔ ملاء نے اپنی "سیرت" میں حضرت ابو درداء سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر و عمر سے افضل کسی شخص پر سورج نہ کبھی طلوع ہوا اور نہ ہی کبھی غروب ہوا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۷)

الحدیث الحادی والخمسون: عن ابی الدرداء رضی الله تعالٰی عنه بمثل هذا اخرجه الدار قطنی الا انه لم یقل والمرسلین۔

حدیث 51۔ اسی کی مثل دارقطنی نے حضرت ابو درداء سے روایت کی ہے مگر اس میں والمرسلین کے لفظ نہیں ہیں۔ (جامع الاحادیث: ۲۰۱۴۴)

الحدیث الثانی والخمسون: عن ابی الدرداء رضی الله تعالٰی عنه بمثل هذا ایضاً خرجه ابن السمان فی الموافقة واوردهما الطبری فی الریاض النضرة

حدیث 52۔ اسی کی مثل ابن السمان نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے "الموافقۃ" میں روایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور محب طبری نے "ریاض النضرۃ" میں ذکر کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۶۳)

الحدیث الثالث والخمسون : عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول خیر امتی من بعدی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 53۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا میرے بعد خیر امت حضرت ابو بکر ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس کو ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا۔(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۲۲۷)

الحدیث الرابع والخمسون : عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل عن ابی بکر الا ان یکون نبی اخرجہ عبد بن حمید فی مسندہ۔

حدیث 54۔ عبد بن حمید اپنی مسند میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سوا انبیاء کے کبھی کسی ایسے پر سورج طلوع وغروب نہ ہوا جو حضرت ابو بکر سے افضل ہو۔

(مسند عبد بن حمید: ۲۱۲)

الحدیث الخامس والخمسون : عن ابی الدرداء بمثل ھذا اللفظ اخرجہ ابو نعیم و اوردھا فی تذکرۃ القاری والصواعق و زاد فی الصواعق وفی لفظ ما طلعت الشمس علی احد من بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر و اورد ایضاً من حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظہ ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل من ابی بکر خرجہ الطبرانی وغیرہ ولہ شواھد من وجوہ آخر یقتضی لہ بالصحۃ والحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم بصحتہ انتہی۔

حدیث 55۔ اسی کی مثل ابو نعیم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ان دونوں حدیثوں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرۃ القاری اور صواعق میں بھی نقل کیا گیا۔ صواعق میں یہ لفظ زائد ہیں۔ کہ انبیاء و مرسلین کے بعد کسی ایسے پر سورج طلوع نہ ہوا جو حضرت ابوبکر سے افضل ہو۔ اسی طرح حضرت جابر کی حدیث بھی ہے۔ جس کو امام طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے لفظ یوں ہیں "تم میں سے حضرت ابوبکر سے افضل کسی شخص پر سورج کبھی طلوع نہ ہوا۔ اس روایت کے دیگر طرق مروی شواہد اس بات کے مقتضی ہیں کہ اسے حدیث صحیح اور حسن کہا جاتا۔ اور ابن کثیر نے اس کی صحت کی طرف اشارہ بھی کیا ہے انتہی۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۳۲۵، الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۶)

الحدیث السادس والخمسون: عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر امتی بعدی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما زینتہما اللہ بزینۃ الملائکۃ وجعل اسماء ھما مع انبیائہ ورسلہ فی دیوان السماء خرجہ الخجندی فی الاربعین و اوردہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 56۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے بعد میری امت کے بہترین فرد حضرت ابوبکر و حضرت عمر ہیں۔ اللہ تعالٰی نے انہیں زینت ملائکہ سے آراستہ کیا ہے اور ان کے ناموں کو دیوانِ آسمان میں اپنے انبیاء و مرسلین کے ناموں کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کو خجندی نے اربعین میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔

الحدیث السابع والخمسون: عن عمرو بن العاص قال قلت ومن الرجال قال ابوھا قال ثم من قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فعد رجالا اخرجہ البخاری فی صحیحہ۔

حدیث 57۔ امام بخاری رحمتہ اللہ اپنی صحیح بخاری میں حضرت عمرو بن عاص سے راوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ فرمایا عائشہ۔ میں نے عرض کی آقا! مردوں میں سے؟ فرمایا عائشہ کے والد عرض کی پھر کون؟ فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن خطاب پھر آپ ﷺ نے فرمایا کے چند مردوں کے نام گنے۔
(صحیح بخاری:۳۳۵۸)

الحدیث الثامن والخمسون: عن عمرو بن العاص بمثل هذا اللفظ اخرجه مسلم فی صحیحه واوردهما فی تذکرة القاری۔

حدیث 58۔اسی کی مثل امام مسلم رحمتہ اللہ نے اپنی صحیح میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
ان دونوں حدیثوں کو تذکری القاری میں کیا گیا ہے۔(صحیح مسلم:۴۳۸۴)

الحدیث التاسع والخمسون: عن انس رضی الله تعالی عنه بمثل هذا اللفظ ایضاً اخرجه الترمذی۔

حدیث 59۔اسی کی مثل امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔(سنن ترمذی:۳۸۹۰ باب فضل عائشہ رضی اللہ عنھا)

الحدیث الستون: عن انس رضی الله تعالی عنه بمثل هذا اللفظ ایضاً اخرجه ابن ماجة و اورده هذین الحدیثین الاخیرین المحب الطبری فی الریاض النضرة

حدیث 60۔اسی کی مثل امام ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان آخری دو حدیثوں کو محب طبری نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔(سنن ابن ماجہ:۱۰۱ باب فضل ابی بکر الصدیق ، الریاض النضرۃ ص ۶۲)

الحدیث الحادی والستون: عن عائشة رضی الله تعالی عنها انها قالت رایت..... یری النائم کان ثلثة اقمار وقعت فی حجرتی فاخبرت بذلک ابی فقال فقال رایت خیرا ان صدقت رؤیاک دفن فی بیتک هم خیر اهل الارض ثلاثة فلما مات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم دفن فی بیتها وقال ابوبکر یا عائشة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذا خير اقمارك فدفن في بيتها ابو بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما خرجه سعيد بن منصور في سننه۔

حدیث 61۔ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند آئے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ خواب اپنے والد گرامی کو بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر تمہارا یہ خواب سچا ہے تو تم نے بہت خیر دیکھی ہے یعنی تمہارے گھر میں زمین والوں میں سے سب سے افضل تین افراد مدفون ہونگے پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ ﷺ کو سیدہ عائشہ کے حجرے میں دفن کیا گیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ! یہ تمہارے سب سے بہتر چاند ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کو بھی سیدہ کے اسی حجرے میں دفن کیا گیا۔ (سنن سعید بن منصور: ۲۶۹۹)

الحديث الثاني والستون: عن عائشة رضي الله تعالى عنها بمثل هذا اللفظ رواه ابن غيلان۔

حدیث 62۔ اسی کی مثل ابن غیلان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کی ہے۔ (الفوائد الشہیر: ۲۹)

الحديث الثالث والستون: عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا ينبغي لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره اخرجه الترمذي و اورده في تذكرة الاولياء۔

حدیث 63۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی قوم کو یہ لائق نہیں کہ ان میں ابو بکر موجود ہوں پھر ان کی امامت کوئی اور کرے۔ اس کو تذکرۃ الاولیاء میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۶۵)

الحديث الرابع والستون: عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كانت ليلتي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما ضمنی وایاہ الفراش نظرت الی السماء والنجوم مشتبکۃ فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکون احد لہ حسنات بعدد نجوم السماء فقال نعم قلت من یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقلت اشتہیتہا لابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خرجہ صاحب فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوردہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 64۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے جب حضور ﷺ میرے پاس بستر پر تشریف فرما ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آسمان میں ستارے گھنے ہوئے ہیں ۔میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آسمان کے ستاروں کے برابر بھی کسی شخص کی نیکیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا ہاں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا عمر بن خطاب کی۔میں نے عرض کی میں تو چاہتی تھی کہ حضرت ابو بکر کی ہوں گی ارشاد فرمایا: عمر تو خود ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔اس کو صاحب فضائل عمر نے روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ،ص ۱۵۱)

الحدیث الخامس والستون : عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اجعلوا امامکم خیرکم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعل امامنا خیرنا بعدہ خرجہ ابو عمر و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 65۔ابو عمرو نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: اپنا امام اپنے بہتر کو بناؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارا امام ہمارے بہتر کو بنایا تھا۔اس کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(الریاض النضرۃ،ص ۶۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السادس والستون : عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی امتی کمثل الشمس والقمر فی النجوم خرجہ عمر بن محمد الملاء فی سیرتہ

حدیث 66۔ عمر بن محمد الملاء نے اپنی "سیرت" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر وعمر میری امت میں ایسے ہیں جیسے سورج اور چاند تاروں میں ہیں۔

الحدیث السابع والستون : عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثل ھذا اللفظ خرجہ فی فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوردھما المحب الطبری فی الریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 67۔ اسی کی مثل حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فضائل عمر رضی اللہ عنہ میں روایت ہے اور ان دونوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔

الحدیث الثامن والستون : عن عمار بن یاسر قال من فضل علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد ازدری بالمهاجرین والانصار وطعن علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال و قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الا وقد انکر حقی و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ ابن عساکر

حدیث 68۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جس نے کسی صحابی رسول کو شیخین پر فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار صحابہ کو دھوکہ دیا اور اصحاب رسول پر طعن کیا مزید فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مجھے شیخین پر فضیلت دی اس نے میرے اور اصحاب رسول کے حق کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا۔اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۳۷۸)

الحدیث التاسع والستون : عن عمار قال من فضل علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد ازدری علی المھاجرین والانصار واثنی عشر الفا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 69۔امام طبرانی نے روایت کیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے کسی صحابی رسول کو شیخین پر فضیلت دی اس نے مہاجرین وانصار اور بارہ ہزار اصحاب رسول کی ہتک عزت کی۔(المعجم الاوسط:۸۳۲)

الحدیث السبعون : عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل علیہ السلام آنفاً فقلت یا جبریل حدثنی بفضائل عمر ابن الخطاب فقال لو حدثتک بفضائل منذ ما لبث نوح علیہ السلام فی قومہ ما انفدت فضائل عمر و ان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجہ ابو یعلی و اوردہ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 70۔ابو یعلی نے روایت کی کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس ابھی ابھی جبرائیل آئے تو میں نے کہا جبرائیل! مجھے سے عمر بن خطاب کے فضائل بیان کیجئے۔تو جبرائیل نے کہا اگر میں آپ کو اتنی دیر عمرؓ کے فضائل سناؤں جتنی دیر نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تو ختم نہ ہوں اور بلاشبہ حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں اس کو ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۲۹)

الحدیث الحادی والسبعون : عن عامر بمثل ھذا اللفظ اخرجہ الحسن بن عرفۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العبدی و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 71۔ اسی کی مثل حسن بن عرفۃ العبدی سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۳۱۸)

الحدیث الثانی والسبعون: عن حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا انت مرضت قدمت ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لست انا اقدمہ ولکن اللہ قدمہ اخرجہ ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات۔

حدیث 72۔ امام ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کی انہوں نے حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر کو مقدم کیا۔ ابوبکر کو میں نے نہیں خود اللہ نے مقدم کیا ہے۔ (الفوائد الشہیر: ۶۵۳)

الحدیث الثالث والسبعون: عن حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن عساکر واوردھما فی تذکرۃ القاری۔

حدیث 73۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور ان دونوں روایتوں کو تذکرۃ القاری میں بیان کیا گیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۶۵)

الحدیث الرابع والسبعون: عن اسعد بن زرارۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان روح القدس جبرئیل علیہ السلام اخبرنی ان خیر منک بعدک ابو بکر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط واوردہ فی تذکرۃ القاری ایضاً۔

حدیث 74۔ امام طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے روح القدس حضرت جبرائیل نے خبر دی ہے کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو تفسیر تذکرۃ القاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بیان کیا گیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۷)

الحدیث الخامس والسبعون: عن سلمۃ بن اکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر خیر اللناس الا ان یکون نبی اخرجہ الطبرانی

حدیث 75۔ امام طبرانی نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر خیر الناس ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ (مجمع الزوائدج ۹ص ۴۴)

الحدیث السادس والسبعون: عن سلمۃ بن اکوع مرفوعاً بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن عدی و اوردھما فی تذکرۃ القاری ایضاً۔

حدیث 76۔ اسی کی مثل ابن عدی نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی یہ دونوں تذکرۃ القاری میں مذکور ہیں۔ (الکامل ابن عدی: ۱۴۱۲ ترجمہ عکرمہ بن عمار)

الحدیث السابع والسبعون: عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رایت انی وضعت فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعدلتہا ثم وضع ابو بکر فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعدلہا ثم وضع عمر فی کفۃ وامتی فی کفۃ فعدلہا ثم وضع عثمان فی کفۃ و امتی فی کفۃ فعدلہا ثم رفع المیزان اخرجہ الطبرانی و اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 77۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب دیکھا کہ ترازو کہ ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور ایک میں میری امت کو تو میں اکیلا ان سے بڑھ گیا۔ پھر یونہی حضرت ابو بکر و عمر و عثمان باری باری ان سب پر بڑھ گئے۔ پھر ترازو اٹھا لیا گیا اس کو طبرانی نے روایت کیا اور ابن حجر نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا۔

(معجم الکبیر: ۱۶۵ ترجمہ معاذ بن جبل الانصاری)

الحدیث الثامن والسبعون: عن ...... ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیر امتی بعدی ابو بکر و عمر اخرجہ ابن عساکر و اوردہ فی الصواعق المحرقۃ ایضاً و اوردہ السیوطی فی جمع الجوامع فی حرف الخاء۔

حدیث 78۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد میرے امت کے بہترین فرد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا صواعق محرقہ میں مذکور ہے۔ حافظ سیوطی نے جمع الجوامع حرف الخاء میں بھی اسے ذکر کیا ہے۔

(جمع الجوامع:۲۲۳۴۶)

الحدیث التاسع والسبعون: عن الزبیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول خیر امتی من بعدی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خرجہ ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 79۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا فرمایا میرے بعد میرے امت کے بہترین فرد ابو بکر و عمر ہیں۔ اس کو ابن السمان نے "الموافقہ" میں روایت کیا ہے۔ (جامع الاحادیث:۳۲۳۹۷)

الحدیث الثمانون: عن ...... ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سیدا کھول اھل الجنۃ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا بکر فی الجنۃ مثل الثریا فی السماء اکرجہ الخطیب فی تاریخہ و اوردہ فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 80۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنتی بوڑھوں کے سردار ابو بکر و عمر ہیں بلاشبہ ابو بکر و عمر جنت میں ایسے ہونگے جیسے آسمان میں ستارے۔ یہ صواعق محرقہ میں مذکور ہے۔

(تاریخ بغداد ج ۵ ص ۳۰۷، الصواعق المحرقۃ ص ۲۲۴)

الحدیث الحادی والثمانون: عن حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرت شجوا من اخی ثقة فاذکر اخاک ابا بکر بما فعل خیر البریة اتقاھا وعدلھا بعد النبی و اوفاھا بما حملا والثانی التالی المحمود مشھده و اول الناس قدما صدق الرسل اورده القسطلانی فی المواھب اللدنیة۔

حدیث 81۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار میں "جب تم کسی ایسے انسان کو ذکر کرو جو اپنے بھائی کے لئے صعوبتیں اٹھاتا ہے۔تو اپنے بھائی ابو بکر کا بھی ان کے اچھے کارناموں کے ساتھ ذکر کرو۔نبی ﷺ کے بعد جو خلق میں سب سے بہتر،سب سے عظیم متقی اور سب سے بڑے عادل ہیں اور اپنی ذمہ داری خوب پوری کرنے والے ہیں۔وہ آقا علیہ السلام کے ثانی ان کے قابل فخر شخصیت ہیں ان کا مزار قابل ستائش ہے۔لوگوں میں سب سے پہلے انہوں نے ہی رسول کی تصدیق کی۔(المواھب الدنیہ ج ا ص ۱۳۱)

الحدیث الثانی والثمانون: عن الشعبی قال سالت ابن عباس او سئل ای الناس کان اول اسلاما قال اما سمعت قول حسان بن ثابت اذا تذکرت و اعدلھا بعد النبی و اوفاھا بما حملا والثانی التالی المحمود مشھده و اول الناس منھم صدق الرسل اورده المحب الطبری فی الریاض النضرة و یروی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قال لحسان ھل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فانشد ھذه الابیات وفیھا بیت رابع و ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بھم اذا صعدا الجبلا فسر النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم بذلک وقال احسنت یا حسان اخرجه ابو عمر۔

حدیث 82شعبیؒ نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے کون تھے؟ فرمایا کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سنا"اذاتذکرت سحبوا من انی ثقته فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا۔ خیر البریة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتقاھا واعدلھا بعد النبی وامنھا حمل الشانی التالی المحمود مشھدہ وا... الناس منھم صدق الرسل۔ (ترجمہ: حدیث میں گزر چکا) اس کو محب طبری نے ریا... النضرۃ میں ذکر کیا۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۷)

روایت کیا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی اشعار کہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی جی ہاں پھر... پڑھے ان میں سے چوتھا بیت یہ ہے "ابوبکر اس عظیم غار میں دو جان میں سے دوسرے تھے او... جب پہاڑ پر چڑھا تو (لاعلمی میں) ان کے گرد چکر کاٹنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ اس سے بہت... ہوئے اور فرمایا اے حسان! تم نے بہت اچھے شعر کہے ہیں۔ اس کو ابوعمر نے رو... کیا۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ۲۹۵)

الحدیث الثالث والثمانون: وروی انہ ضحک حتی بدت ...... ثم قال صدقت حسان ھو کما قلت خرجہ صاحب الصفوۃ۔

حدیث 83۔ یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام بہت مسکرا دیئے یہاں تک آپ کی ... داڑ مبارک بھی ظاہر ہو گئے۔ پھر فرمایا "حسان! تم نے سچ کہا۔ ابوبکر ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا"۔ اس کو صاحب صفوی نے روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۸۶)

الحدیث الرابع والثمانون: بمثل ھذا اللفظ خرجہ صاحب فضائل الصدیق ... اللہ تعالی عنہ و روی فیھا بیت خامس و کان حب رسول اللہ صلی اللہ ... وآلہ وسلم قد علموا من البریۃ لم یعدل بہ رجلا صلی اللہ علیہ وآلہ وس... قالہ ابو عمرو اورد ھذہ الروایات الاربع المحب الطبری فی الریاض النضرۃ

حدیث 84۔ اسی کی مثل صاحب فضائل الصدیق نے روایت کی ہے اور اس میں پانچواں ... روایت کیا ہے جو یہ ہے "لوگ جان چکے تھے کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ ﷺ کو مخلوق میں سب...

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیادہ محبوب ہیں اور آپ کے برابر کوئی شخص نہیں۔ اس کو ابو عمر نے روایت کیا اور ان چاروں روایتوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۳۵)

الحدیث الخامس والثمانون: عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادخلت الجنۃ فسمعت فیھا خشفۃ بین یدی فقلت ما ھذا قال بلال فمضیت فاذا اکثر اھل الجنۃ فقراء المھاجرین و ذراری المسلمین ولم ار احدا اقل من الاغنیاء والنساء فقیل اما الاغنیاء فھم ھھنا بالباب یحاسبون و اما النساء فالھاھن الاحمران الذھب والحریر ثم خرجنا من احد ابواب الجنۃ العافیۃ فلما کنت عند الباب اتیت بکفۃ فوضعت فیھا و وضعت امتی فی کفۃ فرجحت بھا ثم اتی بابی بکر فوضع فیکفۃ وجی بجمیع امۃ فوضعت فی کفۃ فرجح ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ ثم اتی بعمر فوضع فی کفۃ وجی بجمیع امتی فوضعت فی کفۃ فرجح عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ثم عرضت امتی علی رجلا رجلا فجعلوا یمرون فاستبطا عبد الرحمن بن عوف ثم جاء بعد الایاس فقال بابی انت و امی یا رسول اللہ الذی بعثک بالحق ما خلصت الیک حتی ظننت انی لا انظر الیک الا بعد المشیبات قال وما ذاک قال من کثرۃ مالی احاسب خرجہ احمد واوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 85۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا تو میں نے وہاں اپنے آگے کسی کے قدموں کی چاپ سنی میں نے پوچھا یہ آواز کس کے چلنے کی ہے؟ جواب ملا حضرت بلال کی۔ میں آگے گزر گیا دیکھا تو جنت میں جن لوگوں کی کثرت تھی وہ فقراء مہاجرین اور غریب مسلمان تھے۔ امراء اور عورتیں بہت کم تھیں۔ بتایا گیا کہ امراء تو جنت کے دروازے پہ روک لئے گئے ہیں رہی عورتیں تو انہیں دو سرخ چیزوں سونے اور ریشم نے ہلاک کر دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے جب میں دروازے کے پاس تھا تو میرے پاس ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے میں میری ساری امت کو رکھا گیا تو میں سب سے بھاری ہو گیا اسی طرح حضرت ابو بکر و حضرت عمر کو باری باری ساری امت کے مقابل لایا گیا تو وہ دونوں بھی سب سے بھاری نکلے پھر باری باری میری امت مجھ پیش کی جاتی رہی اور وہ سب گزرتے رہے عبد الرحمن بن عوف آئے تو بہت آہستہ آہستہ چل رہے تھے تھوڑا دور جا کر پھر واپس آئے اور عرض گزار ہوئے آقا! آپ پر میرے ماں و باپ قربان اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں تو گمان کر چکا تھا کہ آپ کی بارگاہ تک پہنچتے پہنچتے میرے بال سفید ہو جائیں گے۔ ارشاد فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ عرض کی میرے مال کی کثرت کی وجہ سے میرا حساب لیا جا رہا ہے۔ اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

(الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۴۲)

الحدیث السادس والثمانون: عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت کان میزانا نزل من السماء فوزنت انت و ابو بکر فرجحت انت و وزن ابو بکر و عمر فرجح ابو بکر و وزن عمر و عثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فاستاء لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی فساءہ ذالک فقال خلافۃ النبوۃ ثم یوتی اللہ الملک من یشاء خرجہ ابو داؤد۔

حدیث 86۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی اور کہا کہ میں نے خواب میں آسمان سے اترا ہوا ایک ترازو دیکھا پھر آقا! آپ اور حضرت ابو بکر کا اس میں وزن کیا گیا تو آپ غالب آ گئے پھر ابو بکر و عمر کو تولا گیا تو ابو بکر بھاری تھے پھر عمر و عثمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا وزن کیا گیا تو عمر کا پلڑا بھاری رہا پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا نبوت کی خلافت یہی ہے پھر اللہ جسے چاہے گا ملک عطا فرما دے گا۔ اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد ۴۶۳۸، باب فی الخلفاء)

الحديث السابع والثمانون: عن ابي بكرة رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ خرجه البغوي في المصابيح في الحسان.

حدیث 87۔ اسی کی مثل بغوی نے "المصابیح فی الحسان" میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۴۳۷)

الحديث الثامن والثمانون: عن ابي بكرة رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً خرجه الحافظ الدمشقي في الموافقات.

حدیث 88۔ اسی کی مثل حافظ دمشقی رضی اللہ نے "موافقات" میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۸۱۸۹)

الحديث التاسع والثمانون: رضي الله تعالى عنه بنحو هذا اللفظ ايضاً خرجه خيثمة بن سليمان لكن بزيادة هي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان اذا اصبح يقول هل احد منكم راى رؤيا فقال رجل انا رايت يا رسول الله كان ميزانا نزل فساق نحو الحديث السابق واورد هذه الاحاديث الاربعة المحب الطبري في الرياض النضرة۔

حدیث 89۔ اسی کی مثل خیثمہ بن سلیمان نے حضرت ابو بکر سے روایت کی ہے لیکن اس میں یہ زائد ہے کہ پھر جب نبی علیہ السلام صبح کرتے تو فرماتے کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو ایک شخص نے عرض کی آقا میں نے آسمان سے اترا ایک ترازو دیکھا اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔ ان چار احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ص ۲۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث التسعون: عن سمرة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بنحو هذا اللفظ ایضاً اشار الیه الترمذی۔

حدیث 90۔ اسی کی مثل حدیث امام ترمذی رحمتہ اللہ نے حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔(سنن ترمذی:۲۲۸۷ باب رؤیا النبی ﷺ المیزان)

الحدیث الحادی والتسعون: عن اعرابي يقال له جبر عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بنحو هذا اللفظ ایضاً اشار الیه الترمذی ایضاً۔

حدیث 91۔ اسی کی مثل حدیث امام ترمذی نے ایک اعرابی مسلمی جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔(سنن ترمذی:۲۲۸۷)

الحدیث الثانی والتسعون: عن ابي عبيدة ان عبد الله قال لما كان يوم بدر او رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الاساری واستشار الناس فقال ابوبکر یا رسول الله عشیرتک واهلک من قومک فان غفرت فقال لعمر ما تری قال اقتلهم رؤس الکفرة وقادته وقد اخرجوک وقد امکن الله منهم وقال عبد الله بن رواحة یا رسول الله انت بواد کثیر الشجرة فاضربه علیهم نارا فقال العباس قطع الله رحمک فدخل النبی صلی الله علیه وآله وسلم بیتا قد صنع من عریش واکثر الناس فی ذلک فقال بعضهم القول ما قال ابوبکر وقال بعضهم القول ما قال عمر رضی الله تعالی عنه فخرج الیهم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فقال قد اکثرتم فی هذین الرجلین انما مثل ابي بکر کمثل ابراهیم وعیسی صلی الله علیهما وسلم قال ابراهیم فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور رحیم وقال عیسی ان تعذبهم فانهم عبادک و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تغفرلهم فانک انت العزیز الحکیم ومثل عمر کمثل نوح و موسی صلی الله علیهما وسلم قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا وقال موسی ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم خرجه ابو القاسم البغوی فی الفضائل

حدیث 92۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قید کرلیا۔ اب لوگوں سے ان کے بارے مشورہ لیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ آپ کے خاندان اور آپ کی قوم ہی کے لوگ ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو معاف فرمادیں۔

حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کی آقا! ان کافروں کے سرداروں کو قتل کر دیجئے! یہ وہی ہیں جنہوں نے آپ کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اب اللہ نے اس سے بدلہ لینا ہماری قدرت میں کر دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں کثرت سے درخت ہیں۔ آپ ان پر آگ ڈال دیجئے۔ تو عباس نے عبداللہ کو کہا اللہ آپ پر رحم نہ کرے۔ پھر نبی علیہ السلام ایک مکان میں تشریف لے گئے جہاں آپ کے لئے سائبان لگایا گیا تھا وہاں اور بھی لوگ موجود تھے۔ ان میں سے بعض نے حضرت ابوبکر کی رائے کو ترجیح دی اور بعض نے حضرت عمر کی رائے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم ابوبکر و عمر کے بارے کافی گفتگو کر چکے۔ بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال ابراہیم و عیسیٰ علیہم السلام کی طرح ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی تھی "جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو اے اللہ! تو بخشنے والا مہربان ہے" اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا اور "اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے گا تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عمر کی مثال نوح وموسیٰ کی طرح ہے علیہما السلام و رضی اللہ عنہ کہ نوح علیہ السلام نے عرض کی تھی "اے اللہ زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑنا" اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تھی "اے اللہ ان کے مالوں کو مٹا دے، ان کے دلوں کو سخت کر دے اب وہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ایمان نہ لائیں"۔

اس کو ابو القاسم البغوی نے فضائل میں روایت کیا ہے۔

الحدیث الثالث والتسعون : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّمَن فِيٓ أَيۡدِيكُم مِّنَ ٱلۡأَسۡرَىٰٓ﴾ استشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ الظفر ونصرک واستشار عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اضرب اعناقھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اشبھکما بأخوین مضیا قبلکما نوح وابراھیم صلوات اللہ علیھما اما نوح فقال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا و اما ابراھیم فانہ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم خرجہ ابو القاسم البغوی فی الفضائل و اوردہ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 93۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان!

ترجمہ کنز الایمان۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ۔ تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے عرض کی "آقا! آپ کو کامیابی بھی مل گئی اور آپ کی مدد بھی ہو گئی۔ (اب ان کو رہا کر دیا جائے)۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے عرض کی آقا! ان کی گردنیں اڑا دیجیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "تم دونوں پہلے زمانوں کی گزری ہوئی دو ہستیوں سے بڑی مشابہت رکھتے ہو یعنی نوح و ابراہیم علیہما السلام کہ نوح علیہ السلام نے تو کہا تھا" "اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ"۔

رہے ابراھیم علیہ السلام تو انہوں نے عرض کی تھی" اے اللہ! جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہانہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے"۔

اس کو ابو القاسم بغوی نے فضائل میں اور دونوں حدیثوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں نقل کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۲۳)

الحدیث الرابع والتسعون : عن ابی شریح الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما مثلہما فی الانبیاء بالرافۃ فمثل ابی بکر کمثل ابراھیم وعیسیٰ علیہما السلام ومثل عمر کمثل موسیٰ و نوح خرجہ ابو عبد الرحمن السلمی واوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 94۔ ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم کے حوالے سے فرمایا کہ ابو بکر کی مثال سابقہ انبیاء میں سے حضرت ابراہیم و عیسٰی علیہما السلام کی طرح ہے اور حضرت عمر کی نوح و موسٰی علیہما السلام کی سی ہے۔ اس کو ابو عبد الرحمن سلمی نے روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔

الحدیث الخامس والتسعون : عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الا اخبر کما بمثلکما فی الملائکۃ ومثلکما فی الانبیاء مثلک یا ابا بکر کمثل میکائیل ینزل بالرحمۃ ومثلک فی الانبیاء کمثل ابراھیم کذبہ قومہ فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمرہ وھو یقول فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم ومثلک یا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کمثل جبرئیل ینزل بالبأس والشدۃ والنقمۃ علی اعدائہ و کمثل نوح قال رب لا تذر علی الارض من الکفارین دیارا اخرجہ ابو بکر النقاش و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ

حدیث 95۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے حضرت ابوبکر و عمر کو فرمایا: کیا میں تمہیں ملائکہ و انبیاء میں سے ان ہستیوں کی خبر نہ دوں جو تم دونوں کی مثل ہیں۔

اے ابوبکر! ملائکہ میں سے تمہاری مثل میکائیل ہیں کہ رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں اور انبیاء میں سے تمہاری مانند سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ مدت العمر ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا لیکن وہ یہی کہتے رہے اے اللہ! جس نے میرا ساتھ دیا وہ میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اے عمر! تمہاری مثل ملائکہ میں سے جبرئیل ہیں کہ اپنے دشمنوں پر سختی، شدت اور عذاب لے کر اترتے ہیں۔تم انبیاء میں سے نوح علیہ السلام کی مثل ہو کہ ان کی معروض اللہ کی بارگاہ میں اپنی بعثت کے حوالے سے یوں تھی اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اس کو ابوبکر نقاش نے روایت کیا۔محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔

الحدیث السادس والتسعون : عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین اوردہ الطبری.

حدیث 96۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے شیخین کی نسبت فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے سوا سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔"

(تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۴۴۲، حدیث نمبر: ۳۳۷۶)

الحدیث السابع والتسعون: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیوم الرھان وغداء ن السباق العنایۃ الجنۃ والھالک من یدخل النار انا الاول و ابو بکر المصلی و عمر الثالث والناس بعد علی السیء الاول فالاول خرجہ ابن المھندی باللہ فی مشیختہ و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 97۔ ابن مہتدی باللہ نے اپنے مشیخہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا آج عمل کا دن اور کل جزاء کا دن ہے اور جس پر عنایت ہوئی اس کو جنت مل گئی اور وہ ہلاک ہوا جو دوزخ میں گیا۔ میں پہلا ہوں، ابوبکر دوسرے اور عمر تیسرے ہیں۔ اس کے بعد برابر ہیں کہ پہلے پہلا پھر اس کے بعد دوسرا۔

(الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۵۷)

الحدیث الثامن والتسعون: عن عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما خرج الی بیتی قریظۃ قال لہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما یا رسول اللہ ان الناس یزیدھم حرصا علی الاسلام ان یروا علیک زیا حسنا من الدنیا انظر الی الحلۃ التی اھداھا لک سعد بن عبادۃ فالبسھا فلیرا ک المشرکون ان علیک زیا حسنا قال افعل وایم اللہ لو انکما تتفقان ما عصیتکما فی مشورۃ ابدا ولقد ضرب لی ربی جل و علا لکما مثلا مثلکما فی الملائکۃ کمثل جبرئیل و میکائیل فاما عمر ابن الخطاب فمثلہ فی الملائکۃ کمثل جبرئیل علیہ السلام ان اللہ لم یدمر امرا قط الا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بجرئیل ومثلہ فی الانبیاء کمثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من
الکافرین دیارا و مثل ابن ابی قحافۃ یعنی ابا بکر فی الملائکۃ کمثل میکائیل اذ
یستغفر لمن فی الارض و مثلہ فی الانبیاء کمثل ابراھیم علیہ السلام اذ
قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم لو انکما تتفقان لی
علی امر واحد ما عصیتکما فی مشورۃ ابدا و لکن رایکما فی المشورۃ شتی
کمثل جبرئیل ومیکائیل و نوح و ابراھیم علیھم الصلوٰۃ والسلام اخرجہ
الخلعی و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 98۔حضرت عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ بنی قریظہ کی طرف تشریف لے
گئے تو حضرت ابو بکر و عمر نے عرض کی یا رسول اللہ! اگر آپ سعد بن مبارک کا تحفہ دیا ہوا وہ
خوبصورت حلہ پہن لیں گے تو آپ کے جسم مبارک کو دیکھ کر لوگوں کو اسلام میں زیادہ رغبت ہوگی اور
مشرکین بھی دیکھیں گے کہ آپ پر کتنا خوبصورت لباس ہے۔فرمایا میں ایسا کرتا ہوں قسم بخدا! اگر
دونوں کسی رائے میں متفق ہو تو میں کبھی بھی کسی مشورے میں تمہارا اختلاف نہ کروں اور تحقیق میرے رب
عزوجل نے تم دونوں کی نسبت میرے لئے ایک مثال بیان فرمائی کہ ملائکہ میں سے تم دونوں کی مثل
جبرئیل ومیکائیل ہیں۔عمر بن خطاب کی مثل ملائکہ میں جبرئیل ہیں کہ اللہ عزوجل نے جب بھی کسی قوم کو
تباہ کیا تو جبرئیل کو ہی بھیجا اور انبیاء میں سے ان کی مثل حضرت نوح ہیں جنہوں نے (اپنی قوم کے
خلاف رب کی بارگاہ میں) عرض کی تھی، اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ
چھوڑ اور ابن ابی قحافہ یعنی ابو بکر کی مثل ملائکہ میں سے میکائیل ہیں کہ یہ اہل زمین کے لئے بخشش کی دعا
کرتے ہیں اور انبیاء میں ان کی مثل ابراھیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے باوجود قوم کی نافرمانیوں کے
اللہ کی بارگاہ میں عرض کی تھی اے اللہ! جس نے میرا ساتھ دیا وہ میرا ہے اور جس نے میرا انکار کیا تو
بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔اگر میرے لئے تم کسی معاملے میں متفق ہو جاؤ تو میں کبھی بھی ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاف نہ کروں ولیکن تمہاری آراء مشورہ میں مختلف ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ جبرئیل و میکائیل اور نوح و ابراہیم علیہم السلام کی آراء۔ اس کو خلعی نے روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ)

الحدیث التاسع والتسعون: عن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تسبوا ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہما سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین ولا تسبوا علیا فانہ من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ عذبہ اللہ تعالیٰ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 99۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر و عمر کو گالی نہ دو کہ وہ سب پہلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں اور علی کو بھی گالی نہ دو کہ جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی اللہ اسے عذاب دے گا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

(تاریخ دمشق:۱۶۴۳۶)

الموفی للمائۃ: عن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا بنحو ھذا اللفظ اخرجہ ابن النجار و اوردھما الحافظ السیوطی فی جمع الجوامع فی حرف لا۔

حدیث 100۔ اسی کی مثل ابن نجار رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور ان دونوں حدیثوں کو حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے جمع الجوامع حرف لا میں ذکر کیا ہے۔

(جمع الجوامع:۵۱۱ ص ۱۸۰۸۹)

الحدیث الحادی بعد المائۃ: عن ابی موسیٰ قال الا انبئکم بخیر ھذہ الامۃ بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبیہا خیرھم بعد نبیہم ابو بکر و خیرھم بعد ابی بکر عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لسمیتہ خرجہ ابن السمان۔

حدیث 101۔ ابن السمان نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں نبی علیہ السلام کے بعد خیر امت کے بارے نہ بتاؤں۔ حضور علیہ السلام کے بعد خیر امت حضرت ابو بکر ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسری ہستی کا نام بھی بیان کر دوں۔ (المعجم الاوسط: ۵۳۲۱)

الحدیث الثانی بعد المائۃ: عن ابی موسیٰ بنحو ھذا اللفظ خرجہ خیثمۃ بن سلیمان و اوردھما الطبری فی الریاض النضرۃ.

حدیث 102۔ اس کی مثل خیثمہ بن سلیمان نے ابوموسیٰ سے روایت کی ہے ان دونوں روایتوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

الحدیث الثالث بعد المائۃ: عن سوار بن عبد اللہ بن سوار رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر بقبر یحفر فقال قبر من ھذا قالوا قبر فلان الحبشی قال سبحان اللہ سبق من ارضہ و سمائہ الی التربۃ التی خلق منہا وقال لی ابی یا سوار انی لا اعلم لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فضیلۃ افضل من ان یکونا خلقا من تربۃ خلق منہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرجہ الجوھری و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ ایضاً۔

حدیث 103۔ حضرت سوار بن عبد اللہ بن سوار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے جسے کھودا جا رہا تھا ارشاد فرمایا۔ یہ قبر کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی فلاں حبشی کی ہے۔ فرمایا: سبحان اللہ! یہ اللہ تعالیٰ کی زمین و آسمان کو چھوڑ کر اسی مٹی میں چلا گیا جس سے اس کو پیدا کیا گیا تھا۔ راوی نے کہا میرے والد گرامی نے مجھے فرمایا۔ اے سوار! میں شیخین کی اس سے بڑی کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضیلت نہیں جانتا کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی پیدائش والی مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔ اس کو جوہری نے روایت کیا اور طبری نے بھی ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔

الحدیث الرابع بعد المائۃ: عن میمون بن مهران انه سئل أعلی عندک افضل ام ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنهم قال فارتعد حتی سقطت عصاہ من یدہ ثم قال ما کنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بهما للہ درهما کانا رأس الاسلام اخرجه ابو نعیم۔

حدیث 104۔ حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت علی افضل ہیں یا شیخین؟۔ تو آپ کانپنے لگے حتی کہ آپ کے ہاتھ سے آپ کا عصا مبارک گر گیا پھر فرمایا کہ مجھے تو یہ گمان بھی نہ تھا کہ اس زمانے تک بھی کوئی شیخین کا ہمسر ڈھونڈتا پھرے گا۔ ان دونوں پر تو اللہ کی بہت عطائیں تھیں وہ دونوں اسلام کے سردار تھے۔ اس کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۹۳)

الحدیث السادس بعد المائۃ: عن سفیان قال من فضل علیا رضی اللہ تعالی عنه علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنهما

حدیث 105۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین W پر فضیلت دی تو اس نے مہاجرین و انصار کو دھوکا دیا۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۹۰)

الحدیث الخامس بعد المائۃ: فاقبل احدهما اخذا بید صاحبه فقال النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم من سرہ ان ینظر الی سیدی کهول اهل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین فلینظر الی هذین المقبلین رواہ الغیلانی و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 106۔ امام شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر و عمر کے درمیان عقد مواخاۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قائم فرمایا پھر شیخین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا" جس کو یہ پسند ہو کہ وہ انبیاء و مرسلین کے سوا سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے سرداروں کو دیکھے تو وہ ان دو آنے والوں کو دیکھ لے ۔ اس کو غیلانی نے روایت کیا۔ اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں نقل کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۹۰)

الحدیث السابع بعد المائۃ : عن ابراھیم بن اعین قال قلت لشریک یا ابا عبد اللہ ارأیت من قال لا افضل احدا علی احد قال ولا یقول ھذا الا الاحمق والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضل ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قلت فادرکت احدا یفضل علیھما قال لا الا ...... خرجہ الحافظ السلفی۔

حدیث 107 ۔ حضرت ابراھیم بن اعین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت شریک سے کہا، اے ابو عبد اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے کیا خیال ہے جو کہے میں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتا فرمایا یہ تو کوئی احمق ہی کہہ سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو شیخین پر کسی کو فضیلت دیتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرے گا مگر ۔۔۔ اس کو حافظ سلفی نے روایت کیا۔ (الکامل ابن عدی ج ۴ ص ۹، تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۸۹)

الحدیث الثامن بعد المائۃ : عن اللیث بن سعد قال ما صحب الانبیاء احد افضل من ابی بکر خرجہ صاحب الفضائل۔

حدیث 108 ۔ حضرت لیث بن سعد نے کہا" حضرت ابو بکر سے افضل کسی نبی علیہ السلام کا کوئی صحابی نہیں ہوا۔ اس کو صاحب الفضائل نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۶۳ باب ذکر اختصاص بزیادۃ کحول العرب)

الحدیث التاسع بعد المائۃ : عن محمد ن النفیس الزکیۃ المدفون بالمدینۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سفح جبل سلع بن عبد الله المحض بن الحسن المثنی بن الحسن بن علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه قال لما سئل عن ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما لهما عندی افضل من علی رضی الله تعالی عنه اخرجه الدار قطنی۔

حدیث 109۔ حضرت محمد نفیس الزکیہ بن عبد اللہ المحض بن حسن مثنی بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جو مدینہ میں سلع پہاڑ کے دامن میں مدفون ہیں ان سے جب ابو بکر عمر کے بارے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: "میرے نزدیک وہ دونوں حضرت علی سے افضل ہیں"۔ اس کو دار قطنی نے روایت کیا۔ (فضائل الصحابہ للدار قطنی: ۵۲)

الحدیث العاشر بعد المائة: عن عبد الله بن الحسن بن علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم وقد سئل عن ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما فقال افضلهما واستغفر لهما فقیل له لعل هذا تقیة وفی نفسک خلافه فقال لا نالتنی شفاعة محمد صلی الله علیه وآله وسلم ان کنت اقول خلاف ما نفسی اخرجه الحافظ ابو سعید اسمعیل بن علی ابن الحسن السمان الرازی فی کتاب الموافقة بین اهل البیت والصحابة رضوان الله تعالی علیهم اجمعین اورده الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 110۔ حضرت عبد اللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے شیخین کے متعلق پوچھا گیا ارشاد فرمایا میں انہیں کو افضل جانتا اور ان کے لئے دعائے بخشش کرتا ہوں کہا گیا شاید کہ آپ یہ بطور تقیہ کہہ رہے ہیں۔ آپ کے دل میں کچھ اور ہے۔ ارشاد فرمایا اگر میں اپنے دل کی بات نہ کہوں تو مجھے حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔ اس کو حافظ ابو سعید اسمعیل بن علی بن حسن سمان رازی نے کتاب "الموافقت بین اہل البیت والصحابۃ" میں روایت کیا ہے۔ اور طبری نے بن ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۲۸ باب فی ذکر نسبہ واسلام ابوبہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الحادی عشر بعد المائۃ : عن محمد النفیس الزکیۃ بنحو ھذا اللفظ اخرجه الدارقطنی ایضاً۔

حدیث 111۔ اسی کی مثل محمد نفیس الزکیہ سے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔(فضائل عمر للدارقطنی:٦٧)

الحدیث الثانی عشر بعد المائۃ: عن مالک بن انس رحمه الله وقد ساله الرشید فقال کیف کانت منزلة ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی حیاته فقال کقرب قبر بهما من قبره بعد وفاته قال شفیتنی یا مالک خرجه البصری۔

حدیث 112۔ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے خلیفہ رشید نے سوال کیا کہ حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ میں آپ کے بارے میں حضرت شیخین کا کیا مقام تھا؟ فرمایا ایسے ہی قریب تھے جیسے بعد وفات آج ان کی قبریں حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے قریب ہیں۔ خلیفہ نے کہا۔ اے مالک آپ نے مجھے شفا دے دی۔ اس کو بصری نے روایت کیا ہے۔(الترغیب والترھیب ،لاسماعیل بن محمد الفضل قوام السنۃ:١٠٨٣)

الحدیث الثالث عشر بعد المائۃ : عن مالک بن انس بنحو ھذا اللفظ خرجه الحافظ السلفی۔

حدیث 113۔ حافظ سلفی نے اسی کی مثل مالک بن انس سے روایت کی ہے۔(الطیوریات:٢٨)

الحدیث الرابع عشر بعد المائۃ : عن ابن الحسن رضی الله تعالی عنه وقد سئل عن منزلة ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کمنزلتهما الیوم وهما ضجیعا خرجه ابن السمان فی الموافقة

اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 114۔ ابن الحسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں شیخین کا کیا مقام تھا؟ ارشاد فرمایا اتنے ہی قریب تھے جتنے قریب آج ان کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں۔ اس کو ابن السمان نے الموافقہ میں روایت کیا اور مذکورہ تینوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (فضائل صحابہ للدارقطنی: ۳۵، فضائل صحابہ امام احمد: ۲۲۳)

الحدیث الخامس عشر بعد المائۃ: عن عبد المجید بن سہیل بن عبد الرحمن بن عوف عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انا قدمت ابا بکر و عمر ولکن اللہ قدمہما ومن علی بہما یوازرانی علی امر اللہ تعالیٰ ویخلفاق علی دین اللہ و وحیہ و امرہ خیر الخلافۃ ...... بعدی تسعدوا و اقتدوا بہما ترشدوا و من ذکرہما بسوء فاقتلوہ فانما یریدنی بہ والاسلام خرجہ الحافظ ابو الحسن المقدسی وقال غریب اسنادا ومتنا۔

حدیث 115۔ عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر وعمر کو میں نے ہی نہیں اللہ نے بھی مقدم کیا ہے۔ اور اللہ نے ان کے ساتھ مجھ پر احسان کیا ہے یہ اللہ کے کام میں میری مدد کرتے ہیں۔ اللہ کے دین، اس کی وحی اور اس کے حکم میں میری نیابت اچھی طرح نبھاتے ہیں۔ میرے بعد ان کی اطاعت کرو، سعادت پاؤ گے۔ ان کی پیروی کرنا ہدایت پاؤ گے اور جو ان کا برا تذکرہ کرے اسے قتل کر دو کہ حقیقت میں وہ مجھ اور اسلام کو برا کہہ رہا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۲۴)

الحدیث السادس عشر بعد المائۃ: عن المجید بن سہیل بسندہ مرفوعاً بنحو ھذا اللفظ خرجہ الملاء فی سیرتہ واوردھما الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 116۔ اسی کی مثل الملاء نے اپنی "سیرت" میں عبدالمجید بن سہیل سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور ان دونوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السابع عشر بعد المائة: عن محمد بن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنه وقد سئل اكان ابو بكر اول القوم اسلاما قالا فقیل له فبای شیء علی و سبق حتی لا یذکر غیرہ قال فانه اسلم یوم اسلم و كان خیرهم اسلاما ولم یزل علی ذلک حتی توفاه الله خرجه ابن السمان فی الموافقة۔

حدیث 117۔ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا "نہیں" کہا گیا تو پھر وہ کس سبب سے سبقت لے گئے کہ کسی اور کا ذکر نہیں کیا جاتا فرمایا وہ جب اسلام لائے ان کا اسلام سب سے اچھا تھا اور وہ اسی اچھائی پر رہے یہاں تک اللہ نے انہیں وفات دی۔ اس کو لبن السمان نے الموافقہ میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ص ۳۸، فضائل صحابہ للدارقطنی: ۷۳)

الحدیث الثامن عشر بعد المائة: عن محمد بن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنه بنحو هذا اللفظ خرجه ابن السمان فی الموافقة ایضاً لكنه قال فیه لانه كان افضلهم ایمانا واوردهما الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 118۔ اسی کی مثل ابن السمان نے بھی روایت کی لیکن اس میں یہ زائد ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر کا ایمان سب سے افضل تھا۔ ان دونوں روایتوں کو محب طبری نے بھی "ریاض النضرۃ" میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ص ۳۸)

الحدیث التاسع عشر بعد المائة: عن عبد الله بن جعفر ابن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه قا ولینا ابو بكر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فخیر خلیفة ارحمه واحناه علینا خرجه ابن السمان فی الموافقة۔

حدیث 119۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے خلیفہ بنے تو آپ ہم پر بہت مہربان اور نرم خلیفہ تھے۔ اس کو ابن السمان نے الموا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں روایت کیا۔ (حدیث خیثمہ بن سلیمان: ۱۳۱)

الحدیث العشرون بعد المائة: عن سالم بن الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفية هل كان ابو بكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابو بكر و سبق حتى لا يذكر احد غير ابي بكر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لحق بربه تعالى اخرجه ابن ابي شيبة۔

حدیث 120۔ حضرت سالم بن جعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو کس سبب سے وہ اتنی بلندی اور سبقت پا گئے کہ کسی اور کا ذکر بھی نہیں کیا جاتا فرمایا اس لئے کہ جب وہ اسلام لائے ان کا اسلام سب سے افضل تھا۔ افضل رہا یہاں تک کہ وہ اللہ کو جا ملے اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳۲۵۹۳ باب ماذکر فی ابی بکر الصدیق)

الحدیث الحادی والعشرون بعد المائة: عن سالم بن ابي الجعد قال قلت لمحمد ابن الحنفية فذكر بنحو هذا اللفظ الى آخره اخرجه ابن عساكر۔

حدیث 121۔ اسی کی مثل اسی سند سے ابن عساکر نے روایت کی ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۴۹)

الحدیث الثانی والعشرون بعد المائة: عن علی ابن الموافق قال قمت فی ليلة باردة فتوضأت بماء بارد و توجهت الى القبلة فصليت و قرأت قل هو الله احد الف مرة فلما فرغت غلبتني عيناى فنمت فرأيت النبى صلى الله عليه وآله وسلم في النوم فقلت يا رسول الله القرآن كلام الله غير مخلوق فسكت فقلت يا رسول الله القدر خيره وشره حلوه ومره من الله تعالى فسكت فقلت يا رسول الله الايمان قول وعمل يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية فسكت فقلت يا رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله خير الناس بعد ك ابو بكر فسكت ثم قلت يا رسول الله خير الناس بعد ابي بكر عمر فسكت فاردت ان اقول عثمان فاستحييت منه صلى الله عليه وآله وسلم فقلت بعد عمر علي رضي الله تعالى عنه فقال لي عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنه فجعل يرددها ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهما ثم عثمان ثم علي قال اخذ يعضدي وقال يا علي بن الموفق هذه سنتي فاستيقظت خرجه الحافظ السلفي واورده الطبري في الرياض النضرة۔

حدیث 122۔ حضرت علی بن موفق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک سرد رات اٹھا، ٹھنڈے پانی سے وضو کیا اور قبلہ رخ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا قرآن کلام الٰہی غیر مخلوق ہے؟ حضور خاموش رہے۔ میں نے عرض کی آقا! کیا اچھی و بری، میٹھی و کڑوی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے، حضور خاموش رہے۔ میں نے عرض کی حضور! کیا ایمان قول و عمل کا نام ہے کہ نیکی سے بڑھے اور برائی سے کم پڑے؟ حضور خاموش رہے۔ میں نے عرض کی عالیجاہ! کیا آپ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں؟ حضور خاموش رہے میں نے عرض کی عزت مآب! کیا حضرت ابو بکر کے بعد سب سے افضل حضرت عمر ہیں؟ حضور خاموش رہے پھر میں نے ارادہ کیا کہ اب حضرت عثمان کا نام لوں لیکن میں نے حضور علیہ السلام سے حیا کرتے ہوئے عرض کی اے ہادی امم! کیا حضرت عمر کے بعد حضرت علی افضل ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا پہلے عثمان پھر علی پھر آپ بار بار یہ کہتے رہے پہلے عثمان پھر علی پہلے عثمان پھر علی۔

راوی فرماتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے میرا کندھا پکڑ کر ارشاد فرمایا۔ اے علی بن موفق! یہی میرا طریقہ ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

اس کو حافظ سلفی نے روایت کیا اور طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الطیوریات للسلفی: 7: 1103)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثالث والعشرون بعد المائۃ : عن اسماعیل بن خالد قال بلغنی ان عائشۃ نظرت الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا سید العرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم و ابو بکر سید کھول العرب وعلی سید شباب العرب اخرجہ ابو نعیم البصری۔

حدیث 123۔ حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کی اے سید العرب! تو حضور ﷺ نے فرمایا "میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور ابوبکر، عرب بوڑھوں کے سردار ہیں اور علی عرب جوانوں کے سردار ہیں۔

اس کو ابونعیم نے روایت کیا۔ اس کو حافظ ابوالقاسم دمشقی نے "الاربعین الطوال" میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (فضائل صحابہ امام احمد بن حنبل:۵۹۹)

الحدیث الرابع والعشرون بعد المائۃ : عن اسماعیل بن خالد عن عائشۃ بمثل ہذا اللفظ رواہ الغیلانی و اوردھما الحافظ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ

الحدیث الخامس والعشرون بعد المائۃ : عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بکر و عمر ہذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین اوردہ الترمذی۔

حدیث 124۔ اسی کی مثل اسماعیل بن خالد عن عائشہ کی سند سے غیلانی نے روایت کی ہے۔ ان دونوں روایتوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۶۳)

حدیث 125۔ امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی نسبت فرمایا یہ دونوں سوا انبیاء و مرسلین کے سب اگلے پچھلے جنتی بوڑھوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سردار ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۵)

الحدیث السادس والعشرون بعد المائۃ: عن ابی سعید مرفوعاً بشبہ اوردہ الترمذی ایضاً۔

حدیث 126۔ اسی کی مثل امام ترمذی رحمتہ اللہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً روایت کی ہے۔ (کشف الاستار: ۲۴۹۲)

الحدیث السابع والعشرون بعد المائۃ: عن الزہری مرسل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لحسان بن ثابت ھل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فقال قل وانا اسمع فقال شعر وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو اذ صعد بہ الجبلا وکان حب رسول اللہ قد علموا من البریۃ لم یعدل بہ رجلا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت یاحسان ھو کما قلت اخرجہ ابن سعد واورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 127۔ امام زہری سے مرسلاً روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا اور فرمایا "کیا آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ کہا ہے؟" انہوں نے عرض کی جی ہاں!! فرمایا! سنائیے!! میں سن رہا ہوں۔

پھر انہوں نے یہ اشعار ارشاد کیے "وہ عظیم غار میں دو جان میں سے دوسرے تھے اور دشمن جب پہاڑ پر چڑھا تو ارد گرد چکر کاٹنے لگا۔ اور لوگ جان چکے تھے کہ ابوبکر رسول اللہ ﷺ کو مخلوق میں سب سے زیادہ پیارے ہیں اور کوئی بھی شخص آپ کا ہم پلہ نہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھوں کی چمک باہر آنے لگی پھر فرمایا! حسان: تم نے سچ کہا ابوبکر ایسے ہیں جیسا تم نے کہا ہے۔ اس کو ابن سعد نے روایت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تینوں روایتوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (تاریخ خلفاء ص ۴۳، شرح اصول الاعتقاد: ۱۹۶۷)

الحدیث الثامن والعشرون بعد المائة : عن زید بن ابي اوفی قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سجده فقال این فلان ابن فلان فجعل ینظر في وجوه اصحابه ویتفقدهم وینبعث الیهم حق توافوا عنده حمد الله واثنی علیه ثم قال انی محدثکم حدیثا فاحفظوه و وعوه و حدثوا به من بعدکم ان الله عزوجل اصطفی من خلقه خلقا ثم تلی الله یصطفی من الملائکة رسلا و من الناس خلقا یدخلهم الجنة و انی اصطفی منکم من احب ان اصطفی اصطفیه و مؤاخ بینکم کما آخ الله عز وجل بین ملائکته قم یا ابا بکر .... بین یدی فان لک عندی یدا الله یجزیک بها ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذتک خلیلا فانت منی بمنزلة قمیصي من جسدی ثم تنجی ابو بکر رضی الله تعالی عنه ثم قال ادن یا عمر فدنا منه فقال لو کنت شدید الشغب علینا یا ابا حفص فدعوت الله ان یعز الاسلام بک او بأبي جهل بن هشام ففعل الله ذلک بک وکنت احبهما الی الله تعالی فانت معی فی الجنة ثالث ثلاثة من هذه الامة ثم تخی عمر رضی الله تعالی عنه ثم اخی بینه وبین ابی بکر رضی الله تعالی عنه ثم دعا عثمان فقال ادن یا ابا عمرو فلم یزل یدنوا منه حتی الصق رکبته بر کبتیه فنظر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی السماء قال سبحان الله العظیم ثلث مرات ثم نظر الی عثمان وکانت ازراره محلولة فزرها رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بیده ثم قال اجمع عطفی ردائک علی نحرک ثم قال ان لک شانا فی اهل السماء انت ممن یرد علی حوضي و او داجک تشخب دما فاقول من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فعل بک ھذا فیقال فلان فلان وذلک کلام جبرئیل علیہ السلام و اذا ھاتف یکتنف من السماء الا ان عثمان امیر علی کل مجدول خرجہ القاسم الحافظ ابو القاسم الدمشقی فی الاربعین الطوال فی ضمن حدیث طویل و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 128۔ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی مبارک مجلس حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں کہاں ہیں؟ پھر حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے چہرے دیکھنے لگے بعض کو غیر موجود پایا تو ان کی طرف پیغام بھیجا۔ یہاں تک جب دیگر صحابہ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا میں تم کو ایک حدیث بیان کر رہا ہوں اس کو یاد رکھنا اس کی حفاظت کرنا اور اپنے بعد والوں کو بیان کرنا بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کچھ افراد کو چن لیا ہے پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ترجمہ کنز الایمان: اپنی پسند کا شخص چنتا ہوں اور تمہارے آپس میں بھائی چارگی قائم کر دیتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے درمیان عقد مواخاۃ قائم فرمایا۔ اے ابوبکر! آپ اٹھیے اور میرے سامنے آجائیے بیشک مجھ پر آپ کا وہ احسان ہے جس کا بدلہ اللہ آپ کو عطا فرمائے گا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو آپ کو بناتا کہ آپ کا تعلق مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے میرے جسم سے میری قمیض کا تعلق ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو گئے۔ اور حضور علیہ السلام نے فرمایا: "اے عمر! آپ میرے قریب آجائیے حضرت عمر آپ کے قریب ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے ابوحفص۔ آپ ہمارے۔ بہت شدید مخالف تھے پھر میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ آپ کے ذریعے یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ تو اللہ نے اس کے لئے آپ کو چنا کیونکہ ابوجہل کے برخلاف آپ اللہ کو محبوب تھے۔ تو آپ جنت میں میرے ساتھ ہیں۔ اس امت کے تیسرے بہترین فرد ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایک طرف ہو گئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیخین کو بھائی بھائی بنا دیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے ابو عمرو! ہمارے قریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آجائیے حضرت عثمان آپ کے قریب ہوتے رہے یہاں تک اپنے گھٹنے حضور علیہ السلام کے گھٹنوں سے ملا دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر تین مرتبہ کہا" سبحان اللہ العظیم" پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے دست اقدس سے بند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اپنی چادر کے دونوں پلو اپنے سینے پر اکٹھے کرلیا کرو۔ پھر فرمایا:" بیشک آپ کی شان آسمان والوں میں ہے اور آپ میرے حوض پر اس حال میں آئیں گا کہ آپ کی رگیں بہت خون بہا رہی ہوں گی میں پوچھوں گا یہ کس نے آپ کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ کہا جائے گا، فلاں فلاں نے یہ کام کیا گواہی حضرت جبریئل علیہ السلام کی ہوگی اور پھر ایک ہاتف غیبی سے کہنے والا آسمان سے کہے گا سنو عثمان پر مظلوم کے امیر ہیں۔

اس کو حافظ ابو القاسم الدمشقی نے الاربعین الطوال میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں اسے بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ص ۱۰)

الحدیث التاسع والعشرون بعد المائۃ: عن عمرو ابن العاص قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قلت من الرجال فقال ابوھا قلت ثم من قال عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ فعد رجالا خرجہ احمد۔

حدیث 129۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا عائشہ: میں نے کہا مردوں میں سے۔ فرمایا عائشہ کے والد ہے۔ میں نے عرض کی پھر کون؟ ارشاد فرمایا" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" پھر چند اور مردوں کو شمار فرمایا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا۔ (مسند امام احمد: ۱۷۸)

الحدیث الثلاثون بعد المائۃ: عن عمر ابن العاص مرفوعا بمثلہ خرجہ ابو حاتم و اورد ھما الطبری فی الریاض النضرۃ ثم قال ففی روایۃ عن عمر ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العاص بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم على جيش ذات السلاسل وفي القوم ابو بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما فحدثتني نفسي انه لم يبعثني على ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما الا لمنزلة لي عنده فاتيت حتى قعدت بين يديه فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب الناس اليك فقال الحديث۔

حدیث 130۔ اسی کی مثل ابو حاتم نے عمرو بن عاص سے مرفوعاً روایت کی۔ ان دونوں روایتوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا پھر فرمایا عمرو بن عاص کی ایک روایت میں ہے کہ مجھے نبی کریم علیہ السلام نے لشکر "ذات السلاسل" پر امیر بنا کر بھیجا اس لشکر میں شیخین بھی تھے تو میرے دل میں بات آئی کہ حضور علیہ السلام نے جو مجھے شیخین پر امیر بنا کر بھیجا ہے یہ حضور کی بارگاہ میں میری خاص قدر منزلت کی وجہ سے ہے (جب لوٹے) تو میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۸۸۵_۶۹۰۰)

الحديث الحادي والثلاثون بعد المائة: عن انس مرفوعاً بنحو هذا اللفظ خرجه ابو حاتم في فضائل عائشة۔

حدیث 131۔ اسی کی مثل ابو حاتم نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۷۱۰۶)

الحديث الثاني والثلاثون بعد المائة: عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس احب اليك قال عائشة قلت من الرجال قال ابو بكر قلت ثم من قال ثم عمر قلت ثم من قال ثم عثمان قلت ثم من قال ثم علي فاسكت فقال صلى الله عليه وسلم سل عما شئت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک بعد علی فقال طلحۃ ثم الزبیر ثم سعد ثم عبد الرحمن بن عوف ثم ابو عبیدۃ ابن الجراح خرجہ الملاء فی سیرتہ۔

حدیث 132۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے۔فرمایا "عائشہ" میں نے عرض کی مردوں میں سے؟ فرمایا ابوبکر میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر۔میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عثمان۔میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا علی پھر میں خاموش ہوگیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور بھی جو چاہو پوچھو میں نے عرض کی آقا علی کے بعد درجہ محبوبیت کس کا ہے؟ فرمایا طلحہ پھر زبیر پھر سعد پھر عبدالرحمن بن عوف پھر ابوعبیدہ ابن الجراح۔

اس کو ملاء نے اپنی "سیرت" میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۲)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد المائۃ : عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من قالت عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدۃ ابن الجراح قلت ثم من فسکتت خرجہ الترمذی وقال حسن صحیح واورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 133۔عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ فرمایا ابوبکر میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا "عمر" میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا "ابوعبیدہ بن جراح" میں نے عرض کی پھر کون تو آپ خاموش رہیں۔اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ان پانچ احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۳،سنن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترمذی:۳۸۸۵)

الحديث الرابع والثلاثون بعد المائة : عن عائشة رضي الله تعالى عنها وقد سئلت من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بكر فقيل لها ثم من قالت عمر فقيل ثم من بعد عمر قالت ابو عبيدة ابن الجراح ثم انتهت الى هذا اخرجه مسلم۔

حدیث 134۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ اگر خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا حضرت ابوبکر کو عرض کیا پھر کس کو؟ فرمایا عمر کو۔ عرض کی گئی پھر کس کو فرمایا ابوعبیدہ بن جراح کو پھر رک گئیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۴ باب من فضائل ابی بکر الصدیق ؓ)

الحديث الخامس والثلاثون بعد المائة : عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله افترض عليكم حب ابي بكر و عمر و عثمان و على رضى الله تعالى عنهم كما افترض الصلوة والزكوة والصوم والحج فمن انكر فضلهم فلا يقبل منه الصلوة ولا الزكوة ولا الصوم ولا الحج خرجه الملاء في سيرته۔

حدیث 135۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کی محبت ایسے ہی فرض کی ہے جیسے نماز، زکوۃ، روزہ اور حج فرض کیا ہے۔ تو جس نے ان کی فضیلت کا انکار کیا اس کی نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کچھ بھی مقبول نہیں۔ اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۹)

الحديث السادس والثلاثون بعد المائة : عن انس رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخبرني جبرئيل عليه السلام ان الله تعالى لما خلق آدم عليه السلام وادخل الرد في جسده امرني ان اخذ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفاحة من الجنة فاعصرها فی حلقه فعصرتها فی فيه فخلقك الله من القطرة الاولى انت یا محمد ومن الثانية ابا بكر و من الثالثة عمر ومن الرابعة عثمان ومن الخامسة عليا فقال آدم علیہ السلام من هؤلاء الذين اكرمتهم فقال الله تعالى هؤلاء خمسة اشباح من ذريتك وقال هؤلاء اكرم عندی من جميع خلقی قال فلما عصى آدم ربه قال یارب بحرمة هؤلاء اولئك الاشباح الخمسة الذين فضلتهم الا تبت علی فتاب الله عله اورد هذه الاحاديث الثلاثة الطبری فی الرياض النضرة۔

حدیث 136۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کے بدن میں روح ڈالی تو مجھے حکم دیا کہ میں ایک جنتی سیب لے کر اس کا رس ان کے گلے میں نچوڑوں میں نے وہ سیب ان کے منہ میں نچوڑا تو اے محمد! اس کے پہلے قطرے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا دوسرے سے حضرت ابو بکر کو تیسرے سے حضرت عمر کو چوتھے سے حضرت عثمان کو، اور پانچویں سے حضرت علی کو۔ تو آدم علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ! یہ کون ہیں جنہیں تو نے معزز کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم! یہ پانچوں تیری اولاد میں خاص اشخاص ہیں اور فرمایا یہ پانچوں مجھے میری تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں۔ جبرائیل نے کہا پھر جب آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو عرض کی اے رب! انہیں پانچ صاحبان فضیلت ہستیوں کی عزت کے واسطے سے میری توبہ قبول فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

ان تینوں احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۹)

الحديث السابع والثلاثون بعد المائة : عن ابن عمر رضی الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول امن تنشق عنه الارض ثم ابوبكر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثم عمر ثم آتی اهل البقیع فیحشرون ثم انتظر اهل مکة حتی احشر بین الحرمین خرجه الترمذی -

حدیث 137 ۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے مجھ سے زمین (قبر) کھلے گی پھر ابو بکر پھر عمر سے پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو ان کو اٹھا کر جمع کیا جائے گا۔ پھر اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک ان کو حرمین کے درمیان جمع کیا جائے گا۔ (سنن ترمذی: ۳۶۹۲، مسند بزار: ۶۱۴۳)

الحدیث الثامن والثلاثون بعد المائة: عن ابن مرفوعاً بمثل هذا اللفظ خرجه ابو حاتم فی فضائل عمر من قسم الاخبار و اوردهما الطبری فی الریاض النضرة ایضاً -

حدیث 138 ۔ اسی کی مثل ابو حاتم نے فضائل عمر قسم الاخبار میں ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے ان دونوں روایتوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۸۹۹)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد المائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثل هذا اللفظ خرجه الحاکم واورده السیوطی فی تاریخ الخلفاء -

حدیث 139 ۔ اسی کی مثل حاکم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی اور اسے علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۴۲۹، اخبار مکہ: ۱۸۱۴)

الحدیث الاربعون بعد المائة: عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انا اول من تنشق عنه الارض ثم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی الله تعالی عنهم ثم اتی اهل البقیع ثم انتظر اهل مکة فتنشق عنهم ثم یقوم الخلائق -

حدیث 140 ۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین (قبر) کھلے گی پھر حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان کی قبریں کھلیں گی پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا پھر میں مکیوں کا انتظار کروں گا پھر ان کی قبریں کھلیں گی پھر سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ (تاریخ دمشق: ج۵۹ ص ۲۷۵)

الحدیث الحادی والاربعون بعد المائۃ: عن ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حی افضل امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان خرجہ ابو داؤد الحافظ فی الموافقات۔

حدیث 141۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی کہا کرتے تھے کہ آپ علیہ السلام کے بعد افضل امت حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں اس کو حافظ ابوداؤد نے "موافقات" میں روایت کیا۔ (سنن ابی داؤد: ۴۶۲۸)

الحدیث الثانی والاربعون بعد المائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال اجمع المھاجرون والانصار علی ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر و عثمان خرجہ خیثمۃ بن سلیمان۔

حدیث 142۔ خیثمہ بن سلیمان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی۔ آپ نے فرمایا مہاجرین اور انصار کا اس پر اجماع ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ہیں۔ (شرح مذاہب اہل سنۃ ج ا ص ۳۰۵، رقم: ۱۹۱)

الحدیث الثالث والاربعون بعد المائۃ: عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد و ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بایدیھما وقال ھکذا نبعث یوم القیامۃ خرجہ الترمذی وقال غریب۔

حدیث 143۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے پھر مسجد میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس شان سے داخل ہوئے کہ شیخین میں سے ایک آپ علیہ السلام کی دائیں جانب اور دوسرے آپ کی دوسری جانب تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: روزِ محشر بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۹)

الحدیث الرابع والاربعون بعد المائة : عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثله خرجه المخلص الذهبي واورد هذه الاحادیث الخمسة الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 144۔ اسی کی مثل مخلص ذہبی نے حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ان پانچ احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (المخلصیات: ۲۹۴۴)

الحدیث الخامس والاربعون بعد المائة : عن ابن عمر مرفوعاً بمثله اخرجه الحاکم واورده الحافظ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 145۔ اسی کی مثل حاکم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے اور حافظ سیوطی نے اسے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۷۷۳۴۶)

الحدیث السادس والاربعون بعد المائة : عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم دخل المسجد وابو بکر عن یمینه آخذ بیده وعمر عن یساره آخذ بیده وهو متکئ علیهما فقال هکذا نبعث یوم القیامة اخرجه ابو بکر ابن عاصم فی السنة۔

حدیث 146۔ امام ابوبکر بن عاصم نے "السنۃ" میں حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس شان سے داخل ہوئے کہ آپ کی داہنی جانب حضرت ابوبکر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور دوسری جانب حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان دونوں پر ٹیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹکائے ہوئے تھے پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا ہم روز محشر بھی یونہی اٹھائے جائیں گے۔ (السنۃ ابن ابی عاصم:۱۳۱۸)

الحدیث السابع والاربعون بعد المائۃ: عن سالم بن عبد اللہ بن عمر مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابعث یوم القیامۃ بین ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما الحدیث اخرجہ الحارث بین ابی اسامۃ فی مسندہ۔

حدیث 147۔ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں حضرت سلیم بن عبد اللہ بن عمر سے مرسلاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا" میں قیامت کے دن ابوبکر وعمر کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔ (مسند الحارث:۱۱۲۰)

الحدیث الثامن والاربعون بعد المائۃ: عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ موصولاً بمثل ھذا اللفظ اخرجہ ابو نعیم فی الدلائل و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ العلامۃ الغالی فی شرح دلائل الخیرات۔

حدیث 148۔ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اسی کی مثل عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ موصولاً روایت کی ہے۔ ان تینوں احادیث کو علامہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح دلائل الخیرات میں ذکر کیا ہے۔ (المہر ونیات:۹۹)

الحدیث التاسع والاربعون بعد المائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعاً بمثل ھذا اللفظ الترمذی الذی مر ذکرہ عن قریب اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 149۔ اسی کی مثل امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ جو اس کو امام طبرانی نے "اوسط" میں روایت کیا ہے اور حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (المعجم الاوسط:۸۲۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الخمسون بعد المائۃ: عن ابن عمر قال کنا و فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفضل ابا بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم خرجہ ابو الحسن الحربی۔

حدیث 150۔ ابوالحسن حربی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ہم حضور علیہ السلام کے اپنے درمیان تشریف فرما ہوتے ہوئے بھی ابوبکر و عمر و عثمان و علی کی بالترتیب فضیلت بیان کیا کرتے تھے۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۲۲)

الحدیث الحادی والخمسون بعد المائۃ: عن ابی امامۃ قال سمعت ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اول من یحاسب قال انت یا ابا بکر قال ثم من قال ثم عمر قال ثم من قال ثم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال فعثمان قال سألت ربی ان یھب لی حسابہ فلا یحاسبہ فوھب لی خرجہ الخجندی۔

حدیث 151۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر کو حضور علیہ السلام سے پوچھتے ہوئے سنا آپ نے کہا آقا! سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! تمہارا کہا۔ پھر کس کا؟ فرمایا عمر کا کہا پھر کس کا؟ فرمایا علی کا عرض کی آقا تو عثمان؟ فرمایا میں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ وہ عثمان کا حساب خود نہ لے، مجھے ہبہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہبہ کر دیا۔ اسے خجندی نے روایت کیا۔(فوائد ابن بشران:۶۰۹)

الحدیث الثانی والخمسون بعد المائۃ: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح ان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلنا اما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرجل الصالح فرسول الله صلی الله علیه وسلم واما ما ذکره من نوط بعضهم ببعض فهم فلاة هذا الامر الذی بعث الله به نبیه صلی الله علیه وآله وسلم خرجه ابو حاتم فی صحیحه۔

حدیث 152۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "رات ایک نیک شخص کو خواب دکھایا گیا کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور عمر ابوبکر کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور عثمان وعمر کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ حضرت جابر نے فرمایا جب ہم حضور علیہ السلام کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا کہ وہ نیک شخص تو حضور علیہ السلام ہیں اور رہا وہ جو آپ نے بعض کا بعض کے ساتھ ملا ہوا ہونا ذکر فرمایا ہے تو وہ اس بات کا تتمہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۹۱۳)

الحدیث الثالث والخمسون بعد المائة: عن عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالی عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول اذا کان یوم القیامة نادی مناد الا لا یرفعن احد کتابه قبل ابی بکر و عمر رضی الله تعالی عنهما کرجه ابن الفطریف۔

حدیث 153۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا خبردار! ابوبکر وعمر سے پہلے کوئی بھی اپنا نامہ اعمال ہرگز نہ اٹھائے۔ اس کو ابن الفطریف نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۵۹)

الحدیث الرابع والخمسون بعد المائة: عن زید بن ثابت رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من یعطی من هذه الامة کتابه بیمینه عمر ابن الخطاب رضی الله تعالی عنه وله شعاع کشعاع الشمس فقیل له

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاین ابوبکر یا رسول اللہ قال هیهات زفته الملائکة الی الجنان خرجه صاحب الدیباج و اورد هذه الاحادیث الخمسة الطبری فی الریاض النضرة ثم قال ولا تضاد بین هذا وبین ما تقدم قبله عن عبد الرحمن بن عوف آنفا اذ الرفع غیر الاعطاء وقد جاء ان ابا بکر لا یعرض علی الحساب فلا یحتاج الی اعطاء کتاب بل یرفع کتابه مع کتاب عمر رضی اللہ تعالی عنه بعد اعطائه ایاه وقد زف ابو بکر الی الجنة انتهی۔

حدیث 154۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس امت میں سے جس شخص کو سب سے پہلے اس کا اعمالنامہ دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ عمر بن خطاب ہیں۔ ان کا اعمال نامہ آفتاب کی مانند چمک رہا ہو گا عرض کی گئی یا رسول اللہ حضرت ابوبکر کہاں رہ گئے؟ فرمایا "ان کو تو فرشتے دولہا بنا کر جانب جنت مجیج چلے ہوں گے۔ اس کو صاحب الدیباج نے روایت کیا ہے۔ اور ان پانچوں احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا اور کہا کہ اس میں اور اس سے پہلے جو عبد الرحمن بن عوف سے حدیث 153 گزری ہے اس میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ اٹھانا اور عطاء کرنا اور ہے اور روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت ابوبکر کو حساب کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا لہذا آپ کو اعمالنامہ عطا کیا نہیں بلکہ آپ اپنے اعمال نامے کو اسی وقت اٹھالیں گے جب حضرت عمر کو ان کا نامہ عطا کیا جائے گا اور ان کو عطا کئے جانے کے بعد آپ کو سوئے جنت بھیجا جا چکا ہو گا۔ (الریاض النضرۃ ج اص ۱۴۷)

الحدیث الخامس والخمسون بعد المائة: عن جعفر بن محمد رضی اللہ تعالی عنه عن ابیه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم اذا جلس جلس ابوبکر عن یمینه و عمر عن یساره خرجه ابو القاسم السلمی۔

حدیث 155۔ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر آپ ﷺ کے دائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں بیٹھتے۔ اسے ابو القاسم السلمی نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۲۶ ص ۳۴۴)

الحدیث السادس والخمسون بعد المائة: عن جعفر بن محمد عن ابیه مرفوعاً بمثله خرجه القلعی۔

حدیث 156۔ قلعی نے جعفر بن محمد عن ابیہ سے اسی کی مثل مرفوعا روایت کی ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۰۹)

الحدیث السابع والخمسون بعد المائة: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال اقبل ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ھذان سمع والبصر خرجه السمرقندی۔

حدیث 157۔ سمرقندی حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روای کہ حضرت ابو بکر و عمر آئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا "یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں۔

الحدیث الثامن والخمسون بعد المائة:-------------------

حدیث 158۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث موجود نہیں ہے۔

الحدیث التاسع والخمسون بعد المائة: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله خرجه الملأ فی سیرته و اورد ھذہ الاحادیث الخمسة الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 158۔ اسی کی مثل الملاء نے اپنی کتاب "سیرت" میں حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور طبری نے ان پانچ احادیث کو ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۰۹)

الحدیث الستون بعد المائة: عن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم رآی ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال ھذان السمع والبـ
اخرجہ الترمذی۔

حدیث 160۔ امام ترمذی حضرت عبداللہ بن حنطب سے راوی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو
عمرؓ کو دیکھا تو فرمایا یہ دونوں سماعت اور بصارت ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۶۷۱)

الحدیث الحادی والستون بعد المائۃ: عن عبد اللہ بن حنطب مرفوعاً بمـ
اخرجہ الحاکم وصححہ۔

حدیث 161۔ اسی کی مثل حاکم نے عبداللہ بن حنطب سے مرفوعاً روایت کی اور اسے صحیح
(مستدرک حاکم: ۴۴۳۲)

الحدیث الثانی والستون بعد المائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفـ
بمثلہ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 162۔ اسی کی مثل طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ (معجم الکبیر:
مسند عبداللہ بن عمیر)

الحدیث الثالث والستون بعد المائۃ: عن عبد اللہ بن عمر مرفوعاً بمثلہ اخـ
الطبرانی ایضاً و اورد ھذہ الاحادیث الاربعۃ الحافظ السیوطی فی تاریخ الخـ
۔

حدیث 163۔ امام طبرانی نے ایک اور اسی کی مثل حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی
چاروں روایتوں کو حافظ سیوطی رحمۃ اللہ عنہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۰)

الحدیث الرابع والستون بعد المائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنـ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر و عمر منی بمنزلۃ السمع والبـ
من الراس اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 164۔ ابو نعیم "حلیہ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر وعمر کا تعلق مجھ سے ایسے ہے جیسے میری سماعت و بصارت کا میرے سر سے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۷۳)

الحدیث الخامس والستون بعد المائة: عن جابر مرفوعاً بمثله اخرجه الخطیب

حدیث 165۔ اسی کی مثل خطیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ (تاریخ بغداد ج ۸ ص ۴۵۹)

الحدیث السادس والستون بعد المائة: عن جابر مرفوعاً بمثله اخرجه ابو یعلی واورد هذه الاحادیث الثلاثة ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة۔

حدیث 166۔ اسی کی مثل ابو یعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اور ان تینوں احادیث کو ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے صواعق محرقہ میں بیان کیا۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۳)

الحدیث السابع والستون بعد المائة: عن ابی سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا وله وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبرئیل و میکائیل علیهما السلام و اما وزیرای من اهل الارض فابوبکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اخرجه الترمذی وقال حسن غریب۔

حدیث 167۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "ہر نبی علیہ السلام کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ میرے وزیر آسمان والوں میں سے جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے ابوبکر و عمر ہیں۔

اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۸۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثامن والستون بعد المائة : عن ابي شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی وزیرین فی السماء و وزیرین من اھل الارض اما فی السماء فجبرئیل و میکائیل علیھما السلام و اما فی الارض فابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما اخرجہ ابو عبد الرحمن السلمی۔

حدیث 168۔ ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "بیشک میرے دو وزیر آسمانوں میں ہیں اور دو زمین میں ہیں۔ آسمان میں حضرت جبرئیل و میکائیل علیہم السلام ہیں اور زمین میں ابوبکر و عمر ہیں۔

اس کو ابوعبدالرحمن سلمی نے روایت کیا۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۲۰)

الحدیث التاسع والستون بعد المائة : عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر عن یمینہ و عمر عن یسارہ قال فمد یدہ المبارکۃ بین کتفی ابی بکر ومن یسارہ بین کتفی عمر ثم قال لھما انتما وزیرای فی الدنیا و انتما وزیرای فی الآخرۃ ھکذا تنشق الارض عنی و عنکما و ھکذا نزورانا و انتما رب العلمین خرجہ ابو الحسن علی ابن نعیم البصری۔

حدیث 169۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب اور حضرت عمر رضی اللہ آپ کے دوسری جانب موجود تھے فرماتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شانوں کے درمیان رکھا اسی طرح اپنا دوسرا ہاتھ بڑھا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شانوں کے درمیان رکھا اور فرمایا تم دونوں دنیا و آخرت میں میرے وزیر ہو قیامت کے دن مجھ سے اور تم سے اسی طرح زمین کھلے گی۔

اس کو ابوالحسن علی ابن نعیم بصری نے روایت کیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۲۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السبعون بعد المائۃ: عن الحسن بن ابی الحسن البصری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مکتوب علی ساق العرش او فی ساق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله و وزیراہ ابو بکر الصدیق و عمر الفاروق خرجه صاحب الدیباج۔

حدیث 170۔ حسن بن ابو الحسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا در عرش کے پاؤں پر یہ لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے دو وزیر ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ ہیں۔ اسکو صاحب الدیباج نے روایت کیا ہے۔(الدیباج للختلی ۶۹:)

الحدیث الحادی والسبعون بعد المائۃ: عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد ان یرسل رجلا فی حلبۃ مهمۃ و ابو بکر و عمر عن یمینه و یسارہ فقال علی الا تبعث احد هذین فقال کیف ابعث هذین وهما من الذین بمنزلۃ السمع والبصر خرجه المخلص۔

حدیث 171۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی شخص کو ایک اہم کام کے لئے بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی دائیں اور بائیں جانب میں تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور! آپ ان دو میں سے کسی ایک کو بھیج دیجئے؟ ارشاد فرمایا میں ان کو کیسے بھیج دوں جو میرے سماعت و بصارت کے قائم مقام ہیں۔ اس کو مخلص نے روایت کیا ہے۔ (المخلصیات: ۲۳۷۶)

الحدیث الثانی والسبعون بعد المائۃ: عن ابن عمر مرفوعاً بنحوہ خرجه ابن السمان فی الموافقۃ۔

حدیث 172۔ اسی کی مثل ابن السمان نے "الموافقہ" میں مرفوعاً روایت کی ہے۔ (الشریعۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آجری: ۱۳۲۴)

الحدیث الثالث والسبعون بعد مائۃ: عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد هممت ان ابعث دعاۃ من الامم کما بعث عیسی ابن مریم للحواریین قلت الا تبعث ا[بو] بکر و عمر قال لا غنالی عنهما انهما من الدین بمنزلۃ السمع والبصر خرج[ہ] الجوهری واورد هذہ الاحادیث السبعۃ فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 173۔ حضرت جوہری حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ فرما رہے تھے میرا ارادہ ہے کہ میں دیگر قوموں کی طرف کچھ مبلغین بھیجوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے بھیجے تھے تو میں نے عرض کی آقا! آپ ابو[بکر] وعمر کو کیوں نہیں بھیج دیتے ارشاد فرمایا: مجھے ان سے بے نیازی نہیں یہ تو دین کی سماعت و بصارت کی طرح ہیں۔ ان سات احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۴۹۹۹، السنۃ ابن ابی عاصم: ۱۳۲۲)

الحدیث الرابع والسبعون بعد المائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ [ان] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی خاصۃ من منہ و ان خاصتی م[ن] اصحابی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما اخرجه الطبرانی و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 174۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے اس کی امت میں سے خاصہ ہوتا ہے اور میرا خاصہ میرے اصحاب میں سے ابو بکر وعمر ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الکبیر: ۱۰۰۰۸)

الحدیث الخامس والسبعون بعد المائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عن[ہ]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرفوعاً اخرجه الملا فی سیرته و اورده المحب الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 175۔اسی کی مثل ملاء نے اپنی کتاب "سیرت" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔محب طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(تاریخ الخلفاء ص ۵۰)

الحدیث السادس والسبعون بعد المائة : عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال کنا نجلس عند النبی صلی الله علیه وسلم کان رؤسنا الطیر ما یتکلم احد منا الا ابو بکر و عمر۔

حدیث 176۔حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اس طرح خاموش بیٹھتے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں اور ہم میں سے کوئی کچھ کلام نہ کرتا تھا سوا ابوبکر و عمر کے۔(المعجم الاوسط:۷۷۸۲)

الحدیث السابع والسبعون بعد المائة : عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج علی اصحابه من المهاجرین والانصار و هم جلوس فلا یرفع الیه منهم احد بصره الا ابو بکر و عمر فانهما کانا ینظران الیه وینظر الیهما و یتبسمان الیه و یتبسم الیهما اخرجه احمد۔

حدیث 177۔امام احمد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور علیہ السلام اپنے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے تو ہم میں سے کوئی حضور کو آنکھ اٹھا کر دیکھ نہ پاتا سوا ابوبکر و عمر کے کہ وہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور ان کو دیکھ کر مسکراتے۔(مسند امام احمد:۱۲۵۱۶)

الحدیث الثامن والسبعون بعد المائة : عن انس رضی الله تعالی عنه مرفوعاً بمثله خرجه الترمذی و قال غریب۔

حدیث 178۔اسی کی مثل امام ترمذی رحمۃ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اور اسے غریب کہا۔(سنن ترمذی:۳۶۶۸ باب فی مناقب ابی بکر و عمر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث التاسع والسبعون بعد المائة : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ المخلص الذھبی۔

حدیث 179۔ اسی کی مثل مخلص ذہبی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ (مجموع أجزاء حدیثیہ: ۳۲، مشیخۃ ابن البخاری: ۸۸۹)

الحدیث الثمانون بعد المائة : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ الحافظ الدمشقی۔

حدیث 180۔ اسی کی مثل حافظ دمشقی رحمتہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔ (مشیخۃ البخاری: ۸۸۹، شرح اصول الاعتقاد: ۲۵۰۶)

الحدیث الحادی والثمانون بعد المائة : عن عبد العزیز بن المطلب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عز وجل ایدنی من اھل السماء بجبرئیل و میکائیل ومن اھل الارض بابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما خرجہ السمر قندی۔

حدیث 181۔ حضرت عبد العزیز بن مطلب اپنے والد گرامی سے راوی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''بیشک اللہ عزوجل نے آسمان والوں میں سے جبرئیل و میکائیل کے ذریعے مجھے تقویت دی اور زمین والوں میں سے ابوبکر و عمر کے ذریعے مجھے پختگی دی۔ علیہما السلام رضی اللہ عنہ اس کو سمرقندی نے روایت کیا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۶۰)

الحدیث الثانی والثمانون بعد المائة عن ابی اروی الدوسی قال کنت جالساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطلع ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقال الحمد للہ الذی ایدنی بکما خرجہ عمر بن محمد الملأ و اورد ھذہ الاحادیث السبعۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 182۔ حضرت ابواروی دوسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ ابوبکر و عمر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ستائش اللہ کے لئے ہے جس نے تم دونوں کے ذریعے مجھے تقویت دی۔ اس کو عمر بن محمد ملاء نے روایت کیا۔ اور ان سات احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۲۸)

الحدیث الثالث والثمانون بعد المائة: عن ابی اروی الدوسی قال كنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابو بكر و عمر رضی اللہ تعالی عنهما فقال الحمد للہ الذی ایدنی بكما اخرجه البزار۔

حدیث 183۔ بزار نے ابواروی سے مثل سابق روایت کی ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۵۱)

الحدیث الرابع والثمانون بعد المائة: عن ابی اروی الدوسی بمثله اخرجه الحاكم

حدیث 184۔ اسی کی مثل ان سے حاکم نے روایت کی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۷۴۴۷)

الحدیث الخامس والثمانون بعد المائة: عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنه بمثله اخرجه الطبرانی فی الاوسط و اورد هذه الاحادیث الثلاثة السیوطی فی تاریخ الخلفاء له۔

حدیث 185۔ اسی کی مثل طبرانی نے اوسط میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان تینوں حدیثوں کو حافظ سیوطی رحمتہ اللہ عنہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۷۲۹۹)

الحدیث السادس والثمانون بعد المائة: عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد هممت ان ابعث فی الناس معلمین یعلمونهم بسنتی والقرآن كما بعث الحواریین عیسی للناس یعلمونهم فقیل یا رسول اللہ صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله عليه وسلم فاين انت عن ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما الا تبعث بهما في الناس يعلمونهم قال انه لاغناء عنهما انهما من الذين كالراس من الجسد او كما قال خرجه علي بن نعيم البصري و اورده الطبري في الرياض النضرة ۔

حدیث 186 ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میرا ارادہ ہے میں دیگر لوگوں میں کچھ معلمین بھیجوں جو انہیں میری سنتیں اور قرآن سکھائیں جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے عام لوگوں کو اپنا دین سکھانے کے لئے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا عرض کی گئی آقا! آپ ابو بکر وعمر کو لوگوں کی تعلیم دینے کے لئے کیوں نہیں بھیج دیتے؟ ارشاد فرمایا۔ ان کے بغیر کفایت نہیں، یہ دونوں تو دین کے لئے ایسے ہیں جیسے جسم کے لئے سر۔

اس کو علی بن نعیم بصری نے روایت کیا اور طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (تاریخ دمشق ک ۴۴ ص ۱،۶۹، المعجم الاوسط: ۵۳۵۴)

الحديث السابع والثمانون بعد المائة: عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال كنا جلوساً عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا ادري ما بقائي فيكم فاقتدوا بالذين من بعدي و اشار الى ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما خرجه الترمذي وحسنه و اورده في تاريخ الخلفاء للسيوطي ۔

حدیث 187 ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا مجھے علم نہیں کہ میں مزید کتنا عرصہ تمہارے پاس دنیا میں رہوں گا" اور ابو بکر و عمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرے بعد ان دونوں کی پیروی کرنا۔

اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ تاریخ الخلفاء میں امام سیوطی نے اسے بیان کیا۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثامن والثمانون بعد المائۃ : عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ او بنحو ھذا اللفظ خرجہ احمد ولفظ انی لا ادری بقائی فیکم الا قلیلا فاقتدوا ثم ذکرہ۔

حدیث 188۔اسی کی مثل امام احمد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی اس کے الفاظ یہ ہیں میں نہیں جانتا کہ تمہارے درمیان مزید کتنا عرصہ ہوں گا مگر تھوڑا۔ پھر مثل سابق حدیث۔(فضائل صحابہ:۱۹۸،مسند امام احمد:۲۳۲۷۶)

الحدیث التاسع والثمانون بعد المائۃ: عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ لفظ احمد خرجہ ابو حاتم۔

حدیث 189۔امام احمد کے الفاظ کی مثل ابو حاتم نے حضرت حذیفہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔(صحیح ابن حبان:۶۹۰۲)

الحدیث التسعون بعد المائۃ : عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بنحو ھذا اللفظ خرجہ الحافظ ابو نصر عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن یوسف القصار بزیادۃ ولفظہ فاقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر فانھما حبل اللہ الممدود ومن تمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لھا و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ المحب الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 190۔اسی کی مثل حافظ ابو نصر عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن یوسف قصار نے کچھ زیادتی کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔اس کے الفاظ یہ ہیں میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا یہ دونوں اللہ کی طویل رسی ہیں۔جس نے انہیں تھاما اس نے نہ ٹوٹنے والی مضبوطی رسی کو تھاما۔

ان تینوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔(مسند الشامیین:۹۱۳،تاریخ دمشق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ج ۳۰ ص ۸۲۹)

الحديث الحادي والتسعون بعد المائة : عن حذيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابو بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما اخرجه الحاكم وصححه واورده السيوطي في تاريخ الخلفاء۔

حدیث 191۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد ابوبکر وعمر کی پیروی کرنا اس کو حاکم نے روایت کیا اور صحیح کہا۔ حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے (مستدرک حاکم: ۴۴۵۱)

الحديث الثاني والتسعون بعد المائة : عن حذيفة رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابن ماجة واورده ابن حجر في الصواعق المحرقة۔

حدیث 192۔ اسی کی مثل ابن ماجہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ابن حجر نے اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۹۷، الصواعق المحرقہ ج ۱ ص ۵۷)

الحديث الثالث والتسعون بعد المائة : عن ابي الدرداء مرفوعاً بمثله اخرجه الطبراني۔

حدیث 193۔ اسی کی مثل طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (مجمع الزوائد: ج ۹ ص ۵۳، مسند الشامیین: ۹۱۳)

الحديث الرابع والتسعون بعد المائة : عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الحاكم واوردهما السيوطي في تاريخ الخلفاء له۔

حدیث 194۔ اسی کی مثل حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ حافظ سیوطی نے اس کو تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۴۵۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الخامس والتسعون بعد المائة : عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه و لفظه انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و تمسکوا هدی عمار و ما حدثکم ابن مسعود فصدقوه اخرجه ابن حبان فی صحیحه و اورده ابن حجر فی الصواعق المحرقة

حدیث 195۔ اسی کی مثل ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں یہ زائد ہے فرمایا "میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا ہدایت عمار کو مضبوطی سے پکڑنا اور ابن مسعود تم کو جو حدیث بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔

اس کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔(صحیح ابن حبان: ۶۹۰۲، الصواعق المحرقہ ص ۵۷)

الحدیث السادس والتسعون بعد المائة : عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه اخرجه الرویانی۔

حدیث 196۔ اسی کی مثل رویانی نے حضرت حذیفہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔(جامع الاحادیث: ۳۱۳۵)

الحدیث السابع والتسعون بعد المائة : عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه اخرجه الترمذی۔

حدیث 197۔ اسی کی مثل امام ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کی ہے۔(سنن ترمذی: ۳۷۹۹)

الحدیث الثامن والتسعون بعد المائة : عن انس رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه خرجه ابن عدی و اورد هذه الاحادیث الثلاثة ابن حجر فی الصواعق المحرقة ایضاً۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 198۔ اسی کی مثل ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور ان تین احادیث کو ابن حجر نے "صواعق محرقہ" میں بیان کیا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۵۷ الفصل ثالث فی النصوص السمعیۃ الدالۃ۔)

الحدیث التاسع والتسعون بعد المائۃ: عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق و وافق ذالک ما لا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ یوما قال فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک قلت مثلہ واتاہ ابوبکر بکل ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاھلک فقال ابقیت لھم اللہ و رسولہ فقلت لا اسبق الی شیء ابدا خرجہ الترمذی وقال حسن صحیح و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 199۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں اتفاق سے میرے پاس مال بھی تھا میں نے دل میں کہا اگر میں کسی دن ابوبکر پر سبق حاصل کرسکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں! میں نے اپنا آدھا مال حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کر دیا۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا!! "گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہیں؟ میں نے عرض کی "اتنا ہی!!!

اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کی میں ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں"۔

تو میں نے کہا میں کبھی بھی کسی معاملے میں ان پر سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کو طبری نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۷۵ باب مناقب ابی بکر وعمر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الموفی للمائتین : عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحوہ اخرجہ ابو داؤد و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 200۔ اسی کی مثل ابو داؤد نے روایت کی حافظ سیوطی نے اسے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (سنن ابی داود: ۱۶۸۰، باب فی الرخصۃ فی ذلک۔ خروج الرجل)

الحدیث الحادی بعد المائتین : عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بنحوہ و فی آخرہ قلت لا اسابقک فی شیء ابدا اخرجہ الفضائلی۔

حدیث 201۔ اسی کی مثل فضائلی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے آخر میں اتنا زائد ہے۔ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا میں کبھی کسی کام میں آپ پر سبقت نہ لے سکوں گا۔ (سنن دارمی: ۱۷۰۱)

الحدیث الثانی بعد المائتین : عن عمر بنحوہ و زاد فیہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینکما کما بین کلمیتکما اخرجہ الملاً فی سیرتہ۔

حدیث 202۔ اسی کی مثل ملاء نے اپنی "سیرت" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس میں یہ زائد ہے کہ نبی علیہ السلام نے شیخین سے فرمایا" آپ دونوں کے درمیان اتنا ہی فرق ہے، جتنا آپ کی اس گفتگو میں"۔ میں اپنے گھر والوں کے لئے آدھا مال چھوڑ آیا ہوں" اور" میں اپنے گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول عزوجل ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں" میں فرق ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۵)

الحدیث الثالث بعد المائتین : عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سمع قراءۃ ابن مسعود لیلا من سرہ ان یقرء القرآن رطبا فلیقرأہ کما یقرأہ ابن ام عبد فلما اصبحت غدوت الیہ لا بشرہ فقال قد سبقک ابو بکر وما سابقتہ الی خیر قط الا سبقنی خرجہ احمد و معناہ فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصحیحین و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 203۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا!! جس کو یہ پسند ہو کہ وہ قرآن کی خالص تلاوت کرے تو وہ ابن ام عبد (ابن مسعود) کی طرح قرآن پڑھا کرے۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تا کہ آپ علیہ السلام کو خوشخبری دوں کہ میں نے رات ابن مسعود کی طرح قرآن پڑھا ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!! "آپ سے پہلے تو ابو بکر مجھے یہ بتا بھی چکے ہیں۔

حضرت عمر نے مزید فرمایا! کہ میں حضرت ابو بکر پر کسی بھی خیر میں سبقت نہ پا سکا ہاں وہ مجھ پر ضرور سبقت لے جاتے رہے۔

اس کو امام احمد نے روایت کیا اور اسی معنی کی روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ہے۔ ان تینوں احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۱۷۵۔ ۴۳۴۰)

الحدیث الرابع بعد المائتین: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر و عمر و انا احمد اللہ عز وجل واصلی علی محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سل تعط ولم اسمعہ فاخبرنی ابو بکر فبشرنی بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتانی عمر فاخبرنی بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد سبق الیھا ابو بکر قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ رحم اللہ ابا بکر ما استبقنا لخیر الا سبقنی الیہ وکان سباقا للخیرات فقال عبد اللہ ما صلیت فریضۃ ولا تطوعا الا دعوت اللہ فی دبر صلوتی اللھم انی اسالک ایمانا لیرتد و نعیما لا ینفد و مرافقۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اعلی جنۃ الخلد وانا ارجوا ان اکون دعوت بھن البارحۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خرجہ احمد۔

حدیث 204۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا!"میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پاک پڑھنے میں مشغول تھا۔ دریں اثناء میرے پاس رب رحمت عالم ﷺ اور شیخین کا گزر ہوا تو حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا!!"مانگو عطا کیا جائے گا؟

لیکن میں سن نہ سکا بعد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور مجھے بشارت نبوی سنائی۔ پھر یہی بات مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آ کر کہی تو میں نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سبقت لے گئے۔

بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا"اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے"ہم نے جس بھی خیر میں پڑھنے کی کوشش کی اس میں ابو بکر ہی سابق آئے۔ اور آپ نیکیوں میں بہت جلدی کرنے والے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پھر اس کے بعد میں نے جو بھی فرضی نفلی نماز پڑھیں اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی'اے اللہ! میں تجھ سے نہ پھرنے والے ایمان و نہ ختم ہونے والی نعمت اور خلد بریں کے بالاخانوں میں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میرے خیال میں میں رات کے پچھلے پہر بھی یہ دعائیں کیا کرتا تھا۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا۔(مسند امام احمد:۸۷۵۲)

الحدیث الخامس بعد المائتین : عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحوہ خرجہ عمر بن شاہین۔

حدیث 205۔ اسی کی مثل ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۸۲)

الحدیث السادس بعد المائتین : عن عاصم الاحول عن ابی العالیۃ فی قولہ تعالیٰ اھدنا الصراط المستقیم قال ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحباہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال عاصم فذكرت ذلك للحسن فقال صدق ابو العالية ونصح خرجه ابن السرى۔

حدیث 206۔ حضرت عاصم احول رضی اللہ عنہ حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے اس فرمان الٰہی "اهد الصراط المستقیم" کی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ ابو العالیہ نے فرمایا صراط مستقیم (سیدھی راہ) سے مراد حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کے دونوں ساتھی شیخین ہیں۔ عاصم کہتے ہیں میں نے یہ بات حضرت حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا "ابو العالیہ نے سچی اور خیر خواہی والی بات کہی۔ اس کو ابن السری نے روایت کیا ہے۔ (السنۃ للمروزی: ۲۷)

الحديث السابع بعد المائتين: عن عاصم الاحول عن ابي العالية بمثل ذلك اللفظ خرجه ابن نعيم البصري۔

حدیث 207۔ اسی کی مثل حضرت عاصم سے ابن نعیم بصری نے روایت کی ہے۔

الحديث الثامن بعد المائتين: عن سالم بن ابي حفصة رضي الله تعالى عنه قال سألت محمد بن علي و جعفر بن محمد عن ابي بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما فقالا اماما عدل فتولهما وتبرأ من عدوهما ثم التفت الي جعفر بن محمد فقال يا سالم ايسب الرجل جده ابو بكر الصديق جدي لا نالتني شفاعة جدي محمد صلى الله عليه وسلم ان لم اكن اتولهما واتبرأ من عدوهما۔

حدیث 208۔ حضرت سالم بن ابی حفصہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے حضرت محمد بن علی اور جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے شیخین کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔ وہ دونوں عدل کے امام تھے ان کو اپنا ولی جانتے ہیں اور ان کے دشمن سے ہم بیزار ہیں پھر حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے سالم! بھلا کوئی آدمی اپنے نانا کو گالی دے سکتا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تو میرے نانا ہیں، اگر میں شیخین کو اپنا ولی نہ جانوں اور ان کے دشمن سے بیزار نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مجھے میرے نانا حضرت محمد ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۷)

الحدیث التاسع بعد المائتین: عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر قال من جھل فضل ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فقد جھل السنۃ و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 209۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو فضیلت شیخین سے جاہل رہا وہ سنت سے جاہل رہا۔ ان چھ حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۷)

الحدیث العاشر بعد المائتین: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما فوجدنی ادعوا فقال سل تعطہ ثم قال من احب ان یقرأ القرآن غضا فلیقرأہ بقرأۃ ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی ابوبکر فبشرنی ثم اتانی عمر فوجد ابابکر خارجا قد سبقہ فقال انک لسباق بالخیر اخرجہ ابو یعلی و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 210۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ کے ساتھ شیخین بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعا کرتے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا!!

"مانگو عطا کیا جائے گا" پھر فرمایا!! جس کو پسند ہو کہ قرآن شریف پختہ قرات سے پڑھے تو وہ ابن ام عبد کی طرح پڑھا کرے"۔

پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے اپنی قرآت کی خوشخبری دینے کے لئے تشریف لائے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے لیکن گھر سے باہر ہی حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ وہ عمر پر سبقت لے چکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں تو کہا!! اے ابو بکر! آپ خیر میں بہت جلدی کرنے والے ہیں۔
اس کو ابو یعلی نے روایت کیا اور علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (مسند ابی یعلی: ۱۶، اسناده حسن)

الحدیث الحادی عشر بعد المائتین: عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیها اسمی مکتوبا محمد رسول الله و ابوبکر الصدیق خلفی خرجه الحسن بن عرفة۔

حدیث 211۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان پر بھی گزرا وہاں اپنا نام محمد رسول اللہ ﷺ اور اپنے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا پایا۔ اسے حسن بن عرفہ نے روایت کیا ہے۔ (جزء ابن عرفہ: ۶)

الحدیث الثانی عشر بعد المائتین: عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه مرفوعا بمثله خرجه الثقفی الاصبهانی و اوردهما الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 212۔ اسی کی مثل ثقفی اصبہانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ان دونوں حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۷۷)

الحدیث الثالث عشر بعد المائتین: عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیها اسمی محمد رسول الله و ابوبکر الصدیق خلفی خرجه ابو یعلی و اورده السیوطی فی تاریخ الخلفاء ثم قال اسناده ضعیف لکنه ورد ایضا من حدیث ابن عباس و ابن عمر و انس و ابی سعید و ابی الدرداء باسانید ضعیفة یشد بعضها بعضا انتهی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 213۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا تو وہاں اپنا نام محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا وہاں اپنا نام محمد رسول اللہ ﷺ اور اپنے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام لکھا ہوا پایا۔اس کو ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کر کے فرمایا اس کی اسناد ضعیف ہے۔لیکن یہی حدیث حضرت ابن عباس، ابن عمر، انس، ابوسعید اور ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسانید ضعیفہ سے مروی ہے۔جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں لہٰذا اسے بھی تقویت حاصل ہوگی)۔(مسند ابی یعلی، ج ۷، ۶۶۰)

الحدیث الرابع عشر بعد المائتین : عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 214۔اسی کی مثل حضرت ابن عباس۔(تاریخ الخلفاء ص ۵۲)

الحدیث الخامس عشر بعد المائتین : عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 215۔اسی کی مثل حضرت ابن عمر۔(تاریخ الخلفاء ص ۵۲)

الحدیث السادس عشر بعد المائتین : عن انس مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 216۔اسی کی مثل حضرت انس۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۰۴)

الحدیث السابع عشر بعد المائتین : عن ابی سعید مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 217۔اسی کی مثل حضرت ابوسعید اور۔(الصواعق المحرقہ ص ۱۲۰ الفصل ثانی فی ذکر فضائل)

الحدیث الثامن عشر بعد المائتین : عن ابی الدرداء مرفوعاً بمثلہ و اورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء کما مر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 218۔ اسی کی مثل حضرت ابوالدرداء سے مرفوعاً روایت ہے۔ ان پانچوں احادیث کو امام سیوطی رحمتہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۲)

الحدیث التاسع عشر بعد المائتین: عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق لهجة من ابی بکر من سرہ ان ینظر الی مثل عیسی فی الزھد فلینظر الیہ خرجہ صاحب فضائل ابابکر۔

حدیث 219۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ! عرش بریں کے نیچے اور فرش زمین کے اوپر ابوبکر کی مثل کوئی سچا نہیں جسے یہ پسند ہو کہ زھد وتقویٰ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثل کو دیکھے تو وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔ اس کو صاحب فضائل ابی بکر نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۳۳ باب ثانی ذکر اسمہ الصدیق)

الحدیث العشرون بعد المائتین: عن ابی سعید قال قال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الست احق الناس بھذا الامر الست اول من اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا خرجہ الترمذی۔

حدیث 220۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کیا میں امر خلافت کا سب سے زیادہ حقدار نہیں۔ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میری یہ خصوصیت نہیں؟ کیا میری یہ فضیلت نہیں! اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا۔ (سنن ترمذی: ۳۶۶۷)

الحدیث الحادی والعشرون بعد المائتین: عن ابی سعید بمثلہ خرجہ ابو حاتم۔

حدیث 221۔ اسی کی مثل ابوحاتم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (صحیح ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حبان:۶۸۶۳)

الحدیث الثانی والعشرون بعد المائتین : عن انس ان ابا بکر حدثہ قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم و نحن فی الغار لو ان احدھم نظر الی قدمیہ لا بصرنا تحت قدمیہ فقال یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثھما اخرجہ البخاری۔

حدیث 222۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا اور کہا کہ جب میں اور حضور نبی کریم ﷺ غار میں تھے تو میں نے عرض کی آقا! اگر دشمنوں میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو وہاں وہ ہمارے نشانات قدم پالے گا۔تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے کیا خیال ہے۔جن کا تیسرا اللہ رب العلمین ہے اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔(صحیح بخاری: ج ۴ ص ۵، صحیح مسلم: ۲۳۸۱)

الحدیث الثالث والعشرون بعد المائتین : عن انس بمثل ھذا اللفظ اخرجہ ابو حاتم وغیرہ من طرق کثیرۃ و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 223۔اس کی مثل ابوحاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ سے کثیر سندوں کیساتھ روایت کی ہے۔ان چھ احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔(صحیح ابن حبان:۶۲۷۸، مصنف ابن ابی شیبہ:۳۲۵۹)

الحدیث الرابع والعشرون بعد المائتین:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حدیث 224۔۔۔۔یہ روایت قلمی مخطوطہ میں موجود نہیں۔

الحدیث الخامس والعشرون بعد المائتین : عن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول انی ابرأ الی اللہ عز وجل ان یکون لی منکم خلیل فان اللہ عز وجل قد اتخذنی خلیلاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كما اتخذ ابراهيم خليلا و لو كنت متخذا خليلا من امتي لاتخذت ابابكر خليلا خرجه مسلم۔

حدیث 225۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کو وفات سے پانچ دن قبل یہ فرماتے ہوئے سنا۔آپ فرمارہے تھے"میں اللہ کی بارگاہ سے براءت طلب کرتا ہوں کہ کوئی تم میں سے میرا خلیل ہو کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا تھا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔

اس کو امام مسلم علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے۔(معجم الکبیر الطبرانی:۱۶۸۶،صحیح مسلم:۲۳۸۲)

الحديث السادس والعشرون بعد المائتين: عن ابي امامة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اتخذني خليلا كما اتخذ ابراهيم خليلا وانه لم يكن نبي الا وله من امته خليلا الا وان خليلي ابوبكر خرجه الواحدي في تفسيره الوسيط واوردهما الطبري في الرياض النضرة۔

حدیث 226۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا"بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا تھا اور ہر نبی علیہ السلام کے لئے اس کی امت میں سے ایک خلیل ہوتا ہے۔آگاہ رہو میرے خلیل حضرت ابو بکر ہیں رضی اللہ عنہ۔اس کو واحدی نے اپنی تفسیر"وسیط"میں روایت کیا ہے۔اوران دونوں روایتوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۱۵۷ احادیث تدل علی ثبوت الخلۃ)

الحديث السابع والعشرون بعد المائتين: عن ابي امامة مرفوعاً بمثله خرجه الطبراني واورده ابن حجر في الصواعق المحرقة۔

حدیث 227۔اسی کی مثل امام طبرانی رحمتہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کو ابن حجر نے صواعق محرقہ"میں ذکر کیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۳ الفصل الثانی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائل ابی بکر)

الحدیث الثامن والعشرون بعد المائتین : عن ابی بن کعب انه قال ان احدث عهدی نبیکم صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بخمس لیال دخلت علیه وهو یقلب بیدیه وهو یقول انه لم یکن نبی الا وقد اتخذ من امته خلیلا وان خلیلی من امتی ابو بکر بن ابی قحافة رضی الله تعالی عنه الا وان الله قد اتخذنی۔

حدیث 228۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں حضور علیہ السلام کی وفات سے بہت قریبی وقت صرف پانچ رات قبل آپ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ علیہ السلام اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ ہر نبی علیہ السلام نے اپنی امت میں سے کسی نہ کسی کو اپنا خلیل بنایا ہے اور میرے خلیل میرے امت میں سے حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ہیں۔خبردار بیشک اللہ تعالی مثل ابراہیم کے مجھے بھی اپنا خلیل بنانا ہے۔علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام۔اسکو حاکم ابو الحسن علی بن عمر حربی سکری نے روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ص ۱۲۷)

الحدیث التاسع والعشرون بعد المائتین : عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکن اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلا اخرجه مسلم۔

حدیث 229۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ،نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میری دینی بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔اور تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے صاحب (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنا خلیل بنایا ہے۔اسکو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔(صحیح مسلم:۲۳۸۳)

الحدیث الثلاثون بعد المائتین : عن ابن مسعود مرفوعاً بمثله خرجه ابو حاتم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 230۔اسی کی مثل ابو حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔(صحیح ابن حبان:۶۸۵۶)

الحدیث الحادی والثلاثون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکن اخی وصاحبی خرجہ البخاری۔

حدیث 231۔امام بخاری،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور ساتھی ہیں۔(صحیح بخاری:۳۶۵۶)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما مرفوعاً بنحوہ ولفظہ فی آخرہ ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام افضل خرجہ البخاری۔

حدیث 232۔اسی کی مثل امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ لفظ ہیں۔۔لیکن اسلامی بھائی چارہ افضل ہے۔(صحیح بخاری:۳۶۵۷)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما مرفوعاً بنحوہ وفی آخرہ ولکن خلۃ الاسلام افضل بدل اخوۃ الاسلام خرجہ البخاری ایضاً۔

حدیث 233۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ایک اور روایت ہے اس میں اسلامی بھائی چارہ کی جگہ اسلامی دوستی کے لفظ ہیں۔اس کو بھی امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔(صحیح بخاری:۶۷۳۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الرابع والثلاثون بعد المائتین : عن جبیر بن نفیر ان ابوابا کانت مفتحۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بھا فسدت غیر باب ابی بکر فقالوا اسد ابوابنا و ترک باب خلیلہ فقال لو کان لی منکم خلیل کان ھو خلیلی ولکنی خلیل اللہ فھل انتم تارکوا لی صاحبی فقد راسانی بنفسہ و مالہ وقال لی صدق و قلتم کذب خرجہ صاحب فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث 234۔ حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی میں کچھ دروازے کھول لئے گئے تھے اس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کھلوائے اور دیگر دروازے بند کرا دیے تو صاحبان ابواب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دروازے بند کرا دیے ہیں اور اپنے خلیل کا باب بند نہیں کرایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر تم میں سے میرا کوئی خلیل ہوتا تو حضرت ابوبکر ہوتے لیکن میرا خلیل اللہ تعالیٰ ہے تو کیا تم میری خاطر میرے صاحب کا دروازہ کھلا نہ رہنے دو گے حالانکہ اس نے اپنے جان و مال سے میری مدد کی ہے اور (شروع ہی سے) میری بات کی تصدیق کی ہے اور تم نے تو (اسلام لانے سے پہلے) تکذیب بھی کی تھی۔

اس کو صاحب فضائل ابوبکر نے روایت کیا ہے۔ (الشریعۃ الآجری:۱۲۶۶، باب ذکر مواساۃ ابی بکر)

الحدیث الخامس والثلاثون بعد المائتین : عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابو بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام لایبقین فی المسجد خوخۃ الاخوخۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرجہ البخاری۔

حدیث 235۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مال اور ساتھ کے حوالے سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے۔ اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ ہے۔ اور میں مسجد میں سوا حضرت ابوبکر کے کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہنے دوں گا۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو امام بخاری رحمتہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۹۰۴)

الحدیث السادس والثلاثون بعد المائتین: عن ابی سعید مرفوعاً بمثلہ خرجہ مسلم۔

حدیث 236۔ اسی کی مثل امام مسلم نے (صحیح مسلم: ۲۳۸۲)

الحدیث السابع والثلاثون بعد المائتین: عن ابی سعید مرفوعاً بمثلہ خرجہ احمد۔

حدیث۔ 237۔ اسی کی مثل امام احمد نے (مسند امام احمد: ۱۱۱۵۰، ج ۳ ص ۱۸)

الحدیث الثامن والثلاثون بعد المائتین: عن ابی سعید مرفوعاً بمثلہ خرجہ الترمذی۔

حدیث۔ 238۔ اسی کی مثل امام ترمذی نے (سنن ترمذی: ۳۶۶۰)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد المائتین: عن ابی سعید مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابو حاتم واورد ھذہ الاحادیث الاثنی عشر الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث۔ 239۔ اسی کی مثل امام ابو حاتم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے ان چاروں حدیثوں کو امام طبری رحمتہ اللہ نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۵۹۴)

الحدیث الاربعون بعد المائتین: عن ابن الزبیر مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 240۔ اسی کی مثل حدیث حضرت ابن زبیر (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۵۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الحادی والاربعون بعد المائتین: عن البراء مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 241۔اسی کی مثل حضرت براء۔(الریاض النضرۃ ص ۱۲۹)

الحدیث الثانی والاربعون بعد المائتین: عن کعب بن مالک مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 242۔اسی کی مثل حضرت کعب بن مالک۔(الریاض النضرۃ ص ۱۲۹)

الحدیث الثالث والاربعون بعد المائتین: عن جابر بن عبد اللہ مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 243۔اسی کی مثل حضرت جابر۔(الریاض النضرۃ ص ۲۲۰)

الحدیث الرابع والاربعون بعد المائتین: عن ابی واقد اللیثی مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 244۔اسی کی مثل حضرت ابو واقد لیثی۔(معرفۃ الصحابہ ج ۲ ص ۷۶)

الحدیث الخامس والاربعون بعد المائتین: عن ابی ھریرۃ مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 245۔اسی کی مثل حضرت ابوہریرہ۔(معجم الکبیر ج ۱۹ ص ۳۳۴، رقم: ۱۰۴۲)

الحدیث السادس والاربعون بعد المائتین: عن ابن عمر مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 246۔اسی کی مثل حضرت ابن عمر۔(موطاء: ۹۲۳ باب فضائل اصحاب ﷺ)

الحدیث السابع والاربعون بعد المائتین: عن ابن عمر ایضاً مرفوعاً بنحوہ وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤذونی فی صاحبی ولولا ان اللہ سماہ صاحبا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام اخرجہ ابن عدی۔

حدیث 247۔بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔مجھے میرے صاحب کے حوالے سے ایذا نہ دو کہ اللہ نے مجھے ہدایت اور دین حق کر بھیجا تو تم نے میری تکذیب کی اور حضرت ابوبکر نے میری تصدیق کی تھی۔اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے صاحب ہونے کا نام نہ دیا ہوتا تو میں انہیں اپنا خلیل بنا لیتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ ہے۔اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن عدی نے روایت کیا ہے۔(الکامل ابن عدی ج ۴ ص ۲۷۸)

الحدیث الثامن والاربعون بعد المائتین: عن عائشۃ مرفوعاً بنحوہ۔

حدیث 248۔اسی کی مثل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے۔(المعجم الاوسط:۲۰۵۵)

الحدیث التاسع والاربعون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ غدیر فقال یسبح کل رجل منہم الی صاحبہ قال فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر حتی اعتنقہ وقال لو کنت متخذا حتی القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر۔

حدیث 249۔امام طبرانی رحمتہ اللہ نے "کبیر" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم ایک تالاب میں نہا رہے تھے (حضرت ابن عباس نے فرمایا ان میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کی طرف تیر کر جانے لگا۔فرمایا کہ ہر شخص تیر تیر کر اپنے دوست کے پاس پہنچ گیا یہاں تک کہ صرف حضور علیہ السلام اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ تیر کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ یہاں تک کہ انہیں گلے لگا لیا اور فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی طرف رخصت ہونے تک کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابو بکر کو بناتا لیکن میرے صاحب ہیں۔(المعجم الکبیر:۱۱۹۷۴ج ۱۱ص ۳۴۸)

الحدیث الخمسون بعد المائتین: عن ابن عباس مرفوعاً بنحوہ خرجہ ابن شاھین فی السنۃ۔

حدیث 250۔اسی کی مثل ابن شاہین نے "السنۃ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔(السنۃ ابن ابی عاصم:۱۰۲۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الحادی والخمسون بعد المائتین : عن ابنی ابی ملیکۃ مرسلا مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابو القاسم البغوی۔

اور حدیث 251۔ اسی کی مثل ابو القاسم بغوی نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلا مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ: ۲۲۱۸،۱۱، المعجم الکبیر ج ۱۸ ص ۳۷۷، رقم: ۳۹)

الحدیث الثانی والخمسون بعد المائتین : عن ابن ابی ملیکۃ مرفوعاً مرسلا بمثلہ اخرجہ ابن عساکر و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ عشر الحافظ السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 252۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور ان تیرہ 13 احادیث کو حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۶۰، تاریخ الخلفاء ص ۵۲)

الحدیث الثالث والخمسون بعد المائتین : عن حذیفۃ مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 253۔ حضرت حذیفہ سے اسی کی مثل۔ (۔۔۔)

الحدیث الرابع والخمسون بعد المائتین : عن معاویۃ بن ابی سفیان مرفوعاً بمثلہ واوردھما ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 254 حضرت معاویہ بن ابوسفیان W سے مرفوعاً مروی ہیں ان دونوں روایتوں کو ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے "صواعق محرقہ" میں ذکر کیا ہے۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۵۷۔ ۲۱۱)

الحدیث الخامس والخمسون بعد المائتین : عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی مرضہ الذی مات عاصبا راسہ فجلس علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انہ لیس من الناس احد امن علی بنفسہ و مالہ من ابی بکر ابن ابی قحافۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ولو کنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا لکنه خلة الاسلام سدوا عنی کل خوخة فی المسجد غیر خوخة ابی بکر رضی اللہ تعالی عنه خرجه البخاری۔

حدیث 255۔ امام بخاری رحمتہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ آخری حالت مرض میں اپنے سر پر رومال باندھے ہوئے تشریف لائے۔ منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا "لوگوں تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنی جان ومال سے ذریعے ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر احسان کیا ہو۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہے۔ مسجد میں کھلی ہوئی یہ کھڑکی بند کر دو سوا حضرت ابو بکر کی کھڑکی کے۔ (صحیح بخاری: ۳۶۷)

الحدیث السادس والخمسون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما مرفوعاً بمثله وبنحوه خرجه احمد۔

حدیث 256 امام احمد نے اسی کی مثل۔ (مسند امام احمد: ۲۴۳۲)

الحدیث السابع والخمسون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما مرفوعاً خرجه ابو حاتم۔

حدیث۔ 257۔ امام ابو حاتم رحمتہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۸۶۰)

الحدیث الثامن والخمسون بعد المائتین: عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مرجعه من حجة الوداع علی المنبر فقال ان عبدا خیره اللہ عز وجل بین ان یؤتیه من زهرة الدنیا ما شاء وغیره والخلد فیها ثم الجنة وبین ما عنده والجنة فاختار ما عند اللہ والجنة فبکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه وقال فدیناک بآبائنا وامهاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هو المخیر ولکن یضجعنا وکان ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلمنا بالاموره قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امن الناس علی فی صحبته و ماله ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام ثم قال لا تبقین فی المسجد خوخة الا خوخة ابی بکر تعلمنا انه مستخلفه خرجه الحافظ ابو القاسم الدمشقی وقال صحیح المتن غریب الاسناد و سیاتی اسانید نحو هذا الحدیث عن البخاری وغیره مکررة۔

حدیث 258۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک ایک بندے کو اللہ عزوجل نے دو باتوں کا اختیار دیا پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی چاہت کے مطابق اس دنیا کی زینت ونعمت اور یہاں کی طویل ترین زندگی عطا کرے پھر جنت دے دے اور دوسری یہ کہ جنت اور جو اللہ کے پاس ہے وہ دے تو اس بندے نے جنت اور جو اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کر لیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی آقا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ (راوی نے کہا) وہ اختیار والا بندہ خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ معاملات کو جاننے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں سے صحبت و مال کے حوالے سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی چارہ ہے پھر فرمایا مسجد میں سوا حضرت ابوبکر کے کسی کا دروازہ باقی نہ رکھا جائے تو ہم نے جان لیا کہ حضور علیہ السلام ان کو اپنے خلیفہ بنانے والے ہیں۔

اس کو حافظ ابو القاسم دمشقی نے روایت کیا اور فرمایا اس حدیث کا متن صحیح اور سند غریب ہے۔ اس طرح کی حدیث کی اور سندیں امام بخاری وغیرہ سے مزید آگے بھی آرہی ہیں۔ (صحیح بخاری: ۳۹۰۴)

الحدیث التاسع والخمسون بعد المائتین: عن ابی المعلی زید بن لوازف الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امن الناس علی وساق الحدیث نحو حدیث ابی سعید وقال بعد قوله لاتخذت ا
بکر ولکن ود واخاء ایمان مرتین او ثلاثا و ان صاحبکم خلیل الله خرجه
الترمذی۔

حدیث 259۔حضرت ابوالمعلی زید بن لوازف انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا۔بیشک مجھ پر لوگوں میں سب سے زیادہ احسان اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے اور آپ
کے فرمان میں ابو بکر کو خلیل بنانا کے بعد لیکن ایمان کی محبت اور بھائی چارہ ہے یہ دو یا تین مرتبہ فرمایا
اور فرمایا بلاشبہ تمہارے صاحب ﷺ اللہ کے خلیل ہیں۔اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔(جامع
ترمذی:۳۶۵۹)

الحدیث الستون بعد المائتین : عن ابی المعلی مرفوعاً بمثله خرجه الحافظ
الدمشقی وقال صحیح المتن حسن بالاسناد۔

حدیث 260۔اسی کی مثل انہیں ابو المعلی سے حافظ دمشقی رحمتہ اللہ نے مرفوعاً روایت کی اور فرمایا اس
حدیث کا متن صحیح اور سند حسن ہے۔(المعجم الکبیر ج ۳۳ ص ۳۲۸، رقم:۸۲۵)

الحدیث الحادی والستون بعد المائتین : عن انس رضی الله تعالی عنه قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علینا فی نفسه وذات یده
ابو بکر رضی الله تعالی عنه ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذته ولکن اخوة
الاسلام سدوا کل خوخة فی القبلة الاخوخة ابی بکر رضی الله تعالی عنه
خرجه صاحب فضائل ابی بکر رضی الله تعالی عنه و اورد هذه الاحادیث
السبعة الطبری فی الریاض النضرة وقال وبه دلالة احادیث الخلة علی
الافضلیة انه لم یعدل عنه بالخلة الا الی الله تعالی ولم یوصل احدا من
المخلوقین غیرة و ان صح حدیث ابی رضی الله تعالی عنه فی اتخاذه صلی الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیلا فاعظم بہ انتہی عبارۃ الطبری فی الریاض المذکور۔

حدیث 261۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشک لوگوں میں سے ہم پر سب سے زیادہ احسان جان ومال کے حوالے سے ابوبکر کا ہے اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اخوت اسلامی ہے۔ مسجد کی جانب قبلہ میں نکلی ہوئی ہر کھڑکی بند کر دو سوا حضرت ابوبکر کی کھڑکی کے رضی اللہ عنہ۔ اس کو صاحب فضائل ابی بکر نے روایت کیا ہے اور ان ساتوں روایتوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا اور فرمایا کہ احادیث خلت (جن میں خلیل کا ذکر ہے) کی افضلیت پر دلالت یوں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ساری خلق خدا کو چھوڑ کر صرف اللہ کا خلیل ہونا بیان فرمایا (اگر مخلوق میں کسی کو خلیل بناتے تو وہ ابوبکر ہوتے) اور اگر حضرت ابی کی وہ حدیث صحیح ہو جس میں آپ کے خلیل ہونے کا ذکر ہے ہنوز بہت بڑی بات ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۵۸)

الحدیث الثانی والستون بعد المائتین: عن ابن عمر قال جاء نی رجل فی خلافۃ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا ھو یأمر بی ان اعتب علی عثمان فلما قضی کلامہ قلت لہ انا کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر و عمر ثم عثمان و انا واللہ ما نعلم ان عثمان قتل نفسا بغیر حق ولا جاء من الکبائر شیئا ولکنہ ھذا المال ان اعطا کموہ رضیتم و ان اعطاہ قربتہ سخطتم افتریدون ان .... کفارس والروم لا یترکون لھم امیرا الا قتلوہ ففاضت عیناہ باربعۃ من الدمع ثم قال اللھم لا ترد ذالک خرجہ الحافظ الدمشقی و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 262۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے حکم دینے لگا کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر عتاب کروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب اس نے اپنی گفتگو پوری کر لی تو میں نے اسے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کہا کرتے تھے کہ حضرت محمد ﷺ کی امت میں ان کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر ہیں پھر حضرت عثمان ہیں۔ اور قسم بخدا! ہم نہیں جانتے کہ کبھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کسی کو ناحق قتل کرایا ہو یا انہوں نے کوئی کبیرہ گناہ کیا ہو لیکن یہ مال ہے اگر وہ تمہیں دیں تو تم راضی اور اگر اپنے قرابتداروں کو دیں تو تم ناراض کیا تم اہل فارس و اہل روم کی طرح بننا چاہتے ہو کہ وہ اپنے امیر کو قتل کر کے ہی چھوڑتے ہیں پھر آپ کی آنکھیں ٹپ ٹپ آنسو بہانے لگیں۔ پھر کہا" اے اللہ! تو ان باتوں کو رد نہ فرمانا اس کو حافظ دمشقی نے روایت کیا ہے اور طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۲۱)

الحديث الثالث والستون بعد المائتين: عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احد اعظم عندي يدا من ابي بكر واساني بنفسه و ماله وانكحني ابنته خرجه صاحب فضائل ابي بكر رضي الله تعالى عنه و اورده الطبري في الرياض النضرة ايضاً۔

حدیث 263۔ صاحب فضائل ابی بکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میرے نزدیک حضرت ابو بکر سے بڑھ کر کوئی مالدار نہیں کہ انہوں نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی میرے عقد میں دی۔ اس کو طبری نے بھی ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۵۹)

الحديث الرابع والستون بعد المائتين: عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نعلم عندي اعظم يدا من ابي بكر واساني بنفسه و ماله وانكحني ابنته اخرجه ابن عساكر و اورده السيوطي في تاريخ الخلفاء له۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 264۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے اور اسے علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۶۰)

الحدیث الخامس والستون بعد المائتین: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الطبرانی واوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 265۔ اسی کی مثل امام طبرانی نے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے۔ (المعجم الکبیر: ۱۱۴۶۱)

الحدیث السادس والستون بعد المائتین: عن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی صحبتہ و ذات یدہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فحبہ و شکرہ و حفظہ واجب علی امتی خرجہ الخطیب فی تاریخہ۔

حدیث 266۔ حضرت سھل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں میں سے صحبت و مال میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر کا ہے تو ان کی محبت ان کا شکر اور ان کی حفاظت میرے ہر امتی پر لازم ہے رضی اللہ عنہ اسی کو خطیب نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ (تاریخ بغداد ج ۵ ص ۷۲، رقم: ۲۴۵۶)

الحدیث السابع والستون بعد المائتین: عن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ صاحب فضائل الصدیق۔

حدیث 267۔ اسی کی مثل صاحب فضائل الصدیق نے حضرت سھل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (الافراد للدارقطنی ج ۳ ص ۹۸، رقم: ۲۱۴۴)

الحدیث الثامن والستون بعد المائتین: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فبکی ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال ما انا و مالی الا لک خرجہ احمد۔

حدیث 268۔ امام احمد حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ نے فرمایا "جو نفع مجھے ابوبکر کے مال نے دیا وہ کسی مال نے نہ دیا تو حضرت ابوبکر نے رو کر عرض کی آقا! میں بھی اور میرا مال بھی سب آپ ہی کا ہے رضی اللہ عنہ۔ (مسند امام احمد: ۷۴۳۹)

الحدیث التاسع والستون بعد المائتین: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابو حاتم۔

269۔ حضرت ابوہریرہ سے ابوحاتم نے اسی کی مثل حدیث۔ (صحیح ابن حبان: ۶۸۵۸)

الحدیث السبعون بعد المائتین: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابن ماجۃ۔

حدیث۔ 270۔ اسی کی مثل امام ابن ماجہ نے۔ (سنن ابن ماجہ: ۹۴، اسنادہ صحیح)

الحدیث الحادی والسبعون بعد المائتین: مرفوعاً بمثلہ خرجہ الحافظ الدمشقی فی الموافقات۔

حدیث۔ 271۔ اسی کی مثل حافظ دمشقی نے موافقات میں مرفوعاً روایت کی ہے۔ (معجم ابن الاعرابی: ۵۰۳)

الحدیث الثانی والسبعون بعد المائتین: عن ابن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما مال رجل من المسلمین انفع لی من مال ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ خرجہ عبد الرزاق فی جامعہ۔

حدیث 272۔ اسی کی مثل حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا۔ مسلمانوں میں سے کسی مرد کا مال، مال ابی بکر سے بڑھ کر مجھے نفع دینے والا نہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر کے مال میں ایسے ہی تصرف فرماتے تھے جیسا کہ اپنے مال میں فرماتے تھے رضی اللہ عنہ۔ اس کو عبدالرزاق نے اپنی جامع میں روایت کیا۔

الحدیث الثالث والسبعون بعد المائتین : عن ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ صاحب الفضائل وکلا الحدیثین مرسل۔

حدیث 273۔ اسی کی مثل حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے صاحب الفضائل نے روایت کی ہے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ (جامع معمر بن راشد:۲۰۳۹۷)

الحدیث الرابع والسبعون بعد المائتین : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کفیناہ ما خلا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فان لہ عندنا یدا یکافئہ اللہ بہا یوم القیامۃ خرجہ الترمذی وقال حسن غریب۔

حدیث 274۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہم نے اپنے اوپر کئے گئے ہر شخص کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے سوا ابو بکر کے ہم پر جو ان کے احسان ہیں ان کا بدلہ اللہ ہی قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔ اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ (سنن ترمذی:۳۶۶۱)

الحدیث الخامس والسبعون بعد المائتین : عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما ماتت خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاءت خولۃ بنت حکیم امرأۃ عثمان بن مظعون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تزوج فقال ومن قالت ان شئت بکرا و ان شئت ثیبا فقال ومن البکر ومن الثیب قالت اما البکر فابنۃ احب خلق اللہ الیک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عائشة بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما واما الشیب فسویة بنت زمعة قال آمنت بک واتبعتک ثم ذکرت قصة تزویجھما خرجه ابو الجهم الباهلی۔

حدیث 275۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خولہ بنت حکیم حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کیا آپ اب نکاح نہ فرمائیں گے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کس سے؟ عرض کی چاہیں تو باکرہ سے چاہیں تو ثیبہ سے فرمایا باکرہ کون ہے؟ اور ثیبہ کون ہے؟ عرض کی باکرہ تو وہی جو آپ کو خلق خدا میں سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی عائشہ بنت ابی بکر اور ثیبہ سودہ بنت زمعہ ہے جو آپ پر ایمان لا کر آپ کی پیروبن چکی ہے پھر اپنے دونوں کے نکاح کا واقعہ بیان کیا۔ اس کو ابو جہم باھلی نے روایت کیا ہے۔ (معجم الکبیر: ۵۷، الاحاد والمثانی: ۳۰۶۱)

الحدیث السادس والسبعون بعد المائتین: عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الفضائل۔

حدیث 276۔ اسی کی مثل صاحب الفضائل نے سیدہ عائشہ W سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۲۷۰)

الحدیث السابع والسبعون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال ارحم امتی بامتی ابو بکر خرجه عبد الرزاق

حدیث 277۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راوی آپ نے فرمایا میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ وہ مہربان ابوبکر ہیں اس کو عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق: ۲۰۳۸۷)

الحدیث الثامن والسبعون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالی عنه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرفوعاً بمثله خرجه البغوی فی المصابیح فی الحسان و اورد هذه الاحادیث الثلاثة عشر الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 278۔ اسی کی مثل بغوی نے مصابیح فی الحسان میں حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ان تیرہ احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵ ذکر ما جاء فی اخبار ﷺ)

الحدیث التاسع والسبعون بعد المائتین: عن انس رضی الله تعالٰی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ارحم امتی بامتی ابو بکر رضی الله تعالٰی عنه اخرجه مسلم۔

حدیث 279۔ امام مسلم رحمتہ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں۔ رضی اللہ عنہ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳۱۹۳۱)

الحدیث الثمانون بعد المائتین: عن انس رضی الله تعالٰی عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الترمذی۔

حدیث 280۔ حضرت انس سے امام ترمذی نے اسی کی مثل۔ (سنن ترمذی: ۳۷۹۰)

الحدیث الحادی والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی الله تعالٰی عنه مرفوعاً بمثله اخرجه النسائی۔

حدیث 281۔ امام نسائی نے اسی کی مثل۔ (سنن نسائی: ۸۱۸۵)

الحدیث الثانی والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی الله تعالٰی عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابن ماجة۔

حدیث 282۔ امام ابن ماجہ نے اسی کی مثل۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۵۴ فضائل زید بن ثابت)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثالث والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم۔

حدیث 283۔ امام حاکم نے اسی کی مثل۔ (مستدرک حاکم: ۵۷۸۴)

الحدیث الرابع والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ البیہقی۔

حدیث 284۔ امام بیہقی نے اسی کی مثل۔ (معرفۃ السنن والآثار ج ۹ ص ۱۰۵، رقم: ۱۲۵۱۵)

الحدیث الخامس والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ احمد۔

حدیث 285۔ امام احمد نے اسی کی مثل۔ (مسند امام احمد: ۱۳۹۹۰)

الحدیث السادس والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابن حبان۔

حدیث 286۔ امام ابن حبان نے اسی کی مثل۔ (صحیح ابن حبان: ۷۱۳۱)

الحدیث السابع والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ الطبرانی فی الاوسط۔

حدیث 287۔ امام طبرانی نے اوسط میں اسی کی مثل۔ (المعجم الصغیر: ۵۵۶)

الحدیث الثامن والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 288۔ ابن عساکر نے اسی کی مثل۔ (تاریخ دمشق ج ۱۹ ص ۳۱۰)

الحدیث التاسع والثمانون بعد المائتین: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ العقیلی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 289۔عقیلی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۲۲)

الحدیث التسعون بعد المائتین : عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بنحوہ بلفظ ازءف مکان ارحمھم اخرجہ ابو یعلی و اورد ھذہ الاحادیث الاثنی عشر ابن الحجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 290۔اسی کی مثل ابو یعلی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اس میں ارحم کی جگہ اراءف ہے (معنی وہی ہے) ان بارہ حدیثوں کو ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے "صواعق محرقہ" میں ذکر کیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۴،الفصل ثانی فی ذکر فضائل ابی بکر)

الحدیث الحادی والتسعون بعد المائتین : عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ تعالیٰ بین ان یوتیہ من زھرۃ الدنیا و بین ما عندہ فاختار عندہ فبکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال فدینا ک بآبائنا و امھاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو لمخیر وکان ابو بکر اعلمنا بہ اخرجہ البخاری۔

حدیث 291۔امام بخاری رحمۃ اللہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا بیشک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا اختیار دیا ہے یہ کہ اسے دنیا کی زیب وزینت دے اور یہ کہ وہ دے جو اللہ کے اپنے پاس ہے تو اس بندے نے وہ اختیار کر لیا ہے جو اللہ کے پاس ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو دیے اور عرض کی آقا! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔وہ شخص مخیر خود حضور علیہ السلام ہی تھے اور ابو بکر ہم میں سے سب سے زیادہ حضور علیہ السلام کو جاننے والے تھے۔(صحیح بخاری:۴۶۶ باب الخوخۃ والممر فی المسجد)

الحدیث الثانی والتسعون بعد المائتین : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 292۔حضرت ابو سعید سے امام مسلم نے اسی کی مثل۔(صحیح مسلم: ۲۳۸۲)

الحدیث الثالث والتسعون بعد المائتین : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ احمد۔

حدیث 293۔امام احمد نے اسی کی مثل۔(مسند امام احمد: ۱۱۳۴)

الحدیث الرابع والتسعون بعد المائتین : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابو حاتم۔

حدیث 294۔امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کی ہے۔(صحیح ابن حبان: ۶۵۹۴)

الحدیث الخامس والتسعون بعد المائتین : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنحوہ ولفظہ قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مرجعہ من ح فقال ان عبدا ثم ذکر معناہ وقال و کان ابو بکر اعلمنا بالامور خرجہ الحاف الدمشقی۔

حدیث 295۔اسی کی مثل حافظ دمشقی رحمتہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔اس میں یہ ہے کہ حجتہ الوداع سے لوٹ کر حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا مزید اس میں یہ بھی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سے معاملات کو زیادہ جاننے والے تھے۔(الریاض النضر ص ۵۹)

الحدیث السادس والتسعون بعد المائتین : عن ابی المعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان رجلا خیرہ ربہ بین ان یعیش فی الدنیا ما شاء و یاکل من الدنیا ما شاء ان یاکل و بین لقاء ربہ فاختار لقاء ربہ قال فبکی ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہم الا تعجبون من ھذا الشیخ اذ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسلم رجلا صالحا خیرہ ربہ بین الدنیا ولقاء ربہ فاختار لقاء ربہ قال فکان ابو بکر اعلمهم بما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه بل نفدیک بآبائنا و اموالنا خرجه الترمذی و اورد هذه الاحادیث الستة الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 296۔حضرت ابوالمعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ بیشک ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا اختیار دیا کہ وہ جتنا چاہے دنیا میں رہے اور کھائے پیئے اور یا وہ اپنے رب سے آملے تو اس شخص نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیے۔تو اصحاب نبی ﷺ و رضی اللہ عنھم نے آپس میں کہا کیا تمہیں اس شیخ (حضرت ابوبکر) پر تعجب نہیں؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے مرد صالح کا ذکر کیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں رہنے اور اپنے پاس آنے کا اختیار دیا تھا اور اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کر لیا تھا۔(اس پر یہ حضرت رو دیے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے حضور علیہ السلام کی بات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔اس کو امام ترمذی رحمتہ اللہ نے روایت کیا ہے اور ان چھ حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ج ص ۵۹)

الحدیث السابع والتسعون بعد المائتین : عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رایت کانی اعطیت عسا مملوا لبنا فشربت منه حتی ابتلئت فرأیتهم تجری فی عروقی بین الجلد واللحم ففضلت منها فضلة فاعطیتها ابا بکر قالوا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا علم اعطاکه الله تعالیٰ حتی اذا ابتلئت فضلت فضلة فاعطیتها ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه فقال صلی الله علیه وسلم قد اصبتم خرجه ابو حاتم و اورده

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الطبری فی الریاض النضرۃ ایضاً ثم قال وقد جاء فی الصحیح مثل ھذا لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسیاتی بیانہ ولعل الرؤیا تعددت فی ذالک و علی ذالک یحمل فان الحدیثین صحیحان و ان کان حدیث عمر متفقا علیہ انتھی۔

حدیث 297۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے دودھ کا بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا ہے۔ میں نے اسے پیا یہاں تک میرا پیٹ بھر گیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ دودھ میری کھال اور گوشت کے درمیان رگوں میں چل رہا ہے اور اس سے بچ گیا تھا وہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا یہاں تک کہ آپ سیر ہو گئے پھر جو بچا وہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اس کو ابو حاتم نے روایت کیا اور طبری نے ان ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے پھر کہا کہ حدیث صحیح میں اسی طرح کی فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے بھی آئی ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ خواب متعدد ہوں اور اس بات کو اسی پر محمول کیا جائے گا کیونکہ حدیثیں دونوں صحیح ہیں اگر چہ کہ حضرت عمر کی حدیث متفق علیہ ہے۔ انتہی (صحیح ابن حبان: ۶۸۵۴)

الحدیث الثامن والتسعون بعد المائتین: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فطاف بی فی ابواب الجنۃ فارانی الباب الذی ادخل انا و امتی منہ فقال ابو بکر الصدیق بابی انت و امی یا رسول اللہ لیتنی کنت معک قال اما انک یا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول من یدخل الجنۃ من امتی خرجہ البغوی فی المصابیح فی الحسان۔

حدیث 298۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور مجھے جنت کے دروازوں کا چکر لگوایا اور مجھے وہ دروازہ دکھایا جس سے میں اور میری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امت داخل ہوں گے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو ارشاد فرمایا "ابو بکر آپ تو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کو بغوی نے المصابیح فی الحسان میں روایت کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۲۵۹۴)

الحدیث التاسع والتسعون بعد المائتین: عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله خرجه الملأ فی سیرته۔

حدیث 299۔ اسی کی مثل الملاء نے اپنی "سیرت" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۷۶)

الحدیث الموفی للثلاثمائة: عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الفضائل و زاد فیه فضرب علی منکبیه و قال اما انک اول من یدخل الجنة۔

حدیث 300۔ اسی کی مثل صاحب الفضائل نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس میں یہ زائد ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ابو بکر! آپ تو سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔ (الریاض النضرۃ ص ۷۶)

الحدیث الحادی بعد ثلاثمائة: عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اول من یرد علی یوم القیامة ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه خرجه الملأ فی سیرته۔

حدیث 301۔ الملاء اپنی "سیرت" میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جو صاحب سب سے پہلے مجھ پر پیش کیے جائیں گے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۷۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی بعد ثلاثمائۃ : عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ نصب لابراھیم الخلیل علیہ الصلوۃ
والسلام منبر امام العرش و نصب لی منبر امام العرش و نصب لابی بکر
کرسی فیجلس علیہ و ینادی منادیالک من صدیق بین خلیل و حبیب خرجہ
البغدادی۔

حدیث 302۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے فرمایا "جب
قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے سامنے ایک منبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لئے نصب کیا جائے
گا اور ایک میرے لئے نصب کیا جائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے ایک کرسی رکھی
جائے گی جس پر وہ بیٹھیں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا اور کہے گا اے سننے والے خلیل اللہ
اور حبیب اللہ کے درمیان حضرت صدیق کی عظمت شان کی نسبت تیرا کیا خیال ہے" اسے
بغدادی نے روایت کیا ہے۔(تاریخ بغداد ج ۴ ص ۳۸۶، رقم:۲۲۶)

الحدیث الثالث بعد ثلاثمائۃ : عن معاذ بن جبل مرفوعاً بنحوہ خرجہ الملاء
حدیث 303۔اس کی مثل ملاء نے اپنی سیرت میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا
ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۷۲)

الحدیث الرابع بعد ثلاثمائۃ : عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لجبرئیل علیہ السلام حین اسری بی الی
السماء یا جبرئیل ھل علی امتی حساب قال کل امتک علیہا حساب ما خلا ابا
بکر فاذا کان یوم القیامۃ قیل لہ یا ابا بکر ادخل الجنۃ فیقول ما ادخل حتی
یدخل معی من کان یحبنی فی الدنیا خرجہ ابو الحسن العتیقی۔

حدیث 304۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ e نے فرمایا "جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے جانب افلاک معراج کرائی گئی تو میں نے جبرائیل کو کہا، اے جبرائیل! کیا میری امت پر حساب ہے؟ انہوں نے جواب دیا سوا حضرت ابوبکر کے آپ کی ساری امت پر حساب ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت ابوبکر سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جائیے تو وہ کہیں گے میں اس وقت تک جنت میں نہ جاؤں گا جب تک دنیا میں رہ کر مجھ سے محبت کرنے والے بھی میرے ساتھ نہ داخل جنت ہوں رضی اللہ عنہ۔ اس کو ابوالحسن عتیقی نے روایت کیا۔ (الدیباج للختلی: ۸۲)

الحديث الخامس بعد ثلاثمائة : عن انس رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الديباج۔

حدیث 305۔ اسی کی مثل صاحب دیباج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (الدیباج للختلی: ۸۲)

الحديث السادس بعد ثلاثمائة : عن انس مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الفضائل وقال غريب۔

حدیث 306۔ اسی کی مثل صاحب فضائل نے بھی روایت کیا اور اسے غریب کہا۔ (تاریخ بغداد: ۴۳۶۶)

الحديث السابع بعد ثلاثمائة : عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه يا ابا بكر ان الله عز وجل يتجلى للخلائق عامة ويتجلى لك خاصة خرجه الملاء فی سيرته۔

حدیث 307۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے ابوبکر! بیشک اللہ تعالیٰ دیگر مخلوق کے لئے عام تجلی فرمائے گا اور تمہارے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔ اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۷۷)

الحديث الثامن بعد ثلاثمائة : عن انس رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خرجه صاحب الفضائل وقال حسن۔

حدیث 308۔ اسی کی مثل صاحب فضائل نے روایات کی اور اسے حسن کہا۔ (الریاض النضرۃ
ص ۷۷)

الحديث التاسع بعد ثلاثمائة: عن جابر رضي الله تعالى عنه قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاء وفد عبد القيس فتكلم بعض القوم وافأى كلا فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم الى ابي بكر رضي الله تعالى عنه فقال يا ا بكر اعطاك الله الرضوان الاكبر فقال له بعض القوم يا رسول الله وما الرضوان الاكبر قال يتجلى الله عز وجل يوم القيامة للعباد عامة ويتجل لابي بكر خاصة اخرجه الملاء في سيرته۔

حدیث 309۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفد عبد القیس حضور ﷺ کی بارگاہ میں آ تو ہم بھی بارگاہ مصطفوی میں حاضر تھے بعض لوگوں نے کچھ لغو کلام کیا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا!! اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو رضوان اکبر (بڑی رضا) ع فرمائی ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بڑی رضامندی کیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا روز محشر اللہ تعالیٰ دیگر بندوں کے لئے عام تجلی فرمائے گا اور ابوبکر کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔ رضوان اکبر یہ ہے اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۷۷)

الحديث العاشر بعد ثلاثمائة: عن جابر مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الفضائل وقال غريب۔

حدیث 310۔ اسی کی مثل صاحب فضائل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اسے غریب کہا۔ (تاریخ بغداد: ۸/۶۰۰)

الحديث الحادي عشر بعد ثلاثمائة: عن انس رضي الله تعالى عنه قال لما خر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغار اخذ ابو بکر برکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ادبر بزمام الناقۃ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھب اللہ لک الرضوان الاکبر قیل وما الرضوان الاکبر فذکر نحو ما تقدم خرجہ الملاء

حدیث 311۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! جب رسول اللہ ﷺ غار سے نکل کر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی رکاب کو تھامایا اور اونٹنی کی باگ کو پیچھے: ال دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر! اللہ نے تمہیں رضوان اکبر (بڑی رضا) عطا فرمائی۔ عرض کی گئی بڑی رضا سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے مثل حدیث سابق جواب ارشاد فرمایا۔ اس کو ملاء نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۷۷)

الحدیث الثانی عشر بعد ثلاثمائۃ: عن الزبیر بن العوام ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج یرید الغار اتاہ ابو بکر بناقۃ فقال ارکبھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رکبھا فالتفت الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا ابا بکر اعطاک اللہ الرضوان الاکبر قال یا رسول اللہ وما الرضوان الاکبر قال یتجلی اللہ عز وجل یوم القیامۃ لعبادہ عامۃ و یتجلی لک خاصۃ خرجہ صاحب الفضائل و اورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ عشر الطبری فی الریاض النضرۃ 5۔

حدیث 312۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ e غار سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک اونٹنی لے کے حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیے۔ رسول اللہ e اس پر سوار ہوئے پھر حضرت صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوبکر! اللہ آپ کو رضوان اکبر عطا فرمائے عرض کی آقا رضوان اکبر کیا ہے ارشاد فرمایا "محشر میں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے دیگر بندوں کے لئے عام تجلی فرمائے گا لیکن تمہارے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا ہے اور ان پندرہ احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا ہے۔(الریاض النضرۃ،ص ۷۷)

الحدیث الثالث عشر بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیها مکتوبا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق من خلفی خرجہ صاحب الفضائل۔

حدیث 313۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا وہاں اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے بعد ابوبکر لکھا ہوا پایا۔اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا۔(فضائل خلفاء راشدین: ۱۴۰)

الحدیث الرابع عشر بعد ثلاثمائة: عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت لیلة اسری بی مکتوبا حول العرش فی فرائدۃ خضراء بقلم من نور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق خرجہ صاحب الفضائل۔

حدیث 314۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج عرش کے گرد سبز موتیوں میں نور کے قلم سے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا(صاحب فضائل)۔(الدیباج للختلی: ۵)

الحدیث الخامس عشر بعد ثلاثمائة: عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیهم ابو بکر ان یؤمهم غیرہ اخرجہ الترمذی وقال غریب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 315۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس قوم میں ابوبکر موجود ہوں انہیں لائق نہیں کہ ان کی امامت حضرت ابوبکر کا کوئی غیر کرے۔اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور غریب کہا۔(سنن ترمذی:۳۶۷۳)

الحدیث السادس عشر بعد ثلاثمائة: عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها مرفوعاً بنحوہ خرجه صاحب الفضائل۔

حدیث 316۔اسی کی مثل صاحب فضائل نے سیدہ عائشہ سے۔(تثبیت الامامۃ وترتیب الخلافۃ ابو نعیم:۴۶)

الحدیث السابع عشر بعد ثلاثمائة: عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها مرفوعاً بنحوہ خرجه السمرقندی۔

حدیث 317۔انہیں سے سمرقندی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔(الشریعۃ لآجری:۱۳۰۱)

الحدیث الثامن عشر بعد ثلاثمائة: عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال ما سبقت ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه الی برقط الا سبقنی الیه خرجه الخلعی فی ضمن حدیث طویل اخرجه عبد الرحمن بن ابی بکر۔

حدیث 318۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی بھی خیر میں حضرت ابوبکر پر سبقت نہ پا سکا وہاں وہ مجھ پر ہر معاملے میں سابق رہے۔اسکو خلعی نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا۔اسکو عبدالرحمن بن ابوبکر نے روایت کیا۔(فضائل صحابہ:۷۰)

الحدیث التاسع عشر بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم و عندہ ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه و علیه عباءة قد خللها فی صدرہ بخلال فنزل علیه جبرئیل علیه السلام فقال یا محمد مالی اری ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه علیه عباءة قد خللها فی صدرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخلال فقال یا جبرئیل انفق ماله علی قبل الفتح قال فان الله عز وجل یقرأ علیه السلام ویقول لک قل اراه راض انت عنی فی فقرک هذا ام ساخط فقال ابو بکر ء سخط علی ربی انا عن ربی راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض خرجه الحافظ ابن عبید۔

حدیث 319۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا حضرت ابو بکر بھی وہیں تھے۔آپ نے بغیر آستین کے چوغہ پہنا ہوا تھا اور اسے اپنے سینے پر اکٹھا کر کے کانٹے کے ساتھ جوڑا ہوا تھا۔دریں اثنا حضرت جبریئل حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یا محمد! کیا بات ہے میں دیکھتا ہوں کہ ابو بکر نے چوغہ پہنا ہوا ہے ارشاد فرمایا فتح سے پہلے انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔جبریئل علیہ السلام نے عرض کی اللہ تعالیٰ ابو بکر کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے اے ابو بکر تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض تو ابو بکر نے کہا میں کون ہوتا ہوں اپنے رب سے ناراض ہونے والا میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔اسے حافظ ابن عبید نے روایت کیا ہے۔(معجم ابن المقری:۱۲۶)

الحدیث العشرون بعد ثلاثمائة : عن ابن عمر مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الصفوة۔

حدیث 320۔اسی کی مثل صاحب صفوۃ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔(تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۰۶)

الحدیث الحادی والعشرون بعد ثلاثمائة : عن ابن عمر مرفوعاً بمثله خرجه صاحب الفضائل واورد هذه الاحادیث التسعة الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 321۔اسی کی مثل صاحب فضائل نے روایت کی اور ان نو احادیث کو طبری نے ریاض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۶۰)

الحدیث الثانی والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثله اخرجه ابن شاهین فی السنن۔

حدیث 322۔اسی کی مثل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن شاہین نے سنن میں۔(الکتاب اللطیف شرح مذاہب اہل سنۃ:۱۲۵)

الحدیث الثالث والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثله اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 323۔بغوی نے اپنی تفسیر میں۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۷۱)

الحدیث الرابع والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثله اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 324۔ابن عساکر نے تاریخ میں اور(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۷۲)

الحدیث الخامس والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابی هریرة مرفوعاً بمثله اخرجه ابو نعیم۔

حدیث 325۔حدیث ابونعیم نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۴)

الحدیث السادس والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابو نعیم ایضاً۔

حدیث 326۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابونعیم ہی نے مرفوعاً روایت کی ہے۔(حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۱۰۵)

الحدیث السابع والعشرون بعد ثلاثمائة: عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعاً بنحوه اخرجه ابن عساکر و اورد هذه الاحادیث الستة السیوطی فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ الخلفاء وابن حجر فی الصواعق المحرقۃ وفی ھذہ الاحادیث التسعۃ ارسال السلام من اللہ الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو من اعظم الفضائل ۔

حدیث 327۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ان چھ احادیث کو علامہ سیوطی نے تاریخ خلفاء میں اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ یہ وہ نو حدیثیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام بھیجا گیا اور یہ سب سے بڑی فضیلت ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۶۰)

الحدیث الثامن والعشرون بعد ثلاثمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی حدیث الافک فی قصۃ مسطح بن اثاثۃ قالت حسن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا ینفق علی مسطح ابدا فنزل قولہ تعالیٰ ولا یأتل اولی الفضل منکم الا تحبون ان یغفر اللہ لکم قال و ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی فرجع الی مسطح النفقۃ التی کان ینفق علیہ فقال لا انزعھا ابدا اخرجہ البخاری ۔

حدیث 328۔ امام بخاری نے "حدیث افک" میں موجود مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے قصے میں یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ذکر کی ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ اب کبھی بھی وہ مسطح پر کچھ خرچ نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ہیں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا "اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بخشش دے پھر آپ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ پر پہلے ہی کی طرح نفقہ خرچ کرنے لگے اور فرمایا قسم بخدا میں کبھی بھی ان کا نفقہ بند نہ کروں گا۔ (صحیح بخاری: ۴۷۵۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث التاسع والعشرون بعد ثلاثمائۃ: عن عائشۃ بمثل ھذا اللفظ اخرجہ مسلم وفی ھذہ الآیۃ اثبات الفضل لابی بکر۔

حدیث 329۔اسی کی مثل سیدنا امام مسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔اس آیت کریمہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے فضیلت کا اثبات ہے۔(صحیح مسلم:۲۷۷۰ باب فی حدیث الافک)

الحدیث الثلاثون بعد ثلاثمائۃ: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الملائکۃ بابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع النبیین والصدیقین تزفۃ الی الجنۃ زفا خرجہ صاحب فضائل وقد تقدم مثلہ من حدث زید بن ثابت لا انہ لم یذکر لفظ مع النبیین والصدیقین۔

حدیث 330۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فرشتے ابوبکر کو انبیاء وصدیقین کے ساتھ لے کر آئیں گے اور نوشہ بنا کر سوئے جنت روانہ کریں گے۔اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا ہے اسی کی مثل پہلے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی گزر چکی ہے۔صرف اس میں انبیاء وصدیقین کے الفاظ نہیں ہیں۔(تاریخ بغداد:۵۹۰۵)

الحدیث الحادی والثلاثون بعد ثلاثمائۃ: عن طارق قال جاء ناس الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالوا لہ ای رجل کان ابو بکر قال کان خیرا کلہ او قال کالخیر کلہ ملاحدۃ کانت فیہ خرجہ ابو عمر۔

حدیث 331۔حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ابوبکر کیسے شخص تھے۔ارشاد فرمایا "وہ کلی طور پر خیر ہی خیر تھے۔یا فرمایا مثل خیر کامل تھے۔اس کو ابوعمر نے روایت کیا ہے۔(الاستیعاب ج ا ص ۳۴۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثاني والثلاثون بعد ثلاثمائة: عن سليمان بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخير ثلاثمائة وستون خصلة اذا اراد الله بعبد خيرا جعل فيه واحدة منهن فدخل بها الجنة قال فقال ابو بكر رضي الله تعالى عنه يا رسول الله هل في شيء منها قال نعم جمع من كل خرجه ابن البهلول۔

حدیث 332۔ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں سے ایک اس بندے میں پیدا فرما دیتا ہے جس کے سبب وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ آقا! ان میں سے کوئی فضیلت میرے اندر بھی ہے کیا؟ فرمایا ہاں تمہارے اندر تو تمام ہی موجود ہیں اس کو ابن بہلول نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۸۶ ذکر انہ کان عندہ بمنزلۃ سمعہ و بصرہ)

الحديث الثالث والثلاثون بعد ثلاثمائة: عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا مع علي اذ اقبل ابو بكر رضي الله تعالى عنه فصافحه النبي صلى الله عليه وسلم وعانقه و قبل فاه فقال علي رضي الله انقبل فاي بكر رضي الله تعالى عنه فقال يا ابا الحسن منزلة ابي بكر عندي كمنزلتي عند ربي خرجه الملاء في سيرته۔

حدیث 333۔ ملاء اپنی "سیرت" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مولائے کائنات جناب علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہیں دریں اثناء جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مصافحہ و معانقہ فرمایا اور ان کے منہ پر بوسہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا! کیا آپ ابوبکر کا منہ چوم رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا (ہاں)۔ اے ابو الحسن میرے نزدیک ابوبکر کا مقام ایسا ہی ہے جیسا میرا میرے رب کے نزدیک ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الریاض النضرۃ ص ۸۶ باب ذکر منزلتہ عند النبی ﷺ)

الحدیث الرابع والثلاثون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم بدر وقد اراد ان یتقدم فی اول الخیل فمنعہ فقال اما تعلم انک عندی بمنزلۃ سمعی و بصری خرجہ الواحدی۔

حدیث 334۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر اسلام کی طرف سے ابتداءً ہی میں میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ ابوبکر! تمہیں پتہ نہیں تم میری سماعت و بصارت جیسے ہو (تم نہ جاؤ) اس کو واحدی نے روایت کیا۔ (زاد المسیر ج ۴ ص ۲۵۱ سورۃ المجادلہ)

الحدیث الخامس والثلاثون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ ابو الفرج فی اسباب النزول فی قولہ تعالیٰ لا تجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ الآیۃ۔

حدیث 335۔اسی کی مثل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابو الفرج نے "اسباب النزول" میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت "لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ " ۔آپ ایسے لوگ نہ پائیں گے کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں سے محبت بھی رکھیں" کے تحت روایت کی ہے۔ (اسباب النزول ص ۲۷۸، قرطبی ج ۱۷ ص ۳۰۷، ابن کثیر ج ۴ ص ۳۳۰)

الحدیث السادس والثلاثون بعد ثلاثمائۃ: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ دعی الانسان بافضل عمل یکون فیہ فان کانت الصلوٰۃ افضل عملہ دعی بہا وان کان الصیام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افضل عمله دعی بها وان کان الجهاد افضل عمله دعی به قال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله وثم احد یدعی بعملین قال نعم انت خرجه صاحب فضائل الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه۔

حدیث 336۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی کو اس کے افضل عمل کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اگر اس کا افضل عمل نماز ہوئی تو نماز کے راستے بلایا جائے گا روزہ ہوا تو روزے کے ساتھ بلایا جائے گا اور اگر جہاد ہوا تو جہاد کے ساتھ بلایا جائے گا۔ جناب صدیق نے عرض کی آقا! کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے دو افضل عملوں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ (آپ نے) فرمایا ہاں آپ کو دو کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اس کو صاحب فضائل الصدیق نے روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۹۰ باب ذکر انہ یدعیٰ من ابواب الجنۃ کلھا)

الحدیث السابع والثلاثون بعد ثلاثمائة : عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه و فیه و ثم باب من ابواب الجنة یقال له الریاز فقال ابو بکر یا رسول الله وثم احد یدعی منها کلها قال نعم انت خرجه صاحب فضائله ایضاً۔

حدیث 337۔ اسی کی مثل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صاحب فضائل ہی نے روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا "پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ریان ہے اس سے بلایا جائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا شخص ہے جسے تمام جنتی دروازوں سے بلایا جائے گا ارشاد فرمایا ہاں۔ اے ابوبکر وہ تم ہو۔ (الریاض النضرۃ ص ۹۰)

الحدیث الثامن والثلاثون بعد ثلاثمائة : عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فی الدین و صاحبی فی الغار وان ابا بکر کان ینزله بمنزلة الوالد وان احق ما اقتدینا به بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر خرجه ابراهیم الهاشمی۔

حدیث 338۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور غار کے ساتھی ہیں۔(راوی فرماتے ہیں)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو اپنے والد کی جگہ سمجھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ہمارے لئے جو سب سے زیادہ لائق اقتداء تھے وہ حضرت ابوبکر تھے رضی اللہ عنہ۔اس کو ابراہیم ہاشمی نے روایت کیا۔(تثبیت الامۃ وترتیب الخلافۃ:۳۲)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد ثلاثمائة: عن ابن الزبیر بنحو هذا اللفظ خرجه ابراهیم الهاشمی ایضاً۔

حدیث 339۔اسی کی مثل ابراہیم ہاشمی نے حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔(الریاض النضرۃ ج ص ۱۰۳،باب ذکر ماروی عن ابی سعید فی معنی ذلک)

الحدیث الاربعون بعد ثلاثمائة: عن ابن شهاب عن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال ان ابا بکر احق الناس بالخلافة بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه لصاحب الغار و ثانی اثنین و انا لنعرف شرفه ولقد امره رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصلوة للناس وهو حی خرجه موسیٰ بن عقبة صاحب المغازی فی مغازیه فی ضمن حدیث طویل و اورد هذه الاحادیث الثلاثة عشر الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 340۔موسیٰ بن عقبہ نے اپنی"مغازی"میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا"رسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار خلافت جناب ابوبکر ہیں وہ حضور علیہ السلام کے غار کے ساتھی اور ثانی اثنین ہیں۔ہم ان کے مقام ومرتبہ کو پہنچانتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں ان کو نماز میں لوگوں کی امامت کا حکم دیا رضی اللہ عنہ۔ان تیرہ احادیث کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں روایت کیا ہے۔(احادیث منتخبہ من مغازی موسیٰ بن عقبہ:۹)

الحدیث الحادی والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن عبد الرحمن بن عوف عن الزبیر قال انا نری ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احق الناس بالخلافۃ انہ لصاحب الغار وانا لنعرف شرفہ ذخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ للناس وھو حی اکرجہ موسی بن عقبۃ فی مغازیہ والحاکم فی ضمن حدیث طویل وصححہ واوردھما السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 341۔حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا ہم جناب صدیق کو لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار خلافت جانتے اوران کی شرافت وفضیلت کو پہنچانتے ہیں یہی حضور علیہ السلام کے غار کے ساتھی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے جیتے جی انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔اس کو موسیٰ بن عقبہ نے دینی مغازی میں اور حاکم نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا اور صحیح کہا ان دونوں حدیثوں کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(مستدرک حاکم:۴۴۲۲)

الحدیث الثانی والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی کان عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجہ احمد واوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 342۔حضرت عقبہ بن عامر حضور ﷺ سے راوی آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے رضی اللہ عنہ۔اس کو امام احمد نے روایت کیا اور طبری نے ریاض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اختصار میں بیان کیا۔(مسند امام احمد:۱۷۴۰۵)

الحدیث الثالث والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن عقبۃ بن عامر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم و صححہ و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء و صاحب تذکرۃ القاری بحل رجال البخاری فی تذکرتہ۔

حدیث 343۔اسی کی مثل حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اسے صحیح کہا اور سیوطی نے اس کو تاریخ الخلفاء اور صاحب تذکرہ القاری بحل رجال البخاری نے اپنے "تذکرہ" میں اسے بیان کیا۔(مستدرک حاکم:۴۴۹۵)

الحدیث الرابع والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعا بمثلہ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 344۔اسی کی مثل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے امام طبرانی نے۔(فضائل خلفاء راشدین:۸۶)

الحدیث الخامس والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن عصمۃ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الطبرانی ایضاً۔

حدیث 345۔اسی کی مثل حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے امام طبرانی ہی نے۔(المعجم الکبیر:۴۷۲)

الحدیث السادس والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن عمر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن عساکر و اورد ھذہ الاحادیث الثلاثۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 346۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن عساکر نے مرفوعاً روایت کی ہے۔اور ان تینوں احادیث کو سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(معجم ابن عساکر:۱۱۶۸)

الحدیث السابع والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن عقبۃ بن عامر مرفوعاً بمثلہ خرجہ الترمذی وقال حسن غریب و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وفي بعض طرق هذا الحديث لو لم ابعث لبعثت يا عمر و في بعضها لو لم ابعث فيكم لبعث عمر خرجه القلعي۔

حدیث 347۔ اسی کی مثل حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے امام ترمذی رحمۃ اللہ نے روایت کی اور اسے حسن غریب کہا۔ اس کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔ اور کہا کہ اس حدیث کی بعض روایتوں میں یہ ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عمر! اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو تم بھیجے جاتے اور بعض میں ہے اگر میں تمہارے اندر نہ بھیجا جاتا تو عمر بھیجے جاتے۔ اس کو قلعی نے روایت کیا۔ (سنن ترمذی:۳۶۸۶)

الحديث الثامن والاربعون بعد ثلاثمائة: عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابي بكر رضي الله تعالى عنه يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر رضي الله تعالى عنه اما انك ان قلت ذالك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر خرجه الترمذي وقال غريب و اورده الطبري في الرياض النضرة ثم قال وهذا محمول على ان عمر كذالك بعد ابي بكر جمعا بين هذا و بين الاحاديث المتقدمة في ابي بكر رضي الله تعالى عنه۔

حدیث 348۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا "اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ یوں کہہ رہے ہیں تو میں نے بھی رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر بھی سورج طلوع نہیں ہوا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور غریب کہا۔ طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں بیان کر کے کہا۔" اس حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ شان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد ہے تاکہ یہ حدیث اور جو پہلے شان صدیقی میں ایسی روایتیں گزر چکی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیں اس میں تطبیق ہو جائے۔ (سنن ترمذی: ۳۶۸۴)

الحدیث التاسع والاربعون بعد ثلاثمائۃ: عن ثابت بن الحجاج قال خطب عمر ابنۃ ابی سفیان قالوا ان یزوجوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین لابتی المدینۃ خیر من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجہ البغوی فی الفضائل و اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ ایضاً ثم قال و اراد النبی بعدہ وبعد ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما للاول نبا لاجماع واما الثانی فلما تقدم انتہی۔

حدیث 349۔ حضرت ثابت بن حجاج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنت ابی سفیان کو پیغام نکاح بھجوایا لوگوں نے حضور علیہ السلام سے اس نکاح کے تعلق سے مشورہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "مدینہ کے (شرقی اور غربی) دونوں سنگستانوں کے درمیان عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں اس کو بغوی فضائل" میں روایت کیا۔ طبری نے اسے ریاض النضرۃ میں بیان کر کے کہا کہ حضور علیہ السلام کی مراد اس فضیلت عمر سے اپنے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کے بعد ہونا تو اجماع سے ہے۔ ثابت ہے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد ہونے کی وجہ پہلے گزر چکی ہے۔ انتہی۔ (فضائل صحابہ: ۶۸۰)

الحدیث الخمسون بعد ثلاثمائۃ: عن طلحۃ بن عبید اللہ قال ما کان عمر اولنا اسلاما ولا اقدمنا هجرۃ ولکن کان ازهدنا فی الدنیا وارغبنا فی الآخرۃ خرجہ الفضائلی۔

حدیث 350۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نہ تو اسلام لانے میں اول تھے اور نہ ہی ہجرت کرنے میں اول تھے مگر وہ اس دنیا میں سب سے بڑے زاہد ہے۔ (اخبار اصبہان: ۲۰۳)

الحدیث الحادی والخمسون بعد ثلاثمائۃ: عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر معی وانا مع عمر والحق بعدی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مع عمر حیث کان اخرجه البغوی فی مجمعه۔

حدیث 351۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عمر میرے ساتھ ہیں۔ میں عمر کے ساتھ ہوں اور میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے۔ ﷺ و رضی اللہ عنہ۔ اس کو بغوی نے اپنی "مجمع" میں روایت کیا۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۰۳۰)

الحدیث الثانی والخمسون بعد ثلاثمائة: عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً بمثله اخرجه صاحب الفضائل۔

حدیث 352۔ اسی کی مثل صاحب فضائل نے حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (شرح مذاہب اہل السنۃ: ۸۱)

الحدیث الثالث والخمسون بعد ثلاثمائة: عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعا بنحوه وقال ادن منی انت منی و انا منک و الحق بعدی معک خرجه فی الفضائل۔

حدیث 353۔ اسی کی مثل فضائل ہی میں مرفوعاً روایت ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا "میرے قریب ہو جاؤ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور میرے بعد حق تمہارے ساتھ ہے۔ (فضائل صحابہ: ۶۹۱، ابن خلال: ۴۳)

الحدیث الرابع والخمسون بعد ثلاثمائة: عن الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعاً بنحوه ولفظه ان عمر قال كلمة ضحک منها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال عمر منی الحدیث الی آخره خرجه ابو القاسم السمرقندی۔

حدیث 354۔ اسی کی مثل ابو القاسم سمرقندی نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی جس سے رسول اللہ ﷺ نے ضحک فرمایا اور فرمایا عمر مجھ سے ہے۔ (فضائل خلفاء راشدین: ۱۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الخامس والخمسون بعد ثلاثمائۃ: عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد امتی فی امر اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجہ البغوی فی المصابیح فی الحسبان۔

حدیث 355۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے (حکم الٰہی) اللہ کے معاملے میں سب سے پختہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس کو بغوی نے المصابیح فی الحسان میں روایت کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۳۵ ذکر اختصاصہ بالشدۃ فی امر اللہ تعالیٰ)

الحدیث السادس والخمسون بعد ثلاثمائۃ: عن بلال بن رباح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یوم عرفۃ یا بلال اسکت الناس وانصت الناس ثم قال ان اللہ تعالیٰ تطول علیکم فی جمعکم ھذا فوھب مسیئکم لمحسنکم واعطی بمحسنکم ما سأل ادفعوا علی برکۃ اللہ ان اللہ باھی ملائکتہ باھل عرفۃ عامۃ وباھی بعمر ابن الخطاب خاصۃ خرجہ البغوی فی الفضائل۔

حدیث 356۔حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ و نے عرفہ کے دن انہیں فرمایا اے بلال! لوگوں کو خاموش کروا! پھر فرمایا بلاشبہ اللہ نے تمہارے اس اجتماع میں تم پر احسان فرمایا ہے۔تمہارے بُرے تمہارے بھلوں کے سپرد کر دیے ہیں۔اور تمہارے بھلوں کو ان کی منہ مانگی دعا عطا کر دی ہے۔جاؤ اللہ کی برکت پر لوٹ جاؤ بیشک اللہ عزوجل نے تمام ہی اہل عرفہ پر عموماً اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر خصوصاً اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرمایا ہے۔اس کو بغوی نے فضائل میں روایت کیا ہے۔ (جامع الاحادیث:۶۷۴۸/۸)

الحدیث السابع والخمسون بعد ثلاثمائۃ: عن بلال بن رباح مرفوعاً بمثلہ خرجہ تمام فی فوائد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 357۔ اسی کی مثل تمام نے اپنی "فوائد" میں حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے۔(سنن ابن ماجہ: ۳۶۲۴)

الحديث الثامن والخمسون بعد ثلاثمائة: عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رايت الناس يعرضون علي و عليهم قمص منها ما يبلغ الثدي و منها ما و اسفل من ذالك وعرض علي عمر و عليه قميص يجره فقال من حوله ما اولت يا نبي الله ذالك قال الدين اخرجه البخاري و اورد هذه الاحاديث التسعة الطبري في الرياض النضرة۔

حدیث 358۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ السلام سے راوی۔ آپ نے فرمایا "میں نے سوتے میں خواب دیکھا لوگ مجھ پر پیش کیے جا رہے ہیں اور ان پر قمیضیں ہیں کسی کی چھاتی تک ہے کسی کی اس سے کچھ نیچے تک ہے۔ پھر مجھ پر عمر پیش کیے گئے تو ان پر اتنی لمبی قمیض تھی کہ وہ اسے گھسیٹ رہے تھے آپ کے گرد بیٹھے صحابہ نے عرض کی آقا! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی، فرمایا" دین" اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور ان نو حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(صحیح بخاری: ۳۶۹۱)

الحديث التاسع والخمسون بعد ثلاثمائة: عن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه مسلم من طريق صالح بن كيسان۔

حدیث 359۔ اس کی مثل امام مسلم رحمہ اللہ نے صالح بن کیسان کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے مرفوعا روایت کی ہے۔(صحیح مسلم: ۲۳۹۰)

الحديث الستون بعد ثلاثمائة: عن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه مسلم ايضاً من طريق زهير بن حرب۔

حدیث 360۔ اسی طرح امام مسلم نے اسے زہیر بن حرب کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۹۰)

الحدیث الحادی والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم ایضاً من طریق الحسن الحلوانی۔

حدیث 361۔ اسی طرح امام مسلم نے اسے الحسن الحلوانی کی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۹۰)

الحدیث الثانی والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم ایضاً من طریق عبد بن حمید۔

362۔ اسی طرح امام مسلم نے اسے عبد بن حمید کی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۹۰)

الحدیث الثالث والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ احمد۔

حدیث 363۔ امام احمد نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۲۳۱۷۲)

الحدیث الرابع والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابو حاتم واوردھما الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 364۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ ان دونوں روایتوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان: ۶۸۹۰)

الحدیث الخامس والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الترمذی۔

حدیث 365۔ اسی کی مثل امام ترمذی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے۔ (سنن ترمذی: ۲۲۸۵)

الحدیث السادس والستون بعد ثلاثمائۃ : عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرفوعاً بمثله اخرجه النسائي واوردهما ابن حجر المكي في الصواعق المحرقة۔
حدیث 366۔اسی کی مثل امام نسائی رحمتہ اللہ نے روایت کی ہے۔ان دونوں روایتوں کو ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے صواعق محرقہ'' میں بیان کیا ہے۔(سنن نسائی:۵۰۱۱)

الحديث السابع والستون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم اذ رايت قدحا اتيت به فيه لبن فشربت حتى اني لاري تري يجري في اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر ابن الخطاب قالوا فما اولت يارسول الله صلى الله عليه وسلم قال العلم اخرجه البخاري۔
حدیث 367۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے وقت استراحت خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالا لایا گیا۔میں نے اس سے خوب پیا یہاں تک کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی نمی میرے ناخنوں میں گرواں ہے۔پھر میں نے باقی حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی۔فرمایا علم۔اس کو امام بخاری رحمتہ اللہ نے بھی اسی کی مثل روایت کیا۔(صحیح بخاری:۸۲)

الحديث الثامن والستون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه مسلم۔
حدیث 368۔امام مسلم نے بھی اسی کی مثل روایت کیا۔(صحیح مسلم:۲۳۹۱)

الحديث التاسع والستون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثله اخرجه احمد
حدیث 369۔امام احمد نے بھی اسی کی مثل روایت کیا۔(مسند امام احمد:۵۸۶۸)

الحديث السبعون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابو حاتم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الترمذي وصححه واورد هذه الاحاديث الخمسة الطبري في الرياض النضرة له

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قال وقد تقدم لابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثلہ من حدیث ابی حاتم خاصۃ۔

حدیث 370۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کی ہے۔امام ترمذی رحمۃ اللہ نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیا ہے اور حدیث صحیح کہا ہے۔ان پانچوں حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کرکے کہا اسی کی مثل شان صدیقی میں وارد ابوحاتم کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔(سنن ترمذی:۲۲۸۴،صحیح ابن حبان:۶۸۷۸)

الحدیث الحادی والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان علم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضع فی کفۃ میزان ووضع علم احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر علیھم ولقد کانوا یرون انہ ذھب بتسعۃ اعشار العلم اخرجہ الطبرانی فی الکبیر۔

حدیث 371۔امام طبرانی رحمۃ اللہ نے "کبیر" میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی آپ نے فرمایا "اگر ایک پلڑے میں عمر کا علم اور دوسرے میں جمیع باشندگان زمین کا علم رکھا جائے تو عمر کا علم سب پر بھاری ہو صحابہ یہ گمان کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علم کے نو حصے اپنے ساتھ ہی دنیا سے لے گئے ہیں۔(المعجم الکبیر:۸۸۰۹)

الحدیث الثانی والسبعون بعد ثلاثمائۃ:--------------------

حدیث 372۔یہ حدیث موجود نہیں ہے۔

الحدیث الثالث والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمثلہ خرجہ الحاکم واوردھما السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 373۔اسی کی مثل انہیں سے حاکم نے روایت کی ہے۔ان دونوں روایتوں کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(مستدرک حاکم:۴۴۹۷)

الحدیث الرابع والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انه قال لو جمع احیاء العرب فی کفة میزان و وضع علم عمر فی کفة لرجح علم عمر ولقد کانوا یرون انه ذهب بتسعة اعشار العلم ولمجلس کنت اجلسه من عمر اوثق فی نفسی من عمل سنة خرجه ابو عمر۔

حدیث 374۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر عرب منفقسین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ایک ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ضرور علم عمران پر غالب آجائے۔ان کی وفات پر صحابہ گمان کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علم کے نو حصے اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں اور جو میں حضرت عمر کی محفل میں بیٹھا کرتا تھا وہ میرے لئے ایک سال کے عمل سے زیادہ پختہ ہے۔(الاستیعاب ص ۳۵۵ باب امیر المومنین)

الحدیث الخامس والسبعون بعد ثلاثمائة: عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه بمثله خرجه القلعی۔

حدیث 375۔اسی کی مثل انہیں سے قلعی نے روایت کی۔(العلم زھیر بن حرب: ۶۰ تثبیت الامامۃ و ترتیب الخلافۃ: ۷۲)

الحدیث السادس والسبعون بعد ثلاثمائة: عن عمران بن حصین قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا کان یوم القیامة و حشر الناس جاء عمر ابن الخطاب حتی یقف فی الموقف فیأتیه شیء اشبه شیء به فیقول جزاک الله یا عمر عنی خیرا فیقول له من انت فیقول انا الاسلام جزاک الله یا عمر خیرا ثم ینادی بناد الا لا یدفعن لاحد کتاب حتی یدفع لعمر ابن الخطاب ثم یعطی کتابه بیمینه و یومر به الی الجنة فبکی عمر و اعتق جمیع ما یملکه وهم تسعة خرجه صاحب فضائله۔

حدیث 376۔حضرت عمران حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ روز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حشر عمر بن خطاب مقام حساب میں کھڑے ہوں گے۔ کہ ان کے پاس (انہیں کے مشابہ کوئی شے) آئے گی اور کہے گی۔ اے عمر! میری طرف سے اللہ آپ کو جزائے خیر دے عمر پوچھیں گے تو کون ہے؟ جواب ملے گا میں اسلام ہوں اے عمر! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ پھر پکار پڑے گی خبردار جب تک عمر کو ان کا اعمالنامہ نہ ملے کسی اور کو ہرگز نہ ملے گا پھر آپ کے دائیں ہاتھ اعمالنامہ دے کر آپ کو دخول جنت کا حکم دیا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت عمر رو دیے اور اس وقت آپ کی ملک میں تو غلام تھے آپ نے سب کو آزاد کر دیا رضی اللہ عنہ۔ اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا ہے۔ (الریاض النضر ۃ ص ۷ ۱۴ ذکر اختصاصہ بانہ اول من یعطی کتابہ بیمینہ)

الحدیث السابع والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن...... ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر اول من سلم علیہ الحق یوم القیامۃ وکل احد مشغول باخذ الکتاب وقرأتہ خرجہ صاحب فضائلہ ایضاً۔

حدیث 377۔ صاحب فضائل ہی نے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" روز قیامت حق تعالیٰ سب سے پہلے عمر کو سلام ارشاد فرمائے گا جبکہ کل مخلوق اپنے اعمالنامے لینے اور انہیں پڑھنے میں مصروف ہوگی۔ (الریاض النضرۃ ص ۷ ۱۴ ذکر اختصاصہ بانہ اول من یسلم)

الحدیث الثامن والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن زید بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب انت معی فی الجنۃ ثالث ثلاثۃ خرجہ المخلص۔

حدیث 378۔ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا" آپ جنت میں میرے ساتھ تیسرے نمبر پر ہونگے۔ اس کو مخلص نے روایت کیا۔ (المخلصیات: ۲۱۸۵)

الحدیث التاسع والسبعون بعد ثلاثمائۃ: عن زید بن ابی اوفی مرفوعاً بمثلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خرجه البغوی فی الفضائل و زاد من هذه الامة۔

حدیث 379۔ اسی کی مثل زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بغوی نے فضائل میں روایت کی ہے، اس میں ھذہ الامۃ کے الفاظ زائد ہیں۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۴۹۲)

الحدیث الثمانون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمر ابن الخطاب سراج اهل الجنة خرجه فی الصفوة۔

حدیث 380۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل جنت کے چراغ ہیں" اس کو صفوۃ میں روایت کیا گیا ہے۔ (فضائل خلفاء راشدین: ۵۷)

الحدیث الحادی والثمانون بعد ثلاثمائة: عن ابن عمر مرفوعاً بمثله خرجه الملاء فی سیرته۔

حدیث 381۔ اسی کی مثل ملاء نے اپنی "سیرت" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (فضائل صحابہ: ۶۷۷، فضائل خلفاء راشدین: ۵۶)

الحدیث الثانی والثمانون بعد ثلاثمائة: عن ابی بن کعب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول جاءنی جبرئیل علیه السلام فقلت له اخبرنی عن فضائل عمر وما ذاله عند الله تعالیٰ قال لی یا محمد لو جلست معک قدر مالبث نوح فی قومه لم استطع ان اخبرک بفضائل عمر و ما له عند الله عز وجل ثم قال یا محمد لیبکین الاسلام بعد موتک علی موت عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرجه ابو سعید فی شرف النبوة۔

حدیث 382۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس جبرائیل آئے تو میں نے انہیں کہا مجھے عمر کے فضائل سنائیے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتایئے کہ اللہ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے؟ تو جبریل نے کہا یا محمد! اگر میں آپ کے پاس اتنی دیر بھی بیٹھا رہوں جتنی دیر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے اور عمر کے فضائل وقرب خداوندی بیان کرتا رہوں تو نہ کر پاؤں۔ اے محمد! آپ کی رحلت کے بعد عمر بن خطاب کی رحلت پر اسلام ضرور روئے گا۔ اس کو ابو سعید نے شرف النبوۃ میں روایت کیا۔ (شرف المصطفیٰ: ۲۴۳۲ فصل فی فضائل عمر بن خطاب)

الحدیث الثالث والثمانون بعد ثلاثمائۃ: عن ابی بن کعب مرفوعاً بمثلہ خرجہ تمام فی فوائدہ۔

حدیث 383۔ اسی کی مثل تمام نے اپنی "فوائد" میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعاً روایت کی ہے۔ (فوائد تمام: ۱۶۶۲)

الحدیث الرابع والثمانون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا جالس فی مسجدی اتحدث مع جبرئیل اذ دخل عمر ابن الخطاب فقال جبرئیل علیہ السلام الیس ھذا اخوک عمر ابن الخطاب فقلت بلی یا اخی خرجہ فی الفضائل۔

حدیث 384۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں اپنی مسجد میں بیٹھا جبریل کے ساتھ محو گفتگو تھا اسی لمحے عمر بن خطاب آ گئے تو حضرت جبریل نے کہا کیا یہ آپ کے بھائی عمر بن خطاب نہیں ہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں اے میرے بھائی! علیہما السلام ورضی اللہ عنہ۔ اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵۱ باب ذکر ما وصف جبرائیل)

الحدیث الخامس والثمانون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ینادی مناد یوم القیامۃ این الفاروق فیؤتی بہ فیقول اللہ تعالیٰ مرحبا بک یا ابا حفص ھذا کتابک ان شئت فاقرأہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وان شئت فلا فقد غفرت لک و یقول الاسلام یا رب هذا عمر عزنی فی دار الدنیا فاعزه فی عرصات القیامة فعند ذالک یحمل علی ناقة من نور ثم یکسی حلتین لو نشرت احدهما لغطت الخلائق ثم نشر بین یدیه سبعون الف لواء ثم ینادی مناد یا اهل الموقف هذا عمر فاعرفوه خرجه فی الفضائل و اورد هذه الاحادیث الاثنی عشر الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 385۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی نداء کرے گا فاروق کہاں ہیں؟ پھر فاروق کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا! خوش آمدید۔اے ابو حفص! یہ تمہارا نوشتہ ہے چاہو تو پڑھ لو چاہو تو رہنے دو میں نے تو تمہیں بخش دیا ہے۔ پھر اسلام عرض کرے گا اے میرے رب! یہ عمر ہیں انہوں نے دار دنیا میں مجھے غلبہ دیا تو تُو عرصہائے قیامت میں انہیں عزتیں عطا فرما تب عمر کو ایک نورانی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا اور دو ایسے حلے پہنائے جائیں گے کہ اگر ان میں سے ایک پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق خدا کو ڈھانپ لے پھر ستر ہزار پرچم پھیلائے جائیں گے اور ایک منادی ندا کرے گا۔ اے اہل محشر! یہ عمر ہیں انہیں پہچان لو۔ اس کو فضائل میں روایت کیا گیا ہے اور طبری نے ان بارہ احادیث کو ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵۲ باب ذکر ما اعد اللہ لہ من الکرامۃ بسبب عز الاسلام)

الحدیث السادس والثمانو بعد ثلاثمائة: عن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له لا تنسنا یا اخی من دعائک اخرجه ابو داؤد۔

حدیث 386۔ابو داؤد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے برادر! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھول نہ جانا۔ (سنن ابی داؤد: ۱۴۹۸ باب الدعاء)

الحدیث السابع والثمانون بعد ثلاثمائة: عن عمر رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا اخی اشرکنا فی صالح دعائک ولا تنسنا اخرجه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ماجۃ۔

حدیث 387۔امام ابن ماجہ رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا "اے برادر! اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی شریک رکھنا کہیں بھول نہ جانا۔(سنن ابن ماجہ:۲۸۹۵)

الحدیث الثامن والثمانون بعد ثلاثمائۃ: عن عمر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ احمد و اوردھٰذہ الاحادیث الثلاثۃ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 388۔اسی کی مثل امام احمد نے بھی انہیں سے روایت کی ہے اور ان تینوں احادیث کو ابن حجر مکی رحمہ اللہ عنہ نے "صواعق محرقہ" میں بیان کیا ہے۔(مسند امام احمد:۵۲۲۹)

الحدیث التاسع والثمانون بعد ثلاثمائۃ: عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ کلمۃ یسرنی ان لی بہا الدنیا وفی روایۃ اشرکنا یا اخی فی دعائک رواہ الترمذی وقال حسن صحیح واوردہ فی تذکرۃ القاری۔

حدیث 389۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے عمرہ کی اجازت چاہی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا برادر! اپنی دعاؤں میں ہمیں بھلا نہ دینا (پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر حضور علیہ السلام کے اس فرمان "اے برادر!" کے بدلے مجھے ساری دنیا بھی ملے تو پسند نہ کروں۔اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن صحیح کہہ کر روایت کیا اور صاحب تذکرۃ القاری نے اسے بیان کیا۔(سنن ترمذی:۳۵۶۲)

الحدیث التسعون بعد ثلاثمائۃ: عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لہ وقال یا اخی لا تنسنا من دعائک وفی لفظ یا اخی اشرکنا فی دعائک قال وما احب ان یکون لی بہا ما طلعت الشمس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لقوله یا اخی خرجه احمد۔

حدیث 390۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کی اجازت چاہی حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی اور فرمایا اے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں بھول نہ جانا۔ ایک روایت میں ہے ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "حضور علیہ السلام کے فرمان "اے بھائی! سے بڑھ کر مجھے کوئی بھی وہ شے پسند نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اس کو احمد نے روایت کیا۔ (مسند امام احمد:۱۹۵)

الحدیث الحادی والتسعون بعد ثلاثمائة: عن عمر بمثله خرجه الحافظ السلفی

حدیث 391۔ اسی کی مثل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حافظ سلفی نے روایت کی۔ (مسند عبد بن حمید:۷۳۸)

الحدیث الثانی والتسعون بعد ثلاثمائة : عن عمر بمثله ایضاً خرجه صاحب الصفوة۔

حدیث 392۔ اسی کی مثل صاحب "صفوۃ" نے بھی انہیں روایت کی ہے۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی:۱۰)

الحدیث الثالث والتسعون بعد ثلاثمائة: عن عمر بمثله ایضاً خرجه ابن حرب الطائی ولفظه اشرکنا فی صالح دعائک ولا تنسنا۔

حدیث 393۔ اسی کی مثل ابن حرب طائی نے بھی انہیں سے روایت کی ہے۔ اس کے لفظ یہ ہیں "ہمیں بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھنا" (دیکھو!) بھول نہ جانا۔ (مسند ابی یعلی :۵۵۰)

الحدیث الرابع والتسعون بعد ثلاثمائة : عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل علیه السلام فقال اقرأ عمر من ربه السلام و اعلمه ان رضاه حکم و ان غضبه عمر خرجه الحافظ ابو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعید النقاش۔

حدیث 394۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا" عمر کو ان کے رب کی طرف سے سلام پہنچا دیجئے اور ان کو یہ بھی بتا دیجئے کہ ان کی رضامندی حکم ہے اور ان کا غصہ تنگی ہے۔ اس کو حافظ ابو سعید نقاش نے روایت کیا ہے۔ (شرح السنۃ ج۵ص ۱۹۹)

الحدیث الخامس والتسعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ خرجہ الملاء۔

حدیث 395۔انہیں سے ملاء نے اسی کی مثل روا وایت کی ہے۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۱۵۲)

الحدیث السادس والتسعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بنحوہ خرجہ المخلص۔

حدیث 396 انہیں سے مخلص نے روایت کی ہے۔(الریاض النضرۃ ص ۱۵۷)

الحدیث السابع والتسعون بعد ثلاثمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لزید بن وھب اقرا بما قرا بہ عمر ان عمر اعلمنا بکتاب اللہ و افقھنا فی دین اللہ خرجہ علی بن حرب الطائی۔

حدیث 397۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے زید بن وھب رضی اللہ عنہ سے فرمایا" اسی طرح پڑھو جیسے عمر نے پڑھا کہ عمر ہم میں کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا اور دین الٰہی کو زیادہ سمجھنے والے ہیں۔رضی اللہ عنہ اس کو علی بن حرب طائی نے روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ص ۱۵۳ باب ذکر علمہ وفہمہ)

الحدیث الثامن والتسعون بعد ثلاثمائۃ: عن خالد الاسدی قال صحبت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فما رایت احدا افقہ فی دین اللہ ولا اعلم بکتاب اللہ ولا احسن مدارستہ منہ خرجہ صاحب فضائلہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 398۔ حضرت خالد اسدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا ہوں۔ میں نے ان سے بڑھ کر کوئی دین الٰہی کا فقیہ ایسا کتاب اللہ کا عالم اور اتنا اچھا مدرس کسی کو نہیں پایا۔ اس کو صاحب فضائل نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵۳)

الحدیث التاسع والتسعون بعد ثلاثمائۃ: عن خالد الاسدی انہ قال لاحسب تسعۃ اعشار العلم ذھبت یوم ذھب عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ خرجہ صاحب فضائلہ ایضاً۔

حدیث 399۔ حضرت خالد اسدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میرے خیال میں تو جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ساتھ ہی ساتھ نو حصے علم بھی چلا گیا۔ اس کو بھی صاحب فضائل نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵۳)

الحدیث الموفی للاربعۃ مائۃ: عن خالد الاسدی قال کان عمر اعلمنا باللہ واقرانا لکتاب اللہ واتقینا للہ واللہ ان اھل بیت من المسلمین لم یدخل علیھم حزن علی عمر حین اصیب لاھل بیت سوء خرجہ صاحب فضائلہ۔

حدیث 400۔ حضرت خالد اسدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم سب میں اللہ کو زیادہ جاننے والے اس کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والے اور اس کو زیادہ خوف رکھنے والے تھے۔ اور قسم بخدا جس مسلمان گھرانے کو شہادت عمر پر غم نہیں وہ بہت برا گھرانہ ہے۔ اس کو بھی صاحب فضائل ہی نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۱۵۳ ذکرہ علمہ وفہمہ)

الحدیث الحادی بعد الاربعۃ مائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت قال ابو بکر ذات یوم ما علی الارض احد احب الی من عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حدیث 401۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مجھے روئے زمین پر عمر سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۰۵۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی بعد الاربعۃ مائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ والذی نفسی بیدہ لو ان عندی مائۃ بنت تموت واحدۃ بعد واحدۃ زوجتک اخری حتی لا یبقی من المائۃ شیء ھذا جبرئیل اخبرنی ان اللہ عز وجل یأمرنی ان ازوجل اختھا و ان اجعل صداقھا مثل صداق اختھا خرجہ الفضائلی۔

حدیث 402۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں جو یکے بعد دیگرے فوت ہوتی رہتیں تو میں سب سے آخری بیٹی بھی آپ کے عقد میں دیتا یہاں تک کہ سو 100 میں سے کوئی باقی نہ بچتی۔ یہ جبریل ہیں۔ جنہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ مجھے فرماتا ہے میں آپ کی اہلیہ مرحومہ کی بہن (یعنی اپنی دوسری بیٹی) کا عقد بھی آپ سے کروں اور اس کا حق مہر بھی اتنا ہی رکھوں جتنا اس کی بہن کا رکھا تھا۔ اس کو فضائلی نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۳۹)

الحدیث الثالث بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی رقیۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدھا مشیط فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندی انفا رجلت راسہ فقال کیف تجدین ابا عبد اللہ قلت خیر الرجال قال اکرمیہ فانہ من اشبہ اصحابی بی خلقا خرجہ الدولابی۔

حدیث 403۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں سیدہ رقیہ بنت رسول ﷺ ورضی اللہ عنھا کے پاس گیا ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی فرمانے لگیں رسول اللہ ﷺ ابھی ابھی میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں میں حضور علیہ السلام کو کنگھی کر رہی تھی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا دختر! آپ ابو عبد اللہ (عثمان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کیسا پاتی ہیں؟ میں نے کہا "بہترین مرد" ارشاد کیا" ان کی عزت کرتی رہو کہ وہ میرے صحابہ میں سے خلیق ہونے میں میرے زیادہ مشابہ ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو دولابی نے روایت کیا۔ (المعجم الکبیر:۹۹)

الحدیث الرابع بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ بمثلہ خرجہ البغوی۔

حدیث 404۔ اسی کو بغوی نے روایت کیا۔ (فضائل صحابہ:۸۳۴)

الحدیث الخامس بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ ایضاً بنحوہ خرجہ خیثمۃ بن سلیمان۔

حدیث 405 کو خیثمہ بن سلیمان نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیا ہے۔ (مستدرک حاکم:۶۸۵۴)

الحدیث السادس بعد اربعمائۃ: عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان بن عفان اشبہ بی خلقا و خلقا و دینا و سمتا وھو ذو النورین زوجتہ ابنتی وھو معی فی الجنۃ کھاتین و حرک السبابۃ و الوسطی خرجہ الملاء۔

حدیث 406۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلق و خلق اور دین و ہدایت میں میرے بہت مشابہ ہیں۔ یہ دو نوروں والے ہیں کہ میں نے اپنی دو بیٹیاں ان کے عقد میں دی ہیں پھر آپ نے اپنی درمیانی اور شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کر کے فرمایا یہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اس کو ملاء نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۰۳)

الحدیث السابع بعد اربعمائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان احیا امتی و اکرمھا خرجہ الملاء فی سیرتہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوردھذہ الاحادیث الثمانیۃ عشر الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 407۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عثمان میری امت کے سب سے باحیا سب سے بڑے اور ذی عزت شخص ہیں۔اس کو بھی ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا اور ان آٹھوں حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں ذکر کیا۔(الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۰۳)

الحدیث الثامن بعد اربعمائۃ : عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان احیا امتی و اکرمھا اخرجہ ابو نعیم و اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ و معنی قولہ و اکرمھا ای بعد الشیخین بقرینۃ الاحادیث المتقدمۃ الکثیرۃ السابقۃ۔

حدیث 408۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل ابونعیم نے بھی روایت کی ہے اور ابن حجر مکی نے اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔یہاں پر "اکرم" یعنی عثمان کا سب سے معزز ہونا شیخین کے بعد ہے ان کثیر احادیث کی بناء پر جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۳۱۵)

الحدیث التاسع بعد اربعمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی اخی قلنا ابو بکر قال ادعوا لی اخی قلنا عمر قال ادعوا لی اخی قلنا عثمان قال نعم خرجہ الملاء فی سیرتہ۔

حدیث 409۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بھائی کو بلاؤ ہم نے عرض کی ابو بکر کو فرمایا میرے بھائی کو بلاؤ ہم نے عرض کی عمر کو فرمایا میرے بھائی کو بلاؤ ہم نے عرض کی عثمان کو فرمایا۔ہاں۔رضی اللہ عنھم۔اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ج ا ص ۲۰۴)

الحدیث العاشر بعد اربعمائۃ : عن عبد الرحمن بن جناب قال ...... النبی صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله عليه وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم على مائة بعير بأحلاسها و اقتابها في سبيل الله ثم حض على الجيش فقام عثمان فقال يا رسول الله على ثلاثمائة بعير بأحلاسها واقتابها في سبيل الله فانا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول ما على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه اخرجه الترمذي۔

حدیث 410۔حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کو جیش عسرت کی تیاری کی ترغیب دے رہے تھے۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میں سو اونٹ ان کے ساز وسامان کے ساتھ اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہوں۔حضور نے پھر ترغیب دی عثمان پھر کھڑے ہو گئے اور عرض کی آقا! میں تین سو اونٹ مع ان کے ساز وسامان کے راہ خدا میں پیش کرتا ہوں۔راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لا رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں۔آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر مواخذہ نہیں آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر مواخذہ نہیں۔آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر مواخذہ نہیں۔اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔(سنن ترمذی:۳۷۰۰ باب فی مناقب عثمان بن عفان)

الحديث الحادي عشر بعد اربعمائة : عن عبد الرحمن بن جناب بمثله خرجه احمد۔

حدیث 411۔اسی کی مثل امام احمد نے انہیں سے روایت کی ہے۔(مسند امام احمد: ج ۴، ص ۲۴۷، رقم:۱۶۶۹۶)

الحديث الثاني عشر بعد اربعمائة : عن عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان بالف دینار فی مکۃ حین جھز جیش العسرۃ فنثرھا فی حجرہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقلبھا فی حجرہ و یقول ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم خرجہ الترمذی و قال حسن غریب و اورد ھذہ الاحادیث الاربعۃ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 412۔حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے "جیش العسرۃ" لشکر تیار کیا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور انہیں حضور علیہ السلام کے دامن میں ڈال دیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان دیناروں کو اپنی جھولی میں الٹتے پلٹتے جاتے اور فرماتے جاتے آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے اس پر کچھ ضرر نہیں۔اس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ان چاروں احادیث کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا۔(الریاض النضرۃ ج ۱ص ۲۰۵)

الحدیث الثالث عشر بعد اربعمائۃ : عن عبد الرحمن بن سمرۃ بمثلہ اخرجہ الحاکم و صححہ و اوردہ فی تذکرۃ القاری۔

حدیث 413۔اسی کی مثل حاکم نے انہیں سے روایت کی اور اسے صحیح کہا اور اس کو تذکرۃ القاری میں بیان کیا گیا ہے۔(مستدرک حاکم: ۴۵۵۳،ج ۳ص ۱۰۰ قال امام ذہبی: صحیح)

حدیث 414۔اسی کی مثل امام احمد نے انہیں سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام بار بار یہ فرماتے ہے۔(الریاض النضرۃ ج ۱ص ۲۰۵)

الحدیث الرابع عشر بعد اربعمائۃ : عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عثمان فی جیش العسرۃ فبعث الیہ عثمان بعشرۃ الالی دینار فصبت بین یدیہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بیدہ و یقلبھا ظھر البطق و یقول غفر اللہ لک یا عثمان ما اسررت وما عملت و ما ھو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كائن الى يوم القيامة وما يبالى ما عمل بعدها خرجه الملاء فى سيرته۔

حدیث 414۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "حضور علیہ السلام نے جیش العسرۃ کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت عثمان کی طرف پیامبر بھیجا تو انہوں نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں دس ہزار دینا بھجوا دیئے۔ یہ دینار حضور علیہ السلام کے سامنے ڈال دیے گئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرنے لگے اور فرمانے لگے۔ اے عثمان! اللہ تمہیں بخش دے تو قیام قیامت تک ظاہر باطن کوئی بھی عمل کرو، پرواہ نہیں۔ اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایات کیا۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۶۵ ص ۳۹)

الحديث الخامس عشر بعد اربعمائة:-----------------

حدیث 415-----------------------------

الحديث السادس عشر بعد اربعمائة : عن حذيفة رضى الله تعالى عنه مثله خرجه الفضائلى۔

حدیث 416۔اسی کی مثل فضائلی نے روایت کی۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۶۵ ص ۳۹)

الحديث السابع عشر بعد اربعمائة : عن ثمامة بن حزن القشيرى قال شهدت الدار حين اشرف عليهم عثمان فقال انشدكم بالله من شهد بيعة الرضوان اذ بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين اهل مكة فقال هذه يدى وهذه يد عثمان فبايع لى فانتشد له رجال خرجه احمد فى ضمن حديث طويل۔

حدیث 417۔امام احمد نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا "میں دار عثمان کے پاس حاضر تھا جب انہوں نے اوپر سے جھانک کر لوگوں سے فرمایا تھا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ بیعت رضوان میں کون حاضر تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین مکہ کے پاس بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر حضور علیہ السلام نے میرے لئے بیعت کی۔ تو اس پر لوگوں نے بختی کا اظہار کیا۔ (مسند امام احمد: ۴۲۰ مسند حضرت عثمان بن عفانؓ)

الحديث الثامن عشر بعد اربعمائة: عن ثمامة بن حزن القشيري بنحوه خرجه الدار قطني و زاد في بعض طرقه انشد كم بالله هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجني احدى بنتيه بعد الاخرى فارضاني و رضي عني قالوا اللهم۔

حدیث 418۔ اسی کی مثل دارقطنی نے انہیں سے روایت کی اور بعض روایتوں میں یہ زائد کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کے بعد دوسری کا نکاح بھی مجھ سے کیا مجھے بھی راضی کیا اور مجھ سے راضی بھی ہوئے۔ لوگوں نے کہا "اللھم" یا اللہ۔ (سنن دارقطنی: ۳، ج ۴ ص ۱۹۶ باب وقف المساجد و السقایات)

الحديث التاسع عشر بعد اربعمائة: عن سالم بن عبد الله بن عمر في ضمن حديث طويل قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بايع الناس تحت الشجرة كان بعث عثمان في سرية و كان في حاجة الله و حاجة رسوله وحاجة المومنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان يميني يدي و شمالي يد عثمان فضرب بشماله على يمينه وقال هذه يد عثمان واني قد بايعت له ثم كان من شان عثمان في البيعة الثانية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من اهل مكة يا فلان الا تبيعني دارك ازيدها في المسجد الكعبة ببيت اضمنه لك في الجنة فقال الرجل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي بنيت غيره فان انا بعتك داري لا يوويني و ولدي بمكة شيء قال لا بل يعني دارك ازيدها في مسجد الكعبة ببيت اضمنه لك في الجنة فقال الرجل والله ما لي الى ذالك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فبلغ ذالک عثمان و کان الرجل صدیقا له فی الجاهلیة فاتاه فلم یزل به عثمان
حتی اشتری منه داره بعشرة الاف دینار ثم اتی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم بلغنی اک اردت من فلان داره
لتزیدها فی مسجد الکعبة ببیت تضمنه له فی الجنة و انما هی داری فهل انت
اخذها ببیت تضمنه له فی الجنة قال نعم فاخذها منه و ضمن له بیتا فی الجنة
واشهد له علی ذالک المومنین ثم کان من جهازه جیش العسرة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان غزا غزوة تبوک فلم یلق من غزاة من غزواته مالقی
فیها من المخمصة والظماء و قلة الظهر فبلغ ذالک عثمان فاشتری قوتا وطعاما
و ادما و ما یصلح لرسول الله صلی الله علیه وسلم ولا صحابه فجهز الیه بعیرا
فنظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی سواء قد اقبل قال هذا قد جاء کم
بخیر فاینخت الرکاب و وضع ما علیها من الطعام و الادم و ما یصلح لرسول
الله صلی الله علیه وسلم واصحابه فرفع یدیه الی السماء فقال اللهم انی قد
رضیت عن عثمان فارض عنه ثلث مرات ثم قال یا ایها الناس ادعوا لعثمان
فدعا له الناس جمیعا مجتهدین و نبیهم صلی الله علیه وآله وسلم معهم ثم
کان من شان عثمان ان النبی صلی الله علیه وسلم زوجه ابنته فماتت فجاء عثمان
و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عند النبی صلی الله علیه وسلم جالس فقال یا عمر
انی خاطب فزوجنی ابنتک فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال خطب
الیک عثمان ابنتک زوجنی ابنتک و انا ازوجه ابنتی فتزوج النبی صلی الله علیه
وآله وسلم ابنة عمر و زوج عثمان ابنته فهذا ما کان من شان عثمان اخرجه ابو
الحسن القزوینی الحاکمی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 419۔ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے درخت کے نیچے لوگوں سے بیعت لی اس وقت حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا ہوا تھا اور حضرت عثمان کا یہ سفر اللہ و رسول اور مومنین کی خاطر تھا۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے فرمایا سنو! یہ میرا ہاتھ ہے اور بائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔پھر بایاں ہاتھ دائیں پر رکھ کر فرمایا۔یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور تحقیق میں نے عثمان کے لئے بیعت کی ہے۔پھر بیعت ثانیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور علیہ السلام نے ایک مکی شخص سے فرمایا اے فلاں! کیا تم اپنا گھر مجھے بیچ نہیں دیتے کہ میں اسے کعبۃ اللہ میں شامل کردوں اور اس کے بدلے جنت میں تمہارے لئے ایک گھر کا ضامن بن جاؤں۔اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا اور کوئی گھر نہیں ہے اگر میں اسے آپ کے ہاتھ بیچ دوں تو مکہ میں کوئی بھی مجھے اور میرے بال بچوں کو رہنے کا گھر نہ دے گا۔آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ تم مجھے یہ بیچ دو کہ میں اسے مسجد کعبہ میں داخل کروں اور اس کے بدلے جنت میں تمہارے لئے ایک گھر کا ضامن ہوں۔اس شخص نے عرض کی قسم بخدا میں ایسا نہ کرسکوں گا۔یہ بات حضرت عثمان کو معلوم ہوئی اور زمانہ جاہلیت میں یہی شخص حضرت عثمان کا دوست بھی تھا۔آپ اس کے پاس آتے اور اس کو قائل کرتے رہے آخر کار آپ نے دس ہار دینار کے عوض وہ گھر اسے خرید لیا پھر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے (عرض گزار ہوئے) اور عرض کی آقا! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے توسیع کعبہ کے پیش نظر فلاں شخص سے اس کا گھر خریدنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اور اس کے بدلے آپ اسے ایک جنتی گھر کی ضمانت دیتے ہیں۔اب وہ گھر میرا ہے کیا آپ جنتی گھر کے بدلے اسے قبول فرماتے ہیں۔ارشاد فرمایا "ہاں" پھر آپ نے وہ گھر لے لیا اور اس کے بدلے اس شخص کو جنتی گھر کی ضمانت بھی عطا فرمائی اور اس پر مسلمانوں کو گواہ بھی بنالیا۔پھر جب جیش العسرۃ کا موقع آیا تو چونکہ غزوہ تبوک یہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں سے ایسا غزوہ تھا کہ جتنی اس میں کھانے، پینے اور راشن کی کمی واقع ہوئی تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی اور میں نہ ہوئی تھی جب حضرت عثمان کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے سامان غزا کھانا، سالن اور حضور علیہ السلام اور صحابہ کی حاجت کی اشیاء خرید کر ایک قافلہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں بھیجا رسول اللہ ﷺ نے جب آنے والا قافلہ دیکھا تو اپنے صحابہ سے فرمایا یہ تمہارے پاس خبر لے کر آتا ہے۔ پھر سواریاں بٹھا دی گئیں اور سامان راشن اتار لیا گیا پھر حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو جانب آسمان اٹھا دیا اور تین دفعہ یہ دعا کی۔ اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا پھر لوگوں کو فرمایا تم سب بھی عثمان کے لئے دعا کرو پھر سب نے حضور علیہ السلام کے ساتھ مل کر ان کے لئے خوب دعا کی۔ حضرت عثمان کی شان یہ بھی تھی کہ حضور علیہ السلام نے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح ان سے کیا پھر جب وہ فوت ہو گئیں تو حضرت عثمان بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے جہاں پہلے سے حضرت عمر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عثمان نے کہا اے عمر! میں آپ کو پیغام نکاح دیتا ہوں کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو عمر سے فرمایا عثمان نے آپ کو آپ کی بیٹی کے بدلے پیغام نکاح دیا ہے۔ آپ اپنی بیٹی میرے عقد میں دے دیجئے اور میں اپنی صاحبزادی عثمان کے عقد میں دے دیتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بنت عمر کو اپنے عقد میں لیا اور اپنی صاحبزادی کو حضرت عثمان کے عقد میں دے دیا۔ یہ سب حضرت عثمان کی شان تھی۔ ﷺ و رضی اللہ عنہم۔ اس کو ابو الحسن قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔ (فضائل صحابہ امام احمد: ۸۴۷، ج ۱ ص ۳۸۳)

الحدیث العشرون بعد اربعمائۃ: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان کان عثمان بن عفان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اہل مکۃ قال فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری و کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان خیرا لہ من ایدیہم لانفسہم خرجہ الترمذی وقال حسن غریب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 420۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے قاصد بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔راوی فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے پھر لوگوں سے بیعت لی اور فرمایا: بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں" پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا۔حضور علیہ السلام کا جو ہاتھ حضرت عثمان کے لئے تھا وہ ان کے لئے لوگوں کی نسبت لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہتر تھا۔رضی اللہ عنھم۔اس کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور حسن غریب کہا۔(سنن ترمذی:۳۷۰۲ باب فی مناقب عثمان بن عفان،ضیاء المختارہ:۲۴۰۷)

الحدیث الحادی والعشرون بعد اربعمائۃ : عن عثمان بن عفان قال بیعۃ الرضوان فی و ضرب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ علی یمینہ و شمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر عن یمینی قال القوم فی حدیثھم بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قیل ھذا عثمان قد جاء فقطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعۃ خرجہ الخیثمۃ بن سلیمان فی فضائل عثمان رضی اللہ تعالی عنہ۔

حدیث 421۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیعت رضوان میرے لئے ہوئی تھی اور میرے لئے ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا بایاں میرے دائیں سے بہتر ہے۔ایک قوم نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ہی تشریف فرما تھے جب کہا گیا کہ عثمان آگئے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس بیعت کو ختم فرما دیا۔اس کو خیثمہ بن سلیمان نے فضائل عثمان میں روایت کیا ہے۔رضی اللہ عنھم۔(تاریخ دمشق ج۷۵ص ۳۹)

الحدیث الثانی والعشرون بعد اربعمائۃ : عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ ان النبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم بایع لعثمان فضرب احدی یدیہ علی الاخری فقال الناس هنیا لابی عبد اللہ الطواف بالبیت امنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو مکث کذا ما طاف حتی اطواف خرجہ ابن الضحاک فی الآحادیث والمثانی۔

حدیث 422۔ حضرت ایاس بن سلمۃ اپنے والدِ گرامی رضی اللہ عنہما سے راوی کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت عثمان کے لئے بیعت لی اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا لوگوں نے کہا ابو عبد اللہ کو امن و امان کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا "اگرچہ عثمان مکہ میں کتنی ہی دیر رہیں جب تک میں طواف نہ کروں گا وہ بھی طواف نہ کریں گے۔ اس کو ابن ضحاک نے "الاحادیث والمثانی" میں روایت کیا ہے۔ (الاحاد و المثانی: ۱۲۵:۵، و من ذکر ذی النورین حضرت عثمان بن عفانؓ)

الحدیث الثالث والعشرون بعد اربعمائۃ: عن عثمان بن موھب عن عبد اللہ بن عمر فی ضمن حدیث طویل قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان الی مکۃ فکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذھب عثمان الی مکۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمین ھذہ ید عثمان فضرب بها علی یدہ فقال ھذہ لعثمان ثم قال ابن عمر اذھب بها الآن معک خرجہ البخاری۔

حدیث 423۔ ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت عبد اللہ بن موھب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا تو آپ کے جانے کے بعد بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا۔ حضور علیہ السلام نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ بیعت عثمان کے لئے ہے۔ اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ (صحیح بخاری: ۳۶۹۸)

الحدیث الرابع والعشرون بعد اربعمائۃ: عن عثمان بن موھب عن عبد اللہ بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمر بنحوہ خرجہ الترمذی۔

حدیث 424۔ اسی کی مثل انہیں سے امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔ (سنن ترمذی:۳۷۰۶ باب فی مناقب عثمان بن عفان قال امام ترمذی: حذا حدیث حسن صحیح)

الحدیث الخامس والعشرون بعد اربعمائۃ: عن عثمان بن موھب عن عبد اللہ بن عمر بنحوہ خرجہ ابو الخیر القزوینی الحاکمی۔

حدیث 425۔ اسی کی مثل انہیں سے ابوالخیر قزوینی حاکمی رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ (فضائل صحابہ ج۱ص۴۵۶)

الحدیث السادس والعشرون بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا بنا نعد عثمان بن عفان قلنا اعلیل یا رسول اللہ قال نعم فقام رسلو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اتبعناہ حتی اتی منزل عثمان فاستاذن فاذن لہ فدخل فدخلنا فدجد عثمان مکبو کا علی وجھہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک یا عثمان لا ترفع راسک فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی استحیی یعنی من اللہ تعالیٰ قال ولم ذالک قال اخاف ان یکون علی غضبانا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الست حافر بیر رومۃ و مجھز جیش العسرۃ والزائد فی مسجدی و باذل المال فی رضی اللہ تعالیٰ انک نور اھل السماء و مصباح اھل الارض و اھل الجنۃ خرجہ الملاء۔

حدیث 426۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا چلو عثمان بن عفان کی عیادت کر آئیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ کیا وہ بیمار ہیں؟ فرمایا ہاں پھر حضور علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے پیچھے ہو لئے یہاں تک عثمان کے گھر تک پہنچے حضور علیہ السلام نے اجازت پائی انہوں نے اجازت دی حضور علیہ السلام اندر تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ کے پیچھے داخل ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عثمان منہ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عثمان! کیا بات ہے کہ آپ اپنا سر نہیں اٹھاتے عرض کی آقا! مجھے اللہ سے حیا آتی ہے۔ فرمایا کیوں؟ عرض کی میں اپنے اللہ کی ناراضی سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا" کیا آپ بیر رومہ کے کھودنے والے نہیں؟ جیش عسرت کے تیار کرنے والے نہیں؟ میری مسجد کی توسیع کرنے والے نہیں؟ اللہ کی رضا کے لئے اپنا مال خرچ کرنے والے نہیں؟ آپ تو آسمان والوں کا نور اور زمین و جنت والوں کا چراغ ہیں۔ اس کو ملاء نے روایت کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۰۹)

الحدیث السابع والعشرون بعد اربعمائۃ : عن زید بن اسلم عن ابیہ قال شهدت عثمان یوم حوصر ولو القی حجر لم یقع الا علی راس رجل فرایت عثمان اشرف من الخوخۃ التی یلی مقام جبرئیل الی الناس و قال الطلحۃ انشدک اللہ اتذکر یوم کنت انا و انت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع کذا و کذا لیس معہ من اصحابہ غیری و غیرک قال نعم فقال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا طلحۃ انہ لیس من نبی الا ومعہ من اصحابہ رفیق فی الجنۃ فان عثمان معی رفیقی فی الجنۃ قال طلحۃ اللہم نعم ثم انصرف خرجہ احمد۔

حدیث 427۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہ سے راوی۔ انہوں نے فرمایا: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ (بھیڑ) کی کیفیت یہ تھی کہ اگر کوئی پتھر پھینکا جاتا تو وہ (بجائے زمین کے گرنے کے) کسی نہ کسی آدمی کے سر میں ہی لگتا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام جبریل سے متصل کھڑکی سے لوگوں کو دیکھا اور فرمایا اے ابوطلحہ! تمہیں اللہ کی قسم (بتاؤ) تمہیں وہ دن یاد ہے جب میں اور آپ فلاں فلاں مقام پر حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے ہمارے علاوہ اور صحابہ بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فرمایا تھا اے ابوطلحہ! ہر نبی کے اصحاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سے کوئی نہ کوئی اس کا جنتی رفیق ہوتا ہے اور میرے جنتی رفیق عثمان ہیں۔ ابوطلحہ نے کہا ہاں مجھے یاد ہے پھر حضرت عثمان لوٹ گئے رضی اللہ عنھم۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۵۵۲ مسند حضرت عثمان بن عفان)

الحدیث الثامن والعشرون بعد اربعمائة: عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق و رفيقي عثمان ولم يقل في الجنة خرجه الترمذي۔

حدیث 428۔ امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" ہر نبی کو کوئی نہ کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرے رفیق عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس میں جنت کے الفاظ نہیں ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۶۹۸ باب فی مناقب حضرت عثمان بن عفان)

الحديث التاسع والعشرون بعد اربعمائة: عن طلحة بن عبيد الله مرفوعاً بنحوه خرجه الحافظ ابو القاسم في الموافقات۔

حدیث 429۔ اسی کی مثل انہیں سے حافظ ابو القاسم نے موافقات میں روایت کی ہے۔ (فضائل صحابہ: ۶۱۶، ج اص ۴۰۱)

الحديث الثلاثون بعد اربعمائة: عن الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام متعلقاً بالعرش ثم رايت ابا بكر آخذا بحقوي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رايت عمر آخذا بحقوي ابي بكر ثم رايت عثمان آخذا بحقوق عمر ثم رايت الدم منصباً من السماء الى الارض فحدث الحسن بهذا الحديث وعنده ناس من الشيعة فقالوا ما رايت علياً قال ما كان احد الي ان اراه بحقوي النبي صلى الله عليه وسلم من علي رضي الله تعالى عنه ولكن انما هي رؤيا فقال ابو مسعود عقبة بن عمرو انكم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لتجدون علی الحسن فی رؤیا رآها لقد کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی غزاۃ قد اصحاب المسلمین جھد حتی عرفت الکآبۃ فی وجوہ المسلمین والفرح فی وجوہ المنافقین فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک قال واللہ لا تغیب الشمس حتی یأتیکم اللہ برزق فعلم عثمان ان اللہ و رسولہ یصدقان فوجہ راحلتہ فاذا ھو بأربعۃ عشر راحلۃ فاشتراھا وما علیھا من الطعام فوجہ منھا سبعا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وجہ سبعا الی اھلہ فلما رأی المسلمون العیر قد جاء ت عرف الفرح فی وجوھھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا فقالوا ارسل بہ عثمان ھدیۃ لک قال فرایتہ رافعا یدیہ یدعو لعثمان ما سمعتہ یدعوا لاحد قبلہ ولا بعدہ اللھم اعط عثمان وافعل لعثمان رافعا یدیہ حتی رایت بیاض ابطیہ خرجہ القزوینی الحاکمی۔

حدیث 430۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ عرش کو تھامے ہوئے ہیں اور ابو بکر حضور علیہ السلام کا دامن تھامے ہوئے ہیں اور عمر حضرت ابوبکر کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔اور حضرت عثمان، حضرت عمر کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔رضی اللہ عنھم۔پھر میں نے خون دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف انڈیلا گیا ہے۔حضرت حسن نے یہ بیان کیا تو آپ کے پاس کچھ شیعہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔کہنے لگے کیا آپ نے حضرت علی کو نہ دیکھا فرمایا حضرت علی سے بڑھ کر مجھے کسی اور کو دامن مصطفی تھامے ہوئے دیکھنا محبوب نہیں لیکن خواب یہی ہے جو بیان ہوا۔تو حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ حضرت (علی) حسن رضی اللہ عنہ کے خواب کے بارے ان پر چڑھائی کر رہے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ایسے غزوے میں تھے جس میں مسلمانوں کو اتنی مشقت کا سامنا کرنا پڑا تھا کہ ان کے چہروں سے نقاہت (غم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی) اور منافقین کے چہروں میں بشاشت نظر آتی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا قسم بخدا غروب آفتاب سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ تمہیں رزق سے نواز دے گا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہ اللہ و رسول عزوجل و ﷺ صدقے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ اپنی سواری کو لے کر چلے تو چودہ سواریاں ان پر موجود سامان غذا کے ساتھ خرید لیں۔ ان میں سے سات رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیں اور سات اپنے اہل کو بھیج دیں۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ یہ قافلہ آگیا ہے تو ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی آقا! یہ عثمان نے آپ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ ابو مسعود نے فرمایا پھر میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور حضرت عثمان کے لئے ایسی دعا کر رہے ہیں کہ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد حضور علیہ السلام کو کسی اور کے لئے ایسی دعا کرتے نہ سنا۔ آپ کہہ رہے تھے اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر دے، عثمان کے لئے یہ کر دے اور ہاتھ اتنے اٹھائے ہوئے تھے کہ میں نے آپ کی بغل کی سفیدی تک کو دیکھ لیا اس کو قزوینی حاکمی نے روایت کیا ہے۔ (فضائل صحابہ: ۲۸۷، معجم الکبیر: ۲۷۵۹)

الحدیث الحادی والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن الحسن بن علی قال ما کنت لا قائل بعد رؤیا رأیتہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واضعا یدہ علی العرش ورایت ابابکر واضعا یدہ علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورایت عمر واضعا یدہ علی منکب ابی بکر و رایت عثمان واضعا یدہ علی منکب عمر و رایت وما دونہ فقلت ما ھذا فقالوا دم عثمان یطلب اللہ ما دبہ اخرجہ الدیلمی فی کتابہ للمتقی۔

حدیث 431۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں اپنے اس خواب کے بعد کہ جس میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرش پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرت ابوبکر کو حضور کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے) اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عمر کو حضرت ابو بکر کے کندھے پر (ہاتھ رکھے ہوئے) اور حضرت عثمان کو حضرت عمر کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور ان کے بعد میں نے خون دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے تو جواب ملا یہ حضرت عثمان کا خون ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے اپنا قصاص طلب کر رہا ہے۔ رضی اللہ عنھم۔ اس کو ملّا نے اپنی کتاب "المنتقیٰ" میں روایت کیا۔ (المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی: ۱۳۱۲)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل الی ان طلع الفجر یدعوا لعثمان بن عفان یقول اللھم عثمان رضیت عنہ فارض عنہ خرجہ الحافظ ابو الحسن الخلعی۔

حدیث 432۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے ابتدائی حصے سے لے کر فجر پھوٹنے تک حضور علیہ السلام کو دیکھتا رہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا کر رہے ہیں کہہ رہے ہیں۔ اے اللہ! میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں تو بھی اسے راضی ہو جا۔ اس کو ابوالحسن خلعی نے روایت کیا۔ (امالی ابن سمعون: ۳۸)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن ابی سعید ن الخدری بنحوہ خرجہ صاحب الصفوۃ۔

حدیث 433۔ اسی کی مثل صاحب صفوی نے انہیں سے روایت کی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر ج۳۹ ص ۵۴، مشیخۃ الابنوسی: ۱۵۹)

الحدیث الرابع والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن ابی سعید فی قولہ تعالیٰ الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی الآیۃ نزلت فی عثمان و عبد الرحمن بن عوف فاتا عثمان فجھز جیش العسرۃ وسبیل بئر رومۃ قال ابو سعید فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافعا یدیہ یدعو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لعثمان یقول یا رب رضیت عن عثمان فارض عنہ فما زال رافعا یدیہ حتی طلع الفجر اوردہ ......فی تفسیرہ

حدیث 434۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "الذین ینفقون اموالھم الی قولہ منا ولا اذی ترجمہ کنز الایمان۔وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے۔

حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوا۔کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے "جیش العسرۃ" تیار کیا اور بیر رومہ جاری کیا۔ابوسعید نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا آپ ہاتھ اٹھائے یہی دعا کرتے رہے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی رضی اللہ عنہ اس کو واحدی نے اپنی تفسیر میں روایت کیا۔(الریاض النضرۃ ص ۲۱۰)

الحدیث الخامس والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی تجہیز جیش العسرۃ فی ضمن حدیث طویل قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد و رفع یدیہ وقال اللھم قد رضیت عن عثمان فارض عنہ اللھم قد رضیت عن عثمان فارض عنہ اللھم قد رضیت عن عثمان فارض عنہ خرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی فی الاربعین۔

حدیث 435۔جیش العسرۃ کی تیاری والی طویل حدیث کے ضمن میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کو نکلے اپنے ہاتھوں کو اٹھالیا اور کہنے لگے۔اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔اس کو ابو القاسم دمشقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے "الاربعین" میں روایت کیا ہے۔ (المخلصیات: ۲۷۳۰،۲، فضائل صحابہ: ۷۸۴)

الحديث السادس والثلاثون بعد اربعمائة: عن ليث بن ابي سالم قال اول من خبص الخبيص في الاسلام عثمان بن عفان قدمت عليه غير يحمل الدقيق والعسل فخلط بينهما وبعث به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى منزل ام سلمة فلما جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم قدمت بين يديه فاكل فاستطا به فقال من بعث بهذا فقالت عثمان يا رسول الله قال اللهم ان عثمان ترضاک فارض عنه خرجه خيثمة في فضائله۔

حدیث 436۔حضرت لیث بن ابی سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے کھجور اور شہد کا حلوہ بنایا وہ حضرت عثمان ہیں اور وہ یوں کہ ان کے پاس آٹا اور شہد لدا ہوا قافلہ آیا، انہوں نے ان دونوں چیزوں کو ملا کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ام سلمہ کے گھر بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو یہ مخلوط آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے تناول کیا اور بہت پسند فرمایا پھر پوچھا کس نے بھیجا ہے؟ سیدہ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! عثمان نے تو آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ! عثمان نے مجھے راضی کیا ہے تو بھی اسے سے راضی ہو جا۔ رضی اللہ عنہما۔ اس کو خیثمہ نے اپنی "فضائل" میں روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۲۴۴)

الحديث السابع والثلاثون بعد اربعمائة: عن يوسف بن سهل بن يوسف الانصاري عن ابيه عن جده قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال في خطبته اللهم ارض عن عثمان بن عفان خرجه خيثمة في فضائله ايضاً۔

حدیث 437۔حضرت سیدنا یوسف عن سہل بن یوسف انصاری اپنے والد گرامی اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبے میں یہ دعا کی اے اللہ عثمان رضی اللہ عنھم سے راضی ہو جا۔ (ایضاً) (شعب الایمان ج ۵ ص ۹۸، رقم: ۵۹۳۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثامن والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن جابر بن عطیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر اللہ لک یا عثمان ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اخفیت وما ابدیت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ خرجہ البغوی فی مجمعہ۔

حدیث 438۔حضرت جابر بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے سری و اعلانی، مخفی، ظاہری اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا سب کچھ بخش دیا ہے۔ اس کو بغوی نے اپنی "مجمع" میں روایت کیا۔(فضائل صحابہ:۸۵۳، الشریعۃ الآجری:۱۴۸۵)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد اربعمائۃ: عن جابر بن عطیۃ مرفوعاً بنحوہ اخرجہ ابن عرفۃ العبدی وقال و ما کان و ما ھو کائن و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ والعشرین الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 439۔اسی کی مثل انہیں سے ابن عرفہ عبدی نے روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے جو کچھ ہونے والا ہے اور جو کچھ تھا ان 26 حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔(جزء ابن عرفہ:۳۸)

الحدیث الاربعون بعد اربعمائۃ: عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم یموت عثمان یصلی علیہ ملائکۃ السماء قلت یا رسول اللہ عثمان خاصۃ او الناس عامۃ قال عثمان خاصۃ خرجہ الحافظ الدمشقی۔

حدیث 440۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس دن عثمان کی وفات ہوگی آسمان کے فرشتے ان پر نماز پڑھیں گے۔ میں نے عرض کی آقا! کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں عثمان خاص ہیں یا یہ لوگوں کو عام ہیں فرمایا۔ عثمان خاص ہیں۔ اس کو حافظ دمشقی نے روایت کیا۔ (فضائل خلفاء راشدین ابونعیم: ۲۳۸)

الحدیث الحادی والاربعون بعد اربعمائۃ: عن جابر بن عبد الله قال بینا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی الله تعالیٰ عنهم و طلحة و الزبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد ابن ابی وقاص فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لینهض کل رجل منکم الی کفوه ونهض النبی صلی الله علیه وسلم الی عثمان فاعتنقه وقال انت ولیی فی الدنیا والآخرة خرجه الخجندی فی الاربعین۔

حدیث 441۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مہاجرین صحابہ کے ایک گروہ میں تھے۔ جس میں حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھم بھی تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص اپنے کفوء کے پاس جائے اور رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان کے پاس چلے گئے اور انہیں گلے سے لگایا اور فرمایا عثمان! تم دنیا و آخرت میں میرے ولی ہو، اسے خجندی نے اپنی کتاب الاربعین میں روایت کیا ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ: ۲۰۵۱)

الحدیث الثانی والاربعون بعد اربعمائۃ: عن جابر بن عبد الله بنحوه خرجه الملاء فی سیرته۔

حدیث 442۔ اسی کی مثل ملاء نے اپنی سیرت میں انہیں سے روایت کی۔ (الریاض النضرۃ: ص ۲۱۱)

الحدیث الثالث والاربعون بعد اربعمائۃ: عن جابر بن عبد الله بنحوه خرجه الحافظ ابن عبید و اورد هذه الاحادیث الاربعة الطبری فی الریاض النضرة۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 443۔ اسی کی مثل حافظ ابو عبید نے بھی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان چاروں حدیثوں کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۲۱۱)

الحدیث الرابع والاربعون بعد اربعمائۃ: عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی علی ابن الحسین فقال ما کان منزل ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنھما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمنزلھما منہ الساعۃ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزھد واوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 444۔ حضرت ابن ابی حازم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص حضرت علی بن حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما کا رسول اللہ کی نظر میں کیا مقام تھا۔ فرمایا وہی مقام تب تھا جو اب ہے (یعنی قربت) اس کو عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزھد میں روایت کیا اور علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (کتاب الزھد: ۱۱۲، تاریخ الخلفاء ص ۵۰)

الحدیث الخامس والاربعون بعد اربعمائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما فی قولہ تعالی امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا او قائما یحذر الآخرۃ و یرجوا رحمۃ ربہ قال نزلت فی عثمان اخرجہ الواحدی۔

حدیث 445۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی کا یہ فرمان امن ھو قانت الخ ترجمہ کنز الایمان یا وہ۔ جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ میں قیام کی حالت میں عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوا ہے اس کو واحدی نے روایت کیا ہے۔ (اسباب النزول ص ۲۷۷)

الحدیث السادس والاربعون بعد اربعمائۃ: عن ابن عمر بمثلہ خرجہ الحاکمی

حدیث 446۔ اسی کی مثل انہیں سے حاکمی نے روایت کی ہے۔ (الریاض النضرۃ ج ص ۲۱۲)

الحدیث السابع والاربعون بعد اربعمائۃ: عن ابن عمر بمثلہ ایضاً خرجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الفضائلی۔

حدیث 447۔اسی کی مثل انہیں سے فضائلی نے روایت کی ہے۔(حلیۃ الاولیاء،ج ا،ص ۵۶)

الحدیث الثامن والاربعون بعد اربعمائۃ: عن ابن عباس فی قولہ تعالٰی ھل یستوی ھو ومن یامر بالعدل وھو علی صراط مستقیم قال عثمان خرجہ البخاری۔

حدیث 448۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالٰی کا یہ فرمان: ترجمہ۔کیا وہ اور وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے، آپس میں برابر ہیں اور وہ سیدھی راہ پر ہے۔حضرت عثمان کے بارے نازل ہوا ہے۔اس سے حضرت عثمان مراد ہیں۔اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ:۳۲۰۳۹)

الحدیث التاسع والاربعون بعد اربعمائۃ: عن النزال عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال حین استخلف عثمان استخلف خیر من بقی و لم نال خرجہ خیثمۃ بن سلیمان۔

حدیث 449۔حضرت نزال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا جب حضرت عثمان کو خلیفہ بنایا گیا تو یہ دیگر میں سے سب سے اچھے کو خلیفہ بنایا گیا۔اس کو خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا۔(من حدیث خیثمہ ص ۱۲۲،شرح اصول الاعتقاد:۲۵۵۵)

الحدیث الخمسون بعد اربعمائۃ: عن النزال عن ابن مسعود بمثلہ خرجہ القلعی۔

حدیث 450۔اسی کی مثل انہی سے قلعی نے روایت کی ہے۔(المدخل الی السنن الکبریٰ:۷۵)

الحدیث الحادی والخمسون بعد اربعمائۃ: عن النزال عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ بمثلہ ایضاً خرجہ صاحب الصفوۃ و اورد ھذہ الاحادیث السبعۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 451۔ اسی کی مثل انہیں سے صاحب صفوہ نے روایت کی ہے اور ان سات حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (فضائل صحابہ: ۷۴۷)

الحدیث الثانی والخمسون بعد اربعمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لما بویع عثمان امرنا خیر من بقی ولم نال اخرجہ الحاکم۔

حدیث 452۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو یہ موجود لوگوں میں سے سب سے بہتر تھے جو ہمارے امیر بنے، اس کو خیثمہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔ (المعجم الکبیر: ۸۸۴۲، ج۹ ص ۱۷۰)

الحدیث الثالث والخمسون بعد اربعمائۃ: عن ابن مسعود بمثلہ اخرجہ ابن سعد واوردھما السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 453۔ اسی کی مثل ابن سعد نے انہیں سے روایت کی ہے اور ان دونوں روایتوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ ابن سعد ج ۳ ص ۶۳)

الحدیث الرابع والخمسون بعد اربعمائۃ: عن عبد الرحمن بن عوف انہ قال لعلی بعد ان شاور الصحابۃ ای فی استخلاف عثمان انی رایت القوم لا یعدلون بعثمان احدا فلا تجعلن علیک حجۃ خرجہ القلعی۔

حدیث 454۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خلافت عثمان کے بارے صحابہ سے مشورہ کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں نے لوگوں کو دیکھ لیا ہے وہ کسی کو بھی عثمان کا ہمسر نہیں سمجھتے لہٰذا آپ کے خلاف کوئی دلیل ہرگز قائم نہ کی جائے گی۔ (کہ سب متفق ہیں)۔ اس کو قلعی نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ مدینہ لابن شبہ ج ۳ ص ۹۳۰)

الحدیث الخامس والخمسون بعد اربعمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يشفع عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه يوم القيمة في سبعين الفا عند الميزان من امتي ممن استوجبوا النار خرجه الملاء في سيرته

حدیث 455۔ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا بروز قیامت میزان کے پاس میری امت کے ستر ہزار ایسے افراد کے حق میں عثمان کو شفیع بنایا جائے گا جو جہنم کو خود پر لازم کر چکے ہوں گے۔(الریاض النضرۃ ج ۳ ص ۲۱۴)

الحديث السادس والخمسون بعد اربعمائة: عن ابي امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل بشفاعة رجل من امتي الجنة مثل احد الحيين ربيعة و مضر فقيل و كانوا يرون ان ذالك الرجل عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه خرجه الملاء في سيرته۔

حدیث 456۔حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا:"میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر لوگ جنت پائیں گے۔ کہا گیا ہے کہ صحابہ اس شخص سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو لیا کرتے تھے۔ (ایضاً)(الشریعۃ لآجری:۱۴۸۳)

الحديث السابع والخمسون بعد اربعمائة: عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع عثمان يوم القيامة في مثل ربيعة ومضر خرجه الحاكم۔

حدیث 457۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"عثمان قیامت کے دن قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد میں لوگوں کی شفاعت کریں گے۔اس کو حاکم نے روایت کیا ہے۔(سنن ترمذی:۲۴۳۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثامن والخمسون بعد اربعمائة : عن الحسن مرفوعاً بمثله خرجه القزويني -

حدیث 458۔ اسی کی مثل قزوینی نے انہیں سے روایت کی ہے۔ (فضائل صحابہ:۸۶۶)

الحديث التاسع والخمسون بعد اربعمائة : عن مسلم بن يسار رضي الله تعالى عنه قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عثمان فقال شبيه بابراهيم صلى الله عليه وسلم وان الملائكة لتستحيي منه خرجه المخلص الذهبي -

حدیث 459۔ حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو دیکھا تو فرمایا یہ ابراہیم کے مشابہ ہیں اور فرشتے ان سے حیا کرتے ہیں رضی اللہ عنہ۔ اس کو مخلص ذہبی نے بھی روایت کیا ہے۔ (المخلصیات: ۲۱۷۲، ج ۳ ص ۱۴۰)

الحديث الستون بعد اربعمائة : عن مسلم بن يسار بمثله خرجه البغوى فى الفضائل و اورد هذه الاحاديث السبعة الطبرى فى الرياض النضرة -

حدیث 460۔ اسی کی مثل بغوی نے "فضائل" میں انہیں سے روایت کی ہے۔ ان ساتوں حدیثوں کو طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۹۶)

الحديث الحادى والستون بعد اربعمائة : عن عائشة رضى الله تعالى عنها قال لما ماتت خديجة جاءت خولة بنت حكيم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله الا تزوج قال ومن قالت ان شئت بكرا و ان شئت ثيبا فقال ومن البكر ومن الثيب قالت اما البكر فابنة احب خلق الله اليك عائشة بنت ابى بكر و اما الثيب فسودة بنت زمعة وقد امنت بك واتبعتك ثم ذكرت قصة تزويجها اخرجه الطبرانى وغيره و اورده الزرقانى فى شرح المواهب اللدنية -

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 461۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو خولہ بنت حکیم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی آقا! کیا آپ نکاح نہ فرمائیں گے؟ فرمایا کس سے؟ عرض کی چاہیں تو باکرہ سے چاہیں تو ثیبہ سے فرمایا باکرہ کون ہے؟ اور ثیبہ کون ہے؟ عرض کی باکرہ تو وہ جو خلق خدا میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یعنی عائشہ بنت ابی بکر اور ثیبہ سودا بنت زبیعہ ہے۔ پھر سیدہ نے اپنے اور سیدہ سودا کے نکاح کا قصہ بیان کیا۔ اس کو طبرانی وغیرہ نے روایت کیا اور علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے شرح مواہب اللدنیہ میں بیان کیا۔ (المعجم الکبیر: ۵۷ باب حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیق)

الحدیث الثانی والستون بعد اربعمائۃ: عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال حین طعن ان استخلف فقد استخلف من هو خیر منی یعنی ابا بکر وان اترککم فقد ترککم من هو خیر من و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ البخاری۔

حدیث 462۔امام بخاری نے روایت کیا ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر تو میں اپنا کوئی خلیفہ بناؤں تو مجھ سے بہتر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی خلیفہ بنایا تھا اور اگر تمہیں ایسے ہی چھوڑوں تو مجھ سے بہتر رسول اللہ ﷺ نے بھی تمہیں بغیر خلیفہ کے چھوڑا تھا۔ (صحیح بخاری: ۷۲۱۸)

الحدیث الثالث والستون بعد اربعمائۃ: عن عمر بمثلہ اخرجہ مسلم۔

حدیث 463۔اسی کی مثل انہیں سے امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۸۲۳)

الحدیث الرابع والستون بعد اربعمائۃ: عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابو بکر الصدیق اولکم اسلاما قال لا ولکن کان خیرنا اسلاما اخرجہ ابن عساکر بسند جید۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 464۔ حضرت محمد بن سعد ان ابی وقاص نے اپنے والد گرامی حضرت سعد بن ابی وقاص سے پوچھا۔ کیا حضرت ابوبکر آپ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے تو انہوں نے فرمایا نہیں ولیکن ان کا اسلام ہم سب میں اچھا تھا رضی اللہ عنھم۔ اس کو ابن عساکر نے مسند جید سے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۴۵)

الحدیث الخامس والستون بعد اربعمائۃ: عن ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لما کان یوم احد انصرف الناس کلھم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اول من دفی اخرجہ الھیثم بن کلیب فی مسندہ مع تتمۃ۔

حدیث 465۔ ھیثم بن کلیب نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب احد کے دن سب لوگ حضور سے دور ہو گئے تو میں پہلا شخص تھا جو وفادار رہا۔ (تاریخ دمشق ج ۲۵ ص ۷۵)

الحدیث السادس والستون بعد اربعمائۃ: عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس وقال ان امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر اخرجہ البخاری۔

حدیث 466۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا "بلاشبہ رفاقت و مال کے حوالے سے لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے۔ رضی اللہ عنہ (بخاری)۔ (صحیح بخاری:۶۶ باب الخوخۃ الممر فی المسجد)

الحدیث السابع والستون بعد اربعمائۃ: عن ابی سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 467۔ اسی کی مثل امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی انہیں سے روایت کی ہے اور ان چھ احادیث کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۲ کتاب فضائل صحابہ)

الحديث الثامن والستون بعد اربعمائة : عن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله خرجه الحافظ ابو القاسم الدمشقي۔

حدیث 468۔ اسی کی مثل حافظ ابو القاسم دمشقی نے بھی انہیں سے روایت کی ہے۔ (امالی ابن بشران: ۱۱۴۸)

الحديث التاسع والستون بعد اربعمائة : عن ابي المعلى زيد بن لوزان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من امن الناس على ابو بكر خرجه الترمذي۔

حدیث 469۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو المعلی زید بن لوزان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک لوگوں میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۶۵۹)

الحديث السبعون بعد اربعمائة : عن ابي المعلى مرفوعاً بمثله خرجه الحافظ الدمشقي۔

حدیث 470۔ اسی کی مثل انہیں سے حافظ دمشقی نے روایت کی ہے۔ (الریاض النضرۃ: ص ۵۹)

الحديث الحادي والسبعون بعد اربعمائة : عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علينا في نفسه وذات يده ابو بكر خرجه صاحب فضائل ابي بكر رضي الله تعالى عنه و اورد هذه الاحاديث الاربعة الطبري في الرياض النضرة۔

حدیث 471۔ صاحب فضائل نے روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ السلام نے فرمایا "ہم پر اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے لوگوں میں سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر ہیں رضی اللہ عنہ۔ ان چاروں حدیثوں کو امام طبری رحمہ اللہ نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(الریاض النضر ج ص ۵۹)

الحديث الثاني والسبعون بعد اربعمائة: عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد ان يسرح معاذا الى اليمن استشار ناسا من اصحابه منهم ابو بكر و عمر و عثمان و علي وطلحة والزبير و اسيد بن حضير فتكلم القوم كل ناس برأيه فقال ما ترى يا معاذ قلت ارى ما قال ابو بكر رضى الله تعالى عنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يكره فوق سمائه ان يخطأ ابو بكر اخرجه الطبراني۔

حدیث 472۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے کچھ صحابہ سے مشورہ کیا جن میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنھم بھی تھے۔تو ہر ایک نے اپنی اپنی رائے پیش کر دی پھر حضور ﷺ نے ان سے فرمایا معاذ! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو میں نے عرض کی میری وہی رائے ہے جو حضرت ابوبکر کی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اپنے آسمان سے پار اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ ابوبکر خطاء کرے۔اس کو طبرانی نے روایت کیا۔(المعجم الکبیر:۲۴،ج ۲۰ ص ۶۷)

الحديث الثالث والسبعون بعد اربعمائة: عن معاذ بنحوه رواه الحارث بن ابي امامة في مسنده واورد هذه الاحاديث الثلاثة السيوطي في تاريخ الخلفاء۔

حدیث 473۔اسی کی مثل حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں روایت کی ہے۔ان تینوں حدیثوں کو امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(بغیۃ الباحث ج ۲ ص ۸۸۶، رقم:۹۵۶)

(اس مقام پہ مخطوط میں حدیث نمبر: ۴۷۴ موجود نہیں ہے مگر تسلسل کے لیے حدیث کا رقم وہی رکھا گیا ہے۔)

الحديث الرابع والسبعون بعد اربعمائة: عن معاذ بنحوه اخرجه ابن شاهين و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ ثم قال و رواۃ ھذا المتن ثقاۃ انتھی۔

حدیث 474۔ اسی کی مثل ابن شاہین نے بھی اس سے روایت کی ہے اور اسے ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا اور فرمایا اس متن کے راوی ثقہ ہیں انتہی۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۳۔ شرح مذاہب اہل سنۃ: ۱۰۸)

الحدیث الخامس والسبعون بعد اربعمائۃ: عن سھل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ ان یخطأ ابو بکر اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء ثم قال و رجالہ ثقاۃ۔

حدیث 475۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو ابو بکر کا خطا کرنا ناپسند ہے رضی اللہ عنہ۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کر کے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مسند الشاشی: ۱۳۴۱، تاریخ الاوسط: ۳۹۴۹)

الحدیث السادس والسبعون بعد اربعمائۃ: عن عبد الرحمن بن عوف بن ابی لیلی ان عمر رضی اللہ تعالی عنہ صعد المنبر ثم قال ان افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر فمن قال غیر ھذا فھو مفتر علیہ ما علی المفتری اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 476۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف بن ابی لیلی نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پہ چڑھ کر فرمایا "بلاشبہ اس امت میں اور بعد نبی امت علی صاحبھا الصلوۃ والسلام کے سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں۔ جو اس کے علاوہ کا قائل ہو اس پر بہتان تراشیوں والی حد ہے، اسی کوڑے۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۴۳)

الحدیث السابع والسبعون بعد اربعمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ ای الرجال احب الیک قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن الخطاب واورد هذين الحديثين السيوطی فی تاريخ الخلفاء۔

حدیث 477۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کو مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا ابوبکر میں نے عرض کی پھر کون فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما۔ان دونوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(تاریخ الخلفاء ص ۴۳)

الحديث الثامن والسبعون بعد اربعمائة: عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة رضی الله تعالیٰ عنها ای اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم كان احب الی رسول الله صلی الله عليه وسلم قالت ابوبكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبيدة بن الجراح اخرجه النسائی۔

حدیث 478۔حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کو اپنے اصحاب میں سب سے زیادہ کس سے محبت تھی۔تو انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر سے میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا عمر سے میں نے کہا پھر کس سے فرمایا ابوعبیدہ بن جراح سے رضی اللہ عنہم۔اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔(فضائل صحابہ للنسائی: ۷۰)

الحديث التاسع والسبعون بعد اربعمائة: عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة رضی الله تعالیٰ عنها بمثله اخرجه الحاكم وصححه۔

حدیث 479۔اسی کی مثل حاکم نے بافادہ تصحیح میں روایت کی ہے۔(مستدرک حاکم: ۴۴۶ قال امام ذہبی: علی شرط البخاری ومسلم)

الحديث الثمانون بعد اربعمائة: عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لابی بكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما لو اجتمعتما فی مشورة ما خالفتما اخرجه احمد۔

حدیث 480۔حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیخین سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا" اگر تم دونوں کسی مشورے میں متفق ہو جاؤ تو میں کبھی اس کا خلاف نہ کروں۔ اس کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کی۔ (مسند امام احمد:۱۸۰۲۳)

الحدیث الحادی والثمانون بعد اربعمائۃ: عن البراء بن عازب مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 481۔ اسی کی مثل براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے امام طبرانی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔ (المعجم الاوسط:۷۲۹۵)

الحدیث الثانی والثمانون بعد اربعمائۃ: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجوا منی فی حبھم لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما ما ارجوا بہ فی قول لا الہ الا اللہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 482۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے ابو بکر و عمر سے محبت کرنے میں اسی ثواب کی امید رکھتا ہوں جس ثواب کی لا الہ الا اللہ کہنے میں امید رکھتا ہو۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۹۶)

الحدیث الثالث والثمانون بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی اخرجہ ابو داؤد۔

حدیث 483۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر بیشک میری امت میں سے آپ سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔ اس کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (سنن ابی داؤد:۴۶۵۲ باب فی الخلفاء)

الحدیث الرابع والثمانون بعد اربعمائۃ: عن ابی ھریرۃ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم وصححہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 484۔اسی کی مثل حاکم رحمۃ اللہ نے انہی سے بافادہ تصحیح روایت کی ہے۔(مستدرک حاکم:۴۷۴۴ ذکرمناقب سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ۔قال امام ذہبی: علی شرط البخاری ومسلم)

الحدیث الخامس والثمانون بعد اربعمائۃ: عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال انہ لم یرد خیرا قط الا سبقہ الیہ ابوبکر خرجہ البزار فی ضمن حدیث طویل و اورد ھذہ الاحادیث الثمانیۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 485۔امام بزار رحمۃ اللہ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا میں نے جب بھی کسی خیر کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں مجھ پر سبقت لے گئے۔ان آٹھوں حدیثوں کو امام سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(السنۃ ابن ابی عاصم:۱۲۴۳،ج۲ص۵۷۹)

الحدیث السادس والثمانون بعد اربعمائۃ: عن ربیعۃ الاسلمی قال جری بینی و بین ابی بکر کلام فقال لی کلمۃ کرمتھا و ندم ابو بکر فقال لی یا ربیعۃ رد علی مثلھا حتی یکون قصاصا قلت لا افعل قال لتقولن اولا سقدین علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء ناس من اسلم فقالوا لی رحم اللہ ابا بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی ای شیء سعدی علیک وھو الذی قال لک ما قال فقلت اتدرون من ھذا ھذا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ھذا ثانی اثنین و ھذا ذوشیبۃ للمسلمین ایاکم لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیہ فیغضب فیأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغضب لغضبہ فغضب فیاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغضب لغضبہ فیغضب اللہ لغضبھما فیھلک ربیعۃ وانطلق ابو بکر فتبعتہ وحدی حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ الحدیث کما کان فرفع رأسہ الی فقال یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ربیعة ما لک و للصدیق فقلت یا رسول الله کان کذا و کذا فقال لیکلمة کرھتھا فقال لی قل کما قلت حتی یکون قصاما فابیت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترد علیه ولکن قل غفر الله لک یا ابا بکر فقلت غفر الله لک یا ابا بکر اخرجه احمد واورده السیوطی فی تاریخ الخلفاء وقال سنده حسن۔

حدیث 486۔ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور حضرت ابو بکر کے درمیان کچھ بات ہوئی اور انہوں نے مجھے کوئی ایسی بات کہی جس کو میں نے ناپسند کیا تو حضرت ابو بکر نادم ہو گئے اور مجھے فرمایا ربیعہ اپنی بات تین بار مجھے کہو تا کہ بدلہ ادا ہو جائے۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا فرمایا یا تو تم یہ کہو گے یا پھر میں تمھارے خلاف رسول اللہ سے مدد مانگوں گا۔ میں نے کہا میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں تو حضرت ابو بکر چلے گئے۔ پھر میرے پاس قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے اللہ ابو بکر پر رحم کرے یہ کس چیز میں آپ کے خلاف حضور سے مدد مانگنے جارہے ہیں حالانکہ انہوں نے خود بھی آپ کو مذکورہ بات کہی ہے؟ تو میں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہیں یہ ابو بکر صدیق ہیں ثانی اثنین ہیں۔ مسلمانوں میں بزرگی والے ہیں جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں اپنے خلاف میری مدد کرتا ہوا دیکھیں تو ناراض ہو کر رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں پھر ان کی ناراضی کے سبب حضور بھی ناراض ہو جائیں۔ پھر ان دونوں کی ناراضی کی بناء پر اللہ بھی ناراض ہو جائے اور ربیعہ ہلاک ہو جائے۔ پھر میں اکیلا ہی حضرت ابو بکر کے پیچھے ہو لیا یہاں تک وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا معاملہ عرض کر دیا حضور علیہ السلام نے اپنا سر میری طرف اٹھا کر فرمایا ربیعہ! تمہارا اور ابو بکر کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی آقا! پھر یہ بات ہو رہی تھی کہ انہوں نے مجھے کوئی ناپسند بات کہہ دی پھر فرمانے لگے جو میں نے کہا ہے وہی آپ بھی مجھے کہہ دیں تا کہ بدلہ ہو جائے تو میں نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ربیعہ! تم ابو بکر کو وہ بات نہ کہو بلکہ یوں کہو اے ابو بکر! اللہ تمہیں بخش دے تو میں نے کہا اے ابو بکر! اللہ تمہیں بخش دے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کر کے فرمایا اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (مسند امام احمد: ۵۶۷۷ باب حدیث ابیہ بن کعب)

الحدیث السابع والثمانون بعد اربعمائۃ: عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر و عمر ایمان و بغضھما کفرا خرجہ ابن عساکر

حدیث 487۔ ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے۔" (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۴۱)

الحدیث الثامن والثمانون بعد اربعمائۃ: عن رجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلاثمائۃ و ستون خصلۃ فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ لی منھا یشیء قال کلھا فیک فھنیئا لک یا ابا بکر خرجہ ابن عساکر۔

حدیث 488۔ ابن عساکر ایک شخص سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا ان میں سے میرے اندر بھی کوئی موجود ہے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہیں مبارک ہو تمہارے اندر تو ساری کی ساری موجود ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۰۴)

الحدیث التاسع والثمانون بعد اربعمائۃ: عن سلیمان بن یسار مرسلاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلاثمائۃ وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا حصل فیہ خصلۃ منھا یدخل بھا الجنۃ قال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ افی شیء منھا قال نعم جمعا من کل اخرجہ ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 489۔ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں سے ایک خصلت اس کے اندر رکھ دیتا ہے جس کے صدقے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ان میں سے کوئی خصلت مجھ میں بھی پائی جاتی ہے کیا؟ تو فرمایا ہاں تم میں تو ساری ہی پائی جاتی ہیں اس کو ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں روایت کیا ہے۔ (مکارم الاخلاق: ۲۹)

الحدیث التسعون بعد اربعمائۃ: عن سلیمان بن یسار مرسلا مرفوعا بمثلہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 490۔ اسی کی مثل انہیں سے ابن عساکر نے مرسلاً مرفوعاً روایت کی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر ج ۳۰ ص ۱۰۳)

الحدیث الحادی والتسعون بعد اربعمائۃ: عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر و شکرہ واجب علی کل امتی اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 491۔ ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور ان کا شکریہ ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۴۱)

الحدیث الثانی والتسعون بعد اربعمائۃ: عن سہل بن سعد مرفوعا بمثلہ اخرجہ ابن عساکر ایضاً و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 492۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان چھ احادیث کو امام سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۴۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثالث والتسعون بعد اربعمائة: عن انس مرفوعاً بنحوه بدون لفظ شكره اخرجه الحافظ السلفي في مشيخته واورده ابن حجر في الصواعق المحرقة.

حدیث 493۔اسی کی مثل حافظ سلفی نے اپنی "مشیخہ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔بس اس میں شکر کے الفاظ نہیں ہیں۔ ابن حجر نے اسے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۳)

الحديث الرابع والتسعون بعد اربعمائة: عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يحاسبون الا ابي بكر رضي الله تعالى عنه اخرجه ابن عساكر۔

حدیث 494۔ابن عساکر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سب کا حساب لیا جائے گا۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۵۲)

الحديث الخامس والتسعون بعد اربعمائة: عن عمر رضي الله تعالى عنه قال لو وزن ايمان ابي بكر بايمان اهل الارض لرجح بهم اخرجه البيهقي في شعب الايمان۔

حدیث 495۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تمام اہل زمین کے اعمال کے مقابلے میں تولا جائے تو سب پر غالب آجائے۔اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔(شعب الایمان:۳۶)

الحديث السادس والتسعون بعد اربعمائة: عن عمر رضي الله تعالى عنه قال ان ابا بكر كان سابقا مبرزا اخرجه ابن ابي خيثمة۔

حدیث 496۔ابن ابی خیثمہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا "ابوبکر رضی اللہ عنہ (نیکیوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت سبقت کرنے والے تھے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۳۹)

الحدیث السابع والتسعون بعد اربعمائة: عن عمر بمثله خرجه عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد۔

حدیث 497۔ اسی کی مثل عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں روایت کی ہے۔ (کتاب الزہد لامام احمد ج ۱ ص ۱۱۱)

الحدیث الثامن والتسعون بعد اربعمائة: عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال لودت انی شعرة فی صدر ابی بکر اخرجه مسدد فی مسنده۔

حدیث 498۔ مسدد نے اپنی مسند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا مجھے پسند ہے کہ کاش میں ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ۶۵۳۳ کتاب علامات النبوۃ)

الحدیث التاسع والتسعون بعد اربعمائة: عن عمر قال قد کان ابو بکر اطیب من ریح المسک اخرجه ابو نعیم۔

حدیث 499۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر مشک سے زیادہ خوشبودار تھے۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ (تثبیت الامامۃ وترتیب الخلافۃ لابی نعیم: ۵۵)

الحدیث الموفی للخمسمائة: عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال حدثنی عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه ما سابق ابا بکر الی خیر قط الا سبقه به اخرجه ابن عساکر و اورد هذه الاحادیث السبعة السیوطی فی تاریخ الخلفاء له۔

حدیث 500۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے فرمایا مجھے حضرت عمر بن خطاب نے بیان کیا کہ وہ کبھی بھی کسی خیر میں حضرت ابوبکر پر سبقت نہ پا سکے۔ مگر حضرت ابوبکر اس خیر میں ان پر سابق رہے۔ رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عنھم ۔اس کو ابن عساکر نے روایت کیا اور ان ساتوں حدیثوں کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۹۸)

الحدیث الحادی بعد خمسمائۃ: عن عبد الرحمن بن ابی بکر عن عمر بمثلہ اخرجہ البزار فی ضمن حدیث طویل و اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 501۔ایک طویل حدیث کے ضمن میں اسی کی مثل امام بزار رحمہ اللہ نے انہی سے روایت کیا ہے جس کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۲۰۸)

الحدیث الثانی بعد خمسمائۃ: عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق مثل القطر اینما یقع نفع اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 502۔ابن عساکر ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا پہلی کتابوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس بارش کی مثل لکھا ہوا تھا کہ جو جہاں بھرے نفع دے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۳۸)

الحدیث الثالث بعد خمسمائۃ: عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابۃ الانبیاء فما وجدنا نبیا کان لہ صاحب مثل ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 503۔ابن عساکر انہیں سے راوی فرمایا ہم نے انبیاء سابقین علیھم السلام کے صحابہ میں نظر کی تو کسی نبی علیہ السلام کی کوئی صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل نہ پایا۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۳۸)

الحدیث الرابع بعد خمسمائۃ: عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریتہ بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولقد قام ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء اخرجہ ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عساکر۔

حدیث 504۔ ابن عساکر حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا ذریت آدم میں۔ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے بعد ابوبکر سے افضل کوئی پیدا نہیں ہوا۔ بیشک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے مرتد ہونے کے دن ایک نبی علیہ السلام کی مثل کردار ادا کیا۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۳۹۵)

الحدیث الخامس بعد خمسمائۃ: عن جبیر بن مطعم قال اتت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان ترجع الیہ فقالت ارایت ان جئت ولم اجدک کانھا تقول الموت قال ان لم تجدینی فاتی ابا بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ اخرجہ البخاری۔

حدیث 505۔ امام بخاری رحمۃ اللہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا کہ ایک عورت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں (کسی کام سے) حاضر ہوتی۔ حضور علیہ السلام نے اسے لوٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس نے عرض کی اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو موجود نہ پاؤں تو کیا کروں گویا کہ وہ اس سے حضور علیہ السلام کی وفات مراد لے رہی تھی۔ فرمایا اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آجانا۔ (صحیح بخاری:۳۶۵۹)

الحدیث السادس بعد خمسمائۃ: عن جبیر بن مطعم بمثلہ اخرجہ مسلم۔

حدیث 506۔ اسی کی مثل امام مسلم رحمہ اللہ نے انہیں سے روایت کی ہے۔ (صحیح مسلم:۲۳۸۶ باب فی فضائل ابی بکر الصدیق)

الحدیث السابع بعد خمسمائۃ: عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سلہ الی من ندفع صدقاتنا بعدک فاتیتہ فسألتہ فقال الی ابی بکر اخرجہ الحاکم وصححہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 507۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بنو مصطلق نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو ادا کریں۔میں نے حاضر ہو کر پوچھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر کو۔اس کو امام حاکم رحمہ اللہ نے باافادہ تصحیح روایت کیا ہے۔(مستدرک حاکم:۱۹/۲،قال الذہبی:علی شرط البخاری ومسلم)

الحدیث الثامن بعد خمسمائۃ : عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسألہ شیئا فقال لہا تعودین فقالت یا رسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام ان عدت فلم اجدک تعرض فقال ان جئت فلم تجدینی فاتی ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ فانہ الخلیفۃ من بعدی اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 508۔ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا ایک عورت حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئی۔آپ نے اسے فرمایا ابھی تم لوٹ جاؤ۔عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو تشریف فرما نہ پاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اگر تم آؤ اور مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آجانا کہ میرے بعد وہ خلیفہ ہیں۔(تاریخ دمشق ج۳۰ص۲۲۱)

الحدیث التاسع بعد خمسمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر اخرجہ مسلم۔

حدیث 509۔سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض کی حالت میں مجھے فرمایا: اپنے والد اور بھائی کو بلاؤ تا کہ میں ایک تحریر لکھدوں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے والا تمنا کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا کہ میں زیادہ حقدار ہوں حالانکہ اللہ اور مومنین ابو بکر کے علاوہ کا انکار کردیں گے۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۷)

الحدیث العاشر بعد خمسمائۃ: عن عائشۃ بنحوہ خرجہ البخاری۔

حدیث 510۔ اسی کی مثل انہیں سے امام بخاری رحمۃ اللہ نے بھی روایت کی ہے۔ (صحیح بخاری: ۷۲۱۷)

الحدیث الحادی عشر بعد خمسمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی عبد الرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد بعدی ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر اخرجہ احمد وغیرہ من طرق اورد ھذہ الاحادیث العشرۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء لکن حدیث البخاری لم یوردہ ھو بل اوردہ الطبری فی الریاض النضرۃ۔

حدیث 511۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں مجھے فرمایا میرے پاس عبد الرحمن بن ابی بکر کو بلاؤ تا کہ میں ابو بکر کے لئے ایک تحریر لکھدوں تا کہ میرے بعد اس سے کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا: ان کو بلاؤ اللہ کی پناہ اس سے کہ مومن حضرت ابو بکر کے بارے اختلاف کرنے لگیں۔ اس کو امام احمد وغیرہ نے کئی سندوں سے روایت کیا اور ان دس حدیثوں کی علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا سواء حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے۔ اسے محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔

(مسند امام احمد: ۲۴۱۹۹، فضائل صحابہ: ۲۲۶)

الحدیث الثانی عشر بعد خمسمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واراساہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک لو کان و انا حی فاستغفر لک و ادعوا لک فقالت عائشۃ و اثکلاہ واللہ انی لاظنک تحب موتی ولو کان ذالک لظللت آخر یومک معترسا ببعض ازواجک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل انا واراساہ لقد ھممت او اردت ان ارسل الی ابی بکر و ابنہ و اعھد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ و یدفع المومنون و یدفع اللہ و یابی المومنون اخرجہ البخاری

حدیث 512۔امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کی (کہ حضور علیہ السلام کے ایام آخری میں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہائے! میرے آقا! اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ تو معاملہ جب کہتی کہ کچھ ہو چکا ہوتا میں تو ابھی زندہ ہوں میں آپ کے لئے دعائے استغفار کرتا ہوں پھر سیدہ عائشہ نے کہا ہائے مصیبت اللہ کی قسم میرے خیال میں آپ میری موت کے خواہاں ہیں قسم بخدا اگر یوں آپ کی وفات) ہو چکی ہوتی تو آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی کسی زوجہ (یعنی میرا) بھی انتقال ہو چکا ہوتا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ میں نے ارادہ کیا کہ پیغام بھیج کر حضرت ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلاؤں اور تحریر لکھدوں کہ کہنے والا یا تمنا کرنے والا اسکے خلاف نہ کرے پھر میں نے سوچا اس ابوبکر کے علاوہ کا اللہ انکار فرما دے گا اور مومن اسے دور کر دیں گے یا مومن انکار کر دیں گے اور باری تعالیٰ اسے دور کر دے گا۔ (صحیح بخاری: ۵۶۶۶)

الحدیث الثالث عشر بعد خمسمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت لما کبر قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعبد الرحمن بن ابی بکر ائتنی بکتف او لوح اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ فلما ذھب عبد الرحمن لیقوم قال ابی اللہ والمومنون ان یختلف علی ابی بکر خرجہ احمد۔

حدیث 513۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالرحمن بن ابوبکر سے فرمایا: میرے پاس کوئی ہڈی یا تختی لے کر آؤ تا کہ میں ابوبکر کے لئے ا[یک]
نوشتہ لکھ دوں جس پر اختلاف نہ ہو جب حضرت عبدالرحمن جانے لگے تو فرمایا اللہ اور مومنین نے ابوبکر [پر]
اختلاف ہونے کا انکار کیا ہے۔ اس کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(مسند امام احمد: ۲۴۱۹۹)

الحدیث الرابع عشر بعد خمسمائة: عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت لما
کان وجع رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی قبض فیه قال ادعوا لی ابابکر
فلنکتب لکیلا یطمع فی الامر طامع او یتمنی متمن ثم قال یابی الله ذالک
والمومنون الا ان یکون الا ان یکون ابی بکر خرجه فی الفضائل وقال اسناد
صحیح علی شرط الشیخین۔

حدیث 514۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا مرض مرض الموت تھا تو آپ
نے فرمایا میرے پاس ابوبکر کو بلاؤ کہ میں تحریری وصیت لکھ دوں تا کہ بعد میں اس معاملے میں کوئی
لالچ کرنے والا لالچ نہ کرے اور کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے پھر فرمایا اللہ اور مومنین
نے اس کا انکار کر دیا ہے سوا اس کے کہ ابوبکر ہوں۔ اس کو لغوی نے فضائل میں روایت کر کے فرمایا
اس کی اسناد شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ (فضائل صحابہ: ۲۰۵)

الحدیث الخامس عشر بعد خمسمائة: عن انس رضی الله تعالی عنه ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فی شکایته التی توفی فیها یا عائشة ادعی لی عبد
الرحمن بن ابی بکر حتی اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه بعدی معاذ الله ان
یختلف علی ابی بکر احد من المومنین خرجه فی الفضائل وقال غریب واورد
هذه الاحادیث الاربعة الطبری فی الریاض النضرة۔

حدیث 515۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات م[یں]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

...و عائشہ سے فرمایا عبد الرحمن بن ابو بکر کو بلاؤ تاکہ میں ابو بکر کے لئے ایسی وصیت لکھ دوں جس پر
...میرے بعد اختلاف نہ ہو اللہ کی پناہ کہ کوئی مسلمان حضرت ابو بکر پر اختلاف کرے۔
...ن کو بھی صاحب فضائل ہی نے روایت کیا اور غریب کہا ان چاروں حدیثوں کو طبری نے ریاض
نضرۃ میں بیان کیا ہے۔ (فضائل خلفاء راشدین امام ابو نعیم: ۱۷۳)

الحدیث السادس عشر بعد خمسمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اشتد وجعہ قال ایتونی بدواۃ و کاتب
و لیقۃ و قرطاس اکتب لابی بکر کتابا ان لا یختلف علیہ الناس ثم قال معاذ
اللہ لا یختلف الناس علی ابی بکر اخرجہ البزار و اورد السید محمد البرزنجی فی
نواقض الروافض

حدیث 516۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کے درد میں شدت ہو گئی تو فرمایا
میرے پاس کاغذ، دوات اور کاتب۔ لاؤ کہ میں ابو بکر کے لئے۔ ایسی تحریر لکھوا دوں جس پر لوگ اختلاف
نہ کریں پھر فرمایا اللہ کی پناہ کہ لوگ ابو بکر پر اختلاف کریں۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو حافظ بزار رحمۃ اللہ نے
روایت کیا ہے اور سید محمد برزنجی رحمۃ اللہ نے "نواقض الروافض" میں ذکر کیا ہے۔

(مسند بزار: ۲۳۴)

الحدیث السابع عشر بعد خمسمائۃ: عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ
قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتد مرضہ فقال مروا ابا بکر
فلیصل بالناس قالت عائشۃ یا رسول اللہ انہ رجل رقیق اذا قام مقامک لم
یستطع ان یصلی بالناس فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فعادت فقال مری
ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاہ الرسول فصلی بالناس
فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ البخاری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 517۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ السلام مریض ہوتے پھر آپ کا مرض بڑھ گیا تو فرمایا ابوبکر کو میری طرف سے حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔سیدہ عائشہ نے عرض کی یارسول اللہ! وہ رقیق القلب شخص ہیں۔جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز پڑھا نہیں پائیں گے تو آپ نے فرمایا تم ابوبکر کو لوگوں کی نماز پڑھانے کا کہہ دو سیدہ نے پھر وہی بات کہیں فرمایا تم ابوبکر کو کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم عورتیں تو یوسف کی ہمنشین ہو پھر قاصد نے حضرت ابوبکر کو پیغام دیا تو انہوں نے حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی ہی میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(صحیح بخاری:٦٧٨ باب اہل العلم والفضل احق بالامامۃ)

الحديث الثامن عشر بعد خمسمائة: عن ابي موسى الاشعرى رضى الله تعالى عنه بنحوه اخرجه مسلم۔

حدیث 518۔اسی کی مثل امام مسلم رحمۃ اللہ نے انہی سے روایت کی ہے۔(صحیح مسلم:٤٢٠)

الحديث التاسع عشر بعد خمسمائة: عن عائشة رضى الله تعالى عنها بنحوه

حدیث 519۔اور اسی کی مثل سیدہ عائشہ سے مروی ہے۔(صحیح مسلم:٤١٨)

الحديث العشرون بعد خمسمائة: عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه بنحوه

حدیث 520۔اسی کی مثل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔(نوادر اصول:١٢١١)

الحديث الحادى والعشرون بعد خمسمائة: عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما بنحوه۔

حدیث 521۔اسی کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(سنن ابن ماجہ:١٢٣٥ باب ما جاء فی صلاۃ رسول اللہ ﷺ)

الحديث الثانى والعشرون بعد خمسمائة: عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنهما بنحوه۔

حدیث 522۔اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(صحیح ابن حبان: ۶۸۷۴)

الحديث الثالث والعشرون بعد خمسمائة: عن عبد الله بن زمعة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم بالصلوة وكان ابو بكر رضي الله تعالى عنه غائبا فتقدم عمر رضي الله تعالى عنه فصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا لا لا يأبى الله والمسلمون الا ابا بكر يصلي للناس ابو بكر رضي الله تعالى عنه۔

حدیث 523 حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کا حکم دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھادی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں نہیں نہیں اللہ اور مسلمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کا انکار کرتے ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

(سنن ابی داؤد: ۴۶۶۰ باب فی استخلاف ابی بکر)

الحديث الرابع والعشرون بعد خمسمائة: عن ابي سعيد ن الخدري رضي الله تعالى عنه بنحوه۔

حدیث 524۔اسی کی مثل ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے۔(الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۱۷۰)

الحديث الخامس والعشرون بعد خمسمائة: عن حفصة رضي الله تعالى عنها بنحوه و اورد هذه الاحاديث التسعة السيوطي في تاريخ الخلفاء وقال وهذا الحديث اى حديث امر ابي بكر بالصلوة للناس متواتر ورد من حديث علي ابن ابي طالب و ابي موسى الاشعري و عائشة و ابن مسعود و ابن عباس و ابن عمر و عبد الله بن زمعة و ابي سعيد و حفصة وقد سقت طرقهم في رسالتي في

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاحادیث المتواترۃ انتہی۔

حدیث 525 بھی اسی کی مثل سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہے اوران نو حدیثوں کو امام سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا اور کہا کہ یہ حدیث جس میں حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا گیا ہے یہ متواتر ہے۔ کیونکہ یہ حدیث حضرت علی، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عائشہ، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن زمعہ، حضرت ابو سعید اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنھم کی روایتوں سے مروی ہے اور میں نے ان سب کی سندیں اپنے رسالے احادیث متواترہ میں بیان کر دی ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۸)

قلت وقد منا حدیث علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقلا عن تاریخ الخلفاء فی القسم الاول وقال السیوطی فی تاریخ الخلفاء وابن حجر فی الصواعق قال العلماء فی ھذا الحدیث اوضح دلالۃ علی ان الصدیق افضل الصحابۃ علی الاطلاق و احقھم بالخلافۃ ولولا ھم بالامامۃ قال الاشعری قد علم بالضرورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یصلی بالناس مع حضور المھاجرین والانصار مع قولہ یوم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فدل علی انہ کان اقرأھم ای اعلمھم بالقرآن انتہی. وقد استدل الصحابۃ انفسھم بھذا علی انہ احق بالخلافۃ منھم عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما انتہی کلامھما۔

(مصنف فرماتے ہیں) ہم قسم اول میں اس حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث تاریخ الخلفاء سے نقل کر چکے ہیں اور امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء (تاریخ الخلفاء ص ۶۰) اور ابن حجر مکی نے صواعق المحرقۃ (الصواعق المحرقۃ ص ۶۰) میں لکھا ہے کہ علماء نے فرمایا اس حدیث میں اس بات پر واضح دلیل ہے کہ حضرت صدیق مطلقاً سب صحابہ میں افضل خلافت کے سب سے بڑھ کر حقدار اور امامت کے سب سے زیادہ لائق تھے۔ اشعری نے فرمایا "یہ معاملہ بدیہی طور پر معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہاجرین اور انصار صحابہ کے ہوتے ہوئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا اور پھر حضور کا یہ فرمان کہ قوم کی امامت وہ کرے جو ان میں کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو یہ اس بات پر دلیل ہے کہ جناب صدیق صحابہ میں سب سے زیادہ کتاب الٰہی کے قاری یعنی جاننے والے تھے۔ انتھی۔ اور تحقیق صحابہ نے خود۔۔ جناب صدیق کے سب سے زیادہ حقدار خلافت ہونے پر اسی سے استدلال کیا ہے۔ جن میں سے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔ انتھی کلامھما۔

الحدیث السادس والعشرون بعد خمسمائۃ: عن سھل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاھم بعد الظھر لیصلح بینھم وقال یا بلال از حضرت الصلوۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت صلوۃ العصر اقام بلال الصلوۃ ثم ابا بکر فصلی اخرجہ احمد۔

حدیث 526۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف قبیلے والوں کے مابین کوئی جھگڑا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا پتہ چلا تو آپ ظہر کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تا کہ ان کی صلح کرا دیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر میں نماز کے وقت نہ آسکوں تو حضرت ابوبکر صدیق کو لوگوں کی امامت کا کہہ دینا پھر جب نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ (مسند امام احمد:۱۶۸۱۲۲)

الحدیث السابع والعشرون بعد خمسمائۃ: عن سھل بن سعد بمثلہ اخرجہ ابو داؤد

حدیث 527۔ اسی کی مثل امام ابو داؤد رحمۃ اللہ نے انہیں سے روایت کی ہے۔ (سنن ابی داؤد:۹۴۱، قال محقق شعیب الارنوط: اسنادہ صحیح)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثامن والعشرون بعد خمسمائة: عن محمد بن الزبير قال ارسلني عمر بن عبد العزيز الى الحسن البصري ليسأله من اشياء فجئته فقلت له استقني فيما اختلف فيه الناس هل كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم استخلف ابا بكر رضي الله تعالى عنه فاستوى الحسن رضي الله تعالى عنه قاعدا فقال اوفي شك هو لا ابالك اى والله الذي لا اله الا هو لقد استخلف ولهو كان اعلم بالله واتقى له واشد له مخافة من ان يموت عليها لو لم يومره اخرجه ابن عساكر۔

حدیث 528۔ حضرت محمد بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پس چند باتیں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کی مجھے ان مسائل کے حوالے سے ارشاد کیجئے۔ جن میں لوگ مختلف ہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے جناب صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ تو حضرت حسن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا تمہارا باپ نہ ہو یہ کوئی شک کی بات ہے۔ ہاں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا خلیفہ بنایا تھا اور ضرور ابو بکر اللہ تعالیٰ کا بہت علم رکھنے والے اس کے لئے بہت پرہیز گاری اختیار کرنے والے تھے اور اگر حضور علیہ السلام نے انہیں یہ حکم نہ دیا ہوتا تو وہ حالت خلافت پر وفات پانے سے اللہ کا بہت خوف رکھنے والے تھے۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۹۷)

الحديث التاسع والعشرون بعد خمسمائة: عن الزعفراني قال سمعت الشافعي يقول اجمع الناس على خلافة ابي بكر رضي الله تعالى عنه وذالك انه اضطر الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجد واتحت اديم السماء خيرا من ابي بكر رضي الله تعالى عنه فولوه رقابهم اخرجه البيهقي۔

حدیث 529۔ امام بیہقی حضرت زعفرانی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا میں نے امام شافعی رحمۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلافت ابوبکر پر سب لوگوں کا اجماع ہے اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگ مجبور ہو گئے اور انہیں آسمان کے نیچے ابوبکر سے افضل کسی کو نہ پایا تو پھر انہیں کو اپنی گردنوں کا ولی بنا دیا۔

(معرفۃ السنن والآثار: ۳۵۳ باب ما یستدل بہ علی صحۃ الاعتقاد والشافعی)

الحدیث الثلاثون بعد خمسمائۃ: عن ابراھیم .... قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابا عبیدۃ بن الجراح فقال ابسط یدک فلابایعک فانک امین ھذہ الامۃ علی لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو عبیدۃ لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما رایت لک فھۃ قبلھا منذ اسلمت اتبایعنی وفیکم الصدیق و ثانی اثنین اخرجہ ابن سعد و اورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء قال والفھۃ ضعت الرای۔

حدیث 530۔ حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضرت عمر حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے پاس آئے اور کہا اپنے ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ سے بیعت کروں کا کیونکہ آپ کو زبان مصطفیٰ سے اس امت کے امین ہونے کا لقب ملا ہے، تو حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عمر سے کہا میں جب سے اسلام لایا ہوں اس سے پہلے آپ کی کبھی اتنی کمزور رائے نہیں دیکھی کیا آپ مجھ سے بیعت کریں گے۔ حالانکہ تمہارے اندر صدیق اور ثانی اثنین موجود ہیں ﷺ ورضی اللہ عنہم۔ اس کو ابن سعد نے روایت کیا اور ان پانچوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۲۰)

الحدیث الحادی والثلاثون بعد خمسمائۃ: عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بومع ابوبکر رای من الناس بعض الانقباض فقال یا ایھا الناس ما یمنعکم الست احقکم بھذا الامر الست اول من اسلم الست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الست فذ کر خصالا اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 531۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو آپ نے کچھ لوگوں کو رکتے ہوئے پایا تو فرمایا اے لوگو! تمہیں کونسی چیز روک رہی ہے کیا میں اس کا تم سب سے زیادہ حقدار نہیں ہو گیا میں سب سے پہلا مسلمان نہیں ہوں کیا میں یہ نہیں ہوں کیا میں یہ نہیں ہوں۔ پھر یوں آپ اپنی متعدد خصلتیں بیان کیں۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔(تاریخ دمشق ج۳۰ ص۳۷)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد خمسمائة : عن ابی سعید بنحوه اخرجه ابن حبان۔

حدیث 532۔اسی کی مثل حافظ ابن حبان نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(صحیح ابن حبان:۶۸۶۳)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد خمسمائة: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر و قلبه و قال ابن عمر و ما نزل بالناس امر قط فقالوا و قال الا نزل القرآن علی نحو ما قال العمر عمر اخرجه الترمذی و اورد هذه الاحادیث الثلاثة السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 533۔امام ترمذی رحمۃ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی نے عمر کی زبان اور دل پر حق رکھ دیا ہے۔حضرت ابن عمر نے فرمایا لوگوں پر جب بھی کوئی معاملہ پڑا تو انہوں نے اپنی بات کہی اور حضرت عمر نے اپنی بات کہی۔ مگر حضرت عمر کے قول پر قرآن نازل ہو گیا۔ ان تینوں حدیثوں کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔(سنن ترمذی:۳۶۸۲ باب فی مناقب حضرت عمر بن خطاب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الرابع والثلاثون بعد خمسمائۃ : عن ابن عمر مرفوعاً بنحوہ اخرجہ احمد واوردابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 534۔اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی اور ابن حجر نے اسے صواعق المحرقہ میں بیان کیا ہے۔(مسند امام احمد:۵۱۴۵)

الحدیث الخامس والثلاثون بعد خمسمائۃ : عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ اخرجہ ابن ماجۃ۔

حدیث 535۔امام ابن ماجہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے زبان عمر پر حق رکھدیا ہے۔وہ حق کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ:۱۰۸،قال محقق شعیب الارنووط:حدیث صحیح،تاریخ المعرفۃ ج ۱ص ۲۱۶)

الحدیث السادس والثلاثون بعد خمسمائۃ : عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم وصححہ واورد ھذین الحدیثین السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 536۔اسی کی مثل امام حاکم نے بافادہ تصحیح انہیں سے روایت کی ہے اور ان دونوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(مستدرک حاکم:۴۵۰۱ باب من مناقب امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب،قال امام الذہبی:علی شرط مسلم)

الحدیث السابع والثلاثون بعد خمسمائۃ : عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بنحو مثلہ اخرجہ احمد۔

حدیث 537۔اسی کی مثل امام احمد نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(مسند امام احمد:۲۱۵۴۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحديث الثامن والثلاثون بعد خمسمائة: عن ابي ذر رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابو داؤد و اورد هذين الحديثين ابن حجر في الصواعق المحرقة۔

حدیث 538۔ اسی کی مثل امام ابو داؤد رحمۃ اللہ نے انہیں سے روایت کی ہے اور ان دونوں حدیثوں کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (سنن ابی داود: ۲۹۶۲)

الحديث التاسع والثلاثون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه اخرجه احمد

حدیث 539۔ امام احمد حضرت ابوھریرہ سے راوی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کے قلب ولسان پر حق جاری کر دیا ہے۔ (مسند امام احمد: ۹۲۱۳، ج ۱۵ ص ۱۷ ا مسند ابی حریرۃ)

الحديث الاربعون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه البزار و اورد هذين الحديثين السيوطي في تاريخ الخلفاء۔

حدیث 540۔ اسی کی مثل بزار نے انہیں سے روایت کی اور ان دونوں روایتوں کو حافظ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا۔ (مسند بزار: ۷۶۲۱، ج ۱۴ ص ۱۲۲)

الحديث الحادي والاربعون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه مرفوعاً بمثله اخرجه ابو يعلى۔

حدیث 541۔ اسی کی مثل ابو یعلیٰ نے انہی سے روایت کی۔ (المقصد العلی فی زوائد مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۱۱۳۱، مناقب حضرت عمر بن خطاب)

الحديث الثاني والاربعون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرفوعاً بمثله اخرجه الحاکم و اورد هذین الحدیثین ابن حجر فی الصواعق المحرقة۔

حدیث 542۔ اسی کی مثل حاکم نے بھی انہی سے روایت کی اور ان دونوں روایتوں کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے۔ (فضائل خلفاء راشدین: ۳۰)

الحدیث الثالث والاربعون بعد خمسمائة: عن عمر ابن الخطاب مرفوعاً بمثله اخرجه الطبرانی۔

حدیث 543۔ اسی کی مثل طبرانی نے ابھی انہی سے روایت کی ہے۔ (المعجم الاوسط: ۶۶۹۲)

الحدیث الرابع والاربعون بعد خمسمائة: عن بلال رضی الله تعالی عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الطبرانی ایضاً۔

حدیث 544۔ اسی کی مثل امام طبرانی نے حضرت بلال سے (بھی روایت کی ہے)۔ (المعجم الکبیر ج ۱ ص ۳۵۴، رقم: ۱۰۷۷)

الحدیث الخامس والاربعون بعد خمسمائة: عن معاویه بن ابی سفیان مرفوعاً بمثله اخرجه الطبرانی ایضاً۔

حدیث 545۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کی۔ (المعجم الکبیر ج ۹ ص ۳۱۲، رقم: ۷۰۷)

الحدیث السادس والاربعون بعد خمسمائة: عن عائشة رضی الله تعالی عنها مرفوعاً بمثله اخرجه الطبرانی ایضاً و اورد هذه الاحادیث الاربعة السیوطی فی تاریخ الخلفاء له۔

حدیث 546۔ اسی کی مثل امام طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ اور ان چاروں روایتوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بھی بیان کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۹۱۳۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السابع والاربعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یصافحہ الحق عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اول من یسلم علیہ و اول من یاخذ بیدہ فیدخلہ الجنۃ اخرجہ و اورد ھذہ الاحادیث صاحب تذکرۃ القاری ثم قال المراد انہ اول من یدخل الجنۃ بعد ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقرینۃ الاحادیث السابقۃ فی اولیتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہی۔

حدیث 547۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ پہلا شخص جس سے حق مصافحہ کرے گا سلام کرے گا اور ہاتھ پکڑ کر داخل جنت کرے گا، عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ان احادیث کو صاحب تذکرۃ القاری نے ذکر کیا اور کہا کہ مراد یہ ہے کہ وہ پہلا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد داخل جنت ہوگا ان کثیر احادیث کی وجہ سے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولیت پر گزر چکی ہیں۔انتہی۔(سنن ابن ماجہ:۱۰۴ باب فضائل حضرت عمر)

الحدیث الثامن والاربعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بن کعب مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم۔

حدیث 548۔اسی کی مثل حاکم نے انہیں سے روایت کی ہے۔(مستدرک حاکم:۴۴۸۹)

الحدیث التاسع والاربعون بعد خمسمائۃ: عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عمر سراج اھل الجنۃ اخرجہ البزار۔

حدیث 549۔امام بزار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت کو چراغ ہیں۔(مسند بزار ج ۳ ص ۱۷۴، رقم:۲۰۵۲)

الحدیث الخمسون بعد خمسمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن عساکر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 550۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۶۷، رقم: ۹۶۷۰)

الحدیث الحادی والخمسون بعد خمسمائة: عن الصعب بن جثامة مرفوعاً بمثله اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 551۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۱۶۷)

الحدیث الثانی والخمسون بعد خمسمائة: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنه قال جبرئیل علیه السلام الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال اقرأ عمر السلام و اخبره ان غضبه عز و رضاه حکم اخرجه الطبرانی فی الاوسط و اورد هذه الاحادیث الخمسة السیوطی فی تاریخ الخلفاء له۔

حدیث 552۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہوئے اور عرض کی عمر کو سلام پہنچائیے اور کہیے کہ ان کا غصہ سختی اور ان کی رضا حکمت ہے۔ اس کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور ان پانچوں حدیثوں کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۶۲۹۷، ج ۶ ص ۲۴۲)

الحدیث الثالث والخمسون بعد خمسمائة: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما بمثله اخرجه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول۔

حدیث 553۔ اسی کی مثل حکیم ترمذی نے انہیں سے نوادر الاصول میں۔ (نوادر الاصول: ۲۵۹ عن حضرت انس بن مالک)

الحدیث الرابع والخمسون بعد خمسمائة: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما بمثله اخرجه ایضا فی المختارة و اوردهما ابن حجر فی الصواعق المحرقة۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 554۔ اسی کی مثل امام ضیاء الدین مقدسی نے ضیاء المختارہ میں روایت کیا ہے اور ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے اسے صواعق المحرقہ میں بیان کیا ہے۔

(الضیاء المختارہ ج ۱۰ ص ۱۲۷، رقم: ۱۲۷)

الحدیث الخامس والخمسون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله باهى باهل عرفة عامة و باهى بعمر خاصة اخرجه الطبراني في الاوسط۔

حدیث 555۔ امام طبرانی نے کتاب الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے راوی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل عرفہ پر عام عمومی اور حضرت عمر پر خاص خصوصی فخر فرمایا ہے۔

(المعجم الاوسط ج ۲ ص ۶۱، رقم: ۱۲۵۱)

الحدیث السادس والخمسون بعد خمسمائة: عن ابي سعيد رضي الله تعالىٰ عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الطبراني في الاوسط قال السيوطي و اسناده حسن۔

حدیث 556۔ اسی کی مثل طبرانی نے اوسط میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام سیوطی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ (المعجم الاوسط: ۶۷۲۶)

الحدیث السابع والخمسون بعد خمسمائة: عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما مرفوعاً بمثله اخرجه الطبراني في الكبير و اورد هذه الاحاديث الثلاثة السيوطي في تاريخ الخلفاء له۔

حدیث 557۔ اسی کی مثل طبرانی "کبیر" نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان تینوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۸۲، رقم: ۱۱۳۳۰)

الحدیث الثامن والخمسون بعد خمسمائة: عن الفضل بن عباس رضي الله تعالىٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحق بعدي مع عمر رضي الله تعالىٰ عنه حيث كان اخرجه الطبرانی۔

حدیث 558۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حق میرے بعد عمر کے ساتھ ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں رضی اللہ عنہ۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔

(المعجم الکبیر ۱۸ ص ۲۸۰، رقم: ۷۱۸ باب عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس عن الفضل)

الحديث التاسع والخمسون بعد خمسمائة: عن الفضل ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنه مرفوعاً بمثله اخرجه الديلمي و اوردهما السيوطي في تاريخ الخلفاء

حدیث 559۔ اسی کی مثل دیلمی نے انہیں سے روایت کی ہے اور ان دونوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔

(نوادر الاصول: ۱۲۲۳، الدیلمی ج ۲ ص ۳۱۴، رقم: ۳۴۷۴)

الحديث الستون بعد خمسمائة: عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان عمر رضي الله تعالىٰ عنه معي و انا معه والحق بعدي مع عمر حيث كان اخرجه الطبراني۔

حدیث 560۔ امام طبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اور میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں اور حق میرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ (المعجم الکبیر ج ۱۸ ص ۲۸۰، رقم: ۲۱۸)

الحديث الحادي والستون بعد خمسمائة: عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما مرفوعاً بمثله اخرجه ابن عدي۔

حدیث 561۔ اسی کی مثل ابن عدی نے مرفوعاً انہیں سے روایت کی ہے۔ (الکامل فی الضعفاء الرجال ج ۵ ص ۲۲۶ باب عبد اللہ بن لہیعۃ عن عقبہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی والستون بعد خمسمائۃ: عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصدق بعدی مع عمر حیث کان اخرجہ ابن النجار و اورد ہذہ الاحادیث الثلاثۃ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 562۔ ابن نجار حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سچائی میرے بعد عمر کے ساتھ ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں رضی اللہ عنہ ان تینوں حدیثوں کو ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۸۱)

الحدیث الثالث والستون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال ما علی ظہر الارض رجل احب الی من عمر رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 563۔ ابن عساکر جناب صدیق رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا مجھے روئے زمین پر عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۸۳)

الحدیث الرابع والستون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ انہ قیل لہ ما تقول فی مرضہ ما تقول لو بک وقد ولیت عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اقول لہ ولیت علیہم خیرہم اخرجہ ابن سعد۔

حدیث 564۔ ابن سعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ان سے کہا گیا آپ اپنے مرض کے دنوں میں اپنے رب سے کیا عرض کرتے تھے جبکہ آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ولی بنا چکے تھے تو فرمایا "میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتا تھا میں نے لوگوں پر ان میں سے سب سے بہتر کو ولی بنایا ہے۔ (الطبقات ابن سعد ج ۳ ص ۱۱۹)

الحدیث الخامس والستون بعد خمسمائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ما رایت احدا قط بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قبض احد ولا اجود من عمر رضی الله تعالٰی عنه اخرجه ابن سعد۔

حدیث 565۔ ابن سعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات ظاہری کے بعد کبھی کسی کو عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حمد الٰہی اور سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۹۵، مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۶ ص ۳۵۶)

الحدیث السادس والستون بعد خمسمائۃ: عن حذیفۃ رضی الله تعالٰی عنه قال کان علم الناس مرہ سوما فی حجر عمر رضی الله تعالٰی عنه۔

حدیث 566۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کا علم عمر رضی اللہ عنہ کی جھولی میں جمع تھا

(الریاض النضرۃ ص ۲۸۳)

الحدیث السابع والستون بعد خمسمائۃ: عن ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه قال اذا ذکر الصالحون فحی هلا بعمر ان عمر رضی الله تعالٰی عنه کان اعلمنا بکتاب الله وافقهنا لدین الله اخرجه الطبرانی۔

567۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب نیکوں کا ذکر ہو تو حضرت عمر کا تذکرہ بھی ضرور کیا کرو کہ وہ ہم میں کتاب اللہ کے زیادہ جاننے والے اور دین خداوندی کے زیادہ سمجھنے والے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ (المعجم الکبیر: ۸۸۰۷)

الحدیث الثامن والستون بعد خمسمائۃ: عن ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه بمثله اخرجه الحاکم۔

حدیث 568۔ اسی کی مثل انہیں سے امام حاکم نے بھی روایت کی ہے۔

(مستدرک حاکم: ۴۵۲۲)

الحدیث التاسع والستون بعد خمسمائۃ: عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انه سئل عن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فقال کان کالخیر کله و سئل عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فقال کان کالطیر الحذر الذی یری امات له بکل طریق شرکا یأخذه وسئل عن علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال علی بحر حلما و حزما و علما ونجداۃ اخرجه فی الطیوریات۔

حدیث 569۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جناب صدیق کے حوالے سے پوچھا گیا تو فرمایا وہ تو کلی طور پر خیر تھے پھر حضرت عمر کی بابت سوال ہوا تو فرمایا "عمر اس محتاط پرندے کی طرح تھے جو (پہلے سے ہی) جو جانتا ہو کہ ہر راستے میں اسے پکڑنے والے شکاری موجود ہیں (اس وجہ سے بچ کر گزرتا ہوں) پھر جناب علی کے بارے پوچھنے پر فرمایا علی حلم، احتیاط، علم اور بلندی کا سمندر تھے۔ رضی اللہ عنھم۔اس کو طیوریات میں بیان کیا گیا ہے۔

(الطیوریات ج ۴ ص ۱۳۸۴)

الحدیث السبعون بعد خمسمائۃ: عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال فضل عمر ابن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلهم فانزل الله تعالیٰ لولا کتاب من الله سبق الآیة و یذکر الحجاب امر نساء النبی صلی الله علیه وسلم ان یحتجبن فقالت له زینب و انک تحکم علینا یا ابن الخطاب و الوحی ینزل فی بیوتنا فانزل الله تعالیٰ و اذا سألتموهن متاعا فسئلوهن الآیة و بدعوۃ النبی صلی الله علیه وسلم اللهم اید الاسلام بعمر رضی الله تعالیٰ عنه و برایه فی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه کان اول من بایعه اخرجه احمد۔

حدیث 570۔امام احمد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا" عمر بن خطاب کو چار باتوں کی بناء پر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔

(۱)۔بدر کے دن آپ نے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"لولا کتاب من اللہ ۔۔۔الخ" ۔ ترجمہ کنزالایمان ۔ اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

(۲)۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کو پردہ کرنے کا کہا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے ابن خطاب! آپ ہمیں یہ حکم دے رہے ہیں حالانکہ وحی تو ہمارے اپنے گھر میں نازل ہوتی ہے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی "واذا سالتموھن متاعا۔۔۔ الخ" ۔ ترجمہ کنزالایمان ۔ اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے کہ اے اللہ! اسلام کو عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے تقویت عطا فرما۔

۴۔ آپ کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں پہل کرنے کی وجہ سے۔

(مسند امام احمد: ۴۳۶۲ مسند عبداللہ بن مسعود)

الحدیث الحادی والسبعون بعد خمسمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما اخرجہ البزار۔

حدیث 571۔ امام بزار نے اسی کی مثل حضرت ابن مسعود ہی سے۔ (زوائد بزار: ۲۵۰۵)

الحدیث الثانی والسبعون بعد خمسمائۃ : عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 572۔ انہیں سے امام طبرانی رحمہما اللہ نے بھی روایت کی ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۵ ص ۱۶۷، رقم: ۸۸۲۸)

الحدیث الثالث والسبعون بعد خمسمائۃ: عن سفیان الثوری قال من زعم ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ کان احق بالولایۃ من ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ و عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقد خطأ ابا بکر و عمر و المھاجرین والانصار رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انه سئل عن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فقال کان کالخیر کله و سئل عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فقال کان کالطیر الحذر الذی یری امات له بکل طریق شر کا یأخذہ وسئل عن علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال علی بحر حلما و حزما و علما و نجدۃ اخرجه فی الطیوریات۔

حدیث 569۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جناب صدیق کے حوالے سے پوچھا گیا تو فرمایا وہ تو کلی طور پر خیر تھے پھر حضرت عمر کی بابت سوال ہوا تو فرمایا "عمر اس محتاط پرندے کی طرح تھے جو (پہلے سے ہی) جو جانتا ہو کہ ہر راستے میں اسے پکڑنے والے شکاری موجود ہیں (اس وجہ سے بچ کر گزرتا ہوں) پھر جناب علی کے بارے پوچھنے پر فرمایا علی حلم، احتیاط، علم اور بلندی کا سمندر تھے۔رضی اللہ عنھم۔اس کو طیوریات میں بیان کیا گیا ہے۔

(الطیوریات ج ۴ ص ۱۳۸۴)

الحدیث السبعون بعد خمسمائة: عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال فضل عمر ابن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلهم فانزل الله تعالیٰ لولا کتاب من الله سبق الآیة و یذکر الحجاب امر نساء النبی صلی الله علیه وسلم ان یحتجبن فقالت له زینب و انک تحکم علینا یا ابن الخطاب و الوحی ینزل فی بیوتنا فانزل الله تعالیٰ و اذا سألتموهن متاعا فسئلوهن الآیة و بدعوۃ النبی صلی الله علیه وسلم اللهم اید الاسلام بعمر رضی الله تعالیٰ عنه و برایه فی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه کان اول من بایعه اخرجه احمد۔

حدیث 570۔امام احمد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا "عمر بن خطاب کو چار باتوں کی بنا پر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے۔

(۱)۔بدر کے دن آپ نے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"لولا کتاب من اللہ ۔۔۔الخ" ۔ترجمہ کنزالایمان ۔اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

(۲) ۔آپ نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو پردہ کرنے کا کہا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے ابن خطاب! آپ ہمیں یہ حکم دے رہے ہیں حالانکہ وحی تو ہمارے اپنے گھر میں نازل ہوتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "واذا سالتموھن متاعا ۔۔۔ الخ" ۔ترجمہ کنزالایمان ۔اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔

۳۔رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے کہ اے اللہ! اسلام کو عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے تقویت عطا فرما۔

۴۔آپ کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں پہل کرنے کی وجہ سے۔

(مسند امام احمد: ۴۳۶۲ مسند عبداللہ بن مسعود)

الحدیث الحادی والسبعون بعد خمسمائۃ: عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ البزار۔

حدیث 571 ۔امام بزار نے اسی کی مثل حضرت ابن مسعود ہی سے۔(زوائد بزار: ۲۵۰۵)

الحدیث الثانی والسبعون بعد خمسمائۃ : عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 572 ۔انہیں سے امام طبرانی رحمہما اللہ نے بھی روایت کی ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۵ ص ۱۶۷، رقم: ۸۸۲۸)

الحدیث الثالث والسبعون بعد خمسمائۃ: عن سفیان الثوری قال من زعم ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان احق بالولایۃ من ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد خطأ ابابکر و عمر و المھاجرین والانصار رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ عنہم۔

حدیث 573۔حضرت سفیان ثوری رضی اللہ نے فرمایا جس نے گمان کیا کہ حضرت علی شیخین سے بڑھ کر خدمت کے حقدار تھے۔ اس نے شیخین مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنھم کو غلط کہا۔
(سنن ابی داؤد: ۴۶۳۰ باب فی التفضیل)

الحدیث الرابع والسبعون بعد خمسمائة: عن شریک قال لیس یقدم علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما احد فیہ خیر۔

حدیث 574۔حضرت شریک نے فرمایا کوئی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر خیر میں مقدم نہیں کر سکتا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸)

الحدیث الخامس والسبعون بعد خمسمائة: عن ابی امامۃ تدرون من ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہما ابو الاسلام وامہ۔

حدیث 575۔حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو ابو بکر و عمر کون ہیں؟ ابو بکر و عمر اسلام کے مائی باپ ہیں رضی اللہ عنہما۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸)

الحدیث السادس والسبعون بعد خمسمائة: عن جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا بریئی ممن ابا بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الا بخیر و اورد ہذہ الاحادیث الاربعۃ عشر السیوطی فی تاریخ الخلفاء لہ۔

حدیث 576۔حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ میں اس سے بری ہوں جو شیخین کا بغیر ذکر کے مگر جو اچھا ذکر کرے میں اس کے ساتھ ہوں۔ ان چودہ حدیثوں کو امام سیوطی نے اپنی تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸)

الحدیث السابع والسبعون بعد خمسمائة: عن عبد اللہ بن عمر بن ابان الجعفی قال قال لی خالی حسین الجعفی تدری لم سمتی عثمان ذا النورین قلت لا قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لم یجمع بین ابنتی نبی منذ خلق الله آدم الی ان تقوم الساعة غیر عثمان رضی الله تعالی عنه فلذالک سمی ذا النورین اخرجه البیهقی فی سننه۔

حدیث 577۔بیہقی اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان جعفی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے ماموں حسین جعفی نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے۔تب سے لے کر قیام قیامت تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص کے حصے میں کسی نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیاں نہ آئیں اور نہ آئیں گی۔یہ مرتبہ بھی انہیں کو ملا یہی وجہ ہے کہ انہیں ذوالنورین کا لقب دیا گیا ہے۔

(السنن الکبریٰ ج ۷ ص ۷۳، رقم:۱۳۸۰۹)

الحدیث الثامن والسبعون بعد خمسمائة: عن عائشة رضی الله تعالی عنها لما زوج ابنته ام کلثوم لعثمان قال لها ان بعلک اشبه الناس بجدک ابراهیم و ابیک محمد صلی الله علیه وسلم علیهما اخرجه ابن عدی۔

حدیث 578۔ابن عدی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا تو فرمایا لوگوں میں سے تمہارے شوہر تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمہارے والد حضرت محمد ﷺ کے بہت مشابہ ہیں۔(الکامل ابن عدی فی الضعفاء:۱۲۹۶ باب عمرو بن صالح)

الحدیث التاسع والسبعون بعد خمسمائة: عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا نشبه عثمان بابینا ابراهیم اخرجه ابن عدی۔

حدیث 579۔ابن عدی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم عثمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔

(الکامل ابن عدی فی الضعفاء:۱۲۹۴)

الحديث الثمانون بعد خمسمائة : عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما مرفوعاً بمثله اخرجه ابن عساكر۔

حدیث 580۔ اسی کی مثل ابن عساکر نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(تاریخ دمشق ج۳۹ص۳۸)

الحديث الحادي والثمانون بعد خمسمائة : عن انس رضي الله تعالى عنه قال اول من هاجر من المسلمين الى الحبشة باهله عثمان بن عفان فقال النبي صلى الله عليه وسلم صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر الى الله باهله بعد لوط اخرجه ابو يعلى واورد هذه الاحاديث الخمسة السيوطي في تاريخ الخلفاء له۔

حدیث 581۔ ابو یعلی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا مسلمانوں میں وہ پہلے شخص جنہوں نے اپنے اہل کے ساتھ جانب حبشہ ہجرت کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ ان دونوں (میاں بیوی) کو دوست رکھے کیونکہ عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ہے۔ ان پانچوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے اپنے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔

(مستدرک حاکم:۶۸۴۹)

الحديث الثاني والثمانون بعد خمسمائة : عن انس رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان عثمان لاول من هاجر باهله الى الله بعد لوط اخرجه الطبراني واورده ابن حجر في الصواعق المحرقة۔

حدیث 582۔ (اسی کی مثل) امام طبرانی رحمۃ اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ نے فرمایا بیشک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد وہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے اپنے اہل کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی ہے۔ اس کو ابن حجر نے صواعق المحرقہ میں بیان کیا۔
(المعجم الکبیر ج ا ص ۹۰، رقم: ۱۴۳، الاحاد و المثانی ج ا ص ۱۲۳، رقم: ۱۲۳)

الحديث الثالث والثمانون بعد خمسمائة: عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال حين هاجر عثمان برقية والذي نفسي بيده انه لاول من هاجر بعد ابراهيم ولوط صلى الله عليهما وسلم اخرجه صاحب تاريخ دمشق و ورده صاحب تذكرة القاري في تذكرته۔

حدیث 583۔ صاحب تاریخ دمشق حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ جب حضرت عثمان نے حضرت رقیہ کو لے کر ہجرت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے حضرت ابراہیم، حضرت لوط، علیہما السلام کے بعد یوں ہجرت کی ہے۔ اس کو صاحب تذکرۃ القاری نے اپنے تذکرہ میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳ ص ۱۷۸)

الحديث الرابع والثمانون بعد خمسمائة: عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال عثمان من اشبه اصحابي خلقا اخرجه ابن عساكر

حدیث 584۔ ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ میرے صحابہ میں سے خلیق ہونے میں میرے زیادہ مشابہ ہیں۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۹۷)

الحديث الخامس والثمانون بعد خمسمائة: عن عصمة بن مالك قال لما ماتت ام كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته وما زوجته الا بالوحي من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الله تعالی اخرجه الطبرانی و اورد هذین الحدیثین السیوطی فی تاریخ الخلفاء له

حدیث 585۔ امام طبرانی حضرت عصمہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے راوی انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں وفات پاگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عثمان کا نکاح کرادو اگر میری کوئی تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں عثمان کے عقد میں دے دیتا اور میں نے اپنی پہلی بیٹیوں کے نکاح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عثمان کے حق میں وحی آنے پر کئے تھے۔ ان دونوں حدیثوں کو علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۷ ص ۱۸۴، رقم: ۴۹۰)

الحدیث السادس والثمانون بعد خمسمائة: عن جعفر الصادق انه قال ما ارجوا من شفاعة علی رضی الله تعالی عنه الا وانا ارجوا من شفاعة ابی بکر رضی الله تعالی عنه مثله ولقد ولانی مرتین اخرجه الطبرانی۔

حدیث 586۔ امام طبرانی حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا" جنت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شفاعت کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شفاعت کی بھی اتنی ہی امید رکھتا ہوں اور تحقیق وہ میرے دو مرتبہ ولی ہوئے۔ (شرح اصول الاعتقاد: ۲۴۶۷)

الحدیث السابع والثمانون بعد خمسمائة: عن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب قال ولنا ابو بکر الصدیق فخیر خلیفة ارحم بنا واحناه علینا اخرجه الدار قطنی

حدیث 587۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے خلیفہ بنے تو وہ سب سے اچھے خلیفہ تھے ہم پر بہت رحم و شفقت کرنے والے تھے۔ اس کو دار قطنی نے روایت کیا۔ (الشریعۃ لآجری: ۱۱۸۷)

الحدیث الثامن والثمانون بعد خمسمائة: عن عبد الرزاق انه قال افضل الشیخین تفضیل علی رضی الله تعالی عنه ایاهما علی نفسه و الا لما فضلتهما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ و اورد هذہ الاحادیث الثلاثۃ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 588۔حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شیخین کو مولا علی پر اس لیے فضیلت دیتا ہوں کہ خود مولی علی نے انہیں اپنے اوپر فضیلت دی ہے اگر وہ انہیں فضیلت نہ دیتے تو میں بھی نہ دیتا میرے گنہگار ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں رضی اللہ عنہ۔ان تینوں حدیثوں کو ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ میں بیان کیا ہے۔(المعجم ابن المقری:۳۵۱)

الحدیث التاسع والثمانون بعد خمسمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ منی وانا منہ و ابو بکر اخی فی الدنیا والآخرۃ اخرجہ الدیلمی۔

حدیث 589۔امام دیلمی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوں اور یہ میرے دنیا و آخرت کے بھائی ہیں۔
(الدیلمی ج ا ص ۴۳۷، رقم ۱۷۸۰)

الحدیث التسعون بعد خمسمائۃ : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی اخرجہ ابو داؤد۔

حدیث 590۔امام ابوداؤد رحمۃ اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس جبرئیل آئے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت ہوگی۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا! کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو میں بھی اسے دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

(سنن ابی داود: ۴۶۵۲ باب فی الخلفاء)

الحدیث الحادی والتسعون بعد خمسمائۃ: عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأول الرؤیا رؤیا الصالحۃ حظہ من النبوۃ اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 591۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا بیشک ابوبکر نبوت کے حصے نیک خوابوں کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۷ ص ۲۶۰، رقم: ۷۰۵۷)

الحدیث الثانی والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انت صاحبی علی الحوض و صاحبی فی الغار و مونسی فی الغار اخرجہ الترمذی وحسنہ و اورد ھذہ الاحادیث الاربعۃ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 592۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا "ابوبکر! آپ میرے حوض اور غار کے ساتھی او غار کے مونس بھی ہیں۔ اس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ نے بافادہ تحسین روایت کیا اور ان چاروں حدیثوں کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا۔ (سنن ترمذی: ۳۶۷۰ باب فی مناقب حضرت ابی بکر و عمر)

الحدیث الثالث والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً بنحوہ اخرجہ عبد اللہ بن احمد و اوردہ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 593۔ اسی کی مثل عبد اللہ بن احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور علامہ سیوطی نے اسے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔

(مسند امام احمد ج ۵ ص ۳۷۴، رقم: ۳۳۸۵)

الحدیث الرابع والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فان لہ عندنا یدا یکافئہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولو کنت متخذا احدا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا و ان صاحبکم ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ اخرجہ الترمذی۔

حدیث 594۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہم پر جس کا بھی احسان تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا سوا ابو بکر کے کہ ان کے احسان کا بدلہ روز قیامت اللہ ہی چکائے گا اور جو نفع مجھے ابو بکر کے مال نے دیا وہ کسی کے مال نے نہ دیا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا سنو کہ تمہارے صاحب حضرت محمد علیہ السلام اللہ کے خلیل ہیں۔

(سنن ترمذی: ۳۶۶۱)

الحدیث الخامس والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الغار یا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اخرجہ البخاری۔

حدیث 595۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غار میں انہیں فرمایا اے ابو بکر تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جن کا تیسرا اللہ ہے اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۶۶۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث السادس والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم۔

حدیث 596۔اسی کی مثل امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(صحیح مسلم:۲۳۸۱باب فی فضائل ابی بکر الصدیق)

الحدیث السابع والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ احمد۔

اور حدیث 597۔امام احمد نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

(مسند امام احمد ج ا ص ۱۹۰، رقم:۱۱)

الحدیث الثامن والتسعون بعد خمسمائۃ: عن ابی بکر مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الترمذی۔

اور حدیث 598۔امام ترمذی نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(سنن ترمذی:۳۰۹۶باب سورۃ التوبہ)

الحدیث التاسع والتسعون بعد خمسمائۃ: عن عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی مناد لا یرفعن احد من ھذہ الامۃ کتابہ قبل ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 599 حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اس امت کا کوئی بھی فرد ہرگز اپنا نامہ اعمال نہ اٹھائے۔ابن عساکر نے اسے روایت کیا ہے۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۱۰)

الحدیث الموفی للستمائۃ: عن المقدام قال استب عقیل بن ابی طالب رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالٰی عنہ فاعرض عقیل منہ وشکاہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال الا تدعون لی صاحبی ما شانکم و شانہ فو اللہ ما منکم رجل الا علی بابہ بیت ظلمۃ الا باب ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فانہ علی بابہ النور ولقد قلتم کذبت وقال ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ صدقت و امسکتم الاموال وجاء الی بمالہ کلہ وخذ لتمونی فانہ واسانی واتبعنی اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 600۔ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر کے ساتھ تلخ کلامی ہوئی تو حضرت عقیل نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں شکایت کی حضور علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میرے لئے میرے صاحب (ابوبکر) کو چھوڑ نہیں سکتے تمہارا اور ابوبکر کا کیا معاملہ ہے۔ اللہ کی قسم تم میں سے ہر شخص کے دروازے پر اندھیرا ہے سوا ابوبکر کے تم نے میری (اولا) تکذیب کی اور ابوبکر نے تصدیق کی تم نے اپنا مال روک کے رکھا۔ ابوبکر نے سارا مجھ پر خرچ کر دیا تم نے مجھے رسوا کیا۔ ابوبکر نے میری مدد اور پیروی کی۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۱۰)

الحدیث الحادی بعد ستمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر وقال ھل انا ومالی الا لک یارسول اللہ اخرجہ ابو یعلی۔

حدیث 601۔ امام ابو یعلی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے کبھی کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے۔

(مسند ابی یعلی ج ۷ ص ۳۹۱، رقم: ۴۴۱۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی بعد ستمائۃ :عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 602۔اسی کی مثل حضرت ابن عباس۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۶۰)

الحدیث الثالث بعد ستمائۃ: عن انس مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 603۔اسی کی مثل حضرت انس۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۶۲)

الحدیث الرابع بعد ستمائۃ: عن جابر بن عبد اللہ مرفوعاً بمثلہ۔

حدیث 604۔اسی کی مثل حضرت جابر بن عبد اللہ۔ (الریاض النضرۃ ص ۲۰۵)

الحدیث الخامس بعد ستمائۃ : عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ و اورد ہذہ الاحادیث الاثنی عشر ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 605۔اسی کی مثل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ان بارہ حدیثوں کو ابن حجر رحمۃ اللہ نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۶۱)

الحدیث السادس بعد ستمائۃ : عن ابن المسیب مرسلا مرفوعا بنحوہ وزاد وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ اخرجہ الخطیب و اوردھذا ابن حجر فی الصواعق ایضاً۔

حدیث 606۔اسی کی مثل خطیب نے حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مرسلاً روایت کی ہے۔اس میں یہ زائد ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال کو اپنے مال کیطرح خرچ کیا کرتے تھے۔اسے ابن حجر نے صواعق المحرقۃ میں ذکر کیا ہے۔

(فضائل صحابہ:۳۶،الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۳)

الحدیث السابع بعد ستمائۃ :عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ علیہ وسلم ابو بکر و اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ بصحتہ۔

حدیث 607۔ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے تصحیح کے ساتھ حدیث روایت کی۔فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے نماز پڑھنے والے شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔(الصواعق المحرقہ ص ۲۱۲)

الحدیث الثامن بعد ستمائۃ: عن الشعبی قال سألت ابن عباس ای الناس کان اول اسلاما قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الم تسمع قول حسان شعر:

اذا تذ کرت شجوا من اخی ثقۃ
فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا
خیر البریۃ اتقاھا و اعدلھا
الا النبی و اوفاھا بما حملا
والثانی التالی المحمود مشھدہ
واول الناس منھم صدق الرسلا

اخرجہ الطبرانی فی الکبیر۔

حدیث 608۔امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون اسلام لایا،آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔کیا آپ نے حضرت حسان کا یہ قول نہیں سنا" جب ہم کسی بھادر بھائی کی مشقتیں یاد کرو تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اچھے کارناموں پر انہیں بھی یاد کرو تو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلق میں بہتر سب سے بڑے متقی،سب سے اعلیٰ عادل اور اپنی ذمہ داریوں کو خوب پورا کرنے والا ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے ہیں،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں،آپ کا مزار قابل ستائش ہے اور لوگوں میں سے اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں ۔اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔(المعجم الکبیر ج ۲۲ ص ۳۰۳، رقم ۱۰۰۸)

الحدیث التاسع بعد ستمائۃ : عن الشعبی عن ابن عباس بمثلہ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد واوردھما السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 609 ۔اسی کی مثل حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے انہیں زوائد الزہد میں روایت کیا ہے ۔ان دونوں روایات کو علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے تاریخ الخلفاء میں بھی بیان کیا ہے ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۱۲، رقم: ۳۳۸۸۵)

الحدیث العاشر بعد ستمائۃ : عن سعد بن ابی وقاص انہ اسلم قبل ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر من خمسۃ قال ولکن خیرنا اسلاما اوردہ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ وقال صح ھذا عن سعد بن ابی وقاص

حدیث 610 ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پانچ سے کچھ زائد افراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے لیکن حضرت ابو بکر کا اسلام ہم سے بہتر تھا ۔حافظ ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ میں بیان کر کے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صحت کے ساتھ مروی ہے ۔(معرفۃ الصحابہ امام ابو نعیم ص ۲۶)

الحدیث الحادی عشر بعد ستمائۃ : عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہما حبل اللہ الممدود من تمسک بہما فقد تمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا اخرجہ الطبرانی۔

حدیث 611 ۔امام طبرانی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے بعد ابو بکر و عمر کی پیروی کرنا کہ یہ دونوں اللہ کی لمبی رسی ہیں ۔جس نے انہیں تھاما اس نے نہ ٹوٹنے والی مضبوط رسی کو تھاما ۔(مسند شامیین للطبرانی ج ۲ ص ۵۷، رقم: ۹۱۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الثانی عشر بعد ستمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم الرجل ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ و نعم الرجل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اخرجہ النسائی۔

حدیث 612۔ امام نسائی حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین آدمی ابوبکر صدیق ہیں اور انکے بعد بہترین آدمی عمر ہیں۔

(سنن نسائی الکبریٰ: ۸۱۷۳)

الحدیث الثالث عشر بعد ستمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن ماجۃ۔

حدیث 613۔ اسی کی مثل امام ابن ماجہ نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(سنن ترمذی: ۳۷۹۵ باب مناقب حضرت معاذ بن جبل)

الحدیث الرابع عشر بعد ستمائۃ: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ البخاری فی تاریخہ و اورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 614۔ اسی کی مثل امام بخاری نے اپنی تاریخ میں انہیں سے یعنی حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور ان پانچوں روایتوں کو ابن حجر مکی نے صواعق المحرقۃ میں بیان کیا ہے۔ (تاریخ الکبیر لامام بخاری: ۲۰۸۱ ترجمہ: حضرت ثابت بن قیس بن شماس الانصاری)

الحدیث الخامس عشر بعد ستمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ ایدنی باربعۃ وزراء اثنین من اھل السماء جبرئیل و میکائیل علیھما السلام و اثنین من اھل الارض ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما اخرجہ الطبرانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 615۔ امام طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار وزیروں کے ذریعے تقویت عطا فرمائی ہے۔ دو آسمانوں میں ہیں یعنی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور دو زمین والوں میں سے ہیں یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۷۹، رقم: ۱۱۴۲۲)

الحديث السادس عشر بعد ستمائة: عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما مرفوعاً بمثله اخرجه ابو نعيم فى الحلية۔

حدیث 616۔ اسی کی مثل ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں انہیں سے روایت کی ہے۔
(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۱۶۰)

الحديث السابع عشر بعد ستمائة: عن ابى ذر رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لكل نبى وزيرين وزيراى و صاحباى ابو بكر و عمر رضى الله تعالى عنهما اخرجه ابن عساكر۔

حدیث 617۔ ابن عساکر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک ہر نبی کے دو وزیر ہیں اور میرے وہ وزیر اور ساتھی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۶۲)

الحديث الثامن عشر بعد ستمائة: عن انس رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لارجوا لامتى فى حبهم لابى بكر و عمر رضى الله تعالى عنهما ما ارجوا فى قول لا اله الا الله اخرجه عبد الله بن احمد فى زوائد الزهد۔

حدیث 618۔ امام عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی اُمت کے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے میں اسی اجر کی امید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا ہوں، جس کی "لا الہ الا اللہ" کہنے میں رکھتا ہوں۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۲۸)

الحدیث التاسع عشر بعد ستمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت لم اعقل ابوی قط الا وھما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یأتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النھار بکرۃ وعیشا اخرجہ البخاری و اورد ھذہ الاحادیث الخمسۃ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 619۔ امام بخاری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کریمین کو دینداری پایا اور رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح شام ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ان پانچوں حدیثوں کو علامہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۲۹۷)

الحدیث العشرون بعد ستمائۃ : عن الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خص اللہ تعالیٰ ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ باربع خصال لم یخص بھا احدا من الناس سماہ الصدیق ولم یسم احدا الصدیق غیرہ وھو صاحب الغار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رفیقہ فی الھجرۃ و امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ والمسلمون شھودا خرجہ ابن عساکر۔

حدیث 620۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جناب صدیق اکبر کو چار ایسی خصلتوں سے خاص کیا کہ ان سے کسی اور کو خاص نہ کیا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بس آپ کا نام صدیق رکھا اور کسی کا نہ رکھا اور یہ کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے غار کے ساتھی ہیں اور یہ کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ہجرت کے رفیق ہیں اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی موجودگی میں آپ کو نماز پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔اس کو ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۲۶۶)

الحدیث الحادی والعشرون بعد ستمائۃ : عن الشعبی بمثلہ اخرجہ الدینوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فی المجالسۃ۔

حدیث 621۔اسی کی مثل انہیں سے امام الدینوری نے ''المجالسۃ'' میں روایت کی ہے۔

(المجالسۃ وجواہر العلم:۲۸۱۵)

الحدیث الثانی والعشرون بعد ستمائۃ : عن ابن المسیب قال کان ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه من النبی صلی الله علیه وسلم مکان الوزیر یشاوره فی جمیع اموره وکان ثانیه فی الاسلام و ثانیه فی الغار وثانیه فی العرش یوم بدر وثانیه فی القبر ولم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یقدم علیه احدا اخرجه الحاکم واورد هذه الاحادیث الثلاثۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 622۔امام حاکم رحمۃ اللہ حضرت ابن عباس مسیب رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا کہ جناب صدیق نبی علیہ السلام کے وزیر ہونے کی حیثیت رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ اپنے تمام امور میں ان سے مشورہ فرماتے تھے۔آپ (حضور علیہ السلام)،غار سائبان بدر اور مزار مبارک میں حضور سید عالم ﷺ کے ثانی ہیں رسول اللہ ﷺ نے آپ پر کسی کو بھی مقدم نہیں فرمایا۔رضی اللہ عنہ۔ان تینوں حدیثوں کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔(مستدرک حاکم رقم الحدیث ۴۴۰۸)

الحدیث الثالث والعشرون بعد ستمائۃ :عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال لما اسلم عمر رضی الله تعالیٰ عنه نزل جبرئیل علیه السلام فقال یا محمد لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر رضی الله تعالیٰ عنه اخرجه ابن ماجۃ۔

حدیث 623۔امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی فرمایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے کر آئے تو حضرت جبرئیل نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ عمر کے اسلام لانے پر آسمان والے خوشی منا رہے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ:۱۰۳باب فضل حضرت عمر بن خطاب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الرابع والعشرون بعد ستمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بمثلہ اخرجہ الحاکم۔

حدیث 624۔ اسی کی مثل امام حاکم نے انہیں سے روایت کی ہے۔

(مستدرک حاکم: ۴۴۹۱، تاریخ المدینۃ لابن شبہ ج ۲ ص ۶۵۹)

الحدیث الخامس والعشرون بعد ستمائۃ: عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اخرجہ الترمذی۔

حدیث 625۔ امام ترمذی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔

(سنن ترمذی: ۳۶۸۴ باب فی مناقب حضرت عمر بن خطاب)

الحدیث السادس والعشرون بعد ستمائۃ: عن ابی بکر الصدیق مرفوعاً بمثلہ اخرجہ الحاکم۔

حدیث 626۔ اسی کی مثل امام حاکم نے انہیں سے روایت کی ہے۔ (مستدرک حاکم: ۴۵۰۸)

الحدیث السابع والعشرون بعد ستمائۃ: عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد امتی حیاء عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ۔

حدیث 627۔ ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سب سے زیادہ باحیاء حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۵۶)

الحدیث الثامن والعشرون بعد ستمائۃ: عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیه وسلم قال ان اشد هذه الامة بعد نبیها حیاء عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه اخرجه ابو نعیم و اورد هذه الاحادیث الستة فی الصواعق المحرقة۔

حدیث 628۔ امام ابونعیم حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں بعد نبی امت ﷺ کے سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان ہیں۔ ان چھ حدیثوں کو صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے۔

(فضائل خلفاء الراشدین لابن نعیم ج ا ص ۴۸، رقم: ۲۸)

الحدیث التاسع والعشرون بعد ستمائة: عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال عثمان بن عفان ویعنی فی الدنیا و یعنی فی الآخرة اخرجه ابو یعلی۔

حدیث 629۔ امام ابو یعلی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت میں میرے ولی ہیں۔ (مسند ابی یعلی: ۲۰۵۱)

الحدیث الثلاثون بعد ستمائة: عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لکل نبی خلیل فی امته و ان خلیلی عثمان بن عفان اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 630۔ ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کی امت میں اس کا ایک خلیل ہوتا ہے اور میرے خلیل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(تاریخ دمشق ج ۳۰ ص ۱۲۵)

الحدیث الحادی والثلاثون بعد ستمائة عن طلحة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لکل نبی رفیق فی الجنة و رفیقی فیها عثمان اخرجه الترمذی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 631۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی علیہ السلام کے لئے جنت میں ایک رفیق ہے اور میرے جنت میں رفیق عثمان (بن عفان رضی اللہ عنہ) ہیں۔ (سنن ترمذی: ۳۶۹۸، باب فی مناقب حضرت عثمان بن عفان)

الحدیث الثانی والثلاثون بعد ستمائۃ: عن ابن عباس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنھم مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن ماجۃ۔

حدیث 632۔ اسی کی مثل ابن ماجہ رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۰۹، باب فضل حضرت عثمان)

الحدیث الثالث والثلاثون بعد ستمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیدخلن بشفاعۃ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سبعون الفا کلھم قد استوجبوا النار بغیر حساب اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 633۔ ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عثمان کی شفاعت سے ضرور ستر ہزار ایسے افراد بلا حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے جو خود کو آگ کا مستحق بنا چکے ہوں گے۔ (تاریخ دمشق ج ۳۹ ص ۱۲۳)

الحدیث الرابع والثلاثون بعد ستمائۃ: عن ابی الدرداء قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ فسلم وقال انی کان بینی وبین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ شیء فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفر لی فابی علی فاقبلت الیک فقال یغفر اللہ لک یا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ یغفر اللہ لک یا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ یغفر اللہ یا ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ ثم ان عمر رضی اللہ تعالی عنہ ندم فاتی منزل ابی بکر فلم یجدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی یتمعر حتی اشفق ابو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجئنا علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ان کنت اظلم منہ ان کنت اظلم منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت و قال ابو بکر صدقت واسانی بنفسہ ومالہ فھل انتم تارکوالی صاحبی فھل انتم تارکوالی صاحبی فما اوذی ابو بکر بعدھا اخرجہ البخاری و اورد ھذہ الاحادیث الستۃ ابن حجر فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 634۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر آئے اور سلام عرض کیا پھر کہا۔آقا! میرے اور عمر کے درمیان کوئی معاملہ تھا میں نے اس میں بلدی کی پھر میں نادم ہوا اور ان سے کہا کہ وہ مجھے معاف کر دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہے اب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! اللہ آپ کو بخش دے۔اے ابو بکر! اللہ آپ کو بخش دے۔اے ابو بکر! اللہ آپ کو بخش دے۔ادھر حضرت عمر نادم ہو کر کاشانہ ابو بکر پر پہنچے لیکن انہیں وہاں موجود نہ پا کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سرخ ہونے لگا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر ڈر کر اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑے اور عرض کی یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادتی میری طرف سے تھی زیادتی میری طرف سے تھی۔تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا" اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تو تم نے تکذیب کی اور ابو بکر نے تصدیق کی۔ابو بکر نے اپنے جان ومال سے میری مدد کی۔تو کیا تم میرے لئے میرے صاحب کو چھوڑنے والے ہو؟ کیا تم میرے لئے میرے صاحب کو چھوڑنے والے ہو؟۔اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہما کو ایذا نہ دی گئی۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے اور ان چھ حدیثوں کو صواعق محرقہ میں بیان کیا گیا ہے۔(صحیح بخاری:۳۶۶۱)

الحدیث الخامس والثلاثون بعد ستمائۃ: عن مجمع بن یعقوب الانصاری عن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابیه قال ان کانت حلقة رسول الله صلی الله علیه وسلم تشتبک حتی تصیر کالاسوار و ان مجلس ابا بکر رضی الله تعالی عنه منها بفارغ ما یطمع فیه احد من الناس فاذا جاء ابوبکر رضی الله تعالی عنه جلس ذالک المجلس واقبل علیه النبی صلی الله علیه وسلم بوجهه و القی حدیثه الیه وسمع الناس اخرجه ابن عساکر۔

حدیث 635۔ امام ابن عساکر حضرت مجمع بن یعقوب انصاری اور وہ اپنے والد گرامی رضی اللہ عنہما سے راوی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے حلقے والے ایسے مل کے بیٹھتے جیسے راز دار ہوتے ہیں لیکن اس حلقے میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی جگہ خالی ہوتی وہاں بیٹھنے کی کوئی طمع نہ کرتا یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آتے اور وہاں بیٹھ جاتے پھر حضور علیہ السلام ان کی طرف متوجہ ہوتے انہیں اپنی حدیث سناتے اور لوگوں کو بھی سناتے۔ (تاریخ دمشق ج۲۶ ص ۳۴۴)

الحدیث السادس والثلاثون بعد ستمائة: عن الزهری حدثنی انس بن مالک قال لما بویع ابوبکر فی السقیفة و کان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر رضی الله تعالی عنه فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم و ثانی اثنین اذ هما فی الغار فقوموا فبایعواه فبایع الناس ابا بکر بیعة العامة بعد بیعة السقیفة اخرجه ابن اسحاق فی سیرته۔

حدیث 636۔ ابن اسحاق اپنی "سیرت" میں امام زہری سے راوی انہوں نے فرمایا مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب سقیفہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی اور اگلے دن آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ سے پہلے ہی گفتگو شروع کر دی اللہ تعالی کی حمد وثناء کی پھر کہا۔ اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالی نے تمہارے معاملے کو تم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے پہلے بہتر شخص پر جمع کر دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صاحب ہیں اور غار میں ثانی اثنین تھے اٹھو اور ان کی بیعت کرو پھر لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور یہ بیعت سقیفہ کے بعد عام بیعت ہوئی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ج ۲ ص ۶۶۰ باب خطبۃ عمر قبل ابی بکر عند الشعبیۃ العامۃ)

الحدیث السابع والثلاثون بعد ستمائۃ: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک اخرجہ البخاری۔

حدیث 637۔ امام بخاری رحمۃ اللہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ شیطان جب بھی تمہیں کسی رستے میں ملا اپنا رستہ بدل گیا۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۳۲۹۴)

الحدیث الثامن والثلاثون بعد ستمائۃ: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعاً بمثلہ اخرجہ مسلم۔

حدیث 638۔ اسی کی مثل انہیں سے امام مسلم رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے۔

(صحیح مسلم: ۲۳۹۶)

الحدیث التاسع والثلاثون بعد ستمائۃ: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد فانہ عمر ای ملہمون اخرجہ البخاری۔

حدیث 639۔ امام بخاری رحمۃ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشک تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے اور میری امت میں اگر کوئی محدث ہو تو وہ عمر ہے۔ مراد وہ لوگ ہیں جن کے دل میں اچھی بات ڈال دی جاتی ہے۔

(صحیح بخاری: ۳۴۶۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحدیث الاربعون بعد ستمائۃ: عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان یفرق من عمر اخرجہ ابن عساکر۔

حدیث 640۔ ابن عساکر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بیشک شیطان عمر سے ڈرتا ہے رضی اللہ عنہ۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۸۲)

الحدیث الحادی والاربعون بعد ستمائۃ: عن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان لیفرق منک یا عمر اخرجہ احمد۔

حدیث 641۔ امام احمد رحمۃ اللہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاروق سے فرمایا۔ اے عمر! بیشک شیطان آپ سے ڈرتا ہے رضی اللہ عنہ۔
(مسند امام احمد:۲۲۹۸۹ باب حدیث حضرت بریدہ الاسلمی)

الحدیث الثانی والاربعون بعد ستمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی السماء ملک الا وھو یوقر عمر ولا فی الارض بشیطان الا وھو یفرق من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخرجہ ابن عساکر واورد ھذہ الاحادیث الثمانیۃ السیوطی فی تاریخ الخلفاء۔

حدیث 642۔ ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب فاروق کی بابت فرمایا۔ آسمان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو عمر کی عزت نہ کرتا ہو اور زمین میں کوئی شیطان ایسا نہیں جو عمر سے خوف نہ کھاتا ہو رضی اللہ عنہ۔ ان آٹھوں حدیثوں کو امام سیوطی رحمۃ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے۔ (تاریخ دمشق ج ۴۴ ص ۸۵)

الحدیث الثالث والاربعون بعد ستمائۃ: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً بمثلہ اخرجہ ابن عدی۔

حدیث 643۔ اسی کی مثل ابن عدی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔(الکامل ابن عدی ج۸ ص ۶۶، رقم: ۱۸۳۱ ترجمہ موسیٰ بن عبد الرحمن الثقفی)

الحديث الرابع والاربعون بعد ستمائة : عن ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبرئيل عليه السلام ليبكي الاسلام على موت عمر رضي الله تعالى عنه اخرجه الطبراني۔

حدیث 644۔ امام طبرانی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جبریل نے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام ضرور روئے گا۔

(المعجم الکبیر ج ۱ ص ۶۷، رقم: ۶۱)

الحديث الخامس والاربعون بعد ستمائة : عن ابي سعيد ن الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابغض عمر فقد ابغضني ومن احب عمر فقد احبني وان الله باهي الناس عشية عرفة عامة وباهي العمر خاصة وانه لم يبعث الله نبيا الا كان في امه محدث و ان يكن في امتي منهم احد فهو عمر قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف محدث قال تكلم الناس الملائكة على لسانه اخرجه الطبراني في الاوسط و اورد هذه الاحاديث الثلاثة صاحب تذكرة القاري في تذكرته وقال بعد اخراج هذه الحديث الاخير اسناده حسن۔

حدیث 645۔ امام طبرانی نے "الاوسط" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عمر سے بغض رکھا تحقیق اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے عمر سے محبت بیشک اس نے مجھ سے محبت کی اور عرفہ کی شام اللہ تعالیٰ نے دیگر لوگوں پر عام اور عمر پر خاص طور فخر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہر نبی علیہ السلام کی امت میں کوئی محدث ہوتا تھا ان میں سے اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیسے محدث ہیں؟ فرمایا ایسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ عمر کی زبان پر ملائکہ لوگوں سے کلام کرتے ہیں رضی اللہ عنہ۔ ان تینوں حدیثوں کو صاحب تذکرۃ القاری نے اپنی "تذکرۃ" میں روایت کیا اور آخری حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا: اس کی اسناد حسن ہے۔ (المعجم الاوسط ج ۷ ص ۱۸، رقم: ۶۷۲۶)

الحدیث السادس والاربعون بعد ستمائة: عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنه انه لما ثقل و استخلف عمر رضی اللہ تعالی عنه قال اللھم استخلفت علیھم خیر اھلک اخرجه الترمذی فی ضمن حدیث طویل۔

حدیث 646۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں روایت کیا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرض بڑھ گیا اور آپ نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تو اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کی اے اللہ! میں نے لوگوں پر تیرے اہل (خاص بندوں) میں سے سب سے بہتر کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ (مسند اسحاق بن راھویہ: ۲۱۴۶)

الحدیث السابع والاربعون بعد ستمائة: عن طلحة بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنه قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنه ازھدنا فی الدنیا وارغبنا فی الآخرۃ۔

حدیث 647۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر ہم میں سب سے زیادہ دنیا چھوڑنے اور آخرت سے دل جوڑنے والے تھے۔ (الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۸۸)

الحدیث الثامن والاربعون بعد ستمائة: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنه قال قد علمت بای شیء فضلنا عمر کان ازھدنا فی الدنیا

حدیث 648۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے خوب علم ہے کہ ہم نے حضرت عمر کو (دیگر) پر کیوں فضیلت دی ہے۔ اس لئے کہ وہ ہم سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبتی رکھتے تھے۔ (اخبار اصبہان: ۲۰۳ ترجمہ احمد بن سعید بن جریر)

الحدیث التاسع والاربعون بعد ستمائة: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعثمان رضى الله تعالى عنه يا عثمان هذا جبرئيل عليه السلام يخبرني ان الله جل شانه قد زوجك ام كلثوم بمثل صداق رقية وعلى مثل صحبتها اخرجه ابن ماجة و اورد هذه الاحاديث الاربعة صاحب تذكرة القارى فى تذكرته۔

حدیث 649۔ امام ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان سے فرمایا' اے عثمان! مجھے جبرئیل علیہ السلام نے تمھارے بارے خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت رقیہ کے مہر کی مثل اور انہیں جنتی رفاقت کے اعتبار سے تمھارا نکاح حضرت ام کلثوم سے کردیا ہے۔ ان چاروں حدیثوں کو صاحب تذکرہ القاری نے اپنی "تذکرہ" میں بیان کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۱۰، باب فضل عثمان)

الحديث الخمسون بعد ستمائة : عن عائشة رضى الله تعالى عنها لما ماتت خديجة رضى الله تعالى عنها جاءت خولة بنت حكيم امراة عثمان بن مظعون الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله الا تزوج فقال ومن قالت ان شئت بكرا وله ان شئت ثيبا فقال ومن البكر ومن الثيب قالت اما البكر فابنت احب خلق الله اليك عائشة بنت ابى بكر رضى الله تعالى عنهما و اما الثيب فسودة بنت زمعة قد آمنت بك واتبعك ثم ذكرت قصة تزويجها اخرجه احمد۔

حدیث 650۔ امام احمد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے راوی فرمایا کہ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا تو حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ خولہ بنت حکیم (رضی اللہ عنہما) حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی کیا اب آپ نکاح نہ فرمائیں گے؟ فرمایا کس سے؟ عرض کی چاہیں تو باکرہ سے چاہیں تو ثیبہ سے۔ فرمایا ثیبہ کون ہے اور باکرہ کون ہے؟ عرض کی باکرہ تو وہ بیٹی جو خلق خدا میں آپ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ب سے زیادہ محبوب ہے یعنی عائشہ بنت ابی بکر اور بیبہ سودہ بنت زمعہ ہے کہ آپ پر ایمان لا کر آپ کی پیروی کر چکی ہے۔ پھر سیدہ نے اپنا اور سیدہ سودہ دونوں کا قصہ نکاح بیان کیا۔(مسند امام احمد بن حنبل:۲۵۷۶۹)

الحدیث الحادی والخمسون بعد ستمائۃ : عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بمثلہ اخرجہ ابن ابی عاصم الزرقانی فی شرح المواھب اللدنیۃ و اورد ھذین الحدیثین۔

حدیث 651۔ اسی کی مثل ابن ابی عاصم زرقانی رحمۃ اللہ نے انہیں سے شرح المواحب اللدنیہ میں روایت کی ہے اور ان دونوں حدیثوں کو بیان فرمایا ہے۔

(الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم:۳۰۰۶)

الحدیث الثانی والخمسون بعد ستمائۃ : عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی اخرجہ الحاکم و اوردہ ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ۔

حدیث 652۔ امام حاکم رحمۃ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے پاس جبرئیل آئے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر (لے گئے) اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل جنت ہوگی حضرت ابو بکر نے عرض کی آقا میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ اسے دیکھ لیتا فرمایا ابو بکر! آپ تو میری امت میں سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے رضی اللہ عنہ۔ اسے ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔

(مستدرک حاکم:۴۴۴۴، قال امام الذہبی: علی شرط البخاری ومسلم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث 653

(کتاب کی باب دوم کی ۶۵۳ روایات میں حدیث نمبر ۲۷۴: مخطوط میں درج نہیں ہے لہذا کتاب میں قسم دوم کی احادیث میں 652 احادیث نقل کیں گئی ہیں۔)

قلت فجميع هؤلاء الذين ذكرنا في هذا القسم الثاني روايتهم هذه الاحاديث في الآثار سوى ما ذكرنا سابقا عن علي رضي الله تعالى عنه ما بين مرفوع و موقوف و اثر مائة و تسعة نفر منهم سبعة و ستون صحابيا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم و رضي عنهم وهم ابوبكر الصديق و عمر ابن الخطاب و عثمان بن عفان و عبد الله بن عمر و ابو سعيد الخدري و جابر بن عبد الله و ابو جحيفة و انس بن مالك و ابو هريرة و سلمان بن يسار و ابو الدرداء و عمرو بن العاص و ابنه عبد الله بن عمرو و عائشة ام المومنين وابن مسعود و بلال بن رباح المؤذن و سعد بن ابي وقاص و عبد الرحمن بن ابي بكر عمر و و ابي بن كعب و جندب و معاوية بن ابي سفيان و ابو المعلى زيد بن لوازن و سهل بن سعد و معاذ بن جبل و عتبة بن عامر و طلحة بن عبيد الله و ابو ذر الغفاري و عمار بن ياسر و حفصة ام المومنين و اسعد بن ذرارة و سلمة بن الاكوع و الزبير بن العوام و ابنه عبد الله بن الزبير و حسان بن ثابت و عبد الله بن عباس و اخوه الفضل بن عباس و ابو امامة الباهلي و ابو بكرة الثقفي و سمرة وجر و ابو عبيدة بن الجراح و ابو رشيح الكعبي و عبد الرحمن بن غنم و الحسن بن علي و اخوه الحسين بن علي رضي الله تعالى عنه و ابو موسى الاشعري و عبد الله بن خطيب و ابو اروى الدوسي و البراء بن عازب و حذيفة ابن اليمان و كعب بن ابي مالك و ابو واقد الليثي و عمران بن حصين و عبد الرحمن بن خباب و عبد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرحمن بن سمرۃ و یوسف الانصاری و ربیعۃ الاسلمی و عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق و جبیر بن مطعم و عبد اللہ بن زمعۃ والصعب بن جثامۃ اللیثی و المقدام بن معدیکرب و زید بن ارقم و یعقوب الانصاری و الدمجمع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ومنہم اثنان و اربعون من التابعین ومن بعدھم و ھم سوار بن عبد اللہ و میمون بن مھران والزھری والحسن البصری و جبیر بن نفیر و سعید ابن المسیب و ثابت بن الحجاج و برید و سفیان الثوری و عامر بن شراحیل المعروف بالشعبی و شریک وللیث بن سعد و جابر بن عطیۃ و محمد النفس الزکیۃ و علی بن الحسین زین العابدین و ابنہ محمد الباقر و ابنہ جعفر الصادق وعبد اللہ بن الحسن المثنی و سالم بن عبد اللہ بن عمر و مالک بن انس و سھل بن عبد الرحمن بن عوف و محمد بن الحنفیۃ و عبد المطلب و عبد اللہ بن ابی ملیکۃ و طارق و سلیمان بن یسار و عصمۃ بن مالک و خالد الاسدی و ثمامۃ بن حزن القشیری و اسلم مولی عمر ابن الخطاب و لیث بن ابی سالم و ابن ابی حازم و مسلم بن یسار و الربیع بن انس و ابو حصین و محمد بن الزبیر والزعفرانی و ابراھیم التیمی و ابو اسامۃ و حسین الجعفی و عبد الرزاق و علی بن الموفق رحمھم اللہ تعالیٰ -و روایۃ ابن الموفق مشتملۃ علی الرؤیا النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ المسئلۃ ولا شک ان رؤیاہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا حق و صواب لا یخالفھا الا مبتدع اعمی الھوی قلبہ ومعاند اھلکہ عنادہ وظاھر انہ اذا ضم عدد الصحابۃ وھم سبعۃ و ستون الی عدد التابعین و من بعدھم و ھم اثنان و اربعون صارت الرواۃ کلھم سوی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الرواۃ عنہ مائۃ وتسعۃ نفر وقد منا فی القسم الاول من ھذین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

القسمين ان جميع الرواة لهذا الامر عن على رضى الله تعالى عنه ممن اطلعنا على رواياتهم ثلثة و خمسون نفرا رضى الله تعالى عنهم اجمعين۔

تبصرة قد عرفت ان نفس الاحاديث و الآثار التى اوردناها فى القسم الاول عن على رضى الله تعالى عنه مائتان و ستة و ثمانون على عدد آيات سورة البقرة وان الاحاديث والآثار التى اوردناها فى القسم الثانى عن غير على رضى الله تعالى عنه ستمائة و ثلثة و خمسون فاذا ضم ما فى القسم الاول الى ما فى القسم الثانى صارت كلها تسعمائة و تسعة و ثلثين حديثا و اثرا ومع ذالك فجميع الاحاديث والآثار التى ذكرنا فى هذين القسمين فهو بنذة يسيرة مما ذكر فى كتب الحديث فى هذا الباب اذ لم استوجب انا كتب الحديث كلها و لا يوجد عندى جميع كتب الحديث فكيف يمكن لى استيعابها فمن وجد شيئا غير هذا فليدرجها فى هذه الرسالة جزاه الله تعالى منا و عن سائر المسلمين خير الجزاء و الويل كل الويل لمن رأى الاحاديث والآثار البالغة لهذه الكثرة واطلع عليها ثم خالفها بهوى نفسه ولم يستحيى عن الله تعالى ولا عن رسوله صلى الله عليه وسلم۔

تبصرة اخرى قد عرفت ان ما ذكرنا من الاحاديث والآثار الشريفة فى هذين القسمين فبعضها قد ذكر فيها افضلية الشيخين على سائرهم و بعضها قد ذكر فى افضلية الثلاثة على على رضى الله تعالى عنه وسائر الصحابة رضى الله تعالى عنهم و بعضها قد ذكر فيها افضلية الاربعة على سائر الصحابة و كل هذه الاحاديث ترد ردا عظيما على من قال بافضلية على رضى الله تعالى عنه على ابى بكر الصديق او على الشيخين او على الثلاثة رضى الله تعالى عنهم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کصاحب الرسالۃ المردودۃ و سائر من وافقه فی هذا القول فتدبر۔

مصنف فرماتے ہیں یہ تمام افراد 109 کی تعداد میں ہیں جن کی احادیث و آثار کو ہم نے دوسری قسم میں بیان کیا ہے اور یہ علاوہ ہیں اس کے جو ہم نے پہلے (قسم اول) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع وموقوف حدیثیں اور آثار روایت کی تھیں۔ ان 109 میں 67 افراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں رضی اللہ عنھم۔ اور وہ یہ ہیں: ابوبکر صدیق۔ عمر بن خطاب۔ عثمان بن عفان۔ عبداللہ بن عمر۔ ابوسعید خدری۔ جابر بن عبداللہ۔ ابو جحیفہ۔ انس بن مالک۔ ابوہریرہ۔ سلمان بن سیار۔ ابودرداء۔ عمرو بن عاص انکے بیٹے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت ابن مسعود۔ حضرت بلال بن رباح موذن۔ حضرت سعد بن ابی وقاص۔ عبدالرحمن بن عمرو۔ ابی بن کعب۔ جندب۔ معاویہ بن ابی سفیان۔ ابو المعلی زید بن لوزان۔ سہل بن سعد۔ معاذ بن جبل۔ عقبہ بن عامر۔ طلحہ بن عبید اللہ۔ ابوذر غفاری۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا۔ اسعد بن زرارہ۔ سلمہ بن اکوع۔ زبیر بن عوام۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر۔ حسان بن ثابت۔ عبداللہ بن عباس۔ ان کے بھائی فضل بن عباس۔ ابوامامہ باہلی۔ ابوبکر تابشتعی۔ سمرۃ۔ جد۔ ابوعبیدہ بن جراح۔ ابوریح کعبی۔ عبدالرحمن بن غنم۔ حسن بن علی۔ ان کے بھائی حسین بن علی۔ ابوموسیٰ اشعری۔ عبداللہ بن جعفر طیار۔ زید بن ابی اوفی۔ زید بن ثابت۔ عبداللہ بن خطیب۔ ابو اروی دوسی۔ براء بن عازب۔ حذیفہ بن یمان۔ کعب بن ابی مالک۔ ابوواقد لیثی۔ عمران بن حصین۔ عبدالرحمن بن خباب۔ عبدالرحمن بن سمرۃ۔ یوسف انصاری۔ ربیعہ اسلمی۔ عبدالرحمن بن ابی بکر۔ جبیر بن مطعم۔ عبداللہ بن زمعہ۔ صعب بن جثامہ لیثی۔ مقدام بن معدیکرب۔ زید بن ارقم۔ یعقوب انصاری مجمع کے والد رضی اللہ عنہم۔ انہی 100 میں اور بیالیس افراد تابعین اور ان کے بعد والے ہیں تفصیل یہ ہے:۔ سوار بن عبداللہ۔ میمون بن مہران۔ زہری۔ حسن بصری۔ جبیر بن نفیر۔ سعید بن مسیب۔ ثابت بن حجاج۔ برید۔ سفیان ثوری۔ عمار بن شراجیل المعروف امام شعبی۔ شریک۔ لیث بن سعد۔ جابر بن عطیہ۔ محمد زکیہ النفس۔ علی بن حسین زین العابدین۔ ان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹے محمد باقر۔ان کے بیٹے جعفر صادق۔عبداللہ بن حسن مثنی۔سالم بن عبداللہ بن عمر۔مالک بن انس۔ سہل بن عبدالرحمن بن عوف۔محمد بن حنفیہ۔عبدالمطلب۔عبداللہ بن ابی ملیکہ۔طارق۔سلیمان بن یسار۔ عصمۃ بن مالک۔خالد اسدی۔ثمامہ بن حزن قشیری۔اسلم مولی عمر بن خطاب۔لیث بن ابی سالم۔ابن ابی حازم۔مسلم بن یسار۔ربیع بن انس۔ابو حصین۔محمد بن زبیر۔زعفرانی۔ابراھیم تیمی۔ابو اسامہ۔حسین جعفی۔عبدالرزاق رضی اللہ عنہم۔

علی ابن موفق رحمۃ اللہ کی اس بارے میں روایت رسول اللہ ﷺ کے خواب پر مشتمل ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ کا خواب حق و صحیح ہے۔اس کا انکار کوئی بدبختی دل کا اندھا ہٹ دھرم اپنی شقاوت کے ہاتھوں مرنے والا ہی کر سکتا ہے۔اور یہ ظاہر ہے کہ جب 67 صحابہ کو تابعین و مابعد سے ملایا جائے گا تو یہ سارے علاوہ حضرت علی اور ان کے راویوں کے 109 افراد ہوں گے اور ہم پہلی قسم میں یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات روایت کرنے والے کہ جن کی روایتوں پر ہم مطلع ہوئے ترپن 53 افراد ہیں رضی اللہ عنھم۔

تبصرہ۔آپ جان چکے ہیں کہ پہلی قسم میں ہم نے جو حدیثیں اور آثار حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں۔وہ سورۃ بقرہ کی آیات کی تعداد پر 286 ہیں اور دوسری قسم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے علاوہ دیگر سے ہماری ذکر کردہ روایتوں کی تعداد 653 ہے۔اور جب پہلی اور دوسری قسم کو ملایا جائے گا تو یہ کل 939 احادیث و آثار ہوں گے حالانکہ ان دونوں قسموں میں ہماری ذکر کردہ تمام روایتیں کتب حدیث میں اس حوالے سے وارد روایتوں کا ایک تھوڑا سا حصہ ہیں۔کیونکہ میں نے تمام کتب حدیث کا احاطہ نہیں کیا اور ویسے بھی میرے پاس ساری کتابیں موجود بھی نہیں تو کیونکر ممکن ہے کہ میں سب حدیثیں نکال سکوں ہاں جو کوئی بندہ خدا ان کے علاوہ روایتیں پائے وہ اس رسالے میں شامل کر دے۔اللہ ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بڑی خرابی ہے اس کے لئے جو اتنی کثرت کو پہنچی ہوئی ان احادیث و آثار کو دیکھے ان پر مطلع بھی ہو پھر نفس کے پیچھے لگ کر ان کی مخالفت کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ذرہ نہ شرمائے۔

تبصرہ۔ آپ جان چکے کہ مذکورہ دونوں قسموں میں ہم نے جو احادیث طیبہ اور اثار شریفہ ذکر کیے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں صرف سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر افضلیت مذکور ہے اور بعض میں شیخین دونوں کی تمام صحابہ پر افضلیت منقول ہے اور بعض میں خلفائے ثلثہ کی افضلیت جناب علی رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ پر بیان کی گئی ہے اور بعض میں خلفائے اربعہ کی تمام صحابہ پر افضلیت کا بیان ہے۔ اور یہ تمام روایتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جناب صدیق یا شیخین یا خلفائے ثلثہ پر افضلیت دینے والے کا رد بلیغ کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہمارا مخالف صاحب رسالہ مردودہ اور اس معاملے میں اس کی موافقت کرنے والا ہر شخص۔ فتدبر۔ حذا تبصرۃ اخری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیعہ اور ان کے تبرائی امام ایما

[illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض۔

ان قیل ان کثیرا من الاحادیث التی ذکرتہ فی القسمین موقوفات و موقوف لا یقوم بہ حجۃ عند بعض اھل السنۃ کالشافعیۃ۔

دونوں قسموں میں آپ کی مذکور کثیر حدیثیں موقوف ہیں اور بعض اہلسنت مثل علمائے شافعیہ کے نزدیک موقوف حجت نہیں۔

جواب۔

قلت عن ھذا اجوبۃ اربعۃ: میں کہتا ہوں اس کے چار جواب ہیں۔

الاول: ان کثیرا مما ذکر فی القسمین مرفوعات بالصراحۃ فھی المدار علیھا فی الاستدلال۔

ا۔ مذکورہ روایتوں میں سے اکثر روایتیں صراحۃ مرفوع ہیں اور یہی ہمارا مدار استدلال ہیں۔ فلا نقص۔

الثانی: ان بعضا من رواۃ الموقوف کابن عمر و غیرہ صرحوا بان ما کنا نقول بہ من التخییر المذکور کان یبلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ینکرہ فھذا تصریح بکون تلک الموقوفات المرویۃ عنھم مرفوعۃ۔

۲۔ موقوف روایتوں کے بعض راویوں مثل ابن عمر وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ ہم جو افضلیت مذکورہ بیان کرتے تھے جب یہ رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوتی تو آپ علیہ السلام اس کا انکار نہ فرماتے۔ اور اس میں یہ تصریح ہے کہ ان صحابہ سے مروی موقوف روایتیں مرفوع ہی ہیں۔

الثالث: ان فی روایۃ بعضھم کابن عمر کنا نخیر بین الصحابۃ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قول الصحابۃ بی کنا نفعل کذا فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم الرفع عند المحدثین بل قال کثیر من المحدثین کالنسائی والدار قطنی والحاکم و غیرھم ان قول الصحابی کنا نفعل کذا من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر قوله فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم له حکم الرفع ایضا کما صرح به فی شرح الالفیة و شروح النخبة و غیرها۔

۳۔ حضرت ابن عمر و غیرہ رضی اللہ عنھم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ ہی کے مبارک زمانے میں بالترتیب افضلیت صحابہ بیان کرتے تھے۔ اور صحابی کا یہ کہنا کہ ہم حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایسا کرتے تھے محدثین کے نزدیک حکم مرفوع میں ہے بلکہ کثیر محدثین مثلاً امام نسائی، دار قطنی اور امام حاکم وغیرھم رحمھم اللہ نے تو یہاں تک کہا کہ صحابی کا بغیر زمانہ نبوی کو ذکر کیے صرف اتنا ہی کہنا کہ ہم یوں کیا کرتے تھے یہ بھی مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس کی تصریح شروح الالفیہ اور شروح النخبہ وغیرھا میں موجود ہے۔

الرابع: ان بیان الافضلیة امر لا مدخل فیه للرأی و الاجتهاد کما صرح به فی المقاصد و المواقف و غیرهما وقد تقرر عند المحدثین قاطبة ان ما لا مدخل فیه للرأی و الاجتهاد فالموقوف فیه فی حکم المرفوع و قد اشرنا الی هذا الجواب الاخیر ایضا سابقا فاعرفه فانه ینفعک تبصرة اخری۔

۴۔ مسئلہ افضلیت کے بیان میں رائے اور اجتہاد کو کوئی دخل نہیں جیسا کہ مقاصد و مواقف وغیرھما میں مصرح ہے۔ اور محدثین کے نزدیک یہ بات بھی پختگی کے ساتھ ثابت ہے کہ جس بات میں رائے اور اجتہاد کو دخل نہ ہو وہ موقوف بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔ آخری جواب کی طرف ہم پہلے بھی اشارہ کر آئے ہیں اس کو پہچانو یہ تمہارے لئے نافع ہے۔

اعتراض۔

ان قیل ان جمیع ما اوردته من الاحادیث و الآثار المرفوعة و الموقوفة فی هذین السمین فانت قد ادعیت و مولها الی حد التواتر لکنها لا تصل علی حد التواتر علی قول بعض العلماء لان رواة هذه الاحادیث سبعة و ستون صحابیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوی علی رضی الله تعالی عنه فكانوا ثمانية و ستين صحابيا و قد قال بعض العلماء و اهل العلم ان التواتر انما يحصل بخبر سبعين نفرا او بخبر ثمانين نفرا فكيف تصح منك هذه الدعوى۔

اگر یہ کہا جائے کہ آپ نے دونوں قسموں میں بیان کی ہوئی روایات مرفوعہ وموقوفہ کے حد تواتر کو پہنچنے کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ بعض علماء کے قول کے مطابق اس تعداد پر حد تواتر کو نہیں پہنچتیں ہیں کیونکہ ان احادیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اگر شمار کیے جائیں تو 67 ہیں اور اگر انہیں بھی شامل کریں تو 68 ہو جائیں گے۔ حالانکہ بعض علماء اور اہل علم کے قول کے مطابق تواتر ستر 70 یا اسی 80 راویوں کی خبر سے حاصل ہوتا ہے تو پھر آپ کا یہ دعویٰ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب۔

قلت الجواب عنه على وجوه ثلثة۔

میں کہتا ہوں اس کا جواب تین طرح پر ہے۔

الاول: انه قد ذكر في رسالة الحافظ السيوطي المسماة بالازهار و المشاثرة في الاخبار المتواترة و شرح النخبة و غيره ان المختار في حد التواتر ما كان رواية عشرة فصاعدا انتهى و لا شك في تواتر هذه الاحاديث على هذا القول المختار فلا يضرنا عدم حصول التواتر على القول الغير المختار۔

ا۔ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ کے رسالے الازہار والمتناثرہ فی الاخبار المتواترہ اور شرح نخبۃ الفکر وغیرہما میں مذکور ہے کہ حد تواتر میں مختار یہ ہے کہ دس یا اس سے زائد راوی ہوں۔ انتہی۔ اس قول مختار کے مطابق ان احادیث کے متواتر ہونے میں کچھ شک نہیں رہا۔ قول غیر مختار پر تواتر کا عدم حصول ہو تو وہ ہمیں مضر نہیں۔

الثاني: انا قدمنا سابقا ان الرواة لهذه الاحاديث والآثار عن علي رضي الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالی عنه قریب من مائة و عشرين نفرا فيكون التواتر عن علی رضی الله تعالی عنه حاصلا فيها علی جميع الاقوال و يكفينا التمسك بذالك فی هذه المسئلة۔

۲۔ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان احادیث و آثار کو روایت کرنے والوں کی تعداد تقریباً 120 ہے۔ اس اعتبار سے تمام اقوال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے تواتر حاصل ہو جائے گا اور ہمیں اس مسئلے میں اسے دلیل بنانا کافی ہے فلاتقس علیہ۔

الثالث: انه قد حكم المحدثون بأن حديث ان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة مرويا عن ستة عشر صحابيا رضی الله تعالی عنهم. قال خاتمة المحدثين الحافظ السيوطي في رسالته فی الاحاديث المتواترة ان هذا الحديث ای حديث كونهما سيدی شباب اهل الجنة في الجنة متواتر وقد اقر بذلك ای بتواتره غير السيوطي حتى ان صاحب الرسالة المردودة بنفسه كان يقول بتواتره و كان يستدل به علي كونهما مقطوعا لهما بالجنة و انا اقول بذالك ايضا فنقول في الجواب له ولمن تابعه لا يخفى عليك انه كما ان هذا الحديث مروی عن ستة عشر صحابيا كذالك حديث تفضيل ابي بكر الصديق رضی الله تعالی عنه علی علی رضی الله تعالی عنه مروی عن اكثر من ستة عشر صحابيا كما سبق غير مرة فان حكمت الآن على ذالك الحديث بكونه متواترا و استدللت به على كون الحسنين رضی الله تعالی عنه مقطوعا لهما بالجنة كما هو الحق الحقيق بالقبول و كما كنت تقر بذالك سابقا فلا بذلك ان تحكم على هذا الحديث بالتواتر ايضاً وان لم تحكم على ذلك بالتواتر و لا بالقطع ولا لم تحكم بكونهما مقطوعا لهما بالجنة فلا كلام لنا معك فقد خرجت عن مقام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانصاف حتما تبصرة اخرى۔

۳۔محدثین نے 16 صحابہ سے مروی حدیث ذیل الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنة" کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں"۔ پر تواتر کا حکم لگایا ہے۔خاتم المحدثین حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے اپنے رسالے"الاحادیث المتواترۃ" میں فرمایا حدیث مذکور متواتر ہے۔امام سیوطی کے علاوہ اور محدثین نے بھی اس کے تواتر کو برقرار رکھا حتی کہ خود ہمارا مخالف مردود رسالے والا اس حدیث کو متواتر کہتا اور اس سے حسنین کریمین کے قطعی جنتی ہونے پر استدلال کرتا رہا ہے اور میں بھی اسی کا قائل ہوں۔لیکن روایات مذکورہ کے حوالے سے اسے اور اس کے پیروں کاروں کو جواب یہ ہے کہ جیسے یہ حدیث سولہ صحابہ سے مروی ہے۔ایسے ہی جناب صدیق کی حضرت علی پر افضلیت والی حدیث 16 سے بھی زائد صحابہ سے مروی ہے تو اگر تم اس حدیث کے متواتر ہونے اور اس سے حسنین کریمین کے قطعی جنتی پر استدلال کروں (جیسا کہ یہی حق اور لائق قبولیت ہے) (جیسا کہ تم پہلے اس کا اقرار بھی کرتے تھے) تو تم پر لازم ہے کہ تفضیل ابی بکر والی حدیث کو بھی متواتر کہو اور اگر تم اس کو متواتر اور قطعی نہ کہو تو پھر حسنین کریمین کے قطعی جنتی ہونے کا کیوں قول کرتے ہو؟ اب ہم تم سے کوئی گفتگو نہ کریں گے کہ آپ تو یقینی طور پر مقام انصاف سے ہی نکل گئے۔

اعتراض۔

ان قيل هذه الاحاديث والآثار التي اوردتموهما في هذين القسمين ليست كلها صحيحة الاسناد فلا يصح منك الاستدلال بها على نفس الافضلية فضلا عن قطعيتها۔

اگر یہ کہا جائے کہ دونوں قسموں میں آپ کے بیان کئے ہوئے تمام احادیث وآثار کی اسناد صحیح نہیں۔لہذا آپ کا تو نفس افضلیت پر استدلال کرنا صحیح نہیں چہ جائیکہ آپ قطعیت پر استدلال کرتے پھریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب:۔

قلت الجواب عن هذا علی وجوه ثلاثة۔

میں کہتا ہوں اس کے تین جواب ہیں۔

الاول: انه قد بلغت الصحاء والحسان منها مبلغا كثيرا يحصل به التواتر فعليها المدار في افادة القطعية وما ذكرت الباقية الا للتقوية والتائيد كما هو عمل الحافظ ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري في صحيحه في تائيد الصحاء بالمتابعات والشواهد الضعيفة۔

۱۔ بلاشبہ ان میں کئی صحیح اور حسن روایتیں اس درجہ کثرت کو پہنچی ہوئی ہیں کہ جس سے تواتر حاصل ہوجاتا ہے اور اثبات قطعیت میں انہیں حدیثوں پر دارومدار ہے رہی بقیہ روایتیں تو وہ ہم نے تقویت و تائید کے لئے ذکر کیں ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں احادیث صحیحہ کی تائید میں متابعات اور شواہد ضعیفہ ذکر کیے ہیں۔

الثاني: انها لما بلغت رتبة التواتر قد تقرر في علم الاصول انه لا يشترط في الحديث المتواتر صحة سنده ولا عدالة رواية بل ولا الاسلام قال في التلويح ان الاسلام وعدالة المخبر في الخبر المتواتر ليس بشرط حتى لو اخبر جمع كثير من الكفار للساكنين ببلدة بموت ملكهم حصل لنا اليقين انتهى ومثله في امداد الفتاح شرح نور الايضاح في كتاب الصوم ۲۔ جبکہ یہ روایتیں رتبہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں اور علم اصول میں یہ بات مقرر ہے کہ حدیث متواتر کی سند میں صحت راوی کے روایتوں میں عدالت بلکہ اسلام بھی شرط نہیں "تلویح" میں فرمایا خبر متواتر میں مخبر کا مسلمان اور عادل ہونا شرط نہیں یہاں تک کہ اگر اپنے بادشاہ کے ملک میں رہنے والے کثیر کفار کی جماعت نے کوئی خبر دی تو ہمیں اس سے یقین حاصل ہوجائے گا انتہی لہٰذا ان روایتوں پر کوئی اعتراض نہیں ہے اسی کی مثل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امداد الفتاح شرح نور الایضاح کتاب الصوم میں بھی مذکور ہے۔

الثالث: انه قد تقرر في علوم الحديث ان الحديث الضعيف اذا كثرت طرقه قويت و بلغت درجة الحسن و ان الحديث الحسن اذا كثرت طرقه قويت و بلغت درجة الصحة و نحن قد اكثرنا من الطرق للاحاديث الواردة في الافضلية فتقوى بعضها ببعض لا سيما و ان كثيرا منها صحاح وحسان في ذاتها لا حاجة لها الى التقوية بغيرها بل يتقوى غيرها بها كما لا يخفى تبصرة اخرى۔

۳۔علوم حدیث میں یہ بات طے شدہ ہے کہ جب حدیث ضعیف کی سندیں کثیر ہو جائیں تو وہ قوی ہو کر درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے اسی طرح سندیں کثیر بڑھ جائیں تو حدیث حسن درجہ صحت کو پالیتی ہے۔اور تحقیق ہم نے افضلیت سے متعلقہ حدیث کی کثیر سندیں بیان کی ہیں جن میں بعض بعض سے تقویت پائیں گی۔ بالخصوص یہ کہ کثیر حدیثیں تو صحیح اور حسن لذاتہ ہیں انہیں غیر سے مدد لینے کی حاجت نہیں بلکہ ان غیر ان سے مدد لے کر قوی ہو جائیں گی۔اور یہ کوئی پوشیدگی والی بات نہیں ہے۔تبصرۃ:۔

تبصرة: اعتراض۔

ان قيل ان ما ذكرت انت في القسمين السابقين من الاحاديث والآثار لدالة على الافضلية بالترتيب المتعارف بين اهل السنة والجماعة تعد فيها بعضا من الاحاديث محكوما عليها بالوضع فلا تكون هي حجة في شيء من الاحكام و غيرها فلا ينفك ايرادها۔

اگر یہ کہا جائے کہ دونوں قسموں کی مذکورہ روایتیں جو اہلسنت و جماعت کے ہاں معروف ترتیب افضلیت پر دلالت کرنے والی ہیں ہو سکتا ہے۔ان میں سے کسی پر حدیث موضوع ہونے کا حکم ہو تب تو یہ احکام وغیرہ کسی شے میں حجت ہی نہ رہیں گی لہذا انہیں بیان کرنے کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب۔

قلت لم اطلع انا علی کون شیء منها محکوما بالوضع فان اطلع احد علی کون طریق من هذه الطرق المذکورة فی القسمین موضوعا فلیستثن ذلک الطریق من جملة الطرق المذکورة بکثرتها جزاه الله تعالی علی ذالک خیر الجزاء و اما کون بعض الطرق منها محکوما بضعفها فلا یضرنا ذلک اصلا لما قدمنا آنفا ان ضعف و عدم عدالة رواته لا یوجب خللا فی الحدیث المتواتر فارجع الیه ان شئت تبصرة اخری۔

میں کہتا ہوں میری اطلاع کے مطابق ان میں سے کسی بھی حدیث پہ موضوع ہونے کا حکم نہیں اگر کوئی شخص مذکورہ دونوں قسموں میں مذکورہ سندوں میں سے کسی سند کے موضوع ہونے پہ مطلع ہو تو وہ اس سند کو جملہ اسناد مذکورہ کثیرہ سے مستثنیٰ کر دے۔ اللہ اسے اس عمل پہ بہترین جزاء عطا فرمائے باں بعض سندوں پر حکم ضعف ہمیں بالکل نقصان دہ نہیں کہ ہم ابھی بیان کر چکے کہ حدیث متواتر کے راویوں میں ضعف اور عدم عدالت کچھ خلل پیدا نہیں کرتے۔ تبصرہ۔

اعتراض۔

ان قیل قد عارض هذه الاحادیث والآثار التی ذکرتموها فی هذین القسمین احادیث کثیرة واردة فی فضل سیدنا علی رضی الله تعالی عنه فصح قول من قال بالتعارض والاتعارضا تساویا فلا ترجیح لاحد الجانبین علی الآخر۔

اگر یہ کہا جائے وہ حدیثیں اور آثار جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں وارد ہیں۔ وہ آپ کی مذکورہ روایتوں کے معارض ہیں لہذا قائل تعارض کا قول صحیح ہے اور جب یہ دونوں متعارض ہوں گی تو برابر ہوں گی اور جانبین میں سے کسی ایک کو دوسرے پر کوئی ترجیح حاصل نہ ہوگی۔ ان روایتوں میں سے بعض یہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وقت خروجہ الی غزوۃ تبوک حین استخلف علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کأنہ علی المدینۃ یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی اخرجہ الامام البخاری فی غزوۃ تبوک و مسلم فی باب فضائل سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۔رسول اللہ کا وہ فرمان جسے امام بخاری رحمۃ اللہ نے باب فضائل سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں غزوہ تبوک کے حوالے سے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ضمن میں روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک کو نکلے تو پیچھے اپنی جگہ پر جناب امیر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا اور فرمایا "اے علی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہما السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

ومنہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی غزوۃ خیبر سیفتح اللہ تعالیٰ غدا علی ید رجل یحب اللہ و رسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ اخرجہ البخاری و مسلم عن سہل بن سعد و غیرہ۔

۲۔غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہاتھ پر فتح دے گا جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کو بھی امام بخاری نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے بھی سہل بن سعد اور ان کے علاوہ سے روایت کیا، رحمہم اللہ۔

ومنہا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شانہ یوم غدیر خم وھو ما اخرجہ احمد فی المناقب عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم فنودی فیہا الصلوۃ جامعۃ و کسح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت شجرۃ فصلی الظھر و اخذ بیدی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال: الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی قال فاخذ بید علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال فلقیہ عمر بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنۃ فھذا الحدیث یدل علی ان المراد بالمولی ھھنا الاولی لیطابق مقدمۃ الحدیث۔

۳۔رسول اللہ ﷺ کا غدیر خم کے موقع پر وہ فرمان ہے جسے امام احمد نے مناقب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ضمن میں روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم نے موضع غدیر خم پر پڑاؤ کیا پھر وہاں ندا ہوئی کہ نماز کی جماعت کھڑی ہونے کو ہے اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لئے مصلی بچھایا گیا آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔اے لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں کا ان سے زیادہ حقدار ہوں۔انہوں نے عرض کی کیوں نہیں پھر آپ نے مولی علی کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کی! اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔اے اللہ! علی کو دوست رکھنے والے کو اپنا دوست رکھ اور علی سے عداوت رکھنے والے کو اپنا عدو رکھ راوی نے فرمایا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملے اور کہا۔اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو آپ کی تو ہر صبح اور ہر شام اس حال میں ہوتی ہے کہ آپ ہر مومن مرد و عورت کے مولیٰ ہوتے ہیں۔یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہاں مولی سے مراد اولی ہے (زیادہ حقدار ہے) تا کہ یہ حدیث کے اول جزء کے مطابق ہو جائے۔

و منھا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ اخرجہ الترمذی عن ابن عمر و قال حسن غریب و اوردہ البغوی فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المصابیح فی الحسان۔

یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس حدیث کو حسن غریب کہا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے علی! آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ اس کو بغوی نے مصابیح فی الحسان میں بیان کیا ہے۔

جواب:۔

قلت الجواب عن جمیع ما ذکرت فی المعارضۃ علی وجھین اجمالی و تفصیلی اما الاجمالی فھو علی وجھین۔

مصنف فرماتے ہیں میں کہتا ہوں۔ آپ کے ذکر کیے ہوئے ان تمام معارضات کے جواب دو قسم پر ہے۔

۱۔ اجمالی۔ ۲۔ تفصیلی

الوجہ الاول: ان جمیع ما ذکرت ھھنا بل و جمیع ما یوجد فی الکتب الاحادیث والآثار من فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مناقبہ الصحیحۃ الثابتۃ فذلک کلہ من بیان الفضائل والمناقب لا من باب بیان الافضلیۃ اذ لم یرد فیھا لفظ یدل علی الافضلیۃ بصیغۃ افعل التفضیل و ما یؤدی مؤداھا اصلا کما ورد فی الاحادیث والآثار التی ذکرناھا فی ذینک القسمین فلا تتحقق المعارضۃ ھھنا قطعا ولا یشک احد من اھل الدین فی وفور فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کثرت مناقبہ و خصائصہ و کونہ افضل من جمیع الصحابۃ بعد الخلفاء الثلاثۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کما انہ لا یشک لاحد منھم فی کثرۃ فضائل الخلفاء الثلاثۃ و وفور مناقبھم و خصائصھم انما تکون ھذہ الاحادیث والآثار حجۃ وردا علی من ینکر فضائل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مناقبہ و خصائصہ اصلا کالخوارج الملحدین خذلھم اللہ تعالیٰ۔

اولاً اجمالی۔ پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ یہ کہ جو کچھ آپ نے ذکر کیا اور اسی طرح وہ تمام صحیح ثابت روایتیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں وارد ہیں۔ ان سب کا تعلق فضائل و مناقب سے ہے نہ کہ باب افضلیت سے کیونکہ ان میں کوئی بھی ایسا لفظ اسم تفضیل یا اس کے قائم مقام کسی صیغہ سے وارد نہیں ہوا۔ جو افضلیت پر دلالت کرتا ہو۔ اس کے برخلاف ہم نے جو مذکورہ دونوں قسموں میں روایتیں ذکر کی ہیں۔ ان میں ایسے الفاظ موجود ہیں تو یہاں تو قطعی طور پر معارضہ کا تحقق ہی نہیں ہوا۔ مزید یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفور فضائل اور آپ کے مناقب و خصائص کے کثیر ہونے اور خلفائے ثلثہ کے بعد آپ کے سب صحابہ سے افضل ہونے میں کسی دین دار کو شک نہیں جیسا کہ خلفائے ثلثہ کے فضائل کی کثرت اور ان کے مناقب و خصائص کے توافر میں کسی کو شک نہیں لہٰذا یہ حدیثیں اور آثار تو اس شخص پر حجت بنیں گے اور اس کا رد کریں گے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب و خصائص کا سرے ہی سے منکر ہے۔ جیسا کہ خوارج ملحدین اللہ ان کو رسوا کرے۔

الوجہ الثانی: ان ھذا الامام الاکمل و الھمام الاجل علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الذی کان مخاطبا بھذہ الاحادیث و بنحوھا ومرادا وکان باب مدینۃ العلم ومن افھم الناس لم یفھم من ھذہ الاحادیث الواردۃ فی فضلہ تفضیل نفسہ علی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قد ثبت عنہ قطعا انہ کان یفضلھما علی نفسہ وعلی سائر الامۃ و کفی بہ قدوۃ فی ھذا الباب التفضیل وھو اعلاء الصحابۃ الذین ھم اعلم الناس بمھر اوکلام اللہ تعالیٰ وکلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفقوا کلھم او جمھورھم وما شذ منھم الا قلیل ان صح شذوذہ علی ان افضل ھذہ الامۃ ابوبکر ثم عمر ثم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان ثم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و کفی بہم قدوۃ وما احسن ما قال حسان یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثلثۃ برزوا بفضلھم ابصرھم دینا اذانشروا فلیس من مومن لہ بصرا ینکر تفضیلھم اذا ذکروا تساووا فلا فرقۃ فی حیاتھم و اجتمعوا فی الممات اذا قبروا و الاجوبۃ عن ھذا الاشکال متعددۃ لکن ھذان الجوابان مغینان لمن نور اللہ قلبہ بنور السنۃ۔

۲۔یہ کہ یہ امام اکمل اور ہمام اجمل حضرت علی رضی اللہ عنہ جوان روایات میں مخاطب اور مراد ہیں اور باب مدینۃ العلم اور مجدد ازمانہ ہیں یہ اپنی فضیلت میں وارد حدیثوں سے شیخین پر اپنی افضلیت نہ سمجھ سکے بلکہ اس کے برخلاف یقینی طور پر ان سے ثابت ہے کہ حضرت شیخین کو خود پر اور ساری امت پر فضیلت دیا کرتے تھے لہذا ہمیں اس مسئلہ تفضیل میں ان کی پیشوائی کافی ہے۔اسی طرح صحابہ جولوگوں میں سے کلام الٰہی اور کلام رسول کی مراد کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔وہ سب یا ان کے جمہور (علاوہ ان چند کے جو ان سے علیحدہ ہیں۔جبکہ ان کی یہ علیحدگی صحیح طور پر ثابت ہو جائے)۔تو اسی پر متفق ہیں کہ اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ان کے بعد جناب ذوالنورین اور ان کے بعد مولائے کائنات ہیں۔اور ہمیں ان کی اقتداء کافی ہے۔حضرت حسان کے یہ اشعار کتنے اچھے ہیں جن میں وہ نبی اکرم اور آپ کے دونوں ساتھیوں صدیق و فاروق کا یوں ذکر کرتے ہیں'' یہ تینوں ہستیاں اپنے فضل کے ساتھ ظاہر ہوئیں۔جب دنیا میں پھیلے تو دین کو بڑی بصیرت سے چلایا وہ مومن نہیں جو صاحب بصیرت ہو کر ان کے ذکر کے وقت ان کی افضلیت کا انکار کرے۔ان سرداروں کی زندگیوں میں کچھ فرق نہیں اور جب یہ قبر میں گئے تب بھی اکٹھے ہی رہے۔اس اشکال کے اور بھی متعدد جوابات ہیں لیکن جس کے دل کو اللہ نے نور سنت سے منور کیا ہے اسے یہ دو جواب ہی بس ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و اما التفضیلی فنقول اما الجواب من الحدیث الاول و ھو حدیث المنزلۃ فھو ان ھذا الحدیث و ان کان علی الرأس و العین لکونہ حدیثا صحیحا فی حد ذاتہ لکنہ لا یدل علی مدعی صاحب الرسالۃ المردودۃ القائل بأن علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الصحابۃ قاطبۃ بالفضل الکلی قطعا و لفظ القطع و ان لم یصرح بہ عند ذکرہ لھذا الحدیث لکنہ ما صرح بہ فیما بعدہ حیث قال ان ھذا الھدیث قطعی فی افادۃ الفضل ظنی و حیث خصوص العام و نحن نتکلم علی ھذا الحدیث فی انواع ثلثۃ۔

الاول: انہ لا یفید اثبات الافضلیۃ بالفضل الکلی لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الخلفاء الثلاثۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ولو علی سبیل الظن۔

الثانی: انہ لا یفیدہ ما بطریق القطع۔

الثالث: انہ لا یفید اولیتہ بالخلافۃ من الخلفاء الثلاثۃ کما توھمہ الشیعۃ الشنیعۃ وھذا البیان الثالث استطردی و ان لم تکن ھذہ الرسالۃ موضوعۃ لبیان مسئلۃ الخلافۃ بل لبیان مسئلۃ الافضلیۃ۔

دوم تفصیلی۔

اب آئیے تفصیلی جواب کی طرف تو ہم کہتے ہیں کہ پہلی حدیث (حدیث منزلہ) اگرچہ حدیث صحیح لذاتہ ہونے کی وجہ سے ہمارے سر آنکھوں پر ہے لیکن یہ صاحب رسالہ مردود کے مدعا پر دلیل نہیں بن سکتی کہ اس کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت علی تمام صحابہ سے کلی اور قطعی طور پر افضل ہیں اگرچہ اس نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے لفظ قطعیت کی صراحت نہیں کی لیکن بعد میں جہاں اس نے یہ کہا کہ یہ حدیث فضل کا فائدہ دینے میں قطعی اور عام سے خاص کرنے کی حیثیت سے ظنی ہے وہاں اس نے اس کی صراحت کی ہے۔ہم اس حدیث پر تین طرح سے گفتگو کریں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۔ یہ حدیث خلفائے ثلاثہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کلی کو ثابت نہیں کرتی اگر چہ ظنی طور پر کیوں نہ ہو۔

۲۔ یہ اس موقف کا کچھ بھی قطعی فائدہ نہیں دیتی۔

۳۔ یہ خلفائے ثلاثہ کی نسبت حضرت علی کے زیادہ حقدار خلافت ہونے کا فائدہ بھی نہیں دیتی جیسا کہ شیعہ نے اس کا وہم کیا ہے۔ رسالہ ھذا اگر چہ کہ مسئلہ فضیلت کے موضوع پر ہے۔ معاملہ خلافت اس کا موضوع نہیں لیکن اس کو بھی یہاں وضاحت سے بیان کر دیا جائے گا۔

فاقول اما النوع الاول: فالوجوہ تسعة بل هی اثنی عشر وجها فی الحقیقة کما تعرفه۔

تفصیل: نوع اول کی نو بلکہ در حقیقت بارہ ۱۲ وجوہ ہیں۔ جیسا کہ آپ ابھی انہیں جان جائیں گے۔

الوجه الاول: ان صاحب الرسالة المردودة ادعی افضلیة علی رضی الله تعالیٰ عنه معللا بانه صلی الله علیه وسلم اثبت له کلما کان ثابتا لهارون سوی النبوة ومنه الافضلیة فهذا القول منه قول باطل لا اصل له اذ هو مبنی علی کون لفظ المنزلة بنفسه عاما ولم یقل به احد من علماء الاصول و الفروع ولم یأت له بشاهد یثبته ولا بدلیل یؤیده فهو قول منحوت من عنده نفسه او ماخوذ من کلام الرفضة البطلة وقیاسه ایاه علی لفظ المثل و کاف التشبیه الذی ذهب بعض اهل العلم الی عمومها بناء علی تقارب معناه لهما قیاس فاسد اذلا قیاس فی اللغة و عن هذا لم یقل احد من القائلین بعموم لفظ المثل و کاف التشبیه بالعموم فی کأن التشبیه مع ان معناهما مقارب لهما و کم من فرقا بین من و عن الجارتین مع ان معناهما متقارب فاذا ثبت ان لفظ المنزلة لیس من الفاظ العموم لم یثبت العموم الذی ادعاه صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرسالة المردودة و بطل قوله من اصله بل كان هذا الكلام نظير قولنا زيد بمنزلة الاسد الا انه لا يفترس فان هذا القول يدل على ان زيدا مشابه للاسد في وصف الشجاعة فقط كما تقرر عند علماء البيان و غيرهم ولا يدل على العموم اعني على ان زيدا مشابه للاسد في كل وصف من اوصافه سوى الافتراس حتى في ان لزيد قوائم اربعا كالاسد و ان له ذنبا مثل ذنب الاسد و ان في فمه متحرا مثل متحرا الاسد و ان عليه شعرا مثل شعر الاسد الى غير ذالک من الوجوه و ورود صورت الانشاء في هذا القول الا يدل على كونه متصلا فكذا في حديث المذكور لان الاتصال فرع العموم وسيات الجواب عن ورود صورت الاستثناء بوجه آخر ايضا كما متعرفه۔

وجہ (۱)۔اس مردود رسالے والے نے افضلیت علی کے دعویٰ کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے نبوت سے نیچے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہر درجہ فضلیت ثابت کیا ہے اور یہی افضلیت ہے۔اس کا یہ قول باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں کیونکہ اس کا مدار اس پر ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی کو جملہ مذکورہ کہ "میری نسبت تمہارا درجہ یہ ہے بالعموم فرمایا ہو۔حالانکہ علمائے اصول وفروع میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔پھر مدعی اس کو ثابت کرنے کے لئے گواہ بھی نہیں لایا ہے اور نہ ہی تقویت دینے کے لئے کوئی دلیل لایا ہے۔تو یہ قول اس کی اپنی اختراع ہے یا پھر باطل رافضیوں کے کلام سے لیا گیا ہے۔اور قربت معنی کی وجہ سے لفظ "منزلت" کو لفظ مثل اور کاف تشبیہ (کہ بعض اہل علم ان کی عمومیت کے قائل ہیں) پر قیاس کرنا قیاس فاسد ہے۔کہ لغت میں کوئی قیاس نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی نے لفظ مثل اور کاف تشبیہ کے مطلقاً ہر جگہ عام ہونے کا قول کیا ہے۔من جارہ اور عن جارہ کے درمیان کتنا فرق ہے اسے ہی دیکھ لیجئے حالانکہ معنی تو دونوں کا قریب قریب ہے۔(لیکن کوئی بھی انہیں ایک دوسرے پر قیاس نہیں کرتا) تو ثابت ہو گیا کہ جب لفظ "منزلہ" الفاظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمومیت میں سے نہیں تو پھر یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دعویٰ مذکور کسی کھاتے میں نہیں اور اس کا قول مذکور سرے سے ہی باطل ہے بلکہ یہ تو ہمارے اس قول کی نظیر ہو گا کہ ہم کہیں زید شیر کی طرح ہے بس چیر پھاڑ نہیں کرتا تو یہ قول اس پر دلیل ہے کہ زید شیر سے مشابہت صرف بہادری میں ہے جیسا کہ علمائے بیان وغیرھم کے نزدیک یہ بات ثابت ہے۔ اور یہ قول عمومیت پر دال نہیں یوں کہ سوا چیرنے پھاڑنے کے زید شیر کے ہر ہر وصف میں مشابہ ہو شیر کی طرح اس کی بھی چار ٹانگیں ہوں اس کی طرح اس کی بھی دم ہو اس کے منہ میں بھی اس کی طرح کا منخر ہو شیر کی مثل اس پر بھی بال ہوں اور دیگر اور چیزیں۔ رہا اس قول میں ورود استثناء تو وہ اتصال پھر دلیل نہیں ایسے ہی حدیث میں مذکور استثناء بھی اتصال پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ اتصال تو فرع ہے۔ جب عموم ہی نہیں تو اتصال کس طرح۔ عموم کی مزید اس صورت استثناء کا جواب آگے آئے گا۔

الوجه الثانی: انه لو استدل هو علی عموم لفظ لمنزلة لا بنفسه بل بالنظر الی ان لفظ المنزلة اسم جنس اضیف فیعم من هذا الوجه۔

وجہ (۲)۔ یہ کہ مخالف لفظ "منزلۃ" کی عمومیت پر استدلال اس نص لفظ سے نہیں کرتا بلکہ اس اعتبار سے کرتا ہے کہ "منزلۃ" اسم جنس ہے جو دیگر منازل (مراتب) کی طرف بھی مضاف ہے لہذا یہ عام ہو گا۔

قلنا قد اجاب عنه الملا سعد التفتازانی فی شرح المقاصد بانا لا نسلم لفظ المنزلة المضاف المنازل کلها بل غایة الاسم المفرد المضاف الاطلاق و ربما یقال انه معهود معین کغلام زید انتهی۔

تو ہم کہتے ہیں کہ اس کا جواب ملا سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ نے شرح مقاصد میں یوں دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہم تسلیم ہی نہیں کرتے کہ لفظ "منزلۃ" کی اضافت و نسبت "تمام مراتب کی طرف ہے بلکہ یہ اسم مفرد ہے، اور اسم مفرد مضاف (اضافت والامفرد) زیادہ سے زیادہ مطلق ہوتا ہے اور بسا اوقات یہ بھی کہدیا جاتا ہے وہ معہود معین یعنی جانا پہنچانا تعین شدہ ہے جیسے یہ کہنا زید کا غلام" انتہی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فعلى هذين الوجهين بطل استدلال صاحب الرسالة المردودة على العموم من اصله اذ المطلق يصدق عن فرد ما فبطل قوله اثبت له كل ما كان ثابتا لهارون آه كما لا يخفى ولو سلم انه ليس بمطلق بل هو معرفة لاضافته الى المعرفة فقد قامت القرائن ههنا على تعيينه ولا معهوديته وهو ان المراد بالمنزلة منزلة الاستخلاف في غزوة تبوك على المدينة ايام تبوك ومن المقرب في الاصول ان الحمل على المعهود المعين اقوى و اقدم من الحمل على الاستغراق والعموم وان فرض قابلية المحل للعموم خصوصا فيما نحن فيه لعدم قابلية المحل للعموم فيه اصلا كما سيأتي بيانه وقال العلامة الاصفهاني في شرح الطوالع لا نسلم ان اهل الجنس كلفظ المنزلة اذا عرى عن موجبات التعريف ولفظ كل يعم بل هو من قبيل الاسماء المطلقة الصالحة لكل واحد على سبيل البدل و الا لم يبق فرق بين المطلق والعام والظاهر ان معناه تشبيه على رضي الله تعالى عنه بهارون في الاخوة والقرابة انتهى۔

اب ان دونوں وجہوں پر مخالف کا استدلالِ عمومیت جڑ سے کٹ گیا کیونکہ مطلق تو کسی بھی فرد پر صادق آجاتا ہے۔لہٰذا مخالف کا یہ کہنا کہ "حضور علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام والی تمام فضیلتیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے ثابت کی ہیں۔باطل ہوگیا (اور یہ مخفی نہیں) اور اگر یہ بھی تسلیم کرلیا جائے کہ یہ مطلق نہیں بلکہ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے تب بھی اس کے معہود و متعین ہونے پر یہاں قرائن موجود ہیں اور وہ یہ کہ یہاں "منزلۃ" سے مراد غزوہ تبوک کے دنوں میں مدینہ پر رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ بننے کی منزلت ہے اور اصول میں یہ بات مقرر ہے کہ حکم کو معہود و معین پر محمول کرنا استغراق وعموم پر محمول کرنے سے مقدم ہے۔اگرچہ محل کے لئے عموم کی قابلیت فرض کرلی جائے بالخصوص جس بحث میں ہم ہیں۔اس میں تو استغراق وعموم پر حمل درست ہی نہیں کیونکہ اس میں محل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے عموم کی بالکل قابلیت نہیں ہے۔ مزید اس کا بیان آگے آئے گا۔ اور علامہ اصفہانی نے شرح الطوالع میں فرمایا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ اسم جنس عام ہوتا ہے (جیسا کہ لفظ منزلہ) جبکہ اس کو اسباب تعریف سے خالی کر دیا جائے اور اسی طرح لفظ کل) بلکہ یہ اسمائے مطلقہ میں سے ہوتا ہے کہ بر سبیل بدلیت ہر فرد پر صادق آسکتا ہے وگرنہ تو مطلق و عام کے درمیان کچھ فرق ہی باقی نہ رہے گا اور ظاہر ہے کہ یہاں پر نبی کریم علیہ السلام نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے وہ اخوت و قرابت میں ہے۔ انتھی۔

الوجه الثالث: انه لو استدل على العموم بدليل ورود الاستثناء المتصل الذى هو للاصل فى باب الاستثناء . قلنا قد اجاب عنه السعد التفتازانى فى شرحه على المقاصد بانه ليس الاستثناء المذكورة اخراجا لبعض افراد المنزلة بل منقطع بمعنى لكن على ما لا يخفى على اهل العربية فلا يدل على العموم كيف و من منازل هارون الاخوة فى النسب ولم يثبت لعلى رضى الله تعالى عنه انتهى۔

وجہ (۳) ۔ اگر مخالف کی وجہ استدلال ورود استثنائے متصل ہو جو کہ باب استثناء میں اصل ہے تو ہم کہیں گے کہ اس کا جواب بھی علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے شرح مقاصد میں دے دیا ہے اور وہ یہ کہ استثنائے مذکورہ "منزلہ" کے بعض افراد کو خارج کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ لکن کے معنی میں مستثنیٰ منقطع ہے اور یہ عمومیت پر دلالت نہیں کرتا جیسا کہ کسی عرب دان پر مخفی نہیں مزید یہ کہ یہاں عمومیت مراد لینا کیونکر ممکن ہے کہ جناب ہارون علیہ السلام کے مراتب میں تو نسبی اخوت بھی ہے اور مولائے کائنات کے لئے تو یہی وہ ہے ہی نہیں انتھی۔

الوجه الرابع: انهم لو استدلوا بأن لفظ المنزلة يعم المنازل كلها فنقول انه لو كان لفظ المنزلة يعم المنازل كلها لكان استخلاف على رضى الله تعالى عنه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشابها لاستخلاف هارون من كل وجه وليس كذلك فقد ثبت ان استخلاف علی رضی الله تعالیٰ عنه علی المدينة في غزوة تبوك لم يكن على عسكر من المسلمين بل على النساء والصبيان اذ كل من كان قادرا على الخروج من الرجال من المؤمنين لم يتخلف عنه صلى الله عليه وسلم في هذه الغزوة حتى قيل ان قد اجتمع معه في هذه الغزوة ثلثون الفا وقيل سبعون الفاً ولم يبق بالمدينة من الرجال المؤمنين الا عاص او معذورة لهذا جعل علی رضی الله تعالیٰ عنه يبكى و يقول استخلفني في النساء والصبيان كما رواه مسلم في صحيحه بخلاف استخلاف هارون فانه كان على جميع عسكره موسى ولم يخرج موسى معه الى الطور من تمام عسكرة الذى هو قدر ستمائة الف الا سبعين رجلا كما صرح به في الكتاب العزيز فعلم ان لفظ المنزلة لا دلالة له على العموم اصلا۔

وجہ (۴)۔ اگر مخالف یہ استدلال کرے کہ لفظ "منزلۃ" ہی تمام مراتب کو شامل ہے تو ہم کہیں گے اگر لفظ "منزلۃ" تمام مراتب کو شامل ہو تو حضرت علی کو خلیفہ بنانا من کل الوجوہ (کلی طور پر) حضرت ہارون کو خلیفہ بنانے کی طرح ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت علی غزوہ تبوک کے دنوں میں مدینہ میں مسلمانوں کے لشکر پر نہیں بلکہ مسلمان عورتوں اور بچوں پر خلیفہ بنائے گئے تھے اور اس غزوہ میں جو بھی مسلمان مرد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے جانے پر قادر تھا وہ چلا گیا تھا پیچھے نہ رہا تھا۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ 30000 تیس ہزار افراد حضور علیہ السلام کے ساتھ گئے اور ستر ہزار کا قول بھی کیا گیا ہے۔ مومن مردوں میں سے مدینہ میں صرف معذور یا عاصی افراد ہی رہے تھے اور کوئی نہ تھا جبھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رو دیے تھے اور کہا تھا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا دیا ہے۔ جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ تو تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استخلافِ علی اب ذرا حضرت ہارون علیہ السلام کا خلیفہ بننا بھی دیکھیے۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کل لشکر پر خلیفہ تھے اور موسیٰ علیہ السلام اپنے چھ لاکھ کے لشکر میں سے صرف 70 ہزار افراد کو اپنے ساتھ کوہِ طور پر لے کر گئے تھے جیسا کہ کتاب عزیز قرآن مجید میں اس کی صراحت موجود ہے۔ دونوں میں کس قدر فرق ہے پتہ چلا کہ لفظ "منزلۃ" کی عمومیت پر کچھ بھی دلالت نہیں ہے۔

الوجه الخامس : بأن قول صاحب الرسالة المردودة و مما كان ثابتا لهارون عليه السلام من المنازل انه كان افضل من مع موسى عليه السلام من اصحابه فضلا كليا و اكثرهم ثوابا عند الله من كل وجه۔

وجہ (۵) مخالف کا یہ کہنا ہے کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کے فضائل میں سے یہ بھی تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تمام اصحاب سے کلی طور پر افضل اور اللہ کے ہاں ان میں من کل الوجوہ سب سے زیادہ ثواب والے تھے۔

قلنا هذا الكلام ممنوع لان الظاهر من كلامه انه ان اراد بالفضل الكلي معنى العموم و ان هارون ازيد من اصحاب موسى و جميع امته في كل فرد فرد من الفضائل فهذا غير صحيح في حق هارون اصلاً فلا يصح في حق علي رضي الله تعالى عنه حتما اذ قد يحصل لبعض افراد الامة بعض الفضائل التي لا توجد في النبي كمرتبة الشهادة مثلا الموجودة في بعضهم لم توجد في هارون عليه السلام و ان اراد بالفضل الكلي الفضلية المطلقة المراد بها الفرد الكامل اعني اكثرية الثواب عند الله بالنسبة الى جميع تلك الامة فهو لم يثبت في حق هارون عليه السلام بسبب هذا الحديث بل بسبب كونه نبيا رسولا والرسول افضل من غير الرسول بهذه الفضيلة ولكن لم توجد وصف النبوة و الرسالة في علي رضي الله تعالى عنه فكيف يثبت له الفضل الكلي بهذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المعنی علی جمیع الامۃ مع عدم ثبوت ھذا الوصف لہ وان کان ھو افضل الامۃ بعد الخلفاء الثلاثۃ بشھادۃ سائر الاحادیث التی اوردناھا فی القسمین السابقین ولا کلام فیہ۔

ہم کہتے ہے کہ کلام ممنوع ہے کیونکہ اگر تو اس نے یہاں عمومی معنی کے ساتھ فضیلت کلی مراد لی ہے یوں کہ حضرت ہارون جناب موسیٰ علیہما السلام کے تمام اصحاب اور ان کی ساری امت سے ہر ہر فضیلت میں زائد ہوں تو ان کے حق میں بالکل یہ صحیح نہیں لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی یقینا ایسا استدلال صحیح نہیں کیونکہ بعض امیتوں کے نصیبے میں کوئی ایسی فضیلت بھی ہو سکتی ہے جو نبی کے حق میں نہ پائی جائے۔ مثال کے طور پر مرتبہ شہادت ہے کہ بعض امتیوں کے حق میں تو موجود تھا لیکن جناب ہارون علیہ السلام کے حق میں نہیں تھا۔ اور اگر اس نے فضیلت کلی سے فضیلت مطلقہ کا ارادہ کیا ہے کہ جس فرد کامل (یعنی یہ کہ بنسبت دیگر ساری امت کے جناب ہارون علیہ السلام کا ثواب اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ہے) مراد ہے تو یہ فرد کامل (اکثریت ثواب) حضرت ہارون کے حق میں اس حدیث کے سبب سے نہیں بلکہ ان کے نبی مرسل ہونے کی وجہ سے ثابت ہے اور رسول اس فضیلت کی وجہ سے غیر رسول سے افضل ہوتا ہے لیکن حضرت علی کے حق میں تو نبوت و رسالت کے اوصاف نہیں پائے جاتے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اس اعتبار سے تمام امت پر ان کی افضلیت ثابت ہو جائے حالانکہ یہ وصف ان کے لئے ثابت ہی نہیں اگرچہ کہ وہ خلفاء ثلثہ کے بعد دیگر ساری امت سے افضل ہیں جس پر ہماری ذکر کی ہوئی حدیثیں گواہ ہیں اور اس میں کوئی کلام بھی نہیں ہے۔

الوجہ السادس: انا لو تنزلنا و سلمنا العموم فی المنازل فلا شک انہ یصیر مخصوصا معینا بمعونۃ المقام اذ المقام استخلاف علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المدینۃ خاصۃ فی ایام تبوک بدلیل سیاق الحدیث فعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ اخرجہ مسلم وفی روایۃ عن سعد ایضاً خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی اھلہ و امرہ بالاقامۃ فیھم فارجف المنافقون علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قالوا ما خلفہ الا استثقالا قال فاخذ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلاحہ ثم خرج حتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو نازل بالجرف فقال یا نبی اللہ زعم المنافقون انک خلفتہ لانک استثقلتنی وتجبعت منی فقال کذبوا ولکنی خلفتک لما ترکت ورائی فاجع فاخلفنی فی اھلی و اھلک فلا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ فقد ظھر من سباق ھذین الحدیثین وغیرھما ان استخلاف علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان علی المدینۃ خاصۃ فی ایام تبوک فکان نصاً صریحاً فی ان المراد بالعام ھھنا ھذا الفرد الخاص فلم یکن شاملاً لمادۃ الافضلیۃ قطعا کما توھمہ صاحب الرسالۃ المردودۃ غلطا فبطل قولہ واستدلالہ حتماً وجزماً۔

وھذا الذی ذکرناہ بالنظر الی نفی دلالۃ ھذا الحدیث علی الافضلیۃ و اما بالنظر الی عدم دلالتہ علی اولیۃ الخلافۃ لہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقول یدل علی ذلک سیاق الحدیث کما ذکرنا و یدل علیہ ایضاً تشبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ بھارون فی استخلاف موسیٰ ایاہ علیھما السلام حین ذھب الی الطور فانہ لما رجع موسیٰ الی قومہ انتھیامر الاستخلاف بالرجوع و رجع ھارون الی حالتہ الاولی فکذالک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان خلیفۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل المدینۃ ایام اشتغالہ بتبوک فلما رجع منہ انتھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر الاستخلاف ورجع علی رضی اللہ تعالی عنہ الی حالتہ الاصلیة لما عرف ان نفاذ امر التائب ینتھی الی حضور المنوب منہ۔

فکان معنی الحدیث انت منی بمنزلة ھارون من موسی فی امر الخلافة علی المدینة فی ایام تبوک وقد وقع مثل ھذا الاستخلاف عنہ صلی اللہ علیہ وسلم مرات کثیرة فی غزوات عدیدة و عمرات متعددة فانہ کلما کان یخرج الی غزوة او حج او عمرة کان یستخلف واحد من اصحابہ علی المدینة صیانة لاھلھا عن الخلل و شر الاعداء فاستخلف فی بعضھا زید بن حارثة و فی بعضھا ابن ام مکتوم وفی بعضھا غیرھما وقد استخلف علی المدینة حین ذھابہ الی غزوة بدرا بالبابة بن عبد المنذر و غزوة بنی المصطلق اباذر الغفاری و غزوة ذی امر عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ و غزوة قینقاع بشر بن المنذر وفی سائر خرجاتہ غیرھم بل انہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایام حجة الوداع الذی ھو آخر خرجاتہ کلھا ومتاخر عن غزوة تبوک قد استخلف علی المدینة صحابیا غیر علی رضی اللہ تعالی عنہ وھو ابو دجانة الساعدی الانصاری الخزرجی و اسمہ سماک بن خرشبة وھو مشھود بکینة وقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل علیا رضی اللہ تعالی عنہ قبیل حجة الوداع علی الیمن بل قد قال الشامی فی سیرتہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینة فی خرجاتہ ثلثة عشر مرة انتھی . وکان ھذا الاستخلاف یدل علی الخلافة البعدیة فضلا عن اولیتھا لکان کلھم بتحقق ذالک لا سیما ابن اما مکتوم الذی استخلفہ ثلثة عشر مرة و لا سیما ولا سیما ابو دجانة الذی استخلفہ فی آخر خرجاتہ والتالی باطل فالمقدم مثلہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ (٦) ۔ اگر ہم بر سبیل تنزل مان بھی لیں کہ یہاں عموم مراتب ہے۔ تب بھی اس میں شک نہیں کہ دلالت مقام کی وجہ سے یہ مخصوص و معین ہو بھی جائے گا کیونکہ مقام یہاں یہ ہے کہ خاص تبوک کے دنوں میں جناب امیر کو مدینہ پر خلیفہ بنایا گیا ہے۔ اس پر دلیل اس حدیث کا سباق ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر جناب علی کو اپنے پیچھے مدینہ کا خلیفہ بنایا تو انہوں نے عرض کی آقا! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنا کر جا رہے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ علیہما السلام و رضی اللہ عنہ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل پر خلیفہ بنایا اور ان کی دیکھ بھال کرنے کا حکم دیا تو منافقین جناب علی پر بہتان باندھنے لگے کہ حضور نے انہیں بوجھ سمجھتے ہوئے مدینہ کا خلیفہ بنا دیا ہے۔ سعد فرماتے ہیں حضرت علی نے اپنے ہتھیار لئے اور یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ علیہ السلام اس وقت مقام 'جرف' میں تشریف فرما تھے حضرت علی نے عرض کی اے اللہ کے نبی! منافقین تو یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے مجھے بوجھ سمجھ کر اور مجھ سے تنگ آ کر خلیفہ بنا دیا ہے فرمایا انہوں نے جھوٹ کہا میں نے تو تمہیں اپنے پیچھے والوں کے لئے خلیفہ بنایا ہے جاؤ اور میرے اور اپنے اہل میں میری نیابت ادا کرو کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو ھارون کو موسیٰ سے تھی (علیہما السلام و رضی اللہ عنہ)۔

ان دونوں اور اس طرح کی دیگر حدیثوں کے سباق سے واضح ہو گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مدینہ پر خلیفہ بننا خاص تبوک کے دنوں میں تھا۔ اور یہ اس حوالے سے نص صریح ہے کہ یہاں پر عام سے مراد یہ فرد خاص ہے تو قطعی طور پر یہ مادہ افضلیت کو شامل نہ ہوگی۔ جیسا کہ اس مردود رسالے والے کو غلطی لگی اور وہم ہوا ہے لہٰذا اس کا قول و استدلال حتماً یقیناً باطل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس اعتبار سے ہے کہ اس حدیث کی افضلیت پر دلالت نہیں رہا۔ موقف کہ اس حدیث سے جناب علی کا بعد رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑھ کر حقدار خلافت ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ تو سنیے ہم اس کی تفصیل میں کہتے ہیں کہ اس پر سیاق حدیث دلالت کرتا ہے (جیسا کہ ہم ذکر کر چکے) اور اس پر مزید دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب علی کو جناب ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو پیچھے انہیں خلیفہ بنا کر گئے تھے لیکن جب واپس اپنی قوم کی طرف آئے تو لوٹنے کی وجہ سے وہ نیابت ختم ہوگئی اور حضرت ہارون اپنی پہلی ہی حالت پر آگئے ایسے ہی حضرت علی حضور علیہ السلام کے پیچھے آپ کے غزوہ تبوک میں مشغول ہونے کے دنوں میں اہل مدینہ پر خلیفہ تھے پھر جب حضور واپس آئے تو نیابت ختم ہوگئی اور حضرت علی اپنی حالت اصلیہ پر لوٹ آئے کہ ابھی ابھی معلوم ہو چکا کہ اصل کے لوٹنے پر نائب کے حکم کا نفاذ ختم ہو جاتا ہے۔

اب اس حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی' کا معنی یہ ہوگا کہ مدینہ پر نائب بننے کا معاملہ صرف ایام تبوک میں تھا۔ اور بلاشبہ اس طرح تو حضور علیہ السلام نے متعدد غزوات اور متعدد عمروں میں بہت دفعہ کئی صحابہ کو خلیفہ بنایا ہے۔ آپ علیہ السلام جب بھی کسی غزوے وحج یا عمرے کو جاتے تو اپنے کسی صحابہ کو مدینہ پر خلیفہ بنا دیتے تاکہ اہل مدینہ کا کوئی معاملہ وغیرہ بگڑنے اور دشمن کے شر سے حفاظت کا سامان ہو۔ بسا اوقات آپ علیہ السلام نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا اسی طرح بعض دفعہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو نیابت دی اور بعض اوقات ان کے علاوہ اور صاحب بھی حضور علیہ السلام کے خلیفہ بنتے رہے کہ جب آپ علیہ السلام غزوہ بدر کو گئے تو حضرت ابولبابہ بن عبد المنذرؓ کو اور غزوہ بنی مصطلق کو جاتے ہوئے حضرت ابوذر غفاریؓ کو اسی طرح غزوہ ذی امر کو تشریف لے جاتے ہوئے حضرت عثمان بن عفانؓ اور غزوہ قینقاع کے موقع پر حضرت بشر بن منذرؓ کو خلیفہ بنایا رضی اللہ عنھم۔ اسی طرح اپنے دیگر اسفار میں ان کے علاوہ کو بھی خلیفہ بنایا۔ حضور علیہ السلام نے پھر سفر کے موقع پر کسی نہ کسی کو خلیفہ بنایا بلکہ حجۃ الوداع جو آپ کا سب سے آخری اور غزوہ تبوک کے بھی بعد کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سفر تھا اس وقت آپ نے جناب علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک اور صحابی حضرت ابو دجانہ مساعدی انصاری خزرجی کی سماک بن خرشہ جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں انہیں مدینہ پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حجۃ الوداع سے کچھ پہلے حضور علیہ السلام نے جناب امیر کو یمن کا خلیفہ بنا کر روانہ کر دیا تھا۔ شامی نے اپنی "سیرت" میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرہ ۱۳ مرتبہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنے سفروں میں پیچھے خلیفہ بنایا ہے۔ انتہی۔ اب اگر یہ خلیفہ بنانے کا عمل خلافت اولیت پر دلالت کرتا تو کجا خلافت بعدیت پر بھی دلالت کرتا ہوتا تو یہ سب خلفائے مصطفیٰ اس کے مستحق ہو چکے ہوتے بالخصوص ابن ام مکتوم کہ حضور علیہ السلام نے انہیں تیرہ ۱۳ مرتبہ اپنا خلیفہ بنایا اور بالخصوص حضرت ابو رجانہ کہ حضور علیہ السلام نے اپنے سب سے آخری سفر میں انہیں نائب بنایا تھا۔ جب تالی باطل ہے تو مقدم بھی باطل ہے۔

اعتراض۔

ان قیل یشکل ھذا الجواب بما تقرر فی علم الاصول ان العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص لسبب۔

اگر اس جواب پر یہ اشکال کیا جائے کہ علم اصول میں یہ طے ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے خصوص سبب کا نہیں ہوتا (اور یہاں اس کے برخلاف ہے)۔

جواب۔

قلنا قد افدناک فی الوجوہ الثلاثۃ۔

الاول : ان لفظ المنزلۃ لاعموم فیہ اصلا ولو تنزلنا وسلمانا فیہ العموم فظاھر ان المقرر عنہ الشافعیۃ عکس ھذہ القاعدۃ وھو ان العبرۃ لخصوص السبب لالعموم اللفظ کما اذا اشتری شیئا بالدراھم المطلقۃ فانہ یتصرف الی الدراھم المعروفۃ فی نقد ذالک البلاء و کما اذا قال احد بغیرہ تعال تغد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معی فقال ان تغدیت فعبدی حر ولم یقل معک فان الحلف یتصرف الی التغدی معه فی ذالک الوقت لا الی تغدی مع غیرہ ولا الی تغدی معه فی وقت آخر وکما اذا قال احد لغیرہ اتغتسل اللیلة عن جنابة فقال ان اغتسلت فعبدی حر ولم یقل اللیلة ولا عن جنابة فانه ینصرف الی الاغتسال فی هذه اللیلة عن جنابة حتی لو اغتسل فی غیر تلک اللیلة او فی تلک اللیلة لا عن جنابة فانه لا یحنث وهذا لان دلالة الحال صارت مخصصة للجواب بالسئوال السابق کذا فی فصول البدائع الشمس القناری والتحریر لابن الهمام وغیرهما من کتب الاصول والفروع فکذا فیما نحن فیه لما قال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی رضی الله تعالٰی عنه خلفتک علی المدینة فی غزوة تبوک و استعصب علی رضی الله تعالٰی عنه التخلف عن مصاحبته صلی الله علیه وسلم فقال اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال النبی صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی فقد دلت حال هذا الکلام وحال المتکلم من الجانبین علی ان تشبیه بهارون مخصوص بهذا الامر الخاص اعنی استخلافه علی المدینة فی ایام تبوک ولا یسری الی غیر المدینة ولا الی غیر ایام تبوک ولو فی حیاته صلی الله علیه وسلم فضلا عما بعد وفاته کما ان استخلاف هارون کان مخصوصا بکونه علی بنی اسرائیل ایام ذهاب موسی الی الطور ولا یسری الی غیر بنی اسرائیل ولا الی غیر ایام ذهابه الی الطور ولو فی حیاة موسی علیه السلام فضلا عما بعد وفاته و ذالک کله اظهر من ان یخفی۔

توہم کہیں گے کہ ہم پہلی تین وجوہ میں یہ ثابت کر آئے ہیں۔

نمبر ۱۔ کہ لفظ منزلہ میں یہاں اصلاً عموم ہے ہی نہیں چلو اگر ہم اس میں عموم مان بھی لیں تب بھی ظاہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ شوافع کے نزدیک تو اس قاعدے کا برعکس معتبر ہے یعنی ان کے نزدیک اعتبار خصوص سبب کا ہے عموم لفظ کا نہیں ہے۔ لہٰذا ان پر تو اس سے کوئی اشکال ہے ہی نہیں، رہے احناف تو وہ اگرچہ اس قاعدے کے قائل ہیں لیکن تین مقامات ایسے ہیں جن کا وہ اس سے استثناء کرتے ہیں۔

ان میں سے پہلا یہ ہے کہ جب تخصیص پر حال و مقام کی دلالت و قرینہ موجود ہو تو وہاں مخصوص سبب کا اعتبار ہوتا ہے عموم لفظ کا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کسی نے کوئی شے مطلق دراہم کے بدلے خریدی تو یہاں وہی درہم مراد ہوں گے جو اس شہر کی معروف نقدی ہے۔ اسی طرح جب ایک نے دوسرے کو کہا آؤ میرے ساتھ دن کا کھانا کھاؤ اس نے آگے سے کہا اگر میں کھانا کھاؤں تو میرا غلام آزاد۔ اب اس نے یہ نہیں کہا کہ تمہارے ساتھ کھانا کھاؤں تو غلام آزاد لیکن اس کے باوجود کھانا کھانے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہاں یہ حلف اسی کے ساتھ اسی وقت میں کھانا کھانے کیطرف لوٹے گا کسی اور وقت یا کسی اور شخص کے ساتھ کھانا کھانا یہاں مراد نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم آج رات جنابت کا غسل کرو گے۔ اس نے کہا اگر میں غسل کروں تو میرا غلام آزاد۔ اب یہاں بھی اس نے آج رات اور جنابت سے غسل کرنے کا نہیں کہا لیکن اس کے باوجود غسل کرنے کی صورت میں غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہاں خاص اسی رات میں غسل جنابت مراد ہے۔ یہاں تک اگر اس نے کسی اور رات میں یا اسی رات میں بغیر جنابت کے غسل کیا تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی وجہ اس کی یہ ہے کہ یہاں دلالت حال بطور قرینہ صارفہ موجود ہے۔ جو جواب کو سوال سابق ہی کے ساتھ خاص کر رہی ہے۔ جیسا کہ شمس الدین الفناری ؒ کی فصول البدائع اور ابن ہمام رحمۃ اللہ کی التحریر اور ان کے علاوہ دیگر کتب اصول و فروع میں موجود ہے۔ اسی طرح جو ہماری بحث ہے اس میں بھی جب نبی مکرم ﷺ نے مولائے کائنات سے فرمایا کہ میں نے غزوہ تبوک جانے کے لئے آپ کو مدینہ کا خلیفہ بنایا ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کی رفاقت و معیت سے پیچھے رہنا دشوار لگا تو عرض کی آقا! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں خلیفہ بنائے جا رہے ہیں۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا علی! کیا آپ اس بات پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راضی نہیں کہ آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ تو یہاں پر کلام اور ہر دو متکلم کی حالت اس پر دلالت کر رہی ہے کہ جناب امیر کی تشبیہ حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ خاص اس معاملے میں تھی کہ غزوہ تبوک کے ایام میں آپ کو مدینہ پر خلیفہ بنایا گیا ہے مزید دیگر ایام کہ تبوک کے علاوہ ہوں یا کوئی اور شہر کہ علاوہ مدینے کے ہوں اس کو یہ تشبیہ تو حیات جان کائنات ﷺ میں بھی شامل نہیں چہ جائیکہ کہ آپ علیہ السلام کی رحلت ظاہری کے بعد اسے ثابت کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت بنی اسرائیل کے ساتھ خاص تھی اور وہ بھی تب جب موسیٰ علیہ السلام سوئے طور تشریف لے گئے۔ اس کے علاوہ اور کسی قوم یا اور دنوں کو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بھی شامل نہیں چہ جائیکہ کہ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد ثابت ہو اور یہ سب باتیں کوئی چھپنے کی نہیں بلکہ بہت واضح ہیں۔

الثانی: ما اذا کان السبب المذکور فی السؤال مؤثرا فی الجواب فانه یستثنی من هذه القاعدة اعنی قولهم العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب عند الحنفیة ما وغیرهم کما افاده العلامة شمس الدین الفناری فی فصول البدائع ولا شک ان فیما نحن فیه کذالک اذ عدم رضاء علی رضی الله تعالی عنه بعد تخلیفه صلی الله علیه وسلم ایاه و استصحابه التخلف عن مصاحبته له ایام غزوة تبوک سبب مؤثر فی قوله صلی الله علیه وسلم له بعده انت منی بمنزلة هارون من موسی فلا ریب انه تخصیص بهذا السبب بلا خلاف۔

نمبر ۲۔ یہ کہ جب سوال میں مذکور سبب جواب میں موثر ہوگا تو ایسا جملہ مذکورہ قاعدہ کہ بعض حنفیہ اور دیگر کے نزدیک ہے کہ اعتبار خصوص سبب کا نہیں عموم لفظ کا ہوتا ہے۔ مستثنیٰ ہو جائے گا۔ جیسا کہ مولانا شمس الدین فناری نے "فصول البدائع" میں یہ بات بیان فرمائی ہے اور کوئی شک نہیں کہ ہم بھی ایسے ہی مسئلے پر کلام کر رہے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا چکے اس کے باوجود،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایام تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت نہ ملنے پر درد و دشواری محسوس کر رہے ہیں تو یہی سبب ہے کہ حضور علیہ السلام نے پھر ان کی تسکین قلبی کے لئے فرمایا علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو جناب ہارون کو حضرت موسیٰ علیہما السلام سے تھی۔ تو بلا اختلاف کوئی شک نہ رہا کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان سبب مذکور کے ساتھ خاص ہے۔

الثالث: ماإذا كان السبب المذكور في السؤال مؤثرا في الجواب فإنه يستثنى من هذه القاعدة اعني قولهم العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب عند الحنفية ما وغيرهم كما افاده العلامة شمس الدين القتاري في فصول البدائع ولا شك ان فيما نحن فيه كذالك اذ عدم رضاء علي رضي الله تعالى عنه بعد تخليفه صلى الله عليه وسلم اياه و استصحابه التخلف عن مصاحبته له ايام غزوة تبوك سبب مؤثر في قوله صلى الله عليه وسلم له بعده انت مني بمنزلة هارون من موسى فلا ريب انه تخصيص بهذا السبب بلا خلاف۔

نمبر ۳۔ یہ کہ علامہ شمس الدین قتاری رحمۃ اللہ نے اپنی بدائع میں یہ بات بھی بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی جواب اپنے ماقبل سوال کا جزو واقع ہو تو وہ جواب غیر مستقل ہوتا ہے اور بلا خوف اپنے ماقبل سبب خاص کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے وہ جواب جو "فا" جزائیہ سے ملا ہوا ہو مثلاً کہا جاتا ہے ما بال من واقع في نهار رمضان عامدا افيقال فليكفر۔ اس شخص کا کیا حکم ہے جس نے رمضان کے دنوں میں جان بوجھ کر اپنی بیوی سے قربت کی تو کہا جائے گا وہ کفارہ ادا کرے۔ اسی طرح زنی ماعز نے زنا کیا تو انہیں رجم کیا گیا" سہی فسجد وہ بھول گیا تو اس نے سجدہ سہو کیا ان کا کلام ختم ہوا۔

ومعلوم ان فيما نحن فيه كذالك اذ وقع الجواب جزاء السوال السابق معه كأنه صلى الله عليه وسلم قال له لما استصعب انت تخلفك عن مصاحبتي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعطیتک ھذہ الموتیۃ الکاملۃ الذی ھو قیامک مقامی کقیام ھارون مقام موسی و ذکر الفاء تمثیل و الا فالمدار علی الشرط والجزاء دون الفاء مع ان الفاء موجودۃ ایضاً فی روایۃ ابن اسحق المتقدم ذکرھا فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخلفنی فی اھلی واھلک

مصنف فرماتے ہیں۔ ہماری گفتگو بھی اسی موضوع کی ہے کیونکہ یہاں پر بھی جواب سوال مذکور کی جزا واقع ہوا ہے وہ یوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا "جب آپ کو مجھ سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو جاؤ میں نے آپ کو یہ مرتبہ کاملہ دیا کہ (ان دنوں میں) آپ کا قیام میرے ہی مقام میں ہوگا جیسا کہ حضرت ہارون کا (ان دنوں) قیام حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مقام میں تھا۔ اور "فا" کا ذکر بطور مثال کے ہے وگرنہ اصل دارومدار شرط جزاء پر ہے اور وہ "فا" کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔ مزید یہ کہ یہاں پر تو ابن اسحٰق کی پیچھے گزری ہوئی روایت میں "فا" بھی موجود ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا: "فاخلفنی فی اھلی واھلک" "علی! میرے اور اپنے اہل میں میرے نائب بن کر رہو۔

و کذالک الجواب الثالث یفارق الجواب الثانی المذکور قبلہ من وجھین احدھما ان الجواب الثانی محلہ الجواب المستقل کما افادہ فی فصول البدائع سباقا و سیاقا والجواب الثالث عدوہ جوابا غیر مستقل کما صرح بہ فیہ ایضاً و ثانیھما ان الجواب الثالث اعم مما قبلہ اذا الشیء الواقع جزاء ربما یکون الشرط الواقع قبلہ مؤثرا و ربما لا یکون مؤثرا کقولہ تعالٰی فاذا فرغت فانصب ولی ربک فارغب و کقولنا ان اکرمتنی فانت اھل لذلک و ان اھنتنی فانت قادر علی ذلک فتدبر و تذکر و کن علی بصیرۃ مما ذکرنا تعرف الحق الحقیقی بالقبول واللہ تعالٰی ھو المامول والمسئول۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں پر یہ وضاحت کر دوں کہ جواب نمبر ۲ اور نمبر ۳ ایک نہیں بلکہ ان میں دو وجہ سے فرق ہے۔

۱۔ جواب ۲ کا محل مستقل ہے جیسا کہ فصول البدائع میں اسے سیاقاً سباقاً بیان کیا ہے جبکہ تیسرے جواب کو علماء نے غیر مستقل شمار کیا ہے۔اس کی صراحت بھی فصول میں ہے۔

۲۔ یہ کہ (تیسرا) جواب اپنے ماقبل سے اعم ہے کیونکہ یہ ایک بطور جزاء واقع ہونے والی شے ہے اور اسے سے پہلے واقع ہونے والی شرط اس میں بسا اوقات موثر ہوتی ہے اور بسا اوقات نہیں بھی ہوتی جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے!

"فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ"۔

توجب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ترجمہ کنزالایمان

اسی طرح ہمارا یہ قول" انا اکر متنی فانت اہل لذالک وان اہنتنی فانت قادر علی ذلک "۔اگر تم میری عزت کرو تو تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے اور اگر اہانت کرو تو قادر ہو کر سکتے ہو۔ہماری باتوں میں تدبر کیجیے نصیحت لیجیے اور بصیرت کے ساتھ دیکھے ان شاء اللہ آپ لائق قبول حق کو پہچان جائیں گے۔امید وغرض تو اللہ تعالیٰ ہی سے ہے (پوری کرے آمین)

الوجه السابع : ان ارادة معنى الافضلية الكلية لعلي رضي الله تعالى عنه بمعنى العموم من هذا الحديث لا يصح قطعاً لمخالفته صرائح الاحاديث المتواترة و الاجماع المتقدم ذكرهما المفيدين للقطع ولا شك ان الظني لا يقادم القطعي۔

وجہ(۷)۔ یہ کہ اس حدیث سے عمومیت کا معنیٰ لے کر اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کلی مراد لینا قطعاً درست نہیں کہ یہ قطعیت کا فائدہ دینے والی مذکورہ احادیث متواترہ اور اجماع کے مخالف ہے۔اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ظنی قطعی کا مقابل نہیں بن سکتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الوجه الثامن: ان من الدليل على عدم صحة ارادة هذا المعنى من هذا الحديث ان عليا رضي الله تعالى عنه مع كمال علمه و فضله ومعرفته بدقائق العربية فضل ابا بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما على نفسه وصرح بنفي افضلية نفسه عليهما عند عامة الخلق وعلى رد من الاشهاد وفي اثناء خطبة على منبر الكوفة كما صرحت به بعض الاحاديث السابقة المذكورة في القسمين السابقين ولا خفاء انه كان ذالك في ايام خلافته اذ لم يدخل هو رضي الله تعالى عنه الكوفة قبل ايام خلافته كما قدمنا من الزرقاني شارح مواهب اللدنية ناقلا عن الحافظ جلال الدين السيوطي واما ما اجاب عنه وبه الشيعة الشنيعة عنه بان تفضيل على رضي الله تعالى عنه للشيخين على نفسه كان تقية و خوفا فقد اجبنا عن دعوى هذه التقية الشقية بما لا مزيد عليه في آخر القسم الاول من القسمين المذكورين في الاحاديث المقدم ذكرها اوسط الرسالة۔

وجہ (۸)۔ مذکورہ افضلیت مراد لینے کی عدمِ صحت پر دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وجود کمال علم وفضل اور دقائقِ عربی کی معرفت رکھنے کے شیخین کو خود پر فضیلت دی اور عام خلق خدا کے سامنے برسرِ منبر دورانِ خطبہ شیخین پر اپنی افضلیت کی صراحتاً نفی کی جیسا کہ مذکورہ دونوں قسموں میں گزرنے والی بعض حدیثوں میں بھی اس کی صراحت ہے۔ اور اس میں بھی کوئی خفاء نہیں کہ یہ اعلان حق آپ نے اپنی خلافت کے دوران بھی فرمایا کیونکہ ہم پیچھے علامہ زرقانی شارح مواھب اللدنیہ سے علامہ سیوطی سے نقل کیا تھا ان کے حوالے سے یہ ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت علی قبل خلافت کوفہ میں داخل ہی نہیں ہوتے خلیفہ بننے کے بعد ہی وہاں تشریف فرما ہوئے اور رہا وہ جواب جو شیعہ نے دیا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ بطور تقیہ ڈرتے ہوئے کہا تھا تو اس دعویٰ تقیہ شعیہ پر بھی قسم اول کے آخر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہم اتنی سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں جس پر مزید کلام کی حاجت نہیں۔ (اس کا جواب وہیں دیکھ لیا جائے۔)

الوجه التاسع : ان صاحب الرسالة المردودة او غيره من الشيعة ان اخذوا افضلية علی رضی الله تعالی عنه بالفضل الكلی او اوليته خلافته من هذا الحديث بسبب ما وقع فيه من تشبيهه بهارون الذی هو نبی مرسل كموسی عليهما السلام كقوله تعالی فقولا انا رسولا ربك۔

وجہ (۹) ۔اگر مذکور صاحب رسالہ مردودہ یا اس کے علاوہ شیعہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کلی اور سب سے زیادہ حقداری خلافت کی دلیل اس تشبیہ کو بنائیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حدیث مبارکہ میں حضرت ہارون نبی مرسل کو جناب موسیٰ علیہ السلام سے دی گئی ہے جیسا کہ ان دونوں صاحبوں کی رسالت کو اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ "ترجمہ کنزالایمان۔ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔

فالجواب عنه علی ثلاثة وجوه وكل من هذه الوجوه الثلاثة وجه برأسه فاذا ضممناها الی الوجوه التسعة المذكورة سابقا صارت الوجوه اثنی عشر وجها كما لا يخفی۔

تو (ہم کہیں گے) ہماری جانب سے اس کا جواب تین وجہ پر ہے اور ان تینوں میں سے ہر ایک وجہ مستقل ہے جب ہم انہیں مذکورہ نو وجہات کے ساتھ ملائیں گے تو یہ مکمل بارہ ۱۲ وجہات ہو جائیں گی۔ کما لا یخفی۔

اما اولا فبان هذا لا يستلزم افضليته علی الشيخين او علی احدهما او علی الخلفاء الثلاثة لما قدمنا ان مثل هذا من باب بيان الفضيلة لا الافضلية لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعدام صیغۃ افعل التفضیل فیہ۔

نمبر ا۔

یہ تشبیہ شیخین دونوں یا ان میں سے ایک یا تینوں خلفائے ثلثہ پر کسی بھی فضیلت کو متلزم نہیں وجہ ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ یہ بیان فضیلت ہے، بیان افضلیت نہیں۔ کیونکہ یہاں متلزم افعل التفضیل کا صیغہ نہیں ہے۔

و اما ثانیا فبانہ قد ذکر الحافظ ابو العباس الحرانی فی کتابہ منہاج الاستقامۃ ما حاصلہ ان تشبیہ الشیء بالشیء یکون بحسب ما دل علیہ السیاق ولا یقتضی المساواۃ فی کل شیء فکذالک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھھنا انما ھو بمنزلۃ ھارون فیما دل علیہ السیاق وھو استخلافہ فی معنیہ کما استخلف موسی ھارون علیھما السلام وھذا الاستخلاف لیس من خصائص علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر ۲۔

یہ کہ اس حوالے سے حافظ ابو العباس حرانی نے اپنی کتاب منھاج الاستقامہ میں جو کلام کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شے کی دوسری شے سے تشبیہ اس لحاظ سے ہوتی ہے جس پر سیاق کلام دلالت کر رہا ہو نہ یہ کہ ہر ہر شے میں مساوات کی متقضی ہوتی ہے۔ ایسے ہی یہاں پر بھی حضرت علی حضرت ہارون کے مرتبے میں صرف اسی لحاظ سے ہیں۔ جس پر سیاق کلام دلالت کر رہا ہے اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد مدینہ پر خلیفہ بننا ہے جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے خلیفہ بنے تھے اور خلیفہ بننا کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خصائص میں سے تو نہیں ہے۔

واما ثالثا فبان مثل ھذا التشبیہ وقع علی وجہ اتم و اکمل من ھذا فی شان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما و ہو ما ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الاساری لما استشار ابا بکر و اشار بالفداء و استشار عمر فاشار بالقتل قال اخبرکم عن صاحبیکم مثلک یا ابا بکر کمثل ابراھیم اذ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم و کمثل عیسی اذ قال ان تعذبہم فانہم فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم و کمثل عیسی اذ قال ان تعذبہم فانہم عبادک و ان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم و مثلک یا عمر مثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا و مثل موسی اذ قال ربنا اطمس علی اموالہم واشدد علی قلوبہم فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم. فوقع فی ھذا الحدیث تشبیہ تشبیہ ابی بکر بابراھیم و عیسی و تشبیہ عمر بنوح و موسی علیہم الصلوٰۃ والسلام ولا خفاء ان ھذہ الاربعۃ افضل من ھارون لانہم اصحاب الکتب و اولو العزم من الرسل ھارون لیس کذالک فلا شک ان التشبیہ بہم اجل و اکمل من التشبیہ بھارون فلو ثبت الافضلیۃ الکلیۃ او الخلافۃ الاولیۃ لعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ من ذلک التسبیہ لثبت لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما من ھذہ الاحادیث ھذان الامر ان علی وجہ اتم و اکمل وقد روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ یا ابا الحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی من ربی اخرجہ الملاء فی سیرتہ و اوردہ الطبری فی ریاضہ و معلوم ان ھذا التشبیہ اکمل و اتم من جمیع التشبیہات السابقۃ لما فیہ من تشبیہ ابی بکر سید المرسلین وافضل عباد اللہ اجمعین صلوات اللہ وسلامہ علیہ الی یوم الدین باعتبار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المنزلۃ لاسیما مع ما فیہ من اضافۃ منزلتہ الی رب العالمین عز وجل۔

نمبر ۳۔

یہ کہ اس کی مثل تشبیہ اس سے بڑھ کر بروجہ اتم واکمل جناب صدیق کی شان میں بھی وارد ہوئی ہے اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے جیسا کہ قیدیوں والی حدیث میں جب حضور علیہ السلام نے حضرت صدیق سے مشورہ کیا تو انہوں نے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کی رائے پیش کی حضرت عمر سے پوچھا تو انہوں نے قتل کرنے کا مشورہ دیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا میں تمہیں تمہارے ان دونوں صاحبوں کے بارے خبر دیتا ہوں اے ابوبکر! آپ تو حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی مثل ہیں کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی تھی۔ فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم۔ ترجمہ: اے اللہ! جس نے میرا ساتھ دیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری بات نہ مانی تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے اور جناب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم۔ ترجمہ: اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہی ہیں اور اگر بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ اور اے عمر! آپ جناب نوح اور موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہیں کیونکہ نوح علیہ السلام کی عرض یہ تھی!

"رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا"۔

ترجمہ: اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اور موسیٰ علیہ السلام کا کہنا تھا!!

ترجمہ: اے ہمارے رب! ان کے مالوں کو مٹا دے ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں ایمان نہ لائیں۔

اس حدیث میں جناب ابوبکر کو حضرت ابراہیم وعیسیٰ اور جناب عمر کو حضرت نوح وموسیٰ علیہم السلام ورضی اللہ عنہما سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ بات بھی مخفی نہیں کہ یہ چاروں انبیاء سیدنا ہارون سے افضل ہیں کیونکہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبان کتب اور رسل اولو العزم ہیں جب کہ حضرت ہارون علیہم السلام ایسے نہیں۔ کوئی شک نہیں کہ حضرت ہارون کی نسبت ان بزرگوں سے تشبیہ دینا زیادہ بزرگی وکمال کا باعث ہے۔ تو اگر اس تشبیہ کی بناء پر حضرت علی کے کلی افضلیت اور اولین حق خلافت ثابت ہوسکتا ہے تو پھر ان احادیث سے یہ دونوں چیزیں شیخین کے لئے بروجہ اتم واکمل ثابت ہوں گی پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو الحسن! ابوبکر کا مقام میرے نزدیک ایسے ہے جیسے میرا مقام میرے رب کے نزدیک ہے (اس کو ملاء نے اپنی ''سیرت'' میں روایت کیا ہے اور محب طبری نے اپنی ریاض النضرۃ'' میں بیان کیا ہے۔)

یہ بالکل واضح ہے کہ یہ تشبیہ سابقہ تمام تشبیہات سے کامل اور تمام ہے کیونکہ اس میں باعتبار منزلت حضرت ابوبکر کو تمام بندگان خدا میں سب سے افضل ہستی حضور سید المرسلین (صلوات اللہ وسلامہ علیہ الی یوم الدین قیامت تک ان پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو) سے تشبیہ دی گئی ہے پھر مزید یہ کہ اس میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی منزلت کو رب العلمین عزوجل کی طرف منسوب کیا ہے (اور ابوبکر کو اپنی طرف تو ان کی کتنی بلند شان ہوئی)۔

اعتراض۔

فان قیل تشبیہ ابی بکر بابراهیم و عیسی فی الرحمۃ علی العباد و رقۃ قلبه و تشبیه عمر بنوح و موسی فی الشدۃ والصلابۃ وعدم الرقۃ یقتضیه سیاق الحدیث بالیاء المثناۃ التحتیۃ لا فی غیرهما۔

اگر یہ کہا جائے کہ سیاق حدیث کا تقاضا یہ ہے حضرت ابوبکر کی تشبیہ حضرت ابراہیم وعیسی علیہما السلام کے ساتھ بندگان خدا پر مہربان اور رقیق القلب ہونے میں ہے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت نوح وموسی علیہما السلام کے ساتھ تشبیہ شدت وسختی اور عدم رقت میں ہے۔ ان دو باتوں کے علاوہ کوئی اور تشبیہ نہیں ہے (تو اس سے افضلیت کیسے ثابت ہوئی)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب:۔

قلنا کذلک تشبیه علی فی استخلافه علی المدینة ایام تبوک وقع بهارون فی استخلافه علی قوم موسی ایام ذهابه الی الطور کما یقتضیه سیاق الحدیث بالوحدة و سائر القرائن الدالة علی ذالک علی ما قدمنا مفصلا بل وهذا الحدیث الاخیر الذی اوردناه عن ابن عباس فی شان ابی بکر وقع فیه التشبیه مطلقا ولیس فیه سباق او سیاق یقیده بشیء من القیود کما لا یخفی۔

تو ہم کہیں گے کہ ہم اس سے افضلیت ثابت کر ہی نہیں رہے بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ ایسا ہی معاملہ حضرت علی کی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ وہ یوں کہ جیسے ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے دنوں میں ان کی قوم پر خلیفہ بنے تھے۔ ایسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حضور علیہ السلام کے غزوہ تبوک پر جانے کے دونوں میں آپ علیہ السلام کے خلیفہ بنے تھے اور یہی سیاق حدیث اور اس پر دلالت کرنے والے ان تمام قرائن کا تقاضا ہے جن کو ہم پیچھے تفصیلاً ذکر کر آئے ہیں۔ بلکہ یہ آخری حدیث جو ہم نے حضرت ابوبکر کی شان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے اس میں تو تشبیہ مطلق ہے اس میں کوئی سیاق وسباق نہیں کہ جس نے حدیث کو کسی قید سے مقید کیا ہو۔ کما لا یخفی۔

اعتراض:۔

فان قیل قد ذکرتم فی بعض رسائلکم ان لفظ المثل وکاف التشبیه یوجبان العموم عند ابی حنیفة حتی فرعتم علی ذالک ثبوت الاسلام الذی بقوله للمسلم انا مثلک فینبغی ان تقولوا بالعموم ههنا ایضاً۔

اگر ہم سے یہ کہا جائے کہ آپ نے اپنے بعض رسائل میں ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک لفظ "مثل" اور کاف تشبیہ عموم کو ثابت کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ نے اس پر یہ مسئلہ بھی متفرع کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اگر کسی ذمی نے کسی مسلمان کو کہا انا مثلک کہ میں تمہاری مثل ہوں تو اس کا اسلام ثابت ہو جائے گا۔
لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ یہاں عمومیت کا قول کریں۔

جواب- قلنا: ما بینهما عظیم من وجوه ثلاثة

ہم کہتے ہیں کہ ان دونوں مسئلوں کے درمیان تین وجہ سے فرق عظیم ہے۔

الاول : ان ما ذکرنا من العموم فی مسئلة الاسلام فانما هو فی لفظ المثل وکاف التشبیه کما قد صرح بوجود العموم فیهما عند ابی حنیفة رحمة الله علیه بذالک فی کتب الاصول دون لفظ المنزلة ولا قیاس فی اللغة کما قد منا مفصلا۔

الثانی : ان لفظ المثل و نحوه اختلف العلماء فی عمومه فقال بعضهم بعمومه وقال الجمهور بعدمه وقد تقرر فی کتب الفقه انه اذا کان فی اللفظ وجوه عشرة او مائة توجب عدم الاسلام و وجه واحد یوجب ثبوت الاسلام فانه یرجح جانب الاسلام کما صرح به فی شرف النبوة و ذخیرة الناظر و غیرهما و قالوا ان الروایة الضعیفة فی باب الاسلام ترجح علی القویة فیعمل بها عملا بترجیح الاسلام ما امکن فحکمنا هناک بالاسلام بناء علی قول ذالک البعض ترجیحا لجانب الاسلام لانه یعلوا ولا یعلی و اما ههنا فالمقام مقام الاستدلال علی الافضلیة و لا ترجیح مثله فی القول بافضلیة علی رضی الله تعالیٰ عنه علی ابی بکر او علی الخلفاء الثلاثة بل الامر بالعکس فلا ضرورة فیه الی ترک قول الجمهور۔

الثالث:اما ما حکمنا فی لفظانا مثلک بالعموم الا عند اطلاق لفظ المثلیة وعدم تصییده بشیء من القیود غیر الاسلام حتی لو قال الذمی لمسلم انا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثلک فی الشباب و الشیخوخۃ و امثال ذالک فقد قلنا فیہ انہ لا یصیر مسلما و ما نحن فیہ من ھذہ القبیل اذ سباق الحدیث مصرح بأن تشبیہ علی رضی اللہ تعالی عنہ بھارون مقید بخلافتہ علی المدینۃ فی ایام تبوک لا غیر فلا یصح القول فیہ بالعموم اصلا ولا سبیل لہ قطعا و ھذا اوضح الاجوبۃ و اقواھا۔

ا۔ یہ کہ ہم نے مسئلہ اسلام میں جو عمومیت ذکر کی ہے وہ لفظ مثل اور کاف تشبیہ کے حوالے سے ہے نہ کہ لفظ "منزلۃ" کے حوالے سے اور اصول کی کتابوں میں مصرح ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک ان دونوں لفظ مثل اور کاف تشبیہ عمومیت پائی جاتی ہے۔ لفظ منزلہ کو ان پر قیاس نہ کیا جائے کیونکہ لغت میں قیاس نہیں چلتا اس پر ہم پیچھے تفصیلاً کلام کر آئے ہیں۔

۲۔ یہ کہ لفظ مثل اور اس طرح کے دیگر الفاظ کی عمومیت کے حوالے سے علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض اسی کے قائل ہیں لیکن جمہور اس سے منع کرتے ہیں۔ اور کتب فقہ میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ جب کسی لفظ میں دس یا سو وجوہ عدم اسلام کو ثابت کرنے والی ہوں اور ایک وجہ موجب اسلام ہو تو جانب اسلام کو ترجیح دی جائے گی (جیسا کہ شرف النبوۃ اور ذخیرۃ الناظر وغیرھم میں اس کی تصریح ہے) اور علماء نے یہ بھی فرمایا کہ اثبات اسلام کے حوالے سے اثبات کی ضعیف روایت عدم اثبات کی قوی روایت پر راجح ہوگی اور حتی الامکان اسلام کو ترجیح دینے کے لئے اسی پر عمل کیا جائے گا تو یوں ہم نے بعض کے قول کی بنیاد پر وہاں اسلام کا حکم دیا تا کہ جانب اسلام کو ترجیح ہو کیونکہ اسلام غالب ہوتا ہے۔ مغلوب نہیں ہوتا اور رہا یہاں کا معاملہ تو یہ مقام تو افضلیت پر استدلال کا مقام ہے اور یہاں حضرت ابوبکر یا خلفائے ثلثہ پر تفضیل علی کے قول کو مثل مذکور کوئی ترجیح نہیں بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے لہذا یہاں قول جمہور کو ترک کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۳۔ یہ کہ ہم نے جو "انا مثلک" میں عمومیت کا حکم لگایا ہے یہ اس وقت ہے جب کہ مثلیت بالکل مطلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو اور اسلام کے علاوہ کسی اور شے سے مقید نہ ہو یہاں تک کہ اگر ذمی نے مسلمان کو کہا انا مثلک فی الشباب والشیوخۃ کہ میں جوانی یا بڑھاپے میں تمہاری مثل ہوں تو ہم کہتے ہیں کہ وہ ہرگز مسلمان نہ ہوگا اور جس مسئلے میں ہماری گفتگو چل رہی ہے وہ اسی قید و تقیید کے قبیل سے ہے کیونکہ سیاق حدیث میں صراحت ہے کہ حضرت علی کی حضرت ہارون سے تشبیہ تبوک کے دنوں میں مدینہ پر خلیفہ بننے کے ساتھ مقید ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور شے میں نہیں لہٰذا اس میں عمومیت کا قول کرنا بالکل صحیح نہیں اور اس کی قطعاً کوئی راہ نہیں۔ یہ واضح اور قوی ترین جواب ہے۔ (نوع اول ختم ہوئی)۔

واما النوع الثانی فی وجوہ ثلاثۃ۔

نوع ثانی۔ اس میں تین وجوہ ہیں۔

الاول: انا لو تنزلنا و سلمنا دلالۃ ھذا الحدیث ای قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی علی العموم فی المنازل فلا شک انہ من خبر الآحاد ظنی اجماعا ولا یفید القطع قطعا فبطلا بافادتہ القطع اصلا۔

اول اگر ہم بر سبیل تنزل (یعنی نرمی کی راہ اختیار کرتے ہوئے) مان بھی لیں کہ حدیث "انت منی بمنزلۃ ھارون و موسی" کی عموم مراتب پر دلالت ہے تب بھی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد بالاجماع ظنی ہے۔ قطعیت کا بالکل فائدہ نہیں دیتی لہٰذا مخالف کا قول قطعیت سرے سے ہی باطل ٹھہرا۔

الثانی: ان لفظ المنزلۃ بعد فرض العموم فی لا شک فی کونہ کون دلالتہ لیست بقطعیۃ لمخالفتہ بقول الجمہور القائلین بأن اداۃ التشبیہ لا عموم لہ فثل ھذا لا یکون قطعیا۔

دوم فرض کیا کہ لفظ منزلہ میں عموم ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ اس کی دلالت ظنی ہے کیونکہ یہ جمہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مخالف ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ حرف تشبیہ میں کوئی عموم نہیں۔ لہٰذا ایسی اختلافی صورت قطعی نہ ہوگی۔

الثالث: انه قد ذكر العضد في المواقف وابيد الشريف في شرحه ما حاصله انه ان فرض ان الحديث يعم المنازل كلها كان عاما مخصوصا لان من منازل هارون كونه اخا نسبيا لموسى عليهما الصلوٰة والسلام و العام المخصوص ليس بحجة في الباقي او هو حجة ضعيفة انتهى اى فبطل القول بقطعية على قول الكل مع انه لم يحتف هذا الظني بالقرائن الدالة على قطعية بل احتف بالقرائن الدالة على عكسه و ايضاً لم يرد على موافقته حديث متواتر ولا اجماع حتى يصير يسببه هذا الضعيف قوياً والظني قطعياً۔

۳۔ اس حوالے سے تو عضد الدین نے مواقف اور سید شریف نے اپنی شرح (رحمہما اللہ) میں جو بیان فرمایا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمام مراتب پر حدیث کی عمومیت کو فرض کر بھی لیا جائے تب بھی یہ ایسا عام ہوگا جس سے بعض کو خاص کر لیا جائے گا۔ کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام کے مراتب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نسبی بھائی تھے (جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ ایسا نہیں) اور خاص کیا ہوا عام بقیہ میں حجت نہیں رہتا یا ہو بھی تو ضعیف حجت ہوتا ہے۔ انتہی ان کا کلام ختم ہوا۔ یعنی سب کے قول پر اس کو قطعی کہنا باطل ٹھہرا۔

واما النوع الثالث: فلوجوه احد عشر اما الوجوه الستة منها هي المذكورة في النوع الاول من هذه الانواع الثلاثة اعني الوجوه الستة الاول منها فان كلا منها كما يفيد عدم دلالة هذا الحديث على ثبوت الافضلية الكلية لعلي رضي الله تعالى عنه كذالك يفيد عدم دلالته على اولويته للخلافة بادنى تامل۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوع الثالث۔ مزید یہ کہ یہ دلیل ظنی قطعیت پر دلالت کرنے والے قرائن کو نہیں بلکہ اس کے برعکس قطعیت پر دلالت کرنے والے قرائن کو شامل ہے۔ اس کی موافقت پر کوئی حدیث متواتر یا اجماع بھی نہیں ہے کہ جس کے سبب سے یہ ضعیف قوی اور ظنی قطعی ہو جائے۔ نوع ثالث۔ اس میں گیارہ وجوہ ہیں چھ تو وہی جو نوع اول میں پہلی چھ مذکور ہیں کہ یہ ساری کی ساری جیسے اس بات کا فائدہ دیتی ہیں کہ یہ حدیث افضلیت کلی پر دلیل نہیں ایسے ہی ادنیٰ تامل کے ساتھ حضرت علیؓ کے اولین حقدار خلافت نہ ہونے پر دلیل نہیں ہے۔

الوجه السابع: ان لو تنزلنا و فرضنا ان فی لفظ المنزلة عموما فی المنازل کلها وانه یشمل الخلافة بعد النبی صلی الله علیه وسلم فانما یصح ذالک لو وجدت تلک الخلافة البعدیة فی المشبه به ولا ریب ان الخلافة بعد موسیٰ لم توجد فی هارون علیهما الصلوٰة والسلام اذ هوا قد مات قبل موسیٰ بنحو اربعین سنة کما فی شرح البخاری للقسطلانی فی باب غزوة تبوک من کتاب المغازی وبه صرح الشیخ عبد الحق الدهلوی فی شرحه علی المشکوٰة و انما قام مقام موسیٰ بعد وفاته یوشع بن نون علیهما الصلوٰة والسلام فالشئ الذی لم یوجد فی المشبه به اصلا لا یصح الحکم بوجوده فی المشبه اخذا من التشبیه قطعا و هذا نظیر قول الذی لذی انا مثلک فانه لا یصیر مسلما بالاتفاق لعدم وجود وصف الاسلام فی المشبه به قطعا وهو ایضاً نظیر قولک زید کالاسد فی الشجاعة فانه تشبیه لزید بالاسد فی الشجاعة خصوصاً کما هو معلوم فی العرف والمحاورة مذکور فی علم البیان لکن لو فرض العموم فی وجه التشبیه فلا شک انه لا یعم وصفا ما لیس فی المشبه به اصلا و ذلک مثل کون الاسد ذا ثمانیة قوائم او کونه ناطقا او کونه متکلما بالعربیة الی غیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلک و ما نحن فیہ من ھذا القبیل و ھذا اوضح الاجوبۃ المذکورۃ فی ھذا النوع واقواھا ویؤید ھذا الجواب ما اوردہ الحافظ المحب الطبری فی ریاضہ النضرۃ حیث قال ولا اشعار فی ھذا الحدیث بما بعد الوفاۃ بنفی ولا باثبات بل نقول لو حمل علی ما بعد الوفاۃ لم یصح کون علی رضی اللہ تعالٰی عنہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلۃ ھارون من موسی لانتفاع بعدہ یوشع بن نون انتہی ما فی الریاض۔

وجہ (۷)۔

اگر ہم فرض کر بھی لیں کہ لفظ "منزلۃ" میں تمام مراتب کی عمومیت ہے اور یہ نبی کریم علیہ السلام کے بعد خلافت کو شامل ہے تو یہ صحیح تو اسوقت ہی ہوگا جبکہ مشبہ بہ (جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے) اس میں بھی ایسی خلافت پائی جائے حالانکہ بعد موسیٰ علیہ السلام کے خلافت ہارون کے نہ ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ سیدنا ہارون علیہ السلام تو جناب موسیٰ علیہ السلام سے چالیس سال پہلے ہی وفات پاگئے تھے جیسا کہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ کی شرح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ کی شرح مشکوۃ میں اس کی تصریح موجود ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے قائمقام حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ہوئے تھے۔ تو ایک وہ چیز جو مشبہ بہ میں سرے سے موجود ہی نہیں صرف تشبیہ کا سہارا لے کر اس کو مشبہ (جس کو توجہ دی گئی ہے) میں ثابت کرنا قطعاً درست نہیں ہوسکتا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ ایک ذمی دوسرے ذمی سے کہے "انا مثلک" میں تیرے جیسا ہوں تو بالاتفاق وہ مسلمان تو نہ ہوگا کیونکہ مشبہ بہ میں وصف اسلام قطعی طور پر موجود ہی نہیں اسی طرح تمہارا یہ کہنا کہ زید بہادری میں شیر کی مانند ہے تو یہ زید کی شیر کے ساتھ تشبیہ خاص بہادری میں ہے (نہ کہ عام) جیسا کہ عرف ومحاورۃ میں بھی یہ معلوم ہے اور علم بیان (بلاغت) میں بھی مذکور ہے۔ پھر اگر وجہ تشبیہ (جس بات میں تشبیہ دی جارہی ہے اس) میں عمومیت کو فرض کرلیا جائے تب بھی شک نہیں کہ یہ اس وصف کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شامل نہ ہوگا جو مشبہ بہ میں اصلا موجود ہی نہیں ورنہ تو یہ بھی صحیح ہوگا کہ شیر آنکھ ٹانگوں والا ہو گفتگو کرنے والا یا عربی وغیرہ دیگر زبانیں بولنے والا ہو (حالانکہ ایسا نہیں اس مشبہ بہ شیر میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں) اور ہمارا مسئلہ مجوثہ بھی اسی قسم کا ہے۔ یہ جواب اس نوع میں مذکورہ جوابات میں سے واضح اور قوی ترین ہے اس کی تائید ریاض النضرۃ میں موجود محب طبری کی یہ عبارت بھی کرتی ہے، فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں وفات مصطفٰی کے بعد نفی خلافت یا اثبات کسی کی خبر نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں اگر اس کو مابعد الوفات پر محمول کریں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا حضور ﷺ سے بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ہونا صحیح نہ رہے گا کیونکہ بعد وفات خلیفہ ہونا حضرت ہارون میں موجود نہیں ہے وہ وفات پا چکے تھے کیونکہ بعد موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں بلکہ حضرت یوشع بن نون علی السلام آپ کے خلیفہ تھے انتہی۔

اعتراض۔

ان قیل مدعانا لیس ثبوت اولیۃ الخلافۃ البعدیۃ لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الحدیث بل انما المدعی اثبات استحقاقہ لاولیۃ الخلافۃ البعدیۃ اگر آپ کہیں کہ ہمارا دعویٰ یہ نہیں کہ اس حدیث سے جناب علی رضی اللہ عنہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے زیادہ حق خلافت ثابت ہے بلکہ ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ اس حدیث سے جناب علی رضی اللہ عنہ کا خلافت کے لئے اولین مستحق ہونا ثابت ہے۔

جواب۔

قلت الاستحقاق بمعنی کونہ ہو صاحب الحق بحیث لا یجوز صرف الاستخلاف عنہ الی غیرہ مع وجودہ ان ادعیت انہ مدلول علیہ بہذا الحدیث فلا شک ان ہذا الاستحقاق لیس مبنیا الاعلی وجودہ فی المشیبہ بہ ولیس فلیس وان ادعتی ان ذالک الاستحقاق مدلول علیہ بحدیث آخر فہات بہ حتی نتکلم علیہ کما قیل ثبت العرش ثم انقش۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم کہتے ہیں (کہ) استحقاق کا معنی بھی یہی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کے ایسے حقدار ہیں کہ آپ کے ہوتے ہوئے غیر کو خلیفہ بنانا صحیح نہیں۔ پھر اگر آپ یہ دعویٰ کریں کہ مذکورہ استحقاق پر یہ حدیث دلیل ہے تو کوئی شک نہیں کہ یہ تبھی ثابت ہوگا جب مشبہ بہ یعنی حضرت ہارون میں بھی یہ امر پایا جائے گا جب وہاں نہیں ہے تو یہاں بھی نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ کا دعویٰ یہ ہو کہ یہ استحقاق کسی دوسری حدیث سے ثابت ہے تو لے آؤ ہم اس پر بھی کلام کرلیں گے۔ جیسے کوئی کہے کہ عرش موجود تھا پھر پھٹ گیا تو اسے دلیل تو دینی پڑے گی۔

الوجه الثامن انه لو كان هذا الحديث متقضيا لوقوع الخلافة البعدية لعلي رضى الله تعالى عنه لكان اخبارا منه صلى الله عليه وسلم بوقوعه ولو وقع كما اخبر المخبر الصادق صلى الله عليه وسلم وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحي يوحىٰ فلما لم يقع ذلك علم انه ليس مراد النبي صلى الله عليه وسلم.

وجہ (۸)۔

اگر اس حدیث کا تقاضا یہ ہو کہ یہ خلافت اولین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے واقع ہوگی تو گویا حضور علیہ السلام کی طرف سے اس کے وقوع کی خبر دی گئی ہے اب اگر تو یہ حضور مخبر صادق علیہ السلام کہ جو بغیر وحی کے اپنی خواہش نفس سے کچھ کہتے ہی نہیں، کی خبر کے مطابق واقع ہو جاتی تو ٹھیک لیکن جبکہ اس کا وقوع نہیں ہوا تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ مراد تھی ہی نہیں۔

الوجه التاسع: انک لو قلت ثبت استخلافه لعلي رضى الله تعالىٰ عنه على المدينة في غزوة تبوک ولم ينقل بمنزله له عنها و الاصل ابقاء ما كان على ما كان ما لم يدل دليل على خلافة.

وجہ (۹)۔

اگر آپ یہ کہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایام تبوک میں مدینہ پر خلیفہ بننا تو ثابت ہے لیکن یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں بھی منقول نہیں کہ حضور علیہ السلام نے آپ کو معزول بھی کیا ہو اور قاعدہ یہ ہے کہ جو چیز جس حالت پر ہو وہ اسی پر باقی رہتی ہے تا وقتیکہ اس کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔

جواب:۔

قلنا الجواب عن ذالک علی وجوہ خمسۃ۔

الاول: ما قد علم من الشرع ان نفاذ حکم النائب ینتھی بحضور المنوب عنه فکان ھذا الاستخلاف مقیدا بمدۃ ذھابه صلی اللہ علیه وسلم الی غزوۃ تبوک والمقید ینتھی بتمام المدۃ ولیس الاستخلاف استخلاف مؤبدا ولا مطلقا عن قید المدۃ حتی یرد علیه مثل ھذا۔

الثانی: ما قدمناہ من ان سیاق ھذا الحدیث مصرح بأن ھذا الاستخلاف کان مقید الا مطلقا۔

الثالث: ان قول علی رضی اللہ تعالی عنه اتخلفنی علی النساء والصبیان مقارنا لکمال الحزن والبکاء یرد قول الشیعة ان استخلافه کان مؤبدا اذ قد علم منه ان استخلافه ما کان علی الرجال بل علی النساء والصبیان و دعو التابید انما ینفع اذا کان الاستخلاف علی الرجال ایضاً علی وجه العموم الا فی مثل ھذا الاستخلاف ولئن قالت الشیعة نحن فھمنا مراد النبی صلی اللہ علیه وسلم ولم یفھمه علی رضی اللہ تعالی عنه او قالوا نحن اعلم بمرادہ صلی اللہ علیه وسلم وافھم له من علی رضی اللہ تعالی عنه فذالک قول باطل لا یقبله احد من اھل الدین۔

الرابع: لما افادہ الاصفھانی فی شرح الطوالع من انه لو کان ھذا الاستخلاف مطلقا عن قید المدۃ لم یلزم منه استخلافه بعد موته کما ان قول موسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لهارون و اخلفنی فی قومی من غیر تقیید بالمدۃ لم یلزم منه استخلافه له بعد موته فان قوله اخلفنی لیس فیه صیغة لعموم اللازمۃ بحیث یقتضی الخلافة فی کل زمان ولهذا الوجود کل احد و کیلا فی حال حیواته علی اموره فانه لا یلزم من ذلک استمرار توکیله له بعد موته انتهی وهذا ظاهر لا مزیة فیه.

الخامس: انه لو کان مثل هذا الاستخلاف موجبا للخلافة البعدیة لکان زید بن حارثة و ابن ام مکتوم و غیرهما ممن استخلفهم النبی صلی اللہ علیه وسلم حال غزواته احقاء بالخلافة البعدیة کعلی رضی اللہ تعالیٰ عنه ولم یقل بذالک احد من اهل السنة والجماعة ولا من الشیعة ولا من غیرهم.

ہم کہتے ہیں اس کے پانچ جواب ہیں۔

ا۔شریعت میں یہ بات معروف و مشہور ہے کہ اصل کے آجانے پر نائب کے حکم کا نفاذ ختم ہوجاتا ہے۔اور حضور علیہ السلام کا جناب امیر کو خلیفہ بنانا اتنی ہی مدت کے ساتھ مقید تھا جب تک آپ غزوہ تبوک تشریف لے گئے تھے اور مدت پوری ہونے پر امر مقید ختم ہوجاتا ہے (لہذا حضور کے آنے پر یہ خلافت مقیدہ ختم ہوگئی) اور یہ نیابت دینا کوئی ایسا نہیں تھا کہ جو دائمی طور پر ہو اور مدت کی قید سے مطلق ہو یہاں تک کہ اس پر مذکورہ اشکال وارد ہوسکے۔

۲۔وہ جو ہم پہلے بھی بیان کرچکے ہیں کہ سیاق حدیث اس بات کی صراحت کررہا ہے کہ یہ نیابت (ایک خاص وقت کے ساتھ) مقید تھی مطلق نہ تھی۔

۳۔یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتہائی غمگین ہوکر اور اشکباری کی حالت میں حضور علیہ السلام سے یہ عرض کرنا آقا! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر نائب بنا کر جارہے ہیں؟ یہ شیعوں کے قول کہ "یہ خلافت دائمی تھی" کی تردید کرتا ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ یہ خلافت مردوں پر نہیں بلکہ عورتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بچوں پر ہے۔ اور دائمی خلافت کا دعویٰ تو تب مفید ہوتا جب آپ مردوں پر بھی عام خلیفہ ہوتے حالانکہ ایسا نہیں۔ پھر اگر شیعہ کہیں کہ حضور علیہ السلام کی مراد تو ہم ہی نے سمجھی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے تو سمجھی ہی نہیں یا انکی نسبت ہم حضور علیہ السلام کی مراد کو زیادہ جاننے اور سمجھنے والے ہیں تو یہ ایسا قول باطل ہے۔ کوئی بھی دیندار سے قبول نہیں کرے گا۔!

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

لا نسلم أن هارون عليه السلام كان بحيث لو بقي لكان خليفة لموسى عليه السلام. قوله: لأنه أستخلفه فلو لا يجوز ان يقال: ان ذالك الاستخلاف كان الى زمان معين فانتهى ذلك الاستخلاف بانتهاء ذلك الزمان و بالجملة: فهم مطالبون باقامة الدليل على لزوم النقصان عند انتهاء هذا الاستخلاف بل هذا بالعكس اولى لان من كان شريك الانسان في منصب ثم يصير نائبا له و خليفة له كان ذلك يوجب نقصان حاله. فاذا أزيلت تلك الخلافة زال ذلك النقصان و عاد ذلك الكمال.

سلمنا أن هارون كان بحيث لو عاش لكان خليفة له بعد وفاته لكن لم قلتم: ان قوله: انت مني بمنزلة هرون من موسى. يتناول جميع المنازل. ودليل الاستثناء معارض بحسن الاستفهام و حسن التقسيم و حسن ادخال لفظ الكل و البعض عليه.

ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اگر حضرت ہارونؑ حیات رہتے تو ضرور حضرت موسیٰؑ کے بعد خلیفہ ہوتے۔ قائلین کا یہ کہنا کہ حضرت موسیٰ نے ان کو خلیفہ بنایا اور اگر وہ ان کو معزول کرتے تو یہ بات حضرت ہارونؑ کے حق میں اہانت سمجھی جاتی۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ ان (اہل تشیع) کی یہ بات ہم نہیں تسلیم کرتے۔ پس یہ جائز نہیں کہ کہا جائے کہ بے شک ان کی خلافت معین مدت تک تھی ر زمانے کی انتہا کے ساتھ یہ خلافت بھی منتہی ہوگی۔

خلاصہ کلام وہ ہے کہ وہ نقصان (کمی) کے لازم ہونے پر اقامت دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس خلافت کے انتہا کے وقت بلکہ اس کا الٹ تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لیئے کہ بے شک وہ شخص جو بھی منصب میں انسان کا شریک تھا پھر وہ اسکا نائب اور خلیفہ ہوگیا۔ یہ تو حالت نقصان کو ثابت کرتا ہے۔ پس جب خلافت ختم ہوگئی تو یہ نقصان بھی زائل ہوگیا اور کمال لوٹ آیا۔ ہم کو یہ بات تسلیم ہے کہ بے شک حضرت ہارونؑ اگر زندہ ہوتے تو وہ ضرور حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ ہوتے لیکن تم (اہل تشیع) یہ کیوں نہیں کہتے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی تمام منازل کو شامل ہے۔ اور استثناء کی دلیل تو حسن استفہام کے بھی معارض اور حسن تقسیم کے بھی معارض ہے اور لفظ کل اور بعض کے اس پر داخل ہونے کے حسن کے بھی معارض ہے۔ (الاربعین فی اصول الدین ج ۲ ص ۳۰۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔ وہ جو امام اصفہانی نے شرح طوالع میں بیان کیا کہ اگر یہ نیابت قید مدت سے مطلق بھی ہوتی تب بھی کہ اس سے یہ لازم نہ آتا حضور علیہ السلام نے اپنی رحلت کے بعد بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امر خلافت سونپ دیا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے بغیر مدت کسی قید کے فرمایا تھا "اخلفنی فی قومی" میری قوم میں میرے نائب بن جاؤ تو اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ جناب موسیٰ نے اپنے وفات کے بعد کے لئے بھی انہیں خلیفہ قرار دے دیا کیونکہ ان کے قول اخلفنی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو لازمی عموم پر ایسے دلالت کرتا ہو کہ ہر ہر زمانے میں ان کی خلافت کا مقتضی ہو یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں کسی کو اپنے کاموں کا وکیل بنائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بعد وفات بھی وہ اس کا وکیل ہی رہے گا۔ انتھی۔ یہ ظاہر ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

۵۔ اگر اس کی مثل نیابت دینا رحلت شریف کے بعد کی خلافت اولین کو ثابت کرنے والا ہو تب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت زید بن حارثہؓ، ابن ام مکتومؓ اور ان کے علاوہ دیگر افراد جنھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے غزوات کے دوران اپنا خلیفہ بنایا سب کے سب اس خلافت کے حقدار ٹھہریں گے حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں نہ کوئی اہلسنت و جماعت میں سے نہ فرقہ شیعہ میں سے اور نہ کوئی اور۔

الوجه العاشر ان هذا الحديث لو كان مقتضيا لاولية الخلافة بعد النبي صلى الله عليه وسلم لفهم منه ذالك المهاجرون والانصار رضى الله تعالى عنهم الذين هم اعرف بلسان العرب و اسرار كلام النبي صلى الله عليه وسلم من الشيعة وغيرهم ولما اجمعوا على مخالفة قوله صلى الله عليه وسلم ولكان على رضى الله تعالى عنه نازعهم بهذا الحديث واحتج عليهم بذلك لكونه راى انهم يعصون الله و رسوله ولما بايع ابا بكر رضى الله تعالى عنه لانه اسد من اسود الله عزوجل فلا يمكن ان يكتم الحق لمخافة احد لا سيما على قول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشیعة القائلین بعصمته رضی الله تعالٰی عنه ولم یقع شیء من ذلک فظهر ان المراد بالحدیث لیس ذلک.

وجہ (۱۰)۔

اگر اس حدیث کا تقاضا رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت اولین کا اثبات ہوتا تو شیعوں سے بڑھ کر عربی زبان اور کلام نبی کے اسرار ورموز کو خوب پہچاننے والے مہاجرین وانصار صحابہ اسے سمجھ چکے ہوتے اور فرمان رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر کبھی اتفاق نہ کرتے (اور اگر بالفرض ایسا ہوتا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو اللہ ورسول کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھ کر ضرور ان سے مقابلہ کرتے اور یہ حدیث ان پر بطور حجت پیش کرتے اور کبھی بھی حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کرتے کیونکہ آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ہیں تو کیونکر ممکن ہے کہ کسی سے ڈر کر آپ حق چھپا لیتے بالخصوص شیعوں کے قول کے مطابق (تو ضرور جوانمردی کا مظاہرہ کرتے) کہ ان کے نزدیک جناب علی معصوم ہیں۔ جب مذکورہ باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا تو واضح ہو گیا کہ حدیث کی یہ مراد ہی نہیں تھی۔

الوجه الحادی عشر: ما قاله الملا علی قاری رحمه الله فی شرحه علی المشکوة انا لو سلمنا ان هذا الحدیث دل علی ثبوت الخلافة لعلی رضی الله تعالٰی عنه فلا ینافی ذلک ثبوت الخلافة له بعد خلافة الخلفاء الثلاثة اذ لا دلیل فیه علی اولیة الخلافة اصلا فیکون محلها ما وقعت فیه ظاهرا انتهی. محصله و الی هنا تم الکلام علی حدیث المنزلة

وجہ (۱۱)۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے اپنی شرح مشکوۃ میں فرمایا اگر ہم مان بھی لیں کہ اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ثبوت خلافت ہے تو یہ اس کے منافی نہیں کہ اس کا ثبوت خلفائے ثلثہ کے بعد ہے کیونکہ اولیت پر اصلا کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اس کا وہی مقام ومحل ہوگا جس میں یہ ظاہرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقع ہوئی ہے اتحی۔ یہاں تک حدیث "منزلۃ" پر گفتگو مکمل ہوئی۔

و اما الجواب عن الحديث الثانی فهو ان قوله رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله من باب الفضيلة وليس فيه بيان الافضلية وقد اثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم رتبة المحبة لكثير من الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه حتى قال في حق زيد بن حارثة وابنه انه لمن احب الناس الي و ان ابنه اسامة لمن احب الناس الي بعده اخرجه البخاري و مسلم عن عبد الله بن عمر و قال في شان الحسنين الكريمين رضى الله تعالىٰ عنهما اللهم انى احبهما فاحبهما واحب من يحبهما اخرجه الترمذی عن اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه وقال في شان فاطمة الزهراء رضى الله تعالىٰ عنها هي احب اهل بيتي الي اخرجه الترمذی عن اسامة ايضاً و قال في شان عائشة الحميرا رضى الله تعالىٰ عنها هي احب الناس الي اخرجه البخاري وغيره وقال صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه والله يا معاذ انى احبك اخرجه ابو داؤد والنسائی وقال صلى الله عليه وسلم ان الله تعالىٰ امرنی بحب اربعة واخبرني انه يحبهم على رضى الله تعالىٰ عنه و ابو ذر و المقداد و سلمان رضى الله تعالىٰ عنهم اخرجه الترمذی عن بريدة وهكذا اطلق لفظ المحبة على كثير ممن سواهم فلم يصح ان يكون فيه دلالة على الافضلية كما لا يخفى وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احب الناس من الرجال الي ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما كما اخرجه البخاري و مسلم كلاهما عن عمرو بن العاص ومن المعلوم ان لفظ الاحب الذی هو افعل التفضيل ازيد من لفظ المحبة.

<u>دوسری حدیث پاک کا جواب۔</u> اب آئیے دوسری حدیث مبارکہ کے جواب کی طرف تو رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷺ کا یہ فرمان حضرت علی کے بارے میں کہ "وہ ایسا شخص ہے جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول بھی اسے اپنا محبوب رکھتے ہیں"۔ یہ باب فضیلت سے ہے۔ اس میں افضلیت کا بیان نہیں ہے۔ اور رتبہ محبت تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کثیر صحابہ کیلئے بیان فرمایا ہے یہاں تک کہ بخاری و مسلم میں موجود حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت کے مطابق حضرت زید بن حارثہؓ اور ان کے بیٹے حضرت اسامہ کے بارے فرمایا: زید مجھے لوگوں میں محبوب ترین ہے اور ان کے بعد ان کے بیٹے سے مجھے بہت محبت ہے۔ اسی طرح ترمذی شریف میں موجود حضرت اسامہ بن زید کی روایت کے مطابق حسنین کریمین کی شان کے متعلق حضور علیہ السلام نے اللہ سے یہ دعا کی۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما۔ اسی طرح ترمذی میں انہیں سے وارد سیدہ فاطمہ کی شان میں یہ حدیث ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا فاطمہ میرے اہل بیعت میں سے مجھے محبوب ترین ہے۔ اسی طرح بخاری وغیرہ میں ہے کہ سیدہ عائشہ کی شان میں فرمایا یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اسی طرح ابوداؤد و نسائی میں ہے کہ آپ نے سیدنا معاذ بن جبل سے فرمایا۔ اے معاذ! قسم بخدا! میں آپ سے محبت کرتا ہوں مزید یہ کہ ترمذی میں حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے اللہ تعالیٰ نے چار بندوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے وہ حضرت علیؓ، ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمان فارسیؓ ہیں۔ جل جلالہ و ﷺ و رضی اللہ عنھم۔ اسی طرح اور بھی کثیر صحابہ پر حضور علیہ السلام نے لفظ محبت کا اطلاق فرمایا ہے لہذا اس سے افضلیت پر دلیل پکڑنا صحیح نہیں۔ کما لا یخفی۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ بھی فرمایا ہوا ہے کہ مردوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکر ہیں پھر ان کے بعد عمر ہیں یہ حضرت عمرو بن عاص سے مروی اور بخاری میں موجود ہے۔ رضی اللہ عنھم۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ لفظ احب (جو شیخین کی شان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہے) اسلم تفضیل کا صیغہ ہے اور اس میں لفظ محبت کی نسبت معنی کی زیادتی پائی جاتی ہے۔!

و اما الجواب عن الحديث الثالث وهو قوله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فعلي مولاه في حديث غدير خم فعلي وجوه سبعة.

!امام زین الدین عبد الرؤف المناوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ کے احب ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کو اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر افضلیت دی جائے۔

(اسامة) ابن زيد بن حارثة (احب الناس) من موالی (الی) و کونه احبهم الیه لا یستلزم تفضیله علی غیره. (التیسیر بشرح جامع الصغیر جلد ا صفحہ 289)

یعنی کہ اسامہ بن زید کا تمام لوگوں سے محبوب ہونا ان کے موالی سے انکی غیر پر تفضیل کو مستلزم نہیں ہے۔

ثانیاً: نیز احبیت سے کسی غیر سے افضلیت کا اثبات بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی تصریح سے ثابت ہے کہ۔ احب الناس (الی) ولا یعارضه ان غیره افضل منه۔

(فیض القدیر للمناوی، حرف الھمزۃ، جلد۔ 4631 تحت 964)

یعنی مجھے لوگوں میں وہ سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ کسی غیر کے افضل ہونے کے معارض نہیں ہے۔

نیز اگر احبیت کو افضلیت کی علت تسلیم کر لیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

احب اهلي الي من قد انعم الله عليه و انعمت عليه اسامه بن زيد قال ثم من قال ثم علي بن ابي طالب (سنن ترمذی، باب مناقب اسامہ بن زید جلد 5 ص 678 رقم 3819)

یعنی میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ جو کسی صورت میں بھی فریقین کیلئے قابل قبول نہیں ہے۔

اس کے علاوہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انصار صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کیلئے فرمایا۔

والذي نفسي بيده انكم احب الناس الي مرتين (صحیح البخاری جلد 5 ص 32_3786)

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

احبیت سے اگر افضلیت کا اثبات ہو تو پھر تمام مہاجرین صحابہ پر انصاری صحابہ کرام کی افضلیت لازم آئیگی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ احب سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاول: انه قال صاحب المواقف و شارحه ان صحة هذا الحديث ممنوع كيف ولم ينقله اكثر اصحاب الحديث كالبخاری و مسلم و اضرابهما وقد طعن فيه بعض من كبار المحدثين كالحافظ ابي داؤد والسجستانی و ابی حاتم الرازی و غيّرهما و دعوی الشيعة انه حديث متواتر مكابرة محضة انتهى ما فی المواقف و شرحه.

الثانی: ان علياً رضی الله تعالى عنه لم يكن يوم الغدير مع النبی صلی الله عليه وسلم فانه كان باليمن قاله صاحب المواقف فكيف يصح هذا الحديث مع ما فيه من التصريح بقوله فاخذ بيد علی رضی الله تعالى عنه الى آخره. قلت وفی هذا الجواب نظر لان علياً رضی الله تعالى عنه انما كان فی اليمن قبل حجة الوداع وقصة غدير خم انما وقعت حين مرجعه صلی الله عليه وسلم من حجة الوداع ولم يثبت انه صلی الله عليه وسلم اعاد علياً رضی الله تعالى عنه الى اليمن بعد حجة الوداع نعم لو ثبت ذلك او ثبت ان قصة غدير خم كان قبل حجة الوداع لكان هذا الجواب صحيحاً فتدبر.

الثالث: انه لاخفاء ان المراد بلفظ المولى المحبوب او المنصور دون الاولى بقرينة قوله صلی الله عليه وسلم بعده اللهم وال من والاه وعاد من عاداه.

الرابع: ان هذا اللفظ من المدائح والفضائل وليس فيه بيان الافضلية ولهذا قال صلی الله عليه وسلم لزيد بن حارثة رضی الله تعالى عنه انت اخونا و مولينا اخرجه البخاری فلو كان لفظ المولى يدل على اولية الخلافة لكان زيد افضل الصحابة كلهم واقدمهم فی الخلافة وهو غير صحيح قطعاً.

الخامس: انه قال فی المواقف و شرحه انه لو سلم ان هذا الحديث صحيح فاكثر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رواته لم يرووا مقدمة الحديث وهي الست اولى بكم من انفسكم فلا يصح ان يتمسك بها في ان المولى بمعنى الاولى انتهى اى لان مخالفة الاكثر في لفظ او حديث يوجب الشذوذ فيه والشاذ لا يكون صحيحا ولهذا شرطوا في الحديث الصحيح ان لا يكون شاذا كما في النخبة و شروحها.

السادس: انه قال في المواقف وشرحه ايضاً ان مفعلا بمعنى افعل لم يذكره احد من الائمة العربية و الاستعمال ويدل ايضاً على ان المولى ليس بمعنى الاولى جواز ان يقال هو اولى من كذا دون مولى من كذا و يقال اولى الرجلين او الرجال انتهى و نحوه في شرحه الطوالع للقاضي البيضاوي.

السابع: انه قال صاحب المواقف و شارحه ايضاً انه لو سلم ان المولى بمعنى الاولى فلا نسلم ان المراد الاولى بالتصرف و التدبير بل يجوز ان يراد الاولى في امر من الامور كما قال الله تعالى ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه و اراد الاولية في الاتباع و الاختصاص والقرب منه لا في التصرف فيه ويقول التلامذة نحن اولى باستاذنا ويقول الاتباع نحن اولى بسلطاننا ولا يريدون الاولوية في التدبير والتصرف بل في امر ما ولصحة الاستفسار اذ يجوز ان يقال في اى شيء هو اولى في تصرفه او محبته او التصرف فيه و لصحة التقسيم بان يقال كون فلان اولى بزيد اما في نصرته و اما في ضبط امواله و اما في تدبيره والتصرف فيه وحينئذ لا يدل الحديث على امامة على رضى الله تعالى عنه انتى ما في المواقف وشرحه.

تیسری حدیث پاک کا جواب۔ حدیث۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اس کے مخالفین کو سات جوابات ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوابات:۔

اس کے مخالفین کو سات جوابات ہیں۔

ا۔ یہ کہ صاحب مواقف اور شارح مواقف نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا انکار کیا ہے اور کیوں نہ ہو کہ اکثر اصحاب حدیث مثل بخاری و مسلم اور ان جیسے اور دیگر محدثین نے اسے روایت بھی نہیں کیا اور بعض کبار محدثین جیسے حافظ ابوداؤد سجستانی اور ابوحاتم رازی وغیرہما نے تو اس میں طعن بھی کیا ہے اور شیعوں کا اس حدیث کے متواتر ہونے کا دعویٰ محض مکابرہ ہے۔ انتھی۔

۲۔ ایک جواب صاحب مواقف نے یہ دیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غدیر خم کے دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ ہی نہیں تھے کیونکہ آپ اس وقت یمن میں تھے تو پھر کیونکر یہ حدیث صحیح ہو سکتی ہے حالانکہ اس میں صراحت ہے کہ پھر حضور علیہ السلام نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا آخر تک۔

مصنف فرماتے ہیں: کہتا ہوں اس جواب میں نظر ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں حجۃ الوداع سے پہلے تھے اور غدیر خم کا واقعہ تو حضور علیہ السلام کے حجۃ الوداع سے لوٹنے کے بعد پیش آیا ہے۔ اور یہ ثابت نہیں کہ حضور علیہ السلام نے حجۃ الوداع کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یمن بھیجا ہو۔ ہاں اگر یہ ثابت ہوتا یا واقعہ غدیر خم کا حجۃ الوداع سے پہلے ہونا ثابت ہوتا۔ تب یہ جواب صحیح ہوتا فتدبر۔

۳۔ یہ کہ اس میں کوئی خفا نہیں لفظ مولیٰ محبوب و منصور کے معنی میں ہے اولیٰ کے معنی میں نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام کا یہ قول اے اللہ! جو بھی علی کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اسے دشمن رکھ اس جواب پر قرینہ و دلیل ہے۔

۴۔ یہ لفظ مولیٰ مدحت و فضیلت کے معنی میں ہے اس میں افضلیت کا بیان نہیں۔ یہی وجہ ہے (بخاری شریف میں موجود ہے) کہ حضور علیہ السلام نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ اے زید! آپ ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہیں تو اگر لفظ مولیٰ اولیٰ بین حق خلافت پر دلیل ہوتا تو حضرت زید خلافت کے حوالے سے تمام صحابہ سے افضل اور مقدم ہوتے اور یہ قطعاً صحیح نہیں۔

۵۔ مواقف و شرح مواقف میں فرمایا اگر اس حدیث کا صحیح ہونا مان بھی لیا جائے تو اکثر راویوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ حضور علیہ السلام کا فرمان" السست اولیٰ بکم من انفسکم " کہ کیا میں تم سے زیادہ تمہاری جانوں کا مالک نہیں ہوں؟ روایت نہیں کیا۔ لہذا مولیٰ کو اولیٰ کے معنی میں ثابت کرنے کے لئے اس حدیث کو دلیل بنانا صحیح نہیں ہے۔ انتہی۔ (ان کا کلام ختم ہوا)۔ مصنف فرماتے ہیں کیونکہ لفظ حدیث میں اکثر روات کی مخالفت حدیث میں شذوذ ثابت کرتی ہے اور شاذ حدیث صحیح نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے محدثین نے حدیث صحیح کی تعریف میں شرط لگائی ہے کہ وہ شاذ نہ ہو۔ جیسا کہ نخبۃ اور اس کی شروحات میں اس کا بیان ہے۔

۶۔ مواقف اور اس کی شرح میں ہی یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ مولیٰ بروزن مفعل بمعنی افعل آتا ہو ایسا ائمہ عرب و ائمہ استعمال میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا اور مولیٰ کے اولیٰ کے معنی میں نہ ہونے پر مزید دلیل یہ ہے کہ یوں تو کہا جاتا ہے اولیٰ من کذا فلاں سے زیادہ حقدار لیکن یوں نہیں کہا جاتا مولیٰ من کذا اسی طرح اولی الرجلین او الرجال دو مردوں یا سب مردوں سے زیادہ مستحق کہا جاتا ہے (لیکن اس کے برعکس مولیٰ میں ایسا نہیں کہا جاتا) انتہی۔ اسی کی مثل جواب مواقف کی شرح جواب قاضی بیضاوی کی تصنیف شرح طوالع میں بھی ہے۔

۷۔ صاحب مواقف و شارح مواقف نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ مولیٰ اولیٰ کے معنی میں ہے تو ہم یہ نہیں جانتے کہ یہاں تدبیر و تصرف میں اولویت مراد ہے بلکہ یہ کسی بھی چیز میں ہو سکتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ "۔ ترجمہ کنز الایمان۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوتے۔ اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع واختصاص اور آپ کے قرب میں اولویت کا حصول مراد ہے نہ کہ آپ کی ذات میں تصرف کرنا مراد ہے۔شاگرد کہہ دیا کرتے ہیں یہ استاد کے زیادہ حقدار ہیں اسی طرح پیروکار کہتے ہیں ہم اپنے بادشاہ کے زیادہ حقدار ہیں تو وہاں تدبیر وتصرف میں اولویت مراد نہیں ہوگی بلکہ اس سے کوئی بھی کام مراد لیا جا سکتا ہے۔اسی طرح اس کے ذریعے سوال کرنا بھی صحیح ہے کہا جاتا ہے فلاں کس چیز کا زیادہ حقدار ہے کسی کے تصرف کا یا اس کی محبت کا یا پھر اس کی ذات میں تصرف کرنے کا۔اسی طرح اسے بطور تقسیم استعمال کرنا بھی صحیح ہے کہا جاتا ہے فلاں زید کا زیادہ حقدار ہے۔ یا تو اس کی مدد کرنے میں یا اس کا مال لینے میں یا پھر اس کی ذات میں تدبر وتصرف کرنے میں (جب اتنے سارے محامل موجود ہیں) تو اس وقت یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر دلیل نہیں بن سکتی۔مواقف وشرح مواقف کی عبارت ختم ہوتی ہے۔

واما الجواب عن الحديث الرابع : وهو قوله صلى الله عليه وسلم انت اخي فقد اثبت النبي صلى الله عليه وسلم اخوته لابي بكر رضي الله تعالى عنه حيث قال ولكنه اخي و صاحبي كما اخرجه البخاري عن ابن عباس و مسلم عن عبد الله بن مسعود وقال صلى الله عليه وسلم ايضاً ابوبكر اخي في الدنيا والآخرة اخرجه الحافظ السلفي عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه و اورده المحب الطبري في الرياض النضرة و قال صلى الله عليه وسلم في شان سيدنا ابي بكر رضي الله تعالى عنه ايضاً ولكنه اخي وصهري و وزيري و في شان عثمان رضي الله تعالى عنه حيث قال عثمان اخي و رفيقي في الجنة اوردهما التفتازاني في شرح المقاصد وقد اثبت صلى الله عليه وسلم ذلك لزيد بن حارثة كما قدمنا نقلا عن صحيح البخاري ولم يقل احد من اهل السنة المرضية ولا من الشيعة بافضلية عثمان وزيد بن حارثة رضي الله تعالى عنه على جميع الصحابة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بناء علی لفظ الاخ الواردۃ فی شانہما فلا دلالۃ فی ھذہ الروایۃ کلہا علی افضلیۃ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعاً فظہر ما زعمت الشیعۃ الشنیعۃ من تفضیل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ او من معارضۃ الاحادیث الواردۃ فی فضلہما و تبعہم صاحب الرسالۃ المردودۃ فذلک کلہ باطل حتما تبصرۃ اخریٰ.

چوتھی حدیث کا جواب

حدیث یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا "آپ میرے بھائی ہیں۔

اپنی اخوت تو حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کے لئے بھی ثابت کی ہے بخاری میں حضرت ابن عباس اور مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا "لیکن ابوبکر میرے بھائی اور میرے ساتھ ہیں۔ اسی طرح حافظ سلفی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے جس کو محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہیں رضی اللہ عنہ۔ اسی طرح علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے شرح مقاصد میں ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام نے شان ابوبکر میں فرمایا: لیکن ابوبکر میرے بھائی سسر اور وزیر ہیں' اور حضرت عثمان کے بارے فرمایا "عثمان جنت میں میرے بھائی اور ساتھی ہیں رضی اللہ عنہ۔ اسی طرح زید بن حارثہ کی فضیلت میں وارد حدیث ہم صحیح بخاری کے حوالے سے پیچھے نقل کر چکے ہیں تو جب مذہب محبوب اہلسنت و جماعت اور فرقہ شیعہ میں سے کوئی حضرت عثمان وحضرت زید کی شان میں وارد لفظ "بھائی" کی بنا (وجہ) پر انہیں تمام صحابہ سے افضل نہیں مانتا تو پھر ان تمام روایات میں جناب علی کی جناب صدیق پر افضلیت کی بھی قطعاً کوئی دلیل نہیں رضی اللہ عنہما۔ یہاں سے شیعہ کے جناب علی کو جناب صدیق پر افضل ماننے اور ان دونوں صاحبوں کی شان میں وارد ہونے والی حدیثوں کو آپس میں معارض گمان کرنے اسی طرح ان کے پیرو ہمارے مخالف صاحب رسالہ مردود کے تمام تمسکات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارے واضح ہوگیا کہ یہ سب کچھ حتمی طور پر باطل ہے۔ تبصرہ۔

فان قيل اذا لم يكن في هذه الاحاديث ما يعارض الاحاديث الواردة في افضلية ابي بكر رضي الله تعالى عنه لعدم وجود صيغة افعل التفضيل وما يودي مؤداها فيها فقد ورد في شان علي رضي الله تعالى عنه احاديث عديدة بصيغة افعل التفضيل ايضاً وح يثبت المعارضة منها قوله صلى الله عليه وسلم حين اهدى اليه طير مشوى اللهم ائتني بأحب خلقك اليك ياكل معي هذا الطير فجاء علي رضي الله تعالى عنه فاكل معه اخرجه الترمذي عن انس بن مالك والاحب الى الله تعالى اكثر ثواباً وهو معنى الافضل

اعتراض۔

اگر یہ کہا جائے کہ چلیں یہ احادیث تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں وارد ہونے والی احادیث کے معارض نہیں کیونکہ ان میں اسم تفضیل یا اس کے قائم مقام کوئی صیغہ وارد نہیں لیکن متعدد حدیثیں ایسی بھی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں افعل التفضیل کے صیغے سے بھی وارد ہوتی ہیں۔ لہذا اب تو معارضہ پایا جائے گا ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے پاس بھنے ہوئے پرندے کا گوشت لایا گیا تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی۔ اے اللہ! اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب شخص کو میرے پاس بھیج کہ وہ میرے ساتھ اسے کھائے تب حضرت علی آگئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ اسے تناول کیا۔ اس کو امام ترمذیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور یہاں پر احب سب سے بڑھ کر محبوب ہونے سے مراد اللہ کے ہاں سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھ کر ثواب والا ہوتا ہے اور اسی کو افضلیت کہتے ہیں۔!

جواب

قلت: الجواب عنه من وجوه تسعة.

الاول: ان هذا الحديث موضوع كذا قال الحافظ ابن الجوزی فی كتاب الموضوعات له والحافظ ابو العباس الحرانی فی كتابه منهاج الاستقامة.

: امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ وهو التمسك بخبر الطير فالاعتراض عليه: أن نقول: قوله: بأحب خلقك يحتمل أحب خلق الله فی جميع الامور أو يكون أحب خلق لله فی شیء معين. والدليل على كونه محتملا لهما: أنه يصح تقسيمه اليهما. فيقال: أما يكون أحب خلقه اليه فی الامور، أو يكون حب خلقه اليه فی هذا الامر الواحد. وما به الاشتراك غير ما به الاشتراك، وغير مستلزم له. فاذن هذا اللفظ لا يدل على كونه أحب الى الله تعالى فی جميع الامور فاذن هذا اللفظ لا يدل الا على أنه أحب فی بعض الامور. وهذا يفيد كونه أزيد ثوابا من غيره فی بعض الامور، ولا يمتنع كون غيره أزيد ثوابا منه فی أمر آخر. فثبت: أن هذا لا يوجب التفضيل. وهذا جواب قوی۔ (الاربعین فی اصول الدین ج ۲ ص ۳۱۶)

ترجمہ:۔ حدیث طیر سے استدلال پکڑنے پر اعتراض یہ کہ ہم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان یا حب خلقک میں یہ احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق تمام امور میں زیادہ محبوب ہے یا کسی معین چیز میں اس حدیث کے محتمل ہونے پر دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کی ان دونوں احتمالوں کی طرف تقسیم صحیح ہے۔ تو پس کہا جائے گا کہ وہ مخلوق سے تمام امور میں زیادہ محبوب ہیں یا اس ایک امر میں؟۔ اور اس میں وجہ اشتراک کیا ہے؟ اس وجہ اشتراک کے ماسوا، جو کہ اسے متلزم نہ ہو۔ بنا تو ایسا لفظ۔ اللہ تعالیٰ کے تمام امور میں زیادہ محبوب ہونے پر دلالت نہیں کرے گا تو پھر یہ لفظ صرف بعض امور میں زیادہ محبوب ہونے پر دلالت کرے گا۔ اور یہ لفظ یا حب خلقک صرف ان کے بعض امور میں زیادتی ثواب کا فائدہ کرے گا۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ (حضرت علی المرتضیٰ) کا غیر آپ سے بعض دوسرے امور میں از روئے ثواب زیادہ ہو۔ پس ثابت ہوا کہ حدیث طیر سے استدلال تفضیل کو ثابت نہیں کرتا۔ اور یہ بڑا قوی و مضبوط جواب ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الثانی: انا لو تنزلنا و فرضنا ان هذا الحدیث لیس بموضوع فلا شک فی ضعفه کما صرح به العلامة محمد بن طاهر الفتنی فی کتاب الموضوعات له والحدیث الضعیف لا یکون حجة فی الاحکام لا سیما فی هذا المقام لکونه مما لا یدرک بالرای واجتهاد العلماء.

الثالث: انا لو تنزلنا و فرضنا عدم ضعفه ظاهرا فلا شک فی ضعفه باطنا لوجود علة قادحة خفیة فیه موجبة لضعفه و ذلک لان لفظ خلقک عم یشتمل الانبیآء والمرسلین ولم یرو نص خاص فی هذا الحدیث یخص به هذا العموم کما ورد النص الخاص فی احادیث افضلیة ابی بکر رضی الله تعالی عنه من قوله الا النبیین والمرسلین وما فی معناه وقد قام الاجماع علی افضلیة الانبیآء والمرسلین علی غیرهم فکان هذا ای مخالفة هذا الحدیث للاجماع مع عدم ورود النص المخصص فیه مما یوجب وهنا وقدما باطنا فی ثبوته.

الرابع: انا لو تنزلنا و فرضنا عدم ضعف هذا الحدیث ظاهرا و باطنا فلا نسلم ان الاحب مرادف الافضل یدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم افضل الذکر لا اله الا الله احب الکلام الی الله تعالی سبحان الله و بحمده روی شطر الاول منه الترمذی و النسائی وصحح الحاکم وابن حبان عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه وروی شطر الثانی منه مسلم فی صحیحه عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه ولهذا قال العلامة السیوطی النووی فی شرحه علی مسلم فی تفسیر قوله صلی الله علیه وسلم لما سئل عن الناس ای الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر الحدیث اخرجه البخاری و مسلم کلیهما عن عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنه ما حاصله انه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لا یلزم من کون عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احب الیہ ان تکون افضل و کذلک لا یلزم من کون ابیہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ احب الیہ ان یکون افضل من عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انما ثبت کونہ افضل بدلائل اخری مما ورد فیہ لفظ الافضل او الخیر صریحا ما انتہی وقال العلامۃ شیخ عبد الحق الدہلوی فی شرحہ علی المشکورۃ ما لفظہ ان الکلام فی الصحابۃ انما ہو فی الافضلیۃ بمعنی کثرت الثواب عند اللہ تعالیٰ و الاحبۃ غیرہا کما ہو القول المشہور عن العلماء فی الفرق بین الاحبیۃ و الافضلیۃ انتہی.

الخامس: انا لو سلمنا مراد فتہما فقد عارضہ ما ہو اقوی منہ وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الرجال الی ابوبکر ثم عمر کما قدمنا انفا عن صحیح البخاری و مسلم ولاخفاء ان الاحب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو الاحب الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ.

جواب۔

میں کہتا ہوں اس کے نو جواب ہیں۔

ا۔حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب "موضوعات" میں اور حافظ ابو العباس حرانی نے دینی کتاب "منحاج الاستقامت" میں اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔

۲۔ بر سبیل تنزل بالفرض اگر موضوع نہ بھی ہو تو اس کے ضعیف ہونے میں تو شک ہی نہیں جیسا کہ اس کی صراحت علامہ محمد بن طاہر پٹنی نے اپنی کتاب "موضوعات" میں کی ہے۔ اور حدیث ضعیف احکام میں حجت نہیں بالخصوص اس مقام میں کہ جہاں رائے و اجتہاد سے مذکورہ مسئلہ معلوم ہی نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ (بر سبیل) چلو یہ بھی مانا کہ ظاہراً یہ حدیث ضعیف نہیں لیکن باطناً اس کے ضعیف ہونے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کچھ شبہ نہیں کیونکہ اس میں ایک ممنوع اور پوشیدہ علت ہے جو اس کے ضعف کو ثابت کر رہی ہے وہ یہ کہ اے اللہ! تیری مخلوق کے الفاظ عام ہیں انبیاء و مرسلین کو بھی شامل ہیں۔ اور اس حدیث میں کوئی خاص لفظ بھی نہیں جس کے سبب یہ عمومیت خاص ہو سکے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہونے والی احادیث میں الا النبیین والمرسلین اور اسی طرح کے دیگر الفاظ وارد ہیں۔ اور اس پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنے علاوہ سب پر افضل ہیں۔ پس یہ حدیث اجماع کے مخالف ہوگی مزید یہ کہ اس میں کسی لفظ مخصص کا نہ ہونا اس کی کمزوری اور اس کے ثابت ہونے میں ایک باطنی ممانعت کو ثابت کر رہا ہے۔

۴۔ اگر ہم یہ بھی جان لیں اور فرض کر لیں کہ یہ حدیث ظاہراً و باطناً دونوں طرح ضعیف نہیں ہے تب بھی ہم یہ نہیں مانتے کہ لفظ (احب) لفظ افضل کے مترادف اور قائم مقام ہے اس پر دلیل ترمذی، نسائی، حاکم بافادہ تصحیح اور ابن حبان کی روایت ہے جو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "افضل ذکر" لا الہ الا اللہ" ہے اور مسلم کی روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے احب (پسند بات) سبحان اللہ وبحمدہ کہنا ہے۔ (یہاں افضل اور احب کا فرق سمجھیے)۔ اسی وجہ سے علامہ نووی رحمۃ اللہ نے اپنی شرح مسلم میں بخاری و مسلم شریف میں عمرو بن عاص کی اس حدیث کے تحت (کہ جب حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ کون محبوب ہے فرمایا عائشہ عرض کی گئی مردوں میں سے فرمایا ان کے باپ عرض کی گئی پھر کون فرمایا حضرت عمر) فرمایا کہ حضرت عائشہ کے حضور علیہ السلام کو زیادہ محبوب ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ افضل بھی ہوں۔ اسی طرح ان کے باپ (حضرت ابوبکر) کا حضور علیہ السلام کو زیادہ محبوب ہونا حضرت عمر سے افضل ہونے کو لازم نہیں بلکہ آپ کی افضلیت دوسرے دلائل سے ثابت ہے جن میں لفظ افضل اور لفظ خیر صراحۃً وارد ہوئے ہیں انتہی۔ اور علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی شرح مشکوۃ میں فرمایا کہ صحابہ میں گفتگو افضلیت کے حوالے سے ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افضلیت کا معنی اللہ کے ہاں زیادہ ثواب والا ہوتا ہے۔ اور احبیت (زیادہ پسندیدہ ہونا) افضلیت کا غیر ہے۔ جیسا کہ افضلیت اور احبیت کے درمیان فرق کا قول علماء کی طرف سے مشہور و معروف ہے۔

۵۔ پھر اگر ہم ان کی مرادفت و مطابقت مان بھی لیں تب بھی اس سے قوی دلیل اس کے معارض ہے اور وہ بخاری و مسلم میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ہے "مردوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ابوبکر ہیں پھر عمر ہیں رضی اللہ عنہما اور اس میں کوئی خفا نہیں کہ جو رسول اللہ کو زیادہ محبوب ہوگا وہی اللہ کو بھی زیادہ محبوب ہوگا۔

اعتراض۔

فان قیل قد نفیت المعارضۃ سابقا بین ھذہ الاحادیث والاحادیث الواردۃ فی شان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقد اثبتھا ھھنا فکیف ھذا الجمع

پھر اگر کہا جائے کہ آپ نے ابھی تو پیچھے دونوں صاحبوں کی شان میں وارد ہونے والی روایات کے درمیان معارضہ ہونے کی نفی کی تھی اور یہاں آپ نے معارضہ ثابت کر دیا ہے تو یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں؟

جواب

قلت: قد نفیناھا ھناک بمعنی المساواۃ الموجبۃ لتساقط الحکمی واثبتناھا ھھنا بمعنی کون احد جانبیھا وھو الحکم بافضل سیدنا ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارجح و اقوی من الجانب الآخر فلا منافاۃ۔ فتدبر۔

ہم کہتے ہیں وہاں جو ہم نے نفی کی تھی وہ معنی مساوات کے اعتبار سے کی تھی کہ جو مساوات تساقط حکمی کو ثابت کرنے والی تھی اور یہاں ہم نے جو اثبات کیا ہے وہ جانبین میں سے ایک کے ثابت ہونے کے متعلق ہے اور وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا حکم دوسری جانب سے زیادہ راجح اور زیادہ قوی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السادس: انه لو سلم مرادفة الاحب و الافضل فقد قال التفتازانی فی شرح المقاصد ان قوله احب خلقک الیک یحتمل تخصیص ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما منه عملا بادلة افضلیتهما انتهی

۶۔احب و افضل کی مرادفت کو تسلیم کرنے کا ایک جواب علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ نے شرح مقاصد میں یہ دیا ہے کہ اس صورت میں حضور علیہ السلام کا فرمانا (احب خلقک) حضرت علی سے شیخین رضی اللہ عنہم کی تخصیص کا احتمال رکھے گا ان دلائل کی بناء پر جو شیخین رضی اللہ عنہم کی افضلیت کے حوالے سے وارد ہوئے ہیں۔

قلت: و یؤیده ما تقدم من حدیث الصحیحین ان احب الرجال الی ابوبکر ثم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما و یؤیده ایضاً ما روی عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احب الناس الی ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی اخرجه الدیلمی فی الفردوس الاعلی

مصنف فرماتے ہیں میں کہتا ہوں اس کی تائید صحیحین کی مذکورہ حدیث سے ہوتی ہے کہ مردوں میں مجھے سب سے محبوب ابوبکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔مزید اس کی تائید حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے جسے دیلمی نے "فردوس اعلیٰ" میں روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے لوگوں میں سب سے محبوب ابوبکر ہیں اور ان کے بعد عمر ان کے بعد عثمان اور ان کے بعد علی ہیں رضی اللہ عنہم۔

السابع: ان بعد تسلیم المرادفة جمیع الاحادیث الواردة فی افضلیة ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنهم المتقدم ذکرها یکون تفسیرا لهذه الاخبیة لاتحاد معنی اللفظین بعد تسلیم المرادفة فیثبت منک الاحادیث الکثیرة غایة الکثرة ان احبیة علی رضی اللہ تعالیٰ عنه متأخرة عن احبیة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لخلفاء الثلاثة رضی الله تعالیٰ عنه کما لا یخفی

۷۔ تسلیم مرادفت کے بعد وہ تمام احادیث جو خلفائے ثلثہ کی افضلیت میں وارد پہلے گزر چکی ہیں وہ اس حدیث میں وارد احبیت کی تفسیر ہو جائیں گی کیونکہ جب مرادف مان لیں گے تو دونوں لفظوں کا معنی متحد ہو جائے گا۔ لہٰذا ان کثیر احادیث سے ثابت ہو گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی احبیت خلفائے ثلثہ کی احبیت کے بعد ہے (کیونکہ وہ اس کی تفسیر کر دیں گی) کما لا یخفی۔

الثامن: ماقال الفضیل فی المواقف والسید لشریف فی شرحه ما یحصله ان هذا اللفظ لایفید کونه احب الیه فی کل شیء لصحة التقسیم وادخال لفظ الکل والبعض الابری انه یصح ان یقسم و یقال احب خلفة الیه ما فی کونه اقضی الخلق او فی کونه اصلتهم او فی کونه اجلهم مواد فی کونه اشجعهم و ادفعهم للکفار او فی کذا او فی کذا او کذالک یصح ان یتفسر و یقال احب خلفه الیه فی کل شیء او فی بعض الاشیاء و کجاز ان یکون اکثر ثوابا فی شیء دون شیء الاخر فلا یدل علی الافضلیة مطلقا انتهی

۸۔ وہ ہے جو شیخ عضد الدین نے مواقف اور سید شریف رحمہما اللہ نے اس کی شرح میں بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ لفظ (احب) جناب امیر کے ہر ہر شے میں محبوب اکبر ہونے کو مفید نہیں کہ اس کو تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے اور لفظ کل اور بعض سے اس کی تفسیر بھی کی جا سکتی ہے (کیا دیکھتا نہیں) کہ اس کو تقسیم کر کے یوں کہنا صحیح ہے کہ وہ سب سے زیادہ محبوب مخلوق میں سب سے اچھے فیصل ہونے میں ہیں یا صادق ہونے میں ہیں یا خوبصورت ہونے میں ہیں یا بہادر ہونے میں ہیں یا کفار پر غالب آنے میں ہیں یا اس اس چیز میں ہیں وغیر ذلک اسی طرح کل اور بعض سے اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ وہ مخلوق میں ہر شے میں زیادہ محبوب ہیں یا بعض اشیاء میں زیادہ محبوب ہیں اسی طرح یہ کہنا بھی جائز ہو گا کہ وہ ایک شے میں زیادہ ثواب والے ہوں لیکن دوسری میں نہ ہوں۔ لہٰذا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ علی الاطلاق یہ افضلیت پر دلیل نہیں۔ انتہی۔

التاسع انہ یحتمل احب خلقک الیک فی ان یاکل معی ھذا الطیر قالہ العلامۃ المحقق التفتازانی فی شرح المقاصد۔

9۔ علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ نے شرح مقاصد میں فرمایا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ اے اللہ اس بندے کو بھیج کر جو اس پرندہ کو میرے ساتھ کھانے میں تیری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

تبصرۃ اخری ان قیل تدری بعض الاحادیث سوی ھذہ المتقدم فی شان سیدنا علی کرم اللہ وجھہ بنت خیر ایضا و لا شکر ان لفظ صیغۃ افعل التفضیل فیکون نصا فی مدعی الشیعۃ الشیعۃ و صلعب الرسالۃ المردودہ فھی تکون معارضۃ لما قدمت من احادیث سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ بلفظ فعل وما یودی مؤداھا منھا قولہ ﷺ ان اخی و وزیری و خلیفتی من اھلی و خیر امتی اترک ایدی و یقضی دینی و ینجز موعدی علی رضی اللہ عنہ اخرجہ ابن حبان عن انس و منھا قولہ ﷺ خیر من اخلفہ بعدی علی اخرجہ ابن الجوزی و ابن حبان عن سلمان الفارسی و منھا قولہ ﷺ علی خیر البشر فمن ابی فقد کثرا خرجہ الخطیب البغدادی عن جابر و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ و منھا قولہ ﷺ علی خیر البریۃ اخرجہ ابن عدی عن ابی سعید۔

تبصرہ۔ اعتراض۔

اگر کہا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں مذکورہ احادیث کے علاوہ کچھ اور احادیث لفظ خیر کے ساتھ بھی وارد ہوئی ہیں اور لفظ "خیر" کے افضل التفضیل ہونے میں کوئی شک نہیں لہذا اس طرح کی احادیث شیعہ اور ہمارے مخالف صاحب رسالہ مردودہ کے دعوی میں نص ہوں گی اور سیدنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں افضل اور اس کے قائم مقام الفاظ کے ساتھ وارد ہونے والی جو حدیثیں آپ پہلے ذکر کر آئے ہیں یہ ان کے معارض ہوں گی۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے جسے ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میرے بھائی دو وزیر میرے اہل میں سے میرے خلیفہ۔ میرے بعد والوں میں سب سے بہتر جو میرے دین کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے وہ حضرت علی ہیں رضی اللہ عنہ۔ اسی طرح ایک حدیث پاک یہ ہے جسے ابن جوزی اور ابن حبان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "میں جن کو اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں گا ان میں سب سے بہتر حضرت علی ہیں" رضی اللہ عنہ۔ اسی طرح خطیب بغدادی کی روایت حضرت جابر سے اور حاکم کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علی خیر البشر ہیں جس نے اس کا انکار کیا اس نے کفر کیا"۔ اسی طرح ابن عدی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "علی رضی اللہ عنہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

قلت لنا عن هذا الاحاديث جواب الاول اجمالي وجواب هذا. الروايات موضوعة كلها لم يصح شيء عند اهل العلم بالحديث و من اوردها من للمحدثين فانما اوردها بيان و منها والموضوع امر باطل لا يصح بناء شيء من الاحكام الشرعية عليه قطعا الثاني تفضيلي وهو انا نقول اما الحديث الاول من هذا مالاحاديث الاربعة فانما رواه ابن حبان من رواية مظهر من سيمون الاكاف ثم قال ابن الحبان و مطر يروى الموضوعات من الثقات و كذا قال العلامة ابن العراق فى تنزيه الشريعة و قال الحافظ السيوطي فى كتابه المسمى بالالي المنوعة في للاحاديث الموضوعة ناقلا عن الميزان للحافظنا فى الرجال العلامة الذهبي رحمة الله و انما رواه مطر من هذا الحديث فهو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موضوع انتہی کلام الحافظ خاتمۃ المحدثین السیوطی لو تنزلنا و مسلمنا صحۃ هذا الحدیث فقوله ﷺ فیه خیر من اترک بعدی یقضی دینی و ینجز وعدی ظاهر فی تقیید الخیرۃ کونها فی القضاء والانجاز فلا یکون من المدعی فی شیء اذا المدعی اثبات الخیرۃ والافضلیۃ فی کثرۃ الثواب عند الله و نحوه کما قدمنا اوائل هذه الرسالۃ فارجع الیه ان شئت لو تنزلنا و قلنا ان هذا الحدیث لیس بظاهر بل انه یحتمل فنقول یکفینا هذا الاحتمال یقلع عرف الاستدلال فتدبر و تأمل اما الحدیث منها فقدا خرجه ابن الجوزی من طریق اسمعیل بن زیاد ثم قال ابن الجوزی و اسماعیل و ضاع برجال اخرجه ابن حبان من طریق خالد بن عبید العنکی قال ابن حبان و خالد هذا یروی نسخۃ موضوعۃ ای و هذا الحدیث منها کذا قال العلامۃ ابن عراق فی تنزیه الشریعۃ واما الحدیث الثالث فقد قال الحافظ السیوطی فی الالٓکیه انه رواه الخطیب من طریق احمد بن نصر الذراع وهو رجال کذاب و اخرجه الحاکم من روایۃ ثلاثۃ فی مسند واحدهم محمد بن شجاع الثلجی و حفض بن عمرو الکوفی و محمد بن علی بن عبد الواحد الجرجانی قال الحاکم فالثلجی کذاب و حفض لیس بیشیء و الجرجانی منهم وهو امام اهل التشیع فی زمانه انتهی کلام السیوطی و قال العلامۃ علی بن محمد بن عراق الکنانی فی تنزیه ما الشریعۃ ان هذا الحدیث باطل جلی بطلانه انتهی اما الحدیث الرابع فقد قال العلامۃ بن عراق فی تنزیه الشریعۃ ان فی سنده احمد بن سالم باسمره و قد قال ابن حبان لا یحتج به یروی عن الثقات الطاوت قال و قال الذهبی فی المیزان و یروی عن غیر احمد بن سالم و هو کذب انتهی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب:۔

ہم کہتے ہیں ان احادیث کے دو جواب ہیں۔

پہلا اجمالی۔ دوسرا تفصیلی۔

اجمالی جواب:۔

(اجمالی یہ کہ یہ ساری کی ساری روایتیں موضوع ہیں)۔ محدثین کے نزدیک ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں اور جن محدثین نے انہیں بیان کیا ہے انہوں نے اسی غرض سے کیا ہے کہ ان کا موضوع ہونا واضح ہو جائے اور موضوع ایک امر باطل ہے۔ جس پر احکام شرعیہ کی بنیاد رکھنا قطعاً درست نہیں ہے۔

تفصیلی جواب:۔

اب آیئے تفصیلی جواب سنیئے کہ پہلی حدیث کو حافظ ابن حبان نے مطر بن میمون سے روایت کیا پھر فرمایا مطر ثقہ راویوں سے موضوع حدیثیں روایت کرتا ہے۔ علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ نے تنزیہ الشریعہ میں یوں ہی فرمایا ہے ور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں ناقد الرجال حافظ" علامہ ذھبی رحمۃ اللہ کی المیزان" سے نقل کرتے ہوئے فرمایا اس حدیث کو مطر بن میمون نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے۔ خاتم المحدثین علامہ سیوطی رحمۃ اللہ کا کلام ختم ہوا۔ اور اگر ہم اس حدیث کی صحت کو مان بھی لیں تب بھی حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ (کہ میرے بعد کے لوگوں میں وہ سب سے بہتر ہوگا جو میرے دین کو ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا) اس بات میں واضح ہیں کہ یہاں بہتری دین ادا کرنے اور وعدہ پورا کرنے سے مقید ہے لہٰذا اس سے دعویٰ بالکل ثابت نہ ہوا کیونکہ دعویٰ تو اللہ کے ہاں کثرت ثواب کی خیریت اور افضلیت کو ثابت کرتا ہے (اور وہ یہاں مفقود ہے) ہم اس کی تفصیل رسالے کے آغاز میں بیان کر چکے ہیں (چاہیں تو وہاں دیکھ لیں) اور اگر تنزل اختیار کر کے یہ کہیں کہ یہ حدیث ظاہر نہیں بلکہ محتمل ہے تو ہم کہتے کہ آپ کے استدلال کی رگ کاٹنے کے لئے ہمیں یہ احتمال بھی کافی ہے۔ فتدبر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح آپ کی دوسری حدیث ہے جس کو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے اسمٰعیل بن زیاد کی سند سے روایت کیا پھر کہا اسمٰعیل حدیثیں گھڑنے والے شخص تھا۔ اسی طرح حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ نے اسے خالد بن عبید عتکی کی سند سے روایت کیا پھر کہا یہ خالد موضوع نسخہ روایت کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ یہ حدیث بھی موضوعات میں سے ہے جیسا کہ علامہ ابن عراق رحمۃ اللہ نے تنزیہ الشریعہ میں اس کو بیان کیا ہے رہی آپ کی تیسری حدیث تو اس کے بارے حافظ سیوطی رحمۃ اللہ نے "الآلی" میں فرمایا کہ اس کو خطیب نے احمد بن نصر ذراع کی سند سے روایت کیا ہے اور احمد بن نصر بہت جھوٹا شخص ہے۔ حاکم نے اسے مسند میں تین سندوں سے روایت کیا ہے پہلی میں محمد بن شجاع ثلجی دوسری میں حفص بن عمرو کو فی اور تیسری میں محمد بن علی بن عبد الواحد جرجانی ہے امام حاکم نے فرمایا : محمد بن شجاع ثلجی بہت جھوٹا شخص ہے اور حفص تو کچھ بھی نہیں۔ رہا جرجانی تو یہ بھی انہیں میں سے ہے اور یہ اپنے زمانے میں شیعوں کا امام بھی تھا (علامہ سیوطی کا کلام ختم ہوا)۔ علامہ علی بن محمد عراق الکنانی نے تنزیہہ الشریعۃ میں فرمایا یہ حدیث باطل ہے اس کا بطلان بالکل واضح ہے انتھی۔ اب آتے ہیں چوتھی حدیث کی طرف علامہ ابن عراق نے تنزیہہ الشریعہ میں فرمایا اس کی سند میں ابو سمرہ احمد بن سالم ہے جس کے بارے حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ نے فرمایا اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔ یروی عن الثقات البطلا ت اور حافظ ذھبی رحمۃ اللہ نے "المیزان" میں فرمایا یہ حدیث احمد بن سالم کے علاوہ سے بھی مروی ہے اور یہ جھوٹ ہے۔ انتھی۔

تبصرۃ اخر فیہ قد ظھرز ھذا التحقیق ان الشیعۃ الشیعۃ و من وافقھم فی مسیئلۃ الافضلیۃ کصاحب الرسالۃ المردودۃ انما ینوا غالب امورھم اما علی مثل ھذہ الاحادیث الموضوعۃ التی لا اصل لھا عند المحدثین کما بینا لک ھھنا او علی احادیث تدل علی الفضیلۃ فقد دون الافضلیۃ کما بنتھا ک علیہ مرارا و ھذا من العجب العجائب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبصرہ ۔ ہماری اس تحقیق سے ظاہر ہوگیا کہ مسئلہ افضلیت میں ان شیعوں ،ان کے موافقوں کے اکثر دلائل کا دارومدار یا توان موضوع حدیثوں پر ہے جن کی محدثین کے نزدیک کوئی اصل ہی نہیں (جیسا کہ ہم یہاں واضح کرچکے) اور یا حران حدیثوں پر ہے جو صرف فضیلت پر دلالت کرتی ہیں افضلیت پر نہیں کرتیں جیسا کہ ہم بار بار اس پر تنبیہ کرچکے ہیں اور یہ کتنے عجیب وغریب قسم کے دلائل ہیں۔

تبصرہ اخران قیل بشکل علی جمیع ما ذکرته انت من الاحادیث فی القسمین السابقین انها علیها و مرة اما بصیغة الافضل او الخیر و نحوهما و هذه الصیغ مطلقة لازمة فلا یکون دلیل مدعی اهل السنة والجماعة اعز العموم.

اعتراض۔

اگرہمیں یہ کہا جائے کہ آپ نے اپنی دونوں قسموں میں جتنی بھی روایتیں ذکر کی ہیں وہ سب کی سب یا تو لفظ افضل سے وارد ہیں یا فقط خیر سے یا پھر دیگر اور الفاظ سے اور یہ سارے کے سارے الفاظ مطلق ہیں عام نہیں ہیں لہٰذا اہلسنت وجماعت کے دعوی عمومیت پر تو کوئی دلیل نہیں ہے۔

قلت قد قدمنا من قبل ان لیس مدعی اهل السنة والجماعة العموم حتی یرد علیهم الاشکال بذالک و حتی بزمهم القبول بأفضلیة الخلفاء الثلاثة علی علی رضی الله عنه فی قرب القرابة و فی کونه من بنی هاشم و فی اعطاء الرایة یوم فتح خیبر و فی الاستخلاف علی المدینة المشرفة فی غزوة تبوک و فی کونهم اقضی الامة الی غیر ذالک من الفضائل المخصوصة بعلی رضی الله عنه و لم یقل احد بذالک بل انما مدعاهم الافضلیة المطلقة لا العامة لکون الالفظ المذکورة مطلقة لا عامة الا انه قد قامت القوائن القالیة الحالیة علی ان المراد بالمطلق ههنا الفرد الکامل وهو اکثریة الثواب عند الله تعالی و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکملیۃ القرب و الزلفی الذی اللہ لکنھم یستمونھا ای الافضلیۃ المطلقۃ المحمولۃ علی الفرد الکامل فی عرفھم افضلیۃ کلۃ لانھا لکونھا فردا کاملا کانھا کل الفضلیۃ و یستمون ما سواد من افراد المطلقۃ فضیلۃ جزئیۃ و ھذا منشا غلط صاحب الرسالۃ المردودۃ حیث فھم من اطلاق لفظ الکلیۃ علیھا معنی العموم و انھا من کل فجہ والامر لیس کذالک فان قلت ما القرائن علی ارادۃ الفرد کلامل من ھذہ الافضلیۃ ھھنا قلت ھی امور اربعۃ۔

جواب۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم تو پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اہلسنت و جماعت کا عمومیت کا دعویٰ تو ہے ہی نہیں جو ان پر یہ اشکال وارد ہو سکے یا یہ بات لازم آسکے کہ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضور علیہ السلام کی قرابت میں قریب ترین ہونے یا بنی ہاشم میں سے ہونے یا روز خیبر انہیں علم (جھنڈا) عطا کیا جانے یا غزوہ تبوک کے ایام میں مدینہ مشرفہ پر خلیفہ بنائے جانے یا امت میں حضور علیہ السلام کا دین ادا کرنے والا ہونے یا اس طرح کے دیگر فضائل کہ حضرت علی سے مخصوص ہیں۔ ان سب کے ہونے کے باوجود خلفائے ثلاثہ کو ان پر افضل کہتے ہیں۔ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے بلکہ اہلسنت کا دعویٰ افضلیت مطلقہ ہی کا ہے عامہ کا نہیں ہے۔ کیونکہ احادیث میں مذکور الفاظ مطلقہ ہی ہیں عامہ نہیں ہیں مگر یہ کہ یہاں پر (قوائن اور افعال کی روشنی میں) قالی اور حالی قرینے موجود ہیں جو اس بات پر دلیل ہیں کہ یہاں مطلق سے مراد فرد کامل ہے اور وہ اللہ کے ہاں زیادہ ثواب اور کامل قرب والا ہوتا ہے لیکن اہلسنت اپنے عرف میں اس فرد کامل پر محمول ہونے والی افضلیت مطلقہ کو کلی افضلیت کا نام دیتے ہیں کیونکہ فرد کامل تمام فضائل کے قائم مقام ہوتا ہے اور جو اس کے علاوہ مطلق افراد ہیں انہیں فضلیت جزئیہ کہتے ہیں۔

صاحب رسالہ مردودہ کے اس اعتراض کا منشاء ہی غلط ہے کیونکہ اس نے افضلیت پر لفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلیت کے اطلاق سے عمومیت من کل الوجوہ کا معنی سمجھا یہ حالانکہ حال اس کے خلاف ہے۔ پھر اگر آپ پوچھیں کہ یہاں اس افضلیت سے فرد کامل مراد لینے پر کیا دلائل ہیں تو سنیے اس کی چار دلیلیں ہیں۔

الاول ما ذکرہ العلامۃ العارف الشیخ عبدالرحمن الجامی فی الفوائد الضائیۃ و العلامۃ التفتازانی فی مختصرہ و مطولہ و غیرھما ان المطلق ینصرف الی الفرد الکامل انتھی۔

اول۔ عالم عارف علامہ عبدالرحمن جامی نے فوائد ضیائیہ میں اور علامہ تفتازانی نے اپنی مختصر، مطول اور ان کے علاوہ دیگر کتب میں بھی یہ قاعدہ ذکر فرمایا ہے کہ مطلق اپنے فرد کامل کی طرف ہی لوٹتا ہے۔ انتہی۔

الثانی ان الصحابی و التابعین رضی اللہ عنہ و کذا من بعدھم من العلماء الراسخین کلھم قد اجمعوا علی فھم ھذا المعنی من اطلاق لفظ الافضل فی ھذہ الاحادیث الوردۃ فی الافضلیۃ المطلقۃ حیث لم یقع النزاع بین احد من العلماء الافی اکثریۃ الثواب عند اللہ و لم یقل احد بأن ابا بکر رضی اللہ عنہ مثلا افضل من علی و فی کل فرد فرد من الفضائل حتی یلزم القول بالعموم کما توھم صاحب الرسالۃ المردودۃ و لم یقل احد ایضا بأن المراد باطلاق لفظ الافضل فی الاحادیث المذکورۃ و الاجماع الافضلیۃ المطلقۃ المعبر عنھا بالفضیلۃ الجزئیۃ بمعنی ای فرد منھا من دون صرفہ الی ھذا الفرد الکامل ولھذا قام الاجماع علی جواز الوصف بالافضلیۃ الجزئیۃ لعلی رضی اللہ عنہ علی ابی بکر بل لغیر بنبی علی نبی ﷺ کالشھادۃ مثلا حصلۃ لعثمان و علی رضی اللہ عنھما دون آدم الصفی و ابراھیم الخلیل علی نبینا و علیھما الصلوۃ والسلام۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم۔ صحابہ، تابعین اور ان کے بعد علمائے راسخین تمام ہی نے افضلیت مطلقہ میں وارد ہونے والی احادیث میں لفظ افضل کے اطلاق سے یہی (ہمارے والا) معنی سمجھا ہے۔ اس حیثیت سے کہ علماء میں سے کسی کے درمیان بھی اکثریت ثواب والے معنی میں کوئی اختلاف نہیں اور اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ جناب علیؓ سے ہر ہر فضلیت میں افضل ہیں یہاں تک کہ عمومیت کا اعتراض وارد ہو سکے جیسا کہ اس مردود رسالے والا کو وہم ہوا ہے۔ اور اس کا بھی کوئی قائل نہیں کہ مذکورہ احادیث اور اجماع میں لفظ افضل کے اطلاق سے افضلیت مطلقہ بمعنی فضلیت جزئی مراد ہے یوں کہ کوئی بھی فرد فضلیت مراد لے لیا جائے۔ اور اسے فرد کامل کی طرف نہ پھیرا جائے۔ بنا بریں اس بات پر اجماع قائم ہے کہ جناب علی رضی اللہ عنہ کی جناب ابوبکرؓ پر افضلیت جزئی کی صفت بیان کرنا جائز ہے۔ بلکہ اس معنی میں تو ایک غیر نبی کو نبی پر فضلیت جزئی حاصل ہونا بھی اس اجماع میں داخل ہے مثلاً فضلیت شہادت ہے کہ حضرت عثمانؓ و علیؓ کو تو حاصل ہے لیکن جناب آدم صفی اور ابراہیم خلیل علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل نہیں۔

الثالث ان علیاً رضی اللہ عنہ بنفسہ قد فھم ھذا المعنی الذی فھمه اھل السنة والجماعة من اطلاق لفظ الافضل و نحوہ و من تلک الحادیث الناطقة بالافضلیة التی رواھا عن حضرت خیرالمرسلین ﷺ و علی الہ و صحبہ اجمعین وھو من اعرف الناس بالعربیة و من افصح العرب و اعلمھم باللغة العربیة و الفنون العلمیة و قال ﷺ فی حقہ اقضاکم علی رضی اللہ عنہ و انه فھم ھذا المعنی و قضی بہ حتی انه لو الکر الکمآ را شدیدا علی من فضله علی ابی بکر و توعد بالعقوبة الشدیدة و لو کان عرف ھو ان المراد فی مثله الفضیلة الجزئیة اعنی ما صدق علیه الفرد والمنتشر مما انکر ذالک اصلا اذلة فضائل کثیرة جزئیة تخض به ولا توجد فی غیرہ اصلا ولو فھم المراد الافضلیة العامة لانکر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی القائل بہا انکار شدیدا اذلہ فمن الفضائل الخصائص کثیرۃ فکیف یصح القول بنفی الافضلیۃ عن علی رضی اللہ عنہ و اثباتہا لابی بکر رضی اللہ عنہ علی وجہ العموم فظہر من للمراد ما ذکرنا۔

سوم۔ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لفظ افضل وغیرہ اور ان احادیث افضلیت سے جو انہوں نے خیر المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کی ہیں۔ یہی معنی سمجھا ہے جو اہلسنت و جماعت نے سمجھا ہے حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ عام لوگوں کی نسبت عربی کے عارف کبیر افصح العرب لغۃ عربیہ اور فنون علمیہ کے عالم عظیم ہیں جن کے بارے حضور علیہ السلام نے فرمایا علی تم میں فیصلہ کرنے کا زیادہ ملکہ رکھنے والے ہیں تو آپ نے یہی معنی سمجھا اور اسی کے ساتھ فیصلہ کیا یہاں تک کہ خود کو جناب ابوبکر پر افضلیت دینے والوں کا سختی سے انکار کیا اور ان کے لئے سخت سزا مقرر کی۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ اس سے فضلیت جزئی کہ کسی بھی فرد پر صادق آسکتی ہے سمجھتے ہوتے تو کبھی بھی ایسوں کا انکار کرتے کیونکہ (فضائل جزئیہ تو) آپ کے اپنے فضائل جزئیہ کثرت سے ہیں جو صرف آپ کے ساتھ خاص ہیں کسی اور میں بالکل نہیں پائے جاتے (لہذا انکار کی حاجت نہ ہوتی) اور اگر کوئی اس سے افضلیت عامہ مراد لیتا تو آپ اس کا ضرور انکار شدید کرتے کیونکہ آپ کے بھی فضائل خاصہ کثیر ہیں تو کیونکر صحیح ہے کہ یہ کہا جائے کہ حضرت علی کی افضلیت بالکل نہیں ہے اور حضرت ابوبکر کے لئے علی العموم افضلیت ثابت ہے رضی اللہ عنہ۔ یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ مراد وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

الرابع انہ اذا اطلق الافضل او نحوہ فی عرف المسلمین من لدن القرن الاول الی الان بان یقال فقد افضل من فلان فانہم لا یریدون بذالک الافضلیۃ فی المال ولا فی الحسن و الجمال ولا فی کثرۃ الصلوۃ و الصوم ولا عمال و لا فی نظائر ما من الاشیاء والامثال بل انما یریدون بذالک اکثریۃ الثواب عند اللہ تعالی و ہذا ظاہر باہر لا ینزعہ الاماکبر او معاند فہذا العرف و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاستعمال دليل قوى لصرف هذا المطلق شيئا الى الفرد الكامل كما لا يخفى على ذوى الابصار فظهر هذه التحقيق امران خزعما ان صاحب الرسالة المردودة قد نسب الى اهل السنة دعوى منحوتة من عند نفسه وحى دعوى الافضلية على وجه العموم و من كل وجه و هم براء منها منهما ان ما ذكر هو من الابرادة على نفى العموم فانما ترجع فى كلها الى تك الدعوى المنحوتة من عند نفسه ولا يضر شىء منها لمدعى اهل السنة و فائدة عظيمة فكن على ما ذكر منها تنفعك فيما بعد انشاء الله تعالى فصح بن حسن لاهل السنة والجماعة ان يقولوا نحن براء منها نسبه الينا صاحب الرسالة المردوة فنحن نجيبه بمثل ما اجاب به رسول الله ﷺ كفار قريش حيث قال هم يشتمون من من تما وانا محمد ﷺ كما رواه البخاري وغيره۔

چہارم۔ مسلمانوں کے عرف میں قرن اول سے لے کر اب تک جب بھی لفظ افضل وغیرہ بولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں سے افضل ہے تو اس سے مراد مال وحسن و جمال نماز روزے کی کثرت یا اسی کے دیگر اعمال میں افضلیت مراد نہیں ہوتی بلکہ اس سے مراد اللہ کے ہاں ثواب کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہ ظاہر باہر ہے اس کا انکار کوئی متکبر یا ہٹ دھرم ہی کر سکتا ہے۔ اور یہ عرف واستعمال اس بات پر دلیل قوی ہے کہ یہاں مطلق کو اس کے فرد کامل ہی کی طرف پھیرا جائے گا جیسا کہ نظر والوں پر مخفی نہیں۔

ہماری اس تحقیق سے دو باتیں سامنے آئیں۔

اول: یہ کہ صاحب رسالہ مردودہ نے اہلسنت و جماعت کی طرف اپنا گھڑا ہوا دعوی منسوب کیا اور وہ یہ کہ ان کا دعوی یہ ہے کہ افضلیت عام اور من کل الوجوہ ہے حالانکہ اہلسنت اس سے بری ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم: یہ کہ اس کے بعد مخالف نے عمومیت کی نفی پر جو اعتراض وارد کیا وہ اسی دعویٰ کی طرف لوٹتا ہے جو اس نے اپنا گھڑا ہوا اہلسنت کی طرف منسوب کیا ہے لہٰذا یہ اہلسنت کے صحیح دعویٰ کو بالکل مضر نہیں۔ یہ فائدہ عظیمہ ہے اس پر قائم رہو اللہ نے چاہا تو بعد میں بھی فائدہ دے گا۔ یہاں اہلسنت و جماعت کا یہ کہنا بہت خوب ہوگا کہ ہم اس بات سے بری ہیں جس کی نسبت ہماری طرف اس مردود رسالے والے نے کی ہے اور ہم اس کو ویسا ہی جواب دیتے ہیں جیسا رسول اللہ ﷺ نے کفار قریش کو دیا تھا کفار قریش حضور علیہ السلام کو مذمم (بہت مذمت والا) کہہ کر اپنے تئیں توہین کرتے تھے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ تو کسی مذمم کو گالیاں دیتے ہیں میں تو محمد (بہت تعریف والا) ﷺ ہوں۔ (اس کو بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے)

تبصرة اخرى قد ذكر صاحب الرسالة المردودة ما حاصله ان ما ذكرتم من الاحاديث والآثار الكثيرة المتواترة الدالة على الترتيب المتعارف بين اهل السنة لانسلم ولالتها على ذالك بل يجوز ان يكون والا على عكس مدعاكم و ذالك لانا لانسلم كون كلمة ثم في هذه الاحاديث مستعملة لدنو مدخولها عن المعطوف عليه لم لا يجوز ان تكون مفيدة لعلو رتبته عنه كما صرح به القاضي البيضاوي في قوله تعالى ثم كان من الذين امنوا العلو رتبة الايمان على رتبة الاطعام مع ان استعمال ثم في الرتبة مجاز وهو الملتزم في دليلكم انتهى

تبصرہ۔

پھر ہمارے مخالف صاحب رسالہ مردودہ نے یہ بھی کہا کہ آپ نے حد تواتر کو پہنچی ہوئی جو کثیر احادیث اہلسنت کے ہاں معروف ترتیب پر بطور دلیل پیش کی ہیں ہم اس مسئلے پر ان کی دلالت کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ یہ تو آپ کے خلاف دعویٰ پر بھی دلیل بن سکتی ہیں۔ بایں معنیٰ کہ ہم تسلیم نہیں کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ان احادیث میں لفظ "ثم" اپنے مدلول کے معطوف علیہ سے قریب ہونے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ایسا کیوں نہیں ہوسکتا یہ جناب علی کے جناب صدیق پر بلند مرتبہ ہونے کے معنی کو متقید ہو۔ جیسا کہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ نے اس فرمان الہیٰ "ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" کے تحت اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہاں ثم ایمان کے کھانا کھلانے پر بلند مرتبہ ہونے کے معنی میں مستعمل ہے مزید یہ کہ "ثم" کا استعمال "مقام و مرتبہ" کے بیان میں مجازی اور یہ مجاز آپ کی دلیل میں بھی پایا جارہا ہے۔ اب ان باتوں کا کیا جواب ہے؟۔

جواب۔

فما الجواب عن هذا قلت الجواب عنه على وجوه تسعة.

ہم کہتے ہیں اس کے نو جواب ہیں۔

الاول ان قوله افضل الناس او الامة ابو بكر قبل قوله ثم عمر و ما بعده كاف لنا في الاستدلال على افضلية ابي بكر على علي رضى الله عنه فظهر ان اشكاله باطل من اصله و ان دعواه غير صحيحة

۱۔ احادیث میں جناب عمر اور ان کے بعد والوں کی فضلیت پہلے جناب ابوبکر کے لئے افضل الناس یا افضل الامت کے الفاظ ہونا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان کی افضلیت کا استدلال کرنے کے لئے ہمیں کافی ہیں۔ لہٰذا ظاہر ہوگیا کہ مخالف کا اشکال باطل اور دعویٰ غیر صحیح ہے۔

الثاني ان لفظة الافضل تنافي ارادة هذه الامعنى ههنا بخلاف الاية الكريمة فانها ليس منها لفظة الافضل ولا مايماثلها فيمكن فيها ارادة هذه المعنى حتى لو قال قائل ان افضل الاعمال الاطعام ثم الايمان لم يصح يحمله على التراقي من الادنى الى الاعلى بل لم يصح هذا الكلام اصلا كما لا يخفى

۲۔ لفظ افضل یہاں پر یہ (آپ والا) معنی مراد لینے کے منافی ہے ہاں آیت کریمہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درست ہے کیونکہ وہاں افضل یا اس کی مثل کوئی اور لفظ ہے نہیں ہے لہٰذا وہاں صحیح ہے حتی کہ اگر کوئی کہے کہ سب سے افضل عمل کھانا کھلانا ہے پھر اس کے بعد ایمان لانا ہے تو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی پر اس کو محمول کرنا صحیح نہ ہوگا بلکہ سرے سے یہ کلام ہی صحیح نہ ہوگا کما لا یخفی۔

الثالث ان قوله في كثير من الروايات افضل هذه الامة بعد نبيها ﷺ ابو بكر يرد هذا التاويل اذا الظاهر من البعدية الاتصال بين النبي ﷺ و بين ابي بكر و التاويل الذي ذكره يقتضي الانفصال بينهما بواسطتين او بثلث وسائط نعرف بذالك فساد هذا المعنى واختلال هذا المعنى۔

۳۔ اکثر روایات میں افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر کہ اس امت میں بعد نبی علیہ السلام کے سب سے افضل ابو بکر ہیں۔ کا ہونا بھی اس تاویل کو رد کرتا ہے کیونکہ بظاہر اس بعدیت سے مراد نبی علیہ السلام اور جناب صدیق کے درمیان اتصال ہے جبکہ مخالف کی تاویل مذکور ان کے درمیان دو یا تین واسطوں کے انفصال کا تقاضا کرتی ہے (جو کہ صحیح نہیں) معلوم ہوا کہ یہ معنی فاسد و غلط ہے۔

الرابع انه لاخفاء في ان ثم ههنا محمول على المجاز اعني التراخي في الرتبة لعدم امكان الحقيقة اعني الراخي في الزمان الا انه قد قام الاجماع من الصحابة و التابعين و من بعدهم من ائمة الدين على ان المراد بالتراخي الرتبي ههنا احد سميه وهو الترقي من الاعلى الى الادنى فما ذكره هذا القائل من حمله على العكس اعني التراقي من الادنى الى الاعلى فهو قول مخالف للاجماع۔

۴۔ اس میں خفا نہیں کہ یہاں محمل حقیقی یعنی زمانے کی تراخی کے ممکن نہ ہونے کی وجہ سے ''ثم'' محمل مجازی یعنی رتبے کی تراخی پر محمول ہے مگر صحابہ تابعین اور ان کے مابعد ائمہ دین کا اس پر اجماع ہے کہ یہاں تراخی کی دونوں قسموں (زمانہ اور رتبہ) میں سے استنے رتبے کی تراخی اور یہ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ترقی ہے (جس میں کوئی حرج نہیں) اور جو مخالف نے اس کے برعکس یعنی ادنیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اعلیٰ کی طرف ترقی ذکر کی ہے، یہ اجماع کے مخالف ہے۔

الخامس انا لو تنزلنا وفرضنا ان ثم ههنا بيان التراقي من الادنى الى الاعلى فلا خفاء انه يصير معنى الحديث حينئذ ان ابا بكر ادون من رتبة عمر و عثمان رضى الله عنهما و انهما افضل منه و ان عمر احط مرتبة من عثمان و ان عثمان افضل منه و هذا اى القول بكل واحد من هذه الامور الاربعة قول لم يقل به احد من لدن عهد رسول الله ﷺ الى يومنا هذا فضلا من ان يقول به احد من الصحابة و التابعين بل هذا قول لم يقل به احد من اهل السنة و الجماعة ولا من اهل البدعة كالروافضة والخوارج و غيرهم .

۵۔ اگر ہم تنزل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کر لیں کہ یہاں ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہے تو پھر کوئی شک نہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جناب ابو بکر کا مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان سے بھی کم ہے اور یہ دونوں ان سے زیادہ افضل ہیں اسی طرح حضرت عمر حضرت عثمان سے مرتبے میں کم اور عثمان ان سے افضل ہیں حالانکہ عہد نبوی سے لے کر آج تک کسی سے بھی ان باتوں میں سے کسی کا قول نہیں کیا چہ جائیکہ صحابہ و تابعین ان کے قائل ہوں بلکہ اہلسنت تو اہلسنت کسی بدعتی رافضی اور خارجی وغیرہ نے بھی ان کا قول نہیں کیا۔

السادس انه قد وقع فى بعض الروايات الاحاديث المذكورة فى القسم الاول من القسمين السابقين هذا اللفظ عن على رضى الله عنه انه قال من فضلنى على ابى بكر و عمر رضى الله عنهما جلدته جلد المفترى و فى رواية عاقبته مثل حد الزانى فهذا برد هذا التاويل و يقلعه من الاصل و كذا كل ما كان من الاحاديث يشابهه فى معناه كما قدمنا فانه يرد هذا التاويل بلا ريب .

۶۔ کتاب کی قسم اول میں بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان کہ جس نے مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخین پر فضیلت دی میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا دوسری روایت میں ہے اسے زانی کی سی سزا دوں گا یہ بھی اس تاویل کی تردید کرنا اور اس کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ یونہی اس کی ہم معنی دیگر تمام احادیث بھی اس معنی کا واضح رد کرتی ہیں۔

السابع انه يرده قول عمار المتقدم ذكره في القسم الثاني من القسمين السابقين من فضل علي ابي بكر و عمر رضي الله عنهما احد من اصحاب رسول الله ﷺ فقد ازورى على المهاجرين والانصار و اثني عشر الفا من اصحاب رسول الله ﷺ.

ے اس کی تردید حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے بھی ہو جاتی ہے جو کتاب کی قسم ثانی میں مذکور ہے فرمایا جس نے شیخین پر کسی صحابی کو فضیلت دی تو اس نے مہاجرین وانصار اور بارہ ہزار اصحاب رسول اللہ ﷺ پر بغاوت کی۔

الثامن انه قد تقدم في القسم الاول من القسمين السابقين الحديث الذي اخرجه خيثمة بن سليمان و ابن الفطريف ثم اورد مالمحب الطبرى و فى رياض النضرة عن ابن عمر هذا اللفظ انه قال كنا نقول فى زمن رسول الله ﷺ خير الناس رسول الله ﷺ ثم ابو بكر ثم عمر و تقدم في القسم الاول من القسمين السابقين ايضا الحديث الذي اخرجه ابن السمان في الموافقة ثم اورده صاحب الرياض النضرة عن علي هذا اللفظ و اعلموا ان خير الناس بينهم محمد ﷺ ثم ابو بكر الصديق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ثم انا فهذان الحديثان فيهما ابلغ ردو اعظم دفع على قائل هذا القول اذ قوله هذا يقتضي ان يكون النبي ﷺ ادنى رتبة من الخلفاء الاربعة وهذا باطل قطعا تقشعر منه الجلود المستلزم للباطل باطل.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸۔ کتاب کی قسم اول میں دو محدثین حضرت خیثمہ بن سلیمان اور ابن فطریف کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی روایت گزر چکی جیسے محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے لوگوں میں سے سب سے بہتر حضور علیہ السلام کی ذات ہے پھر حضرت ابو بکر پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہم اسی طرح قسم اول ہی میں وہ روایت بھی گزر چکی ہے جسے ابن السمان نے "الموافقۃ" میں روایت کیا اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں بیان کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! یاد رکھو کہ لوگوں میں سب سے بہترین ان کے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ان کے بعد حضرت عمر فاروق ان کے بعد حضرت عثمان اور پھر میرا مرتبہ ہے۔ اب یہ دونوں حدیثیں مذکورہ قول کے قائل کا رد بلیغ کر رہی ہیں کیونکہ اس شخص کا یہ قول تو تقاضا کر رہا ہے کہ حضور علیہ السلام کا مرتبہ بھی خلفائے اربعہ سے کم ہو اور یہ باطل قطعی ہے جس کو بولنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو باطل کو مستلزم ہو وہ خود بھی باطل ہوتا ہے۔

التاسع انه یرد هذا القول ایضا حدیث علی رضی الله عنه المتقدم فی القسم الاول من القسمین السابقین فاسبق رسول الله ﷺ و علی ابو بکر رضی الله عنه و ثلث عمر الحدیث اذ لو صح ما قاله صاحب الرسالة المردودة لم یصح کون ابی بکر مصلیا ولا کون عمر مثلثا بل یصیر علی رضی الله عنه مصلیا و عثمان مثلثا وهو خلاف لفظ حدیث علی رضی الله عنه المذکور

۹۔ اس قول کی تردید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو کتاب کی قسم اول میں گزری فرمایا پہلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے پھر دوسرے نمبر پر حضرت صدیق اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم۔ کیونکہ اگر صاحب رسالہ مردودہ کا قول مذکور صحیح ہوتا پھر حضرت صدیق کا دوسرے نمبر والا اور جناب فاروق کا تیسرے نمبر والا ہونا صحیح نہ رہے گا بلکہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جائے گا کہ حضرت علیؓ دوسرے نمبر پر اور تیسرے نمبر پر حضرت عثمانؓ ہوں اور یہ حدیث مذکور کے الفاظ کے خلاف ہے (لہذا صحیح نہیں)۔

تنبیه ان من العجب العجائب افتخار صاحب الرسالة المردودة بمثل هذه الاقويل الباطلة التي لا يتفره بها عاقل فضل و عن فاضل فقوله هذا كانه مشابه بقول اليهود الذي كانوا يحرفون الكلم عن مواضعه نعوذ بالله من هذا الزيغ و الضلال و نسأل الله تعالى الهداية و خير المآل و الا ستشهاد باية القران العظيم و انكان صحيحا في حد ذاته بالنظر الى موضع اخر لكنه لا يصح بالنضر لي هذه المواضع قطعا وحتما لوجود هذا المقدار من المواضع فيه بخلاف الاية الكريمة فانها ليس فيها شيء من الموانع التي ذكرناها هنا فصح التاويل فيها بما اوله به البيضاوي كما لا يخفى

تنبیہ:

انتہائی تعجب کی بات یہ ہے کہ ہمارے مخالف صاحب رسالہ مردودہ کو ان باطل اقوال پر فخر ہے جنہیں ایک عالم فاضل شخص تو کجا ایک عامی عقلمند بھی کہنے کے لئے تیار نہیں اس کا مذکورہ قول تو گویا اقوال یہود کی مثل ہے جو کلمات کو ان کی جگہوں سے پھیر دیا کرتے تھے۔ اور قرآن عظیم کی آیت سے دلیل پکڑنا تو یہ اگرچہ فی نفسہ دیگر معاملات کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن ہمارے اس مقام مختلف فیہ میں اس کا یہ عمل قطعا وحتما صحیح نہیں ہے کیونکہ یہاں پر موانع کی ایک تعداد پائی جارہی ہے۔ بخلاف آیت کریمہ کے کہ اس میں ہمارے ذکر کردہ موانع میں سے کوئی مانع بھی موجود نہیں لہذا اس کی جو قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ نے تاویل کی ہے وہ صحیح ہے۔ یہ مخفی نہیں۔

تبصرة اخرى ان قيل قد ذكر صاحب الرسالة المردودة ايضا ما حاصله انه يشكل على جميع ما ذكرته من الاحاديث في القسمين السابقين الاثر الذي

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اورده صاحب الرياض النضرة من عبد الله بن عمر المتوجه على جميع الادلة لتمسك بها على افضلية الثلاثة على على رضى الله عنه حيث روى عنه انه لما سئل بعد روايته الاحاديث التى فيها فضل الثلاثة بل فى بعض طرقها قوله ثم لا تفاضل بين اصحاب رسول الله ﷺ قيل و على قال وعلى رضى الله عنه من اهل البيت لا يقاسبهم على رضى الله عنه مع رسول الله ﷺ فى درجته ان الله عزوجل يقول والذين امنوا و اتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم فاطمة رضى الله عنها مع رسول الله ﷺ فى درجته و على رضى الله عنه مع فاطمة رضى الله عنها اخرجه على بن نعيم البصيرى انتهى ما فى الرياض و هذا صريح من ابن عمران عليا فى الفضائل لا يقاس بغير الصحابة فانه مع رسول الله ﷺ فى درجته و ثوابه ولنا احاديث الفضل انما هو فى افضلية بعضهم على بعض هذا حاصل ما ذكره صاحب الرسالة المردودة.

تبصرہ اعتراض

اگر کہا جائے ہمارے مخالف مذکور کا ایک اعتراض ہم پر اور پر بھی ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خلفاء ثلثہ کی افضلیت کے ثبوت میں بطور دلائل آپ نے دونوں قسموں میں جتنی بھی احادیث ذکر کی ہیں ان سب پر اس اثر عبد اللہ بن عمرؓ سے اشکال وارد ہوتا ہے۔ جسے صاحب ریاض النضرۃ نے بیان کیا ہے روایت یہ ہے کہ جب حضرت ابن عمرؓ نے خلفائے ثلثہ کی افضلیت والی احادیث روایت کیں تو ان سے پوچھا گیا اور بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا خلفائے ثلثہ کے بعد دیگر اصحاب رسول کے حوالے سے افضلیت بیان نہ کی جائے اس پر کہا گیا کیا حضرت علی کی فضیلت بھی نہ بیان کی جائے تو آپ نے فرمایا علی تو اہلبیت میں سے ہیں علی کو دیگر صحابہ پر قیاس نہ کیا جائے۔ علی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضور کے درجے میں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ"

ترجمہ : اور وہ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیں گے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ رہیں آپ کے درجے میں ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں۔ انتہی۔ یہاں حضرت ابن عمر نے صراحت کر دی ہے کہ فضائل میں جناب علی کو دیگر تمام صحابہ پر قیاس نہ کیا جائے کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ہیں حضور علیہ السلام کے درجے اور ثواب میں ہیں اور رہی تمہاری احادیث افضلیت تو وہ تو بعض صحابہ کی بعض صحابہ پر افضلیت کے حوالے سے ہیں۔ یہ اس کے اعتراض کا خلاصہ ہے۔

قلت الجواب عنه من وجوه ثلاثة و عشرين

الاول ان صاحب الرياض النضرة لم يرد ذالك بسند معلوم لا بصحيحه ولا حسن ولا ضعيف بل انما اورده بدون سنده و لم يوجد له في كتب الحديث المشهورة سند صحيح ولا حسن ولا ضعيف حقيقي اصلا اى ما علم ان رواية ضعيف فهو تعليق والتعليق في الحديث اوالاثر لا يكون حجة في اثبات الاحكام بل اذافاتت الواسطة من السند ولو واحدة يحكم المحدثون عليه بالضعف و عن هذا حكموا بأن الحديث المعلق والمرسل و المنقطع و المفصل كلها من قبيل الضعيف فلا معتبربها في الاحكام اجماعا خلافا لحنفية في المرسل فقط وما نحن فيه من قبيل المعلق فلا معتبر به اجماعا لا سيما فيها حن فيه اذلم يذكر صاحب الرياض النضرة شيئا من الوسائط اصلا مع كونه بحسب التاريخ في سن يمكن ان يكون بينه و بين ابن عمر نحواثنتي عشرة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطة او اقل او اكثر فكيف يصح الاحتجاج به نعم لو كان التعليق في كتاب التزم مصنفه الاقتصار على ايراد التعليق الصحيحة لكان ذالك حجة و لكن لا يوجد هذا الالتزام في كتاب من كتب الحديث المعلومة لنا الا في موطا مالك و الصحيحين فقط مع ان صحة التعليق المذكور في الصحيحين ايضا مقيدا بان يكون ذالك التعليق مذكورا فيها بصيغة الجزم لا بصيغة التمريض كما لا يخفى ان قيل لعل ما اورده صاحب الرياض النضرة من اثر ابن عمر يكون صحيحا في حد ذاته و ان لم تفضلي سند صحيح قلب الاحتمال لا ينفع في الاستدلال الا ترى ان الوفا من الاحاديث صحيحا المحدثون بناء على اسانيدها الصحاح و الوفا منها ضعفوها بل حكموا بوضع جملة منها بناء على اسانيدها اللائقة بذالك وقد قرروا ان الحديث بلا سند كبناء بلا ما من فلا يحكم عليها بصحة ولا نحن بل حكمه حكم الضعيف ما لم يوجد له سند يحتج به و يعتمد عليه اذ ما جعل سنده فهو ضعيف ضعيفا حكما و قد قال مسلم في مقدمة صحيحة الاسناد من الدين ولو لا الاسناد لقال من شاء بما شاء

جواب۔

میں کہتا ہوں اس کے 23 جوابات ہیں۔

1۔ صاحب ریاض النضرۃ نے اسے کسی سند معلوم سے بیان نہیں کیا نہ صحیح سے نہ حسن سے اور نہ ہی ضعیف سے بلکہ بغیر سند کے ہی ذکر کیا ہے اور حدیث کی مشہور کتابوں میں بھی اس کی کوئی سند صحیح یا حسن یا ضعیف حقیقی کہ جس کے راوی کا ضعیف ہونا معلوم ہو بالکل نہیں پائی جاتی ہے لہٰذا یہ تعلیق ہوئی اور حدیث یا اثر میں تعلیق احکام کو ثابت کرنے کے لئے حجت نہیں بن سکتی بلکہ محدثین تو سند کا ایک واسطہ چھوڑنے پر بھی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محدثین نے حدیث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معلق و منقطع و مرسل اور معضل سب کو ضعیف حدیث کے زمرے میں داخل کیا ہے فلہذا سواء ایک مرسل کے کہ حنفیہ کے نزدیک دلیل بن سکتی ہے۔ بقیہ قسمیں بالا جماع احکام میں معتبر نہیں ہیں اور جس حدیث کے بارے ہمارا کلام چل رہا ہے وہ معلق کے قبیل سے اور معلق بالاجماع معتبر نہیں بالخصوص ہماری مختلف فیہ حدیث کیونکہ صاحب ریاض النضرۃ نے اس میں سرے سے کوئی واسطہ ذکر کیا ہی نہیں۔ حالانکہ اگر عمر کی تاریخ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ہو سکتا ہے کہ صاحب ریاض اور حضرت ابن عمرؓ کے درمیان کم و بیش بارہ واسطے بنتے ہوں پھر اسے دلیل بنانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر یہ تعلیق کسی ایسی کتاب میں ہوتی جس کے مصنف نے خود پر صرف صحیح تعلیق کے بیان کرنے کو لازم کیا ہوتا تو یہ حجت بن سکتی تھی لیکن ہماری معلومات کے مطابق سوا صحیحین موطا امام مالک کے جملہ کتب حدیث جو ہمیں معلوم ہیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی التزام نہیں پایا جاتا اور صحیحین میں بھی جو تعلیقات مذکور ہیں ان میں بھی یہ شرط ہے کہ صیغہ معروف سے مذکور ہوں مجہول سے نہ ہوں۔ جیسا کہ مخفی نہیں اگر یہ کہا جائے کہ ہو سکتا ہے اثر مذکور فی نفسہ صحیح ہو اگرچہ ہم اس کی سند صحیح پر مطلع نہیں ہو پائے تو میں کہتا ہوں یہ احتمال استدلال کو نافع نہیں کیا ایسا نہیں کہ ہزاروں حدیثوں کو محدثین نے ان کی اسانید صحیحہ کی بناء پر صحیح کہا ہے اسی طرح ہزاروں حدیثیں ضعیف بھی قرار دی ہیں بلکہ محدثین نے تو احادیث کی ایک تعداد پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے وجہ یہی ہے کہ ان کی سند میں ہی ایسی تہمتیں معلوم ہوا کہ اصل بات سند کی ہے۔ اور محدثین کے ہاں یہ بات بھی مقرر ہے کہ حدیث بغیر سند کے ایسے ہی ہے جیسے عمارت بغیر بنیاد کے لہذا جب تک اس اثر کے کوئی مقابل استدلال اور قابل اعتماد سند مل نہ جائے اسے صحیح یا حسن نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس پر حدیث ضعیف ہونے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ جو بھی اس کی سند بنائی جائے گی وہ بھی حکماً ضعیف ہی ہوگی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح مقدمہ میں فرمایا اسناد دین سے ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کے جی میں جو آتا وہ کہتا۔

الثانی انه لو قیل هب ان صاحب الریاض لم یذکر لهذا الاثر سند الکنه نسب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اخراجه الی علی بن نعیم البصیری فلعل ابن نعیم اورد له سند قلت الجواب عنه انک کیف علمت انه اورد له سندا والاحتمال لا ینفع فی الاستدلال کما فصلناه انفا.

۲۔ اگر کہا جائے کہ صاحب ریاض نے اس کی سند تو بیان نہیں کی لیکن اس کی روایت کرنے کو علی بن نعیم بصری کی طرف منسوب کیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کی کوئی سند بیان کی ہو تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں آپ کو کیسے پتہ چلا کہ علی بن نعیم نے اس کی کوئی سند بیان کی ہے (یہ تو صرف احتمال ہے اور حالانکہ) صرف (ایک) احتمال استدلال کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا جیسا کہ ہم ابھی ابھی اس پر تفصیلا کلام کر آئے۔

الثالث انا لو تنزلنا وفرضنا ان ابن نعیم البصری اوردله فی کتابه سندا فکتابه لیس من مشاهیر کتب الحدیث بل هو مثل کتب التواریخ یسمی مصنفها عند المحدثین بحاطب اللیل والنقل التاریخی لا یکون محتجابه ولا معتمدا علیه.

۳۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ ابن نعیم بصری نے اپنی کتاب میں اس کی سند ذکر کی ہے تو بھی ان کی کتاب کوئی مشہور کتب حدیث میں سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ کتب تاریخ کی مثل ہے اور کتب تاریخ کے مصنفین کو محدثین کے ہاں حاطب اللیل کہا جاتا ہے اور نقل تاریخی قابل حجت ولائق نہیں۔

الرابع انالو سلمنا وجود سند له فی کتاب ابن نعیم البصری و فرضنا ان کتابه من مشاهیر کتب الحدیث فننقل الکلام الی سند اثر ابن عمر المذکور هل هو صحیح او حسن او ضعیف فان ثبت ضعفه بدون وجه الانقطاع فلکلام فیه مثل الکلام الذی مضی فی الضعف بالانقطاع لان الحدیث الضعیف لا یحتج به فی الاحکام سواء کان ضعفه من جهة الانقطاع او

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیرہ کما ھو المقدر فی علوم الحدیث۔

۴۔ پھر اس کتاب کو کتب مشہورہ میں سے مان کر اثر مذکور کی سند پر صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کے حوالے سے کلام کیا جائے پھر اس کا ضعف بغیر انقطاع کے ثابت ہو جائے تب بھی اس میں ویسا ہی کلام ہے جیسا انقطاع والی حدیث ضعیف کے حوالے سے گزرا ہے کیونکہ حدیث ضعیف احکام میں حجت نہیں بن سکتی خواہ ضعف بوجہ انقطاع ہو یا کسی اور سبب سے ہو۔ جیسا کہ علوم حدیث میں یہ بات طے شدہ ہے۔

الخامس انه لو ثبت کون ذالک السند غیر ضعیف فلیبین هل هو حسن او صحیح فان کان حسنا فلا معارضة بینه و بین الاحادیث الصحیحة الکثیرة المرویة فی الصحاح الستة و غیرها بل البالغة بکثرتها حد التواترة التی قدمنا ذکرها مفصلة فی القسمین السابقین من هذه الرسالة اذ لا معارضة بین الحسن والصحیح کما لا معارضة بین الراجح والارجح لا بیما اذا بلغت الاحادیث الصحاح حد التواتر

۵۔ اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں تو پھر بیان کیا جائے کہ حسن ہے یا صحیح ہے اگر تو حسن ہے تو پھر اس کے درمیان اور ان کثیر صحاح ستہ وغیرہا کی ان احادیث کثیرہ متواترہ صحیحہ جنہیں ہم رسالے کی دونوں قسموں میں بیان کر آئے ہیں ان کے درمیان کوئی معارضہ نہیں کیونکہ حدیث حسن اور صحیح کے درمیان معارضہ نہیں ہوتا جیسا کہ صرف راجح اور زیادہ راجح کے درمیان کوئی معارضہ نہیں ہوتا خصوصاً یہ احادیث کہ حد تواتر کو پا چکی ہیں۔

السادس انه لو ثبت صحة الاثر المذکور فلیبین انه هل هو علی شرط البخاری اور مسلم او لیس علی شرطهما فان لم یکن علی شرطهما فلا معارضة بینه و بین ما هو علی شرطهما او شرط احدهما فی الصحة علی ما صحه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوابہ۔

۶۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اثر مذکور صحیح ہے تو بیان کیا جائے کہ آیا وہ بخاری و مسلم کی شرط پر ہے یا نہیں بصورت ثانی اس کے درمیان اور ان احادیث کے درمیان جو صحت میں بخاری و مسلم یا کسی ایک کی شرط پر ہیں ان کے درمیان کوئی معارضہ نہیں۔

السابع انه لو فرض انه ثبت صحته علی شرطهما او علی شرط احدهما فلا تعارض بينه و بين ما فی الصحيحين منهما بل نصحاح السنة و بين ما من كتب الحديث الكثيرة كما هو مقرر عند اهل الحديث.

۷۔ چلو فرض کیا کہ یہ بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہے جب بھی اس میں اور ان احادیث میں کہ عین بخاری و مسلم میں موجود ہیں بلکہ صحاح ستہ اور ان کے علاوہ کثیر کتب حدیث میں موجود ہیں کوئی تعارض نہیں ہے جیسا کہ محدثین کے نزدیک یہ امر مسلم ہے۔

الثامن انه لو سلم علی تقدير الفرض وجود الاثر المذكور فی الصحيحين او احدهما فذالك لا يعارض المروی فی الصحاه الستة لكونه اقوی منه كما صرحوا به فی كتب علوم الحديث

۸۔ بالفرض یہ بھی مان لیا کہ اثر مذکور صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں موجود ہے تب بھی یہ ان کے معارض نہیں جو صحاح ستہ میں مروی ہیں کیونکہ علوم کتب حدیث کی تصریحات کے مطابق کثیر حدیثیں وہ اس سے قوی ہیں۔

التاسع انا لو تنزلنا و قرمنا ان ما اخرجه ابن نعيم البصری موجود فی الصحاح الستة فمداره علی ابن عمرو حده فلا شك انه من اخبار الاحاد و لم يبلغ حد الشهرة المذكور فی كتب علوم الحديث فلا تعارض بينه و بين

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاحادیث الکثیرۃ المرویۃ من جم غفیر من الصحابۃ والتابعین و غیرھم رضی اللہ تعالٰی عنھم البالغۃ حد التواتر قطعا۔

۹۔ ہم نے فرض کیا کہ ابن نعیم کا روایت کردہ اثر مذکورہ صحاح ستہ میں موجود ہے پھر بھی اس کا مدار تو صرف اکیلے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر ہی ہے تو اس میں کوئی شک نہ رہا کہ یہ خبر واحدی ہے اور کتب علوم حدیث میں مذکور حدیث مشہور کی تعریف کو نہیں پہنچی ۔لہٰذا اس کے درمیان اور صحابہ و تابعین کے جم غفیر سے مروی روایات متواترہ کثیرہ کے مابین کوئی معارضہ نہ ہوا۔

العاشر انہ لو سلم علی تقدیر الفرض ان ھذا الاثر لہ اسانید کثیرۃ بسببھا ارتقی من مرتبۃ خبر الاحاد و وصل الی حد الشھرۃ فالمشھور ایضا لا یعارض المتواتر کما علم فی علمی اصول الفقہ والحدیث۔

۱۰۔ برسبیل تسلیم ہم نے فرض کیا کہ اس اثر مذکور کی بھی کثیر سندیں ہیں جن کے سبب یہ خبر واحد کے درجے نکل کر حدیث مشہور کے مرتبے کو پا چکا ہے پھر بھی مشہور متواتر کے معارض تو نہیں بن سکتی ۔جیسا کہ علم اصول فقہ اور علم اصول حدیث میں یہ بات معلوم و مشہور ہے۔

الحادی عشر انہ لو سلم علی تقدیر الفرض ان لھذا الاثر اسانید کثیرۃ واصلۃ الی حد التواتر فالحدیث المتواتر لا یقاوم الاجماع و ان کان کلاھما قطعتین لان التواتر یحتمل النسخ و الاجماع لا یحتملہ کما ذالک فی فصول البدائع للشمس القناری التحریر لابن الھمام لا یسما فی مسئلۃ الافضلیۃ التی نحن فیھا فقد اجتمع فیھا الحدیث التواتر والاجماع معا علی تفضیل ابی بکر و عمر علی علی و سائر الصحابۃ رضی اللہ عنھم۔

۱۱۔ فرض کیا کہ اثر مذکور کی اسانید کثیرہ متواترہ ہیں تب بھی حدیث متواتر اجماع کا مقابلہ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں کر سکتی اگر چہ دونوں قطعی ہیں کیونکہ تواتر نسخ کا احتمال رکھتا ہے اور اجماع اس کا محتمل نہیں ہے جیسا کہ علامہ شمس فناری ؒ کی فصول البدائع اور علامہ ابن ہمام کی التحریر میں موجود ہے بالخصوص مسئلہ افضلیت کہ جس میں ہمارا کلام ہے اس میں تو جناب صدیق کے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنھم اور تمام صحابہ سے افضل ہونے پر حدیث متواتر بھی موجود ہیں اور اجماع بھی قائم ہے۔

الثانی عشر انه لو فرض انه ثبت تساوی الطرفین سندا و صحة وقوة و تواترا فلا شك ان هذا الاثر المروی عن ابن عمر رضی الله عنه اثر صحابی والموجود فی جانب تفضیل الشیخین بل الثلاثة علی علی رضی الله عنه احادیث مرفوعة مرویة عن النبی ﷺ ولا خفاء ان الحجة قول النبی ﷺ لما صرح به ابن الهمام فی فتح القدیر فی باب صلوة الجمعة ان قول الصحابی انما یکون حجة عندنا اذا لم ینفه بشیء اخر من السنة انتهی و انما قید بقوله عندنا لان قول الصحابی لیس بحجة عند الشافعی اصلا لجواز ان یکون قاله اجتهادا منه بدون سماع من النبی ﷺ و الظاهر انه لا فرق فی ذالک بین القول و الفعل و التقدیر۔

۱۲۔ اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ دونوں طرفین کی روایات اثر مذکور اور احادیث مذکورہ سند وصحت وقوت اور تواتر جیسے اوصاف میں برابر ہیں تب بھی کوئی فائدہ نہیں اس لئے کہ یہ اثر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ روایت محض اثر صحابی ہے جبکہ اس مقابل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر شیخین بلکہ خلفائے ثلثہ کی افضلیت پر مرفوع احادیث ہیں جو مشکوۃ نبوت سے مروی ہیں اور اس میں کوئی خفاء نہیں کہ اس صورت میں دلیل راجح قول نبی ہے ﷺ جیسا کہ علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ نے فتح القدیر باب صلوۃ الجمعہ میں صراحت کی ہے کہ ہمارے نزدیک قول صحابی اس وقت حجت ہے جب وہ سنت کے مقابل نہ ہو۔ انتھی علامہ مذکورہ نے ہمارے نزدیک کی قید لگائی ہے کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک قول صحابی یا حدیث مرسل اصلا ہی حجت نہیں ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے یہ قول صحابی رضی اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنہ کے اپنے اجتہاد سے ہو اور حضور علیہ السلام سے اس کی سماعت نہ کی ہو۔

مصنف فرماتے ہیں!

اور حدیث مرسل کے حجت ہونے میں فعلی اور تقریری کا معاملہ ایک ہی طرح کا ہے کہ ان تینوں میں وہ جس کے بھی مقابل آئے گی اس کا اعتبار نہ کریں گے۔

الثالث عشر ان هذا الاثر لو فرض صحته و ثبورة و فررض ان المراد بالالحاق في الآية الالحاق في الافضلية كما نومه صاحب الرسالة المردودة لا فاد هذا الاثر افضلية كل من كان من ذريته ﷺ ولو كان فاسقا شربتا مدمنا للخمر مرتكبا للزفا و سائر اسباب الفسوق كلها على الخلفاء الثلاثة اعنى الصديق والفاروق و ذوالنورين رضي الله تعالى عنهم و ذالك قول باطل مخالف للاجماع وصرائح النقل و بداهة العقلم۔

۱۳۔ اگر یہ مفروض ہو کہ اثر مذکور صحیح طور پر ثابت ہے اور اس کو آیت مذکورہ "والذين امنوا تبعتهم ۔الخ" کے ساتھ ملانا معنی افضلیت کی بنا پر ہے جیسا کہ مخالف کو یہی وہم ہوا ہے تو پھر اس اثر کی روشنی میں معنی یہ ہوگا کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کی ذریت میں سے ہے خواہ فاسق دائمی شرابی زنا کا مرتکب اور تمام گناہوں کا ہی رسیا کیوں نہ ہو وہ خلفائے ثلثہ سے بھی افضل ہے رضی اللہ عنھم ۔حالانکہ یہ قول باطل اجماع ،صریح نصوص اور بداہت عقل کے خلاف ہے۔

الرابع عشر انه لو صح هذا الاثر و كان المراد بالالحاق في الآية ما نوهمه هو لافادة هذا الاثر فضلية كل من كان من ذريعه ﷺ ما لى الآن و لو كان فاسقا شريتا مدهنا للخمر مرتكبا للثرنا و سائر اسباب الفسق كلها على على رضى الله عنه از قلنا بان الملحق بالملحق لا يساوى درجة الملحق بلا واسمة بل يكون ادنى سنة و ذالك لان ذريته ﷺ حلها لا كانت ملحقة به كما ان فاطمة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملحقة به لظاهر قوله تعالى الحقنا بهم ذريتهم يكون عليا رضى الله عنه ملحقا بالذرية فيكون ادنى منهم كلهم اولا فاد ساواة كل ذريعة ﷺ مطلقا بعلى رضى الله عنه الا قلنا ان الملحق بالملحق يساوى الملحق بلا واسطة و كل واحد من هذين الامرين اى القول بافضلية كل ذريته ﷺ و لو فاسقا على على رضى الله عنه و القول بمساواتهم اياه باطل قطعا و كيف يصح ذالك و قد اخبر النبى ﷺ بافضلية على رضى الله عنه على الحسنين رضى الله عنهما سيدا شباب اهل الجنة فى الجنة و ابوهما خير منهما اخرجه ابن ماجه فى سنته والحاكم فى مستدرك و ابن عساكر كلهم عن ابن عمر رضى الله عنه و غيرهم غيره من الصحابة كما سيأتى ذكر هذا الحديث مفصلا فى خاتمة الرسالة

۱۴۔ اسی طرح مذکورہ تقریر کے مطابق حضور علیہ السلام کی ذریت کا وہ شخص گنہگار حضرت علی رضی اللہ سے بھی افضل ہوگا۔ پھر اگر ہم کہیں کہ ملحق (جس کو ملایا گیا ہے) بلاواسطہ ملحق (جس کے ساتھ ملایا گیا ہے) کے درجہ کے مساوی نہیں ہوتا بلکہ اس سے ادنیٰ ہوتا ہے (تو مطلب یہ ہوگا جناب علی بھی ادنیٰ ہوں) کیونکہ تمام ذریت مصطفیٰ تو ملحق بہ ہونگے۔ جیسا کہ سیدہ فاطمہ ملحق بہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان الحقنا بھم ذریتھم سے ظاہر ہے تو حضرت علی ذریت کے ساتھ ملحق ہوں گے لہٰذا ان سب سے ادنیٰ ہونگے۔ اور اگر ہم کہیں کہ ملحق بغیر واسطہ کے ملحق بہ کے مساوی ہوتا ہے تو معنی یہ ہوگا کہ تمام ذریت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ افضلیت میں مساوی ہیں اور پھر دو قول کہ افضلیت یا مساوات کے ہیں قطعاً باطل ہیں اور یہ کیسے صحیح ہو سکتے ہیں حالانکہ خود رسول اللہ ﷺ نے جناب علی کو حضرات حسنین کریمین کہ تمام مردان ذریت مصطفیٰ ﷺ سے افضل ہیں بتایا ہے۔ جیسا کہ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حاکم نے مستدرک میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن وحسین جنت میں جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے والد حضرت علی ان دونوں سے بہتر ہیں رضی اللہ عنہ خاتمہ رسالہ میں مزید اس حدیث کا تفصیلی بیان آتا ہے۔

الخامس عشر انه لو صح هذا الاثر و كان المراد بالالحاق فى الآية ما توهمه هو لكان ذرية موسى و عيسى و سائر الانبياء عليهم الصلوة والسلام ممن ليس بنبي افضل من الخلفاء الاربعة وهو خلاف الاجماع و صرائح الاحاديث.

۱۵۔ جواب نمبر ۱۳ ای تقریر کے مطابق حضرت سیدنا موسیٰ و حضرت سید عیسیٰ اور انبیائے کرام علیہم السلام کی غیر نبی ذریت خلفائے اربعہ سے افضل ہوگی حالانکہ یہ اجماع اور صریح احادیث کے خلاف ہے۔

السادس عشر انه لو صح هذا لاثر و كان المراد بالالحاق فى الآية ما توهمه هو لكان كل المؤمنين ملحقين بآدم عليه السلام فى الفضل و كانوا مستوين بالخلفاء الاربعة فى الدرجة تكون كلهم من ذرية آدم عليه السلام المتبعين بايمان و هذا قول لم يقل به احد.

۱۶۔ اسی تقریر پر تمام مومن فضیلت میں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ملنے والے ہو جائیں گے اور رتبہ کے لحاظ سے خلفائے اربعہ کے مساوی قرار پائیں گے کیونکہ یہ سب ذریت جناب آدم ہیں اور ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور اس قول کا کوئی بھی قائل نہیں۔

السابع عشر ان هذا الاثر ان كان المراد به ما توهمه صاحب الرسالة المردودة من ان عليا رضى الله عنه افضل من الخلفاء الثلاثة فيرده صريح قول النبى ﷺ فى بعض الروايات افضل الناس ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم على رضى الله تعالى عنهم ويروه ايضا صريح قول على رضى الله عنه نفسه افضل هذا الامة ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم انك سبق كل ذالك مفصلا عند مرو احاديث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الافضلية

۱۷۔ اگر اس اثر سے وہی مراد ہو جو مخالف نے لی ہے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفائے ثلثہ پر افضل ہیں تو اس کی تردید حضور علیہ السلام کے بعض روایت میں وارد اس فرمان سے ہو جاتی ہے کہ لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ ہیں پھر حضرت عثمانؓ پھر جناب علی رضی اللہ عنہ۔ اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی اس کا رد کرتا ہے فرمایا اس امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان اور پھر میں رضی اللہ عنھم۔ ان سب کا تفصیلی ذکر احادیث افضلیت کے بیان میں گزر چکا۔

الثامن عشر ان هذا الاثر لو كان المراد به ما توهمه فيرده ايضا صرائح اقوال علي رضي الله عنه المتقدم ذكرها من فضلني على ابي بكر و عمر رضي الله عنهما جلدته جلد المفتري ولعاقبته حد الزاني و امثال ذالك.

۱۸۔ اس کا رد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ صریح فرامین بھی کرتے ہیں فرمایا جس نے مجھے شیخین پر فضیلت دی میں اسے مفتری کی سزا دوں گا اور زانی کی حد لگاؤں گا۔ اور اس کی مثل دیگر اقوال بھی کہ بہت پہلے گزر چکے ہیں۔

التاسع عشر انه لو فرض صحة هذا الاثر فالظاهر ان المراد منه كون علي رضي الله عنه رسول الله ﷺ في درجته في الجنة من حيث رفع الحجاب لا من حيث المقام معه اورده العلامة ابن حجر المكي في صواعقه الحديث المرفوع من احبني و احب هذين يعني حسنا و حسينا و اباهما و امهما كان معي في درجتي يوم القيامة اخرجه احمد في مسنده ثم قال ابن حجر ليس المراد بالمعية المعية من حيث المقام بل من جهة رفع الحجاب فهو نظير قوله تعالى فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحسن اولئک رفیقا انتھی لکن لا یخفی ان علی ارادۃ ھذا المعنی یکون رفع الحجاب فی حق علی رضی اللہ عنہ اتم واکمل من رفع فی حق عبیھم فتدبر۔

19۔ بالفرض اس اثر کی صحت کو تسلیم کرلیا جائے تب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنت میں حضور علیہ السلام کے درجے میں ہونے کا معنی ظاہر ہے کہ پردے اٹھادیئے جائیں گے اور یہ کہ ان کے رہنے کا مقام حضور ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ نے صواعق میں مسند احمد کے حوالے سے حدیث مرفوع نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ سے ان حسنین سے اور ان کے والدین سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔ پھر حدیث نقل کرنے کے بعد علامہ مذکور نے فرمایا یہاں معیت سے مراد حضور علیہ السلام کے ساتھ رہنا نہیں بلکہ یہ اس جہت سے ہے کہ وہاں پردے اٹھادیے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مثل ہے" فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا"

ترجمہ۔ کنزالایمان۔ پس یہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ کا انعام ہوا انبیاء صدیقین شہدا اور صالحین میں سے اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔ انتہی۔

لیکن مخفی نہیں کہ اس معنی کو مراد لینے کی صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں رفع حجاب (پردوں کا اٹھنا) ان کے محبین کی نسبت زیادہ اتم واکمل ہوگا۔ فتدبر

العشرون انا لوسلمنا ان المراد معیۃ المقام معہ فذا کر لا یستلزم الافضلیۃ والازواجۃ ﷺ کلھن لاریب فی کونن معہ ﷺ فی درجتہ یوم القیامۃ وذالک لاستلزام افضلیتھن علی الخلفاء الثلاثۃ ولا علی علی رضی اللہ عنہ ویوید ھذا المعنی ماروی ان فاطمۃ رضی اللہ عنھا فاخرت مع عائشۃ رضی اللہ عنھا یو یا فقالت انی بضعۃ النبی ﷺ منک الیہ ﷺ وان کنت قریبۃ الیہ لکنک لست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیضعة له فانت ابعد منی فقالت عائشة رضی الله عنها نعم ولکن انا مکانی فی الجنة مع رسول الله ﷺ فی درجته و مکانک مع علی فی درجته.

۲۰۔ اگر ہم تسلیم کرلیں کہ مراد معیت سے حضور علیہ السلام کے ساتھ رہنا ہی ہے تو بھی یہ افضلیت کو تو مستلزم نہیں ورنہ حضور علیہ السلام کی تمام ازواج مطہرات کے روز قیامت حضور علیہ السلام کے ساتھ آپ ہی کے درجے میں ہونے میں کیا شک ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ امر خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنھم اور حضرت علی (رضی اللہ عنھم) پر ان کی افضلیت کو مستلزم نہیں۔ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے۔ کہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کے ساتھ فخر کیا اور کہا کہ آپ کی نسبت میں تو پارہ مصطفیٰ ہوں آپ اگرچہ حضور علیہ السلام کے قریب ہیں لیکن آپ کو حضور علیہ السلام کے جسم کا ٹکڑا ہونے کا شرف حاصل نہیں لہذا آپ میری نسبت حضور سے دور ہوئیں اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں جنت میں حضور علیہ السلام کے ساتھ آپ علیہ السلام کے درجے میں رہوں گی اور آپ کا رہنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے درجے میں ہوگا۔

الحادی و العشرون انا لوسلمنا ان لیس المراد معیة الجنة بل المراد معیة الفضل و الرتبة فلا یصح ذالک فی نفسه لانه یستلزم کون علی رضی الله عنه افضل من ابراهیم الخلیل و موسیٰ و عیسیٰ و سائر الانبیاء علیهم الصلوة والسلام لکمال الفضل الملحق به اعنی النبی ﷺ و علیهم و ذالک مخالف الاجماع.

۲۱۔ اگر ہم مان لیں کہ یہاں جنت کی معیت مراد نہیں بلکہ فضلیت و رتبہ کی معیت مراد ہے تو یہ فی نفسہ صحیح ہی نہیں کیونکہ یہ تو اس کو مستلزم ہوگا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابراھیم و حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور تمام انبیاء علیھم السلام سے بھی افضل ہوں اس وجہ سے کہ اس صورت میں آپ کو حضور علیہ السلام کے ساتھ ملے ہوئے ہونے کا فضل کامل حاصل ہوگا۔ حالانکہ یہ اجماع کے مخالف ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الثاني والعشرون ان صاحب الرياض لم يورد هذا الاثر بسيان افضلية علی رضی الله عنه علی جمیع الصحابة بل انما اورده لبیان افضلیة علی رضی الله عنه بعد الشیخین و عثمان و یدل علی هذا قوله قبیل هذا الاثر فنسوق عبارته بما مها و هی انه قال قد اجمع اهل السنة من السلف و الخلف من اهل الفقه و الاثر علی ان علیا رضی الله عنه افضل الناس بعد عثمان و اذا اتقرر ان اهل السنة اجمعوا علی ذالک علم ان ابن عمر لم یرد باحادیثه المتقدم ذکرها یعنی المشتملة علی قوله کنا فی زمن النبی ﷺ لا نعدل بابی بکر رضی الله عنه احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی ﷺ لا نفاضل بینهم نفی افضلیة علی رضی الله عنه بعد عثمان قال و یدل علی ذالک ای علی انه لم یرد نفی افضلیة علی رضی الله عنه بعد عثمان انه قد جاء فی بعض طرق حدیثه فقال رجل لابن عمر یا عبد الرحمن فعلی رضی الله عنه قال ابن عمر علی رضی الله عنهما من اهل البیت الی قوله اخرجه علی بن نعیم البصری ثم قال صاحب الریاض فهذا اول دلیل علی انه ای ابن عمر لم یرد بسکوته عن علی رضی الله عنه نفی افضلیة ای بعد عثمان و انما سکت عنه لما ابداله لما سئل عزه فکانه قال افضل الناس من اصحابه لا من اهل بیته انتهی کلام صاحب الریاض یعنی ان حدیث ابن عمر الذی وقع فی اخره قوله ثم لا نفاضل بینهم محمول علی الصحابة الذین لا لیسوا بداخلین فی اهل البیت و هم سوی هو علی رضی الله عنه و اما الصحابی الداخل فی اهل البیت کعلی رضی الله عنه فهو افضل من جمیع الصحابة بعد الخلفاء الثلاثة فکان ابن عمر قال افضل الناس عن اصحابه الذین لیسوا بداخلین فی اهل البیت ابو بکر ثم عمر ثم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمان ثم لا تفاضل بینهم ای بین الصحابة الذین هم غیر اهل البیت ولا یلزم من حمل هذا الحدیث علی هذا الخصوص بقرنیة زیادة لفظ لا تفاضل بینهم فی الاخرہ حمل سائر الحدیث المنقولة فی افضلیة الثلاثة علی سائر الصحابة الواردة بألفاظ العموم الشاملة لعلی رضی الله عنه و غیرہ لفظ الناس و الامة و نظائرهما علی هذا الخصوص بل هی بقاة علی عمومها فکما لا یلزم من حمل هذا الحدیث علی هذا الخصوص نفی افضلیة علی رضی الله عنه علی سائر الصحابة بعد الثلاثة کذالک لا یلزم منه نفی افضلیة الثلاثة علی علی رضی الله عنه من سائر الاحادیث الخالیة عن تلک القرینة فثبت ههنا امر ان الاول افضلیة الثلاثة علی علی رضی الله عنه وهو ثابت بالاحادیث الکثیرة التقدم ذکرها البالغة حد التواتر والقطع و باجماع الصحابة و التابعین کما تقدم بیانه مفصلا و ثانیهما افضلیة علی رضی الله عنه علی من سوی الثلاثة هو ثابت باثر ابن عمر المذکور و بعد فرض صحته و بغیر من الاحادیث المنصوصة فی افضلیة بعد الثلاثة و بالاجماع القائم علی افضلیة بعد الثلاثة فلا یدخل علی رضی الله عنه فی قول ابن عمر لا تفاضل بینهم فاندفع بهذا التحقیق ما کان یتوهم من قوله لا تفاضل بینهم من نفی افضلیة علی رضی الله عنه علی غیر الخلفاء الثلاثة و یکون علی هذا معنی الاثران علیا رضی الله عنه مع رسول الله ﷺ فی درجته ای بعد الثلاثة فظهر ان مراد صاحب الریاض هذا الزیادة مع لمزید علیه ثبت سند الاجماع الذی قام علی افضلیة الخلفاء الثلاثة علی علی رضی الله عنه ان علیا رضی الله عنه افضل الناس بعد عثمان و ظهران مراده رفع المنافاة بین قول ابن ابن عمر ثم لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفاضل بينهم و بين الاجماع القائم على افضلية على رضى الله عنه بعد عثمان فبطل ما توهمه صاحب الرسالة المردودة من استدلاله بهذا الاثر على تفضيل على رضى الله عنه على الخلفاء الثلاثة بطلانا بينا ظاهرا و كيف يصح ما توهمه هو مع انه يرده صريح رواية ابن عمر بلفظ الامة وهو قوله مرفوعا و موقوفا افضل الامة ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ويرده ايضا صريح روية على رضى الله عنه افضل الامة ابو بكر ثم عمر ثم عثمان و صريح روايته ايضا من فضلنى على ابى بكر و عمر جلدته جلد المفترى و صريح رواية غيره افضل الامة ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم على و يرده ايضا صريح رواية عبارة الرياض هذه بعد ما بينا من سباق كلامه و سياقه على مالا نهى مبين ان تعصب صاحب الرسالة المردودة لا يخفى على من له ادنى مكة من العلم و الانصاف و نسأل الله تعالى ان يجتبنا عن طريق الانساب.

و اما الجواب عن نفس اثر ابن عمر القائل بكون على مع رسول الله ﷺ فى درجته فقد او ضحناه بالوجود الكثيرة المتقدمه منهاما يرجع الى عدم ثبوت الاثر المذكور منها ما يرجع الى ان يكون كونه فى درجته لا يلزم الافضلية و منهاما يرجع الى غير ذالك فارجع اليها ان شئت.

۲۲۔ یہ کہ صاحب ریاض النضرۃ نے یہ اثر اس لئے نہیں وارد کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر افضلیت بیان کریں بلکہ ان کا مقصود یہ ہے کہ خلفائے ثلثہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا افضل ہونا بیان کریں اور اس پر دلیل اس اثر سے پہلے ان کا قول ہے جس کی مکمل عبارت ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں متقدمین و متاخرین تمام فقہاء و محدثین اہلسنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جناب علی حضرت عثمان کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں اور جبکہ یہ ثابت ہے کہ اس پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہلسنت کا اجماع ہے تو معلوم ہو گیا۔

حضرت ابن عمرؓ نے اپنے اس فرمان کہ ہم حضور ﷺ کے زمانے میں حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ کے برابر کسی کو درجہ نہ دیتے تھے پھر ان کے بعد ہم اصحاب نبی ﷺ کے درمیان افضلیت نہ کرتے۔ یہ تمام مذکورہ احادیث میں حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کے افضلیت کی نفی روایت نہیں کی اور اس پر مزید دلیل یہ ہے کہ بعض طرق حدیث میں جب ایک شخص نے انہیں کہا کہ آپ حضرت علیؓ کی افضلیت میں بیان نہیں کرتے تو فرمایا علیؓ تو اہل بیت میں سے ہیں۔ الخ اس کو علی بن نعیم بصری نے روایت کیا ہے۔ پھر صاحب ریاض النضرۃ نے فرمایا کہ یہ اس پر دلیل قوی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سکوت کر کے ان کی افضلیت کی نفی روایت نہیں کی۔ آپ کا سکوت تو آپ سے کیے گئے سوال کو بدلنے کے لیے تھا گیا آپؓ نے افضل الناس سے اصحاب نبی ﷺ کو مراد لیا ہے اہل بیت مراد نہیں ہے۔ صاحب ریاض النضرۃ کا کلام ختم ہوا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کی جس حدیث کے آخر میں یہ قول ہے کہ پھر ہم افضلیت بیان نہ کرتے، یہ ان صحابہ پر محمول ہے جو اہل بیت میں داخل نہیں ہیں۔ اور وہ حضرت علیؓ وغیرہ کے علاوہ ہیں اور رہے وہ صحابی جو اہل بیت میں داخل ہیں جیسے حضرت علیؓ ہیں تو یہ خلفاء ثلثہ کے بعد تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ گویا کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا لوگوں میں سے غیر اہلبیت اصحاب نبی (جو اہل بیت داخل نہیں) سے افضل حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ ہیں پھر ہم صحابہ کے درمیان افضلیت بیان نہیں کرتے۔ پھر ان کے درمیان کہ جو اہل بیت میں سے ہیں اور اس حدیث کو لانفاضل کی زیادتی کے قرینہ کی وجہ سے ایک خصوص پر محمول کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ تم صحابہ بشمول حضرت علیؓ پر خلفائے ثلثہ کی افضلیت میں وارد ہونے والی تمام احادیث عاملہ شاملہ جیسا کہ لفظ الناس اور امت اور اس طرح کے دیگر الفاظ سے وارد ہوتی ہیں ان کو بھی اس خصوص پر محمول کیا جائے بلکہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے عموم پر باقی رہیں گی۔ اور جیسے اس حدیث کو خصوص پر محمول کرنے سے جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلفاء ثلثہ کے بعد دیگر صحابہ پر افضلیت کی نفی لازم نہیں آتی۔ ایسا ہی اس قرینہ سے خالی ان تمام احادیث سے بھی خلفائے ثلاثہ کی حضرت علیؓ پر افضلیت کی نفی لازم نہیں آتی۔ یہاں سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

پہلی: یہ کہ حضرت علیؓ پر خلفاء ثلاثہ کی افضلیت حد تواتر وقطعیت کو پہنچی ہوئی کثیرہ احادیث اور صحابہ وتابعینؓ کے اجماع سے ثابت ہے جیسا کہ اس کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے۔

دوسری: یہ کہ حضرت علیؓ کی خلفاء ثلاثہ کے علاوہ پر افضلیت حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اثر مذکور کو صحیح فرض کر لینے کے بعد ان احادیث جس میں خلفاء ثلاثہ کے بعد آپ کو درجہ دیا گیا ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے، حضرت علیؓ حضرت ابن عمرؓ کے قول **لا نفاضل بینھم** میں داخل نہ ہونگے۔

اس تحقیق کی روشنی میں حضرت ابن عمرؓ کے قول "**لا نفاضل بینھم**" سے جو خلفائے ثلاثہ کے علاوہ پر افضلیت حضرت علیؓ کی نفی کا وہم ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ اور اس اثر کا معنی یہ ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خلفائے ثلاثہ کے بعد حضور ﷺ کے ساتھ آپ کے درجے میں ہونگے۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اس اضافی عبارت سے صاحب ریاض النضرۃ کی مراد یہ ہی ہے کہ خلفائے ثلاثہ کے حضرت علیؓ سے افضل ہونے پر اور حضرت علیؓ کے حضرت عثمانؓ کے بعد سب لوگوں میں افضل ہونے پر اجماع قائم ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا مقصود قول مذکور "**لا نفاضل بینھم**" اور افضلیت حضرت علیؓ بعد حضرت عثمانؓ پر قائم شدہ اجماع کے درمیان سے مناقات کو اٹھانا ہے۔ اس تحقیق کے بعد اس اثر سے تفضیل حضرت علیؓ بر خلفائے ثلاثہ کا استدلال بالکل باطل ہو گیا۔ اور اس کا یہ وہم کیسے صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا جبکہ حضرت ابن عمرؓ ہی کی ایک موقوف اور روایت اس کا کھلم کھلا رد کر رہی ہے۔[1]

آپ نے فرمایا! اس امت کے سب سے افضل فرد حضرت ابو بکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ ہیں پھر حضرت عثمانؓ ہیں۔

اسی طرح اس کی تردید جناب علیؓ کی اس روایت سے بھی ہو رہی ہے فرمایا:

اس امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ ہیں پھر حضرت عثمانؓ ہیں۔

یہ روایت دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔ اس کے رد میں حضرت علیؓ کی ایک اور صریح روایت بھی ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا:

جس نے مجھے شیخین پر فضیلت دی۔ میں اسے مفتری کی سزا دوں گا۔

یوں ہی صاحب ریاض النضرۃ کی مذکورہ عبارت سیاق و سباق کے حوالہ سے بھی اس کے رد میں واضح ہے۔ فلہذا ظاہر ہو گیا کہ ہر وہ شخص جس کو علم و معرفت کا کچھ بھی حصہ حاصل ہے۔ اس پر صاحب رسالہ مردودہ کا تعصب مخفی نہیں رہ سکتا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس راہ اعتدال کا سوال کرتے ہیں۔

---

[1] کتب احادیث میں ایسی روایات بھی موجود ہیں جس میں مولا علیؓ کے نام کی واضح تصریح موجود ہے۔

عن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی ﷺ اذا قیل من خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ قیل ابوبکر و عمر و عثمان و علی۔ یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کہا کرتے اس امت میں سب سے بہتر و بہتر نبی ﷺ کے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں۔ (تاریخ دمشق جلد ۳۹ ص ۱۹۳)

ایک اور طرق کے ساتھ حضرت ابن عمرؓ سے مروی قول ہے کہ

عن ابن عمر قال کنا و فینا رسول ﷺ نفضل ابابکر و عمر و عثمان و علیا

یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تفضیل دیتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو۔ (تاریخ دمشق جلد ۳۰ ص ۳۴۶)

ان مذکورہ بالا اقوال سے معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے دیگر طرق میں شیخین کے بعد سیدنا عثمان غنیؓ کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ کا نام موجود ہے اور اس حدیث پر اعتراضات لایعنی ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی افضلیت شیخین کی روایت متواتر ہے۔ راقم کے علم میں اسکی ۱۰۰ سے زائد سندیں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الثالث و العشرون انه لو صح هذا الاثر لدل علی ان عثمان مع زوجته و هما مع رسول الله ﷺ فی درجته و ابو العاص مع زوجته زینب و هی مع رسول الله ﷺ فی درجته ولازم ذالک انهما مثل علی رضی الله عنه فی الافضلیة و انهما افضل من الشیخین و لم یقل احد من اهل السنة و الجماعة و لا من الرافضة ان ابا العاص مثل علی رضی الله عنه فی الافضلیة ولا انه افضل من الشیخین و لم یقل احد بأن عثمان افضل من الشیخین و انه مثل علی رضی الله عنه فی الفضل براه اما قائل بافضلیة عثمان علی علی رضی الله عنه جمهور اهل السنة والجماعة و اما قائل بعکسه و هم الاقلون منهم و جمع الرافضة فکان القول بماثلة عثمان ابی العاص لعلی رضی الله عنهما و ساو انهما له و افضلیتهما علی الشیخین خرقا للاجماع لما تقرر فی علم الاصول من انه اذا نقل من المجتهدین فی عصر قولان لم یجز لمن بعدهم احداث قول ثالث لئلا یکون خرقا للاجماع المتقدم فتاء مل.

۲۳۔ اگر بالفرض یہ اثر صحیح ہو تو پھر اس بات پر بھی دلیل ہوگی کہ حضرت عثمانؓ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ ہوں اور وہ دونوں حضور ﷺ کے ساتھ، آپ کے درجے میں ہوں اور ابو العاص اپنی اہلیہ سیدہ زینب کے ساتھ ہوں اور وہ حضور ﷺ کے ساتھ آپ کے درجے میں ہوں۔ پھر اس سے یہ بھی لازم آئے گا کہ یہ دونوں افضلیت میں حضرت علیؓ کی مثل ہوں اور پھر شیخین سے بھی افضل ہوں حالانکہ اہل سنت و روافض میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ حضرت ابو العاصؓ افضلیت میں حضرت علیؓ کی مثل یا شیخین سے افضل ہیں اور حضرت عثمانؓ کے شیخینؓ سے افضل تھے یا جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مساوی ہونے کا کوئی قائل نہیں بلکہ جمہور اہل سنت حضرت عثمانؓ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر افضل بتاتے ہیں۔ اور اس کے برعکس چند ایک ان میں سے اور جمیع رافضی حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عثمانؓ پر افضلیت حضرت علیؓ کے قائل ہیں لہٰذا حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوالعاصؓ کی جناب علیؓ کے ساتھ مماثلت یا دونوں کی شیخین پر افضلیت کا قول اجماع کے خلاف ہے۔ کیونکہ علم اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ جب ایک زمانہ کے مجتہدین کے کسی مسئلے میں دو قول منقول ہوں تو ان کے بعد والوں کے لیے قولِ ثالث (تیسرا قول یا کوئی اور قول) کرنا جائز نہیں ہے تاکہ یہ پہلے سے موجود اجماع کے خلاف نہ ہو۔

تنبیه لا یخفی علیک ان هذه الاجوبة العشرین ما سوی الثلاثة الاول کلها مبنية على التسليم و الفرض و ان الجواب الحق النفس الامری هو الاجوبة الثلاثة الاول فقط و حاصلها ان هذا الاثر المروی من ابن عمر الاصل له فی الصحة قطعا و لم یثبت ذالک بسند صحیح ولا حسن بل هو اثر مجهولا السند فهو ضعیف حکمی و نقل تاریخی فلا معتبر بمثل هذا الاثر اصلا ولا یما عند معانية الاحادیث الآثار الصحیحة التواترة والاجماع القطعیین على ما قدمنا تفضیلهما و ایضا هذا الاثر لا یحتاج الى الجواب عنه اصلا لان الحاجة الى الجواب فرع الثبوت کما لا یخفی على من ادنى دینة بعلوم الحدیث الاصول ان قیل استدلال العالم بحدیث یدل على حجية و صاحب الریاض قد استدل بهذا الاثر قلنا هذا غیر صحیح لان عمل العالم بحدیث او فتریته به او استدلاله به لیس حکما منه بحجیته ولا بعدالة روایة صرح بذالک النووی فی التقریب و السیوطی فی شرحه التدریب۔

تنبیہ : یہ بات مخفی نہ رہے کہ پہلے تین حوالوں کے علاوہ بقیہ بیس جواب ہیں وہ سب کے سب ہم نے دیے ہیں وگرنہ صحیح اور حقیقی جواب پہلے صرف تین ہی ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی اس اثر کی صورت میں قطعاً کوئی اصل نہیں ہے اور کسی سند صحیح یا حسن سے بھی ثابت نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ اس کی سند میں جہالت ہے اور یہ حکماً ضعیف اور محض ایک تاریخی نقل ہے۔ لہٰذا ایسا اثر معتبر نہیں بالخصوص جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ قطعیہ اور اجماع قطعی کے مقابلے میں نہیں آئے۔ تب تو بالکل مفید نہیں۔ ویسے بھی اس کا جواب دینے کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ کسی چیز کا جواب تو تب دیا جاتا ہے جب وہ پہلے ثابت ہو (اور یہ تو ثابت نہیں) جیسا کہ علوم حدیث واصول سے کچھ واقفیت رکھنے والے شخص پر یہ مخفی نہیں ہے۔

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ایک عالم کا کسی حدیث سے استدلال کرنا اس کے حجت ہونے کی دلیل ہے اور صاحب ریاض النضر ۃ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی بات صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کوئی عالم کسی حدیث پر عمل کرتا ہے یا اس پر فتویٰ دیتا ہے یا اس سے استدلال کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسے حجت قرار دے رہا ہے یا اس کے راویوں کی عدالت کا قائل ہے۔ اس مسئلے کی علامہ نووی نے تقریب النووی اور علامہ سیوطیؒ نے اس کی شرح تدریب میں صراحت کی ہے۔

خاتمۃ الرسالۃ وھی مشتملۃ علی فائدتین

خاتمہ:

رسالے کا خاتمہ دو فائدوں پر مشتمل ہے۔

الفائدۃ الاولی حاصل جمیع ما ذکرنا فی ھذا المختصر ان مستدل اھل السنۃ و الجماعۃ فی قولھم بالترتیب المتعارف عندھم امر ان الاول الاحادیث الکثیرۃ البالغۃ حد التواتر الدلالۃ علی ذالک کما بیناھا فی صدر ھذہ الرسالۃ مفصلا الثانی اجماع الاصحابۃ و التابعین علی ذالک ایضا کما بیناہ ایضا ھنالک بالروایات الصحیحۃ الصریحۃ الواردۃ و ان مستدل الشیعۃ الشنیعۃ و صاحب الرسالۃ المردودۃ علی افضلیۃ علی رضی اللہ عنہ علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الخلفاء الثلاثة اما حديث المنزله ولا دلالة لر فيه قطعا على مسئلة الافضلية كما فصلنا ذالك بالاجوبة الثمانية عشر المتقدم فى اثناء هذه الرسالة و اما الاحاديث الدالة على نفس الفضيلة لا الافضلية و قد قدمناه ايضا مفع نه لا دلالة فيها على مسئلة الافضلية اصلا لعدم وجود صيغة افعل التفضيل فيها قطعا و اما الاحاديث الواردة بصيغة افعل التفضيل افضلية على رضى الله عنه على الخلفاء و الثلاثة لكنها باجمعنا موضوعة مضراة على رسول الله ﷺ ولا عبرة بالحديث الموضوع بل تحرم روايته اجماعا۔

پہلا فائدہ :

یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے ترتیب معروف والے موقف پر ہم نے جو کچھ دلائل اس مختصر رسالے میں جمع کیے ہیں ان کا خلاصہ دو چیزوں میں ہے۔

ا۔اس پر دلالت کرنے والی حدتواتر کو پہنچی ہوئی کثیرہ احادیث مبارکہ کا جنکا تفصیلی بیان آغاز رسالہ میں ہو چکا ہے۔

۲۔اس پر صحابہ وتابعینؓ کا اجماع ہے جیسا کہ اس کو بھی ہم وہاں روایات صحیحہ صریحہ سے بیان کر چکے ہیں۔

رہے شیعہ اور ہمارے مخالف صاحب (معین تھٹوی) رسالہ مردودہ کے مصنف ،خلفاء ثلاثہ پر تفضیل حضرت علیؓ کے دلائل تو ان میں حدیث منزلۃ ہے جس میں مسئلہ افضلیت پر قطعاً کوئی دلیل نہیں ہے جیسا کہ گزشتہ اوراق میں ہم تفصیلاً اس کے اٹھارہ جوابات ذکر کر چکے ہیں۔اور ویسے بھی اس طرح کی احادیث فضیلت پر دلیل ہیں نہ کہ افضلیت پر۔اور یہ بات بھی پوری شرح وبسط کے ساتھ بیان ہو چکی ہے کہ یہ احادیث بایں سبب نہیں کہ ان میں افعل التفضیل کا صیغہ موجود نہیں اور جن میں ہے بھی تو وہ ساری کی ساری موضوع ہیں۔اور رسول اللہ ﷺ کی اذیت کا باعث ہیں۔اور حدیث موضوع کا کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتبار نہیں بلکہ اس کو تو روایت کرنا ہی بالاجماع حرام ہے۔

فان قلت ان ما ذكرته متدلا لاهل السنة والجماعة من الاحاديث المتواترة والاجماع ففي كل واحد منها نظر لما التواتر فلانه قد ذكر بعض اهل العلم في حده انه يحصل بخبر سبعين نفسا وقيل ثمانين نفسا و صنالم يرو هذا الحديث الا اقل منهم اما الاجماع فلانه قد قال الحافظ ابن عبد البر في الاستيعاب ان السلف اختلفوا في التفضيل بين ابي بكر و علي رضي الله تعالى عنهما قال و روى عن سلمان و ابي ذر و المقداد و جناب بن الارث و جابر و ابي سعيد الخدري و زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنهم انهم فضلوا عليا رضي الله عنه على غيره من الصحابة انتهى۔

اعتراض:

اگر مخالفین اعتراض کریں کہ آپ کے دلائل احادیث متواترہ کا آپ کے موقف پر قائم ہونے میں اشکال ہے۔ تو اگر احادیث کے متواتر ہونے میں تو یوں کہ بعض اہل علم کے بیان کے مطابق تواتر ستر ۷۰ افراد اور بعض کے نزدیک اسی ۸۰ افراد کی روایت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ان احادیث کو روایت کرنے والے مذکورہ تعداد سے کم ہیں۔ رہا اجماع تو اس میں اشکال اس لیے ہیں کہ حافظ ابن عبد البرؒ نے الاستیعاب میں فرمایا ہے کہ اسلاف کا اس حوالے سے اختلاف رہا کہ حضرت ابو بکرؓ زیادہ افضل ہیں یا حضرت علیؓ۔ ابن عبد البرؒ نے فرمایا کہ حضرت سلمانؓ، حضرت ابو ذرؓ، حضرت مقدادؓ، حضرت خبابؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ یہ حضرات حضرت علیؓ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیگر تمام صحابہ پر افضل بتایا کرتے تھے انتہی!۔

قلت اما الجواب عن الاول فعلی وجہین اما ولا فقد قال الحافظ سیوطی فی رسالۃ المسماۃ بالازہار المتاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ ما حاصلہ انما رواہ عشرۃ القرب بین الصحابۃ فہو بتواتر انتہی و قال الشیخ محمد اکرم النصربوری فی شرحہ علی شرح النخبۃ ناقلا عن التقریب بن ہذا القول فی تفسیر المتواتر ہو المختار انتہی واما ثانیا فقد حکم المحدثون بأن حدیث الحسن و الحسین رضی اللہ تعالی عنہما سیدا شباب اہل الجنۃ مرویا من سنۃ عشر صحابیا و قد حکم المحدثون کالحافظ السیوطی و غیرہ علی ہذا الحدیث بالتواتر و اما حدیث افضلیۃ الشیخین او احدہما و الخلفاء الثلاثۃ علی علی رضی اللہ عنہ فہو مروی من سبعۃ و ستین نفرا من الصحابۃ سوی علی رضی اللہ عنہ و اثنین و اربعین من التابعین فیصیرون معہ خمسۃ و مائۃ و تسعۃ نفر سوء علی رضی اللہ عنہ و لرواۃ لہ عن علی رضی اللہ عنہ ثلثۃ و خمسون کما تقدم

۱جس عبارت کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے اور ساتھ ہی اصل کتاب کے حوالہ جات بھی تحریر ہیں تاکہ قارئین اس مسئلہ کو با آسانی سمجھ سکیں۔

روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید الخدری وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اول من اسلم وفضلہ ہؤلاء علی غیرہ۔

حضرت سلمان، بوذر، مقداد، خباب، جابر بن عبد اللہ، ابوسعید الخدری اور زید بن ارقم ﷺ مولا علی کو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے فضیلت دیتے تھے۔

[(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد ا، صفحہ ۳۳۵، جلد ۲، صفحہ ۲۸۰)]

جن چھ صحابہ سے ابوعمر نے تفضیل سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ نقل کی ان میں سے دو سیدنا ابوسعید خدری و جابر بن عبد اللہ انصاری ہیں رضی اللہ عنہما۔ حالاں کہ خود یہ حضرات حضور سرور عالم سے تفضیل صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحقيقه فاذا ضم هذا العدد بعضه الى بعض صاروا اكثر من السبعين و الثمانين فصح القول فيه بالتواتر بل خفاء، وقد قدمنا تفضيل هذا الجواب في التبصرة الرابعة من التبصرات ثلاث عشر المذكورة في هذا المختصر فارجع اليه ان شئت و اما الجواب عن الثاني فهو انه قد قال الحبر التحرير محب الدين الطبرى في الرياض النضرة انه قد قال الحافظ العلامة ابو القاسم عبد الرحمن بن الحباب السعدى في كتابه المسمى بالحجة السلف هذه الامة انه قد وهم ابن عبد البر في هذا القول و غلط غلطا ظاهرا يعنى في ذكره الخلاف بين الصحابة في تفضيل على رضى الله عنه على ابى بكر رضى الله عنه انتهى

جواب:

ہم کہتے ہیں پہلی بات کے دو جوابات ہیں۔

۱۔ حافظ سیوطیؒ نے اپنے رسالے الازھار المتناثرہ فی الاخبار المتواترہ میں فرمایا ہے کہ جس حدیث کو ۲۰ صحابہ روایت کریں وہ بھی متواتر ہے۔ انتہی۔ اور شیخ محمد اکرم نصری پوریؒ نے اپنی شرح شرح نخبۃ الفکر میں تقریب کے حوالے سے نقل فرمایا کہ متواتر کی تفسیر میں یہی قول مذکور مختار ہے انتہی۔

۲۔ متعدد محدثین مثلاً حافظ سیوطیؒ وغیرہم نے حدیث درج ذیل "ان الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ" (کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں) پر متواتر ہونے کا حکم لگایا ہے حالانکہ یہ حدیث سولہ ۱۶ صحابہ سے مروی ہے (جب یہ متواتر ہے تو) شیخین یا ان میں سے ایک یا تینوں خلفاء ثلاثہ کی حضرت علیؓ پر افضلیت کے حوالے سے وارد ہونے والی کو تو سرسٹھ ۶۷ صحابہ نے روایت کیا ہے اور وہ بھی حضرت علیؓ اور بیالیس ۴۲ تابعین کے علاوہ ہیں۔ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر اگر تابعین کو بھی صحابہ کے ساتھ ملائیں تو ۱۰۹ افراد بن جائیں۔ اور خود حضرت علیؓ سے روایت کرنے والوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تعداد ترپن ۵۳ ہے جیسا کہ اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔ جب ان سب کو آپس میں ملا دیں گے تو یہ ستر اسی سے تو بہت زیادہ ہو جائیں گے لہٰذا ان روایات کو متواتر کہنا بھی بالکل صحیح ہے۔ تفصیلی جواب رسالے میں مذکورہ تیرہ تبصروں میں سے چوتھے تبصرے کے تحت گزر چکا ہے۔ چاہو تو وہاں دیکھ لیں۔

اور دوسری بات کا جواب حبر تحریر محب الدین طبری کے حوالے سے سنیئے آپ ریاض النضرۃ میں فرماتے ہیں کہ حافظ ابو القاسم عبد الرحمٰن بن حباب سعدیؒ نے اپنی کتاب الحجۃ السلف حذہ الامۃ میں فرمایا کہ حافظ ابن عبد البرؒ نے یہ جو اختلاف صحابہ والا قول کیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ان (ابن عبد البرؒ) کو وہم ہوا ہے انتھی۔ (علامہ محب طبری کا کلام ختم ہوا۔)[1]

و قال العلامة المحدث الشيخ عبد الحق الدهلوی فی کتابه الفارسی المسمی تکمیل الایمان انه قد قال العلماء الکرام ان القول من ابن عبد البر لیس بمعقول ولا معتبر لان الروایة الشاذة التی تقع مخالفته لقول الجمهور لا معتبرها و جمهور الامة نقلوا فی هذا الباب اجماع الصحابة والتابعین علی تفضیل ابی بکر رضی الله عنه علی علی رضی الله عنه قلت و من الدلیل علی غلط ابن عبد البر فی قوله هذا ما کتبناه من قبل اوائل هذا للمختصر عن الامام الشافعی و الشیخ ابی الحسن الاشعری و الشیخ ابی منصور البغدادی و غیرهم من اکابر الامة انهم فقلوا اجماع الصحابة والتابعین علی تفضیل الشیخین علی علی رضی الله عنه و غیره من الصحابة رضی الله عنهم فثبت

---

[1] اعلیٰ حضرت ؒ ابن عبد البر کے حوالہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

جن چند صحابہ سے ابو عمر نے تفضیل سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نقل کی ان میں سے دو سیدنا ابو سعید خدری و جابر بن عبد اللہ انصاری ؓ میں ؓ حالانکہ خود یہ حضرات حضور سرور عالم ﷺ سے تفضیل صدیق و فاروق ؓ روایت فرماتے ہیں۔ (مطلع القمرین ص ۱۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هذا ان ما قاله صاحب الرسالة المردودة من نسبة القول بتفضيل على رضى الله عنه على ابى بكر الى سبعة من الصحابة فهو غلط ظاهر و سهر بأمر و ايضا قد نقل العلامة الشيخ عبد الحق الدهلوى فى كتابه الفارسى المسمى بتكميل الايمان انه قال الامام الشافعى لم يختلف احد من الصحابة والتابعين فى تفضيل ابى بكر و عمر رضى الله عنهما وعلى سائر الصحابة انتهى و هذا اللفظ يقلع عرف كلام ابن عبد البر من اصله لان لحد انكرة فى خير النفى فيصم كل احد من الصحابة و التابعين و ايضا قال ابن الحجر المكى فى الصواعق ان ماحكاه ابن عبد البر فهو شىء غريب انفرد به عن غيره ممن هو اجل منه خطا و اصلاعا فى العلم فلا يقول عليه كيف و الحاكى لاجماع الصحابة و التابعين جماعة من اكابر الائمة منهم الشافعى و غيره و انما اختلف فى عثمان و على رضى الله عنهما مخنا بدق ايضا على غلط ابن عبد البر فى علامة و فهذا لم يبين احمد من علما و الكلام ممن قال بطنية ترتيب الافضلية قوله لى كلام من عبد البر هذا بل انما بنو على بازعموه من كون الحديث من الاحاد او كون الاحاديث فيه متارضة و قد اجبنا عند الامرين عليهما مفصلا بالا مزين عليه فعرف بذالك انه لم يعتبرا حد بن علماء الكلام و غيرهم قول ابن عبد البر اصلا بل رواه سهوا و غلطا منه كما لا يخفى۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی فارسی کتاب تکمیل الایمان میں فرمایا: علماء کرام نے فرمایا ہے کہ حافظ ابن عبدالبر کا قول مذکور معتمد و معتبر نہیں کیونکہ جو شاذ روایت جمہور کے موقف کے خلاف واقع ہو وہ معتبر نہیں ہوتی اور جمہور امت نے اس حوالے سے حضرت ابوبکرؓ کے حضرت علیؓ سے افضل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔[1]

مصنف فرماتے ہیں ابن عبدالبر کے قول کے غلط ہونے پر مزید دلیل یہ ہے کہ امام شافعی، شیخ ابوالحسن اشعری، شیخ ابومنصور بغدادی اکابرین امت نے حضرت صدیق اکبر کے حضرت علی اور دیگر سے افضل ہونے پر صحابہ وتابعین کا اجماع نقل فرمایا ہے۔ان بزرگوں رحمہم اللہ کے اقوال ہم رسالے کی ابتداء میں بیان کر چکے ہیں۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ہمارے مخالف صاحب مردودہ اس حوالے سے سات صحابہ کی طرف تفضیل علی کے قول کی نسبت کرنا بالکل اور واضح طور پر غلط ہے۔

اسی طرح شیخ عبدالحق نے اپنی مذکورہ کتاب میں امام شافعی کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ صحابہ وتابعین میں حضرت ابوبکر وعمر کے دیگر صحابہ سے افضل ہونے کے مسئلہ میں کسی ایک کا اختلاف نہیں۔انتہی۔امام شافعی کا فرمان کہ (کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں) قول ابن عبدالبر کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے کیونکہ ''احد'' یعنی ایک نکرہ ہے جو مقام نفی میں واقع ہوا ہے لہٰذا ہر صحابی وتابعی کو شامل ہوگا۔اور ابن حجر مکی بھی صواعق محرقہ میں فرمایا کہ ابن عبدالبر کا قول عجیب شے ہے۔یہ اپنے اس قول میں اکیلے ہیں۔حالانکہ ان سے بڑے بڑے علماء نے قول نہیں کیا۔اور یہ قول کرتے بھی کیسے جبکہ امام شافعی وغیرہ اکابر امت کی ایک جماعت مسئلہ تفضیل ابی بکر وعمر پر صحابہ وتابعین کا اجماع بیان کر رہے ہیں۔حضرت عثمان اور حضرت علی کی فضیلت کے حوالے سے کچھ اختلاف ہے۔ابن حجر مکی کی مذکور عبارت بھی اس بات پر دلیل ہے کہ ابن عبدالبر کا کلام غلط ہے۔یہی وجہ ہے کہ علمائے امت میں سے بھی جنہوں نے مسئلہ افضلیت کی ترتیب کو ظنی کہا ہے انہوں نے ابن عبدالبر

---

[1] اس کے برعکس علامہ ابن عبدالبر مسئلہ افضلیت میں اپنا عقیدہ یوں لکھتے ہیں۔

الخلفاء الراشدون المھدیون ابو بکر و عمر و عثمان و علی و ھم افضل الناس بعد رسول اللہ ﷺ

خلفائے راشدین مھدیین حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ہیں۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ص ۳۱۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے قول کی بنا پر یہ موقف نہیں اختیار کیا بلکہ ان کے نزدیک اس کی وجہ احادیث کا خبر واحد یا آپس میں متعارض ہونا ہے۔ (مذکورہ ہر دو اشکال کا جواب ہم اتنی تفصیل سے پیچھے بیان کر آئے ہیں کہ اب مزید اضافے کی حاجت نہیں) معلوم ہوا کہ علمائے امت اور ان کے علاوہ کسی نے بھی قول ابن عبدالبرؒ کو اصلاً معتبر نہیں مانا بلکہ کہا کہ یہ ان کا سہو اور غلطی ہے۔ کما لا یخفیٰ۔

الفائدۃ الثانیۃ فی بیان اعتقاد اهل السنة فی کون الخلفاء الاربعة افضل من الحسنین رضی الله عنهم فاقول قدمنا فی اوائل هذا المختصر ان هذ المسئلة ای مسئلة الافضلية مطلقا لا مدخل فيها لرائ والاجتهاد بل الامر فی ذالک موقوف علی وردہ النص عن النبی الکریم ﷺ وقد قدمنا فيه احاديث

دوسرا فائدہ :

یہ فائدہ اہلسنت کے اس اعتقاد کے بارے میں ہے کہ خلفاء اربعہ حسنین کریمینؓ سے افضل ہیں۔ اور ہم نے رسالہ کی ابتداء میں بیان کیا تھا کہ افضلیت مطلقہ کے مسئلہ میں رائے اور اجتہاد کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اس معاملے کا دارومدار نبی محترم نبی ﷺ سے مروی نصوص پر ہے۔ مذکورہ موقف کے حوالے سے ہم یہاں چند احادیث ذکر کررہے ہیں۔

الحديث الاول عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة و ابوهما خير منهما اخرجه ابن ماجه فی سننه۔

حدیث ۱۔ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "حسن وحسینؓ جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والد حضرت علیؓ ان سے بہتر ہیں۔

الحديث الثانی عن ابن عمر رضی الله عنه ايضا مرفوع بنحو هذا اللفظ اخرجه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحاکم فی مستدرکہ.

اسی کی مثل **دوسری حدیث** امام حاکم نے اپنی مستدرک میں انہیں سے روایت کی ہے۔

الحدیث الثالث عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ایضا مرفوعا بنحو ھذا اخرجہ ابن عساکر.

اور **تیسری حدیث** بھی اسی کی مثل ہے، اسے ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

الحدیث الرابع عن قرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیر منھما اخرجہ الطبرانی فی معجمہ.

اسی مضمون کی **چوتھی روایت** امام طبرانی نے اپنی معجم میں

الحدیث الخامس عن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ مرفوعا بھذا اللفظ اخرجہ الطبرانی ایضا بسند اخر.

اور **پانچویں روایت** حضرت مالک بن حویرث سے امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

الحدیث السادس عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ و ابوھما خیر منھما اخرجہ ابن عساکر.

حدیث ۶ : ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

الحدیث السابع عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انہ قال الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ و ابوھما خیر منھما اخرجہ الحاکم و قال ان ھذا الحدیث بھذا الزیادۃ صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاہ قال وله شاھد من حدیث ابن عمر ثم سبق بسند ابن عمر المتقدم ذکرہ فی الحدیث الثانی.

حدیث ۷ : یہی حدیث امام حاکم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کی اور فرمایا کہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث اس زیادتی کے ساتھ شیخین کی شرط پر صحیح ہے، اگر چہ کہ انہوں نے اسے روایت نہیں کیا پھر امام حاکم نے حدیث نمبر ۲ حضرت ابن عمرؓ والی روایت کو اس کے شاہد کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔

الحدیث الثامن عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال جعل رسول اللہ ﷺ الحسن علی عاتقہ الایمن و الحسین علی عاتقہ الایسر فقال نعم المطی مطیتھا و نعم الراکبان ھما وابو ھما خیر منھما اخرجہ الملاء فی سیرتہ ویترہ اوردہ الحافظ محب الدین الطبری فی کتابہ فی ذخائر العقبیٰ فی مودۃ ذی القربی۔

حدیث ۸: حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسنؓ کو اپنے دائیں کندھے پر اور حضرت حسینؓ کو اپنے دوسرے کندھے پر بٹھالیا۔ پھر فرمایا ان کی سواری کتنی اچھی ہے اور خود یہ سوار بھی کتنے اچھے ہیں اور ان کے والد حضرت علیؓ ان دونوں سے بھی بہتر و افضل ہیں۔

اس کو ملاء نے اپنی سیرت میں روایت کیا اور حافظ محب الدین طبریؒ نے اپنی کتاب ذخائر العقبیٰ فی مودۃ ذوی القربیٰ میں بیان کیا ہے۔

الحدیث التاسع عن علی زین العابدین عن ابیہ الحسین بن علی رضی اللہ عنھما انہ قال لاختہ زینب حین حضر وقت قتلہ اعلمی ان ابی خیر منی و ای خیر منی و اخی خیر منی ولی و لھم و کل مسلم برسول اللہ ﷺ اسوۃ حسنۃ اخرجہ الحافظ ابن کثیر فی البدایۃ و النھایۃ۔

حدیث ۹: حضرت علیؓ المعروف امام زین العابدینؒ نے اپنے والد گرامی سیدنا حسینؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بہن حضرت زینبؓ سے فرمایا یاد رکھو: کہ میرے والد میری والدہ اور میرے بھائی حضرت حسنؓ یہ سب مجھ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہتر ہیں ۔اور میرے لیے ان کے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل لازم ہے ۔اس کو حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں نقل کیا۔

له فهذه الاحاديث كلها نص صريح في ان عليا رضى الله عنها افضل من الحسنين رضى الله عنهما فظهر منه ان الخلفاء الثلاثة الذين هم افضل من على رضى الله عنه لا شک فی افضليتهم عليهما و ايضا ما ذكرنا في اوائل هذا المختصر من الاحاديث الكثيرة البالغة بكثرتها حد التواتر الدلالة على افضلية الشيخين و الخلفاء الثلاثة على على رضى الله عنه بلفظ افضل الناس او افضل هذه الامة فهي ايضا بكلها دالة على افضليتهم على الحسنين لاندراجهما في لفظ الناس والامة و امثالها و وجه ذالک ان الافضلية و ان كانت موهبة من عند الله تعالى لكنها تحصل لمباب منها سبوا لدخول في الاسلام و كثرة ملازمة بسيد الانام عليه الصلوة والسلام و اخذ العلوم لكثيرة بلا واسطة من حضرت سيد المرسلين و نصرة الاسلام و قلع الكفار والمحاربين و كثرة صرف النفس والمال في حب الله الملک التعال و في حب رسوله ﷺ صاحب الكمال و كثرة محضور في في المشاهده حضرا و سفرا في سبيل الله ذى الجلال و الافضال و كثرة الشهود في مواضع الجهاد و القتال و لم يبشر بشيء من ذالک للحسنين بمرتبة ما ينسه لخلفاء الاربعة الاكمال بصغر منهما في عهد رسول الله ﷺ ذى الجلاله نعم هما افضل من حيث شرف الجزئية على كل الصحابة رضى الله عنهم لكونهما بمعنى رسول الله ﷺ لكن ذالک فضل جزئى ولاكلام فيه و انما الكلام في الفضل الكلى المثمر باكثرية الثواب عند الله تعالى كمال احملنا ک اوائل هذه المختصر مفصلا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ تمام احادیث اس بات میں واضح ہیں کہ حضرت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حسنین کریمین ؓ سے افضل ہیں۔ لہٰذا اس سے ظاہر ہو گیا کہ خلفائے ثلاثہ جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے افضل ہیں ان کے حسنین کریمین رضی اللہ عنھم سے افضل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ ویسے بھی ہم نے حضرت علیؓ پر شیخین اور خلفاء ثلاثہ کے افضلیت کو واضح کرنے والی کثیر احادیث متواترہ اور روایات نقل کیں ہیں، وہ افضل الناس اور افضل الامتہ کے الفاظ سے وارد ہیں۔ اور یہ الفاظ عام ہیں۔ لہٰذا یہ ساری کی ساری احادیث بھی اس پر دلیل ہوئیں کہ خلفاء ثلاثہ حسنین کریمینؓ سے افضل ہیں۔ کیونکہ لفظ الناس اور الامۃ وغیرھما میں حضرات حسنین کریمینؓ بھی داخل ہیں۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ افضلیت اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمودہ ہے لیکن اس کا حصول چند اسباب کے ساتھ ہے۔

ان میں سے بعض یہ ہیں۔ قبول اسلام میں سبقت لے جانا، کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑنا، صحبت پانا، بلاواسطہ حضور سید عالم ﷺ سے کثیر علوم حاصل کرنا، کفار اور دشمنوں کا قلع قمع کرنا۔ بلند و بالا بادشاہ حقیقی رب لم یزل اور اس کے پیارے رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اپنی جان و مال کی قربانی دینا، حضر و سفر میں حضور ﷺ کی مجلس میں کثرت سے حاضری دینا، جہاد و قتال میں کثرت سے شریک ہونا، یہ تمام باتیں جس طرح خلفاء کو میسر آئیں، اس انداز میں حضرات حسنین کریمینؓ کے حصہ میں کوئی بھی نہیں آئی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے میں یہ کم سن تھے۔ مگر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم کا جزء ہونے کے اعتبار سے وہ تمام صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ وہ دونوں حضور ﷺ کے جگر پارے ہیں مگر یہ فضیلت جزئی ہے اور اسمیں کوئی کلام نہیں، بات اور مسئلہ تو فضیلت کلی کا ہے۔ جس کا مطلب اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ ثواب والا ہونا ہے جیسے کہ ہم پہلے بھی اس کی تفصیل بیان کر چکے ہیں۔

و لہذا قال العلامۃ عبد الروف المناوی فی شرحہ علی انموزج اللبیب فی شرح قولہ ﷺ الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ان المراد بذلک انھما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدان مات شاناً من اھل الجنۃ او انھما سیدا اھل الجنۃ الا من خص بدلیل اخروھم الانبیاء و الخلصوا لاربعۃ اذھم افضل اھل الجنۃ و اھلہا کلھم فی من الشباب انتھی۔

یہی وجہ ہے کہ علامہ عبدالروف مناوی کی کتاب انموذج اللبیب کی جو شرح لکھی ہے اس میں سرکار علیہ السلام کے فرمان کہ حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہیں کی شرح یوں کی ہے کہ مراد اس سے وہ جنتی جوان ہیں جو دنیا میں جوانی کی حالت میں فوت ہوئے یا مطلب یہ ہے کہ حسنین کریمین عام اہل جنت کے سردار ہیں سوا ان کے کہ جو کسی دوسری دلیل کی وجہ سے خاص اور مستثنیٰ ہیں اور یہ انبیاء اور خلفائے اربعہ ہیں کیونکہ یہ لوگ تمام اہل جنت سے افضل ہیں حالانکہ تمام اہل جنت جوانی کی عمر میں ہونگے۔ لہذا انبیاء علیہم السلام و خلفائے اربعہ رضی اللہ عنھم ان سے مستثنیٰ ہوئے۔

و قال العلامۃ الملا علی قاری فی شرحہ علی المشکوۃ فی الفصل الثانی من باب مناقب اھل البیت فی شرح ھذا الحدیث ایضا انہ قال المظھر یعنی ھما افضل من مات شاباً من اصحاب الجنت او انھما سیدا اھل الجنۃ سوی الانبیاء و الخلفاء الراشدین و ذالک لان اھل الجنۃ کلھم فی سنّ واحد ھو الشباب و لیس فیھم شیخ ولا ھل انتھی و قال العلامۃ الشیخ عبد الحق فی شرحہ علی المشکوۃ فی شرح الحدیث المذکور ان الاولی ما قیل ان المراد ھما ھذا اھل الجنۃ لان اھل الجنۃ کلھم شباب لکن یخص بما سوی الانبیاء و الخلفاء الراشدین انتھی۔

یہی مضمون علامہ ملا علی قاری نے اپنی شرح مشکوۃ باب مناقب اہل بیت فصل ثانی میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے۔ اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اپنی شرح مشکوۃ میں حدیث مذکور کی شرح میں ذکر فرمایا کہ حسنین کریمین افضل تو عام اہل جنت سے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام و خلفائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اربعہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ انتہی۔

و قال القاضی شھاب الدین الدولت آبادی فی کتابہ المسمی بشرف السادات انہ قد ذکر فی دستور الحقائق و ھو حاصل شروح العقیدۃ و البدایۃ اما فضل الخلفاء الاربعۃ فعلی ترتیب الخلافۃ فبعدھم اولاد رسولنا ﷺ علی کافۃ الانام اتفاق الروایۃ لقربھم من رسولہ اللہ ﷺ و شرفہ انتھی و قال الدولت آبادی ایضا فی شرف السادات فی موضع اخر انہ قد اجتمع اھل الحق علی ان الفضل بالترتیب للخلفاء الاربعۃ بترتیب الخلافۃ ثم اولاد فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ ثم الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ ثم اھل بدر ثم اھل الحدیبیۃ ثم بقیۃ الصحابۃ ثم التابعون لاتباعھم و اولیس خیر التابعین بالحدیث ثم ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ ثم العلماء العاملون انتھی

و قال الدولت آبادی فیہ ایضا فی موضع اخر ناقلا عن شرف النبوۃ کاولاد فاطمۃ رضی اللہ عنھا بعد خلفاء الاربعۃ ازھم صحابہ و تابعین فاضلتراند انتھی۔

اور قاضی شہاب الدین دولت آبادیؒ نے اپنی کتاب شرف السادات میں دستور الحقائق کے حوالے سے نقل فرمایا ہے (جو کہ العقیدہ کی شروحات کا نچوڑ ہے) فرمایا: خلفائے اربعہ کی ترتیب افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے پھر ان کے بعد ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی اولاد باتفاق روایات تمام لوگوں سے افضل ہے کیونکہ ان کو حضور ﷺ کا قرب و شرف حاصل ہے۔ انتہی۔

علامہ دولت آبادیؒ نے شرف السادات کے ایک مقام پر یہ بھی فرمایا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے کہ خلفائے اربعہ کی ترتیب افضلیت وہی ہے جو ان کی ترتیب خلافت ہے، یہ سب سے افضل ہیں ان کے بعد دختر رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہؓ کی اولاد پھر عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے باقی چھ صحابہ پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدری صحابہ پھر اہل حدیبیہ پھر بقیہ صحابہ پھر تابعین۔ (اور کسی حدیث میں ایسا نہیں ہے کہ تابعین میں فلاں درجے کے تابعین زیادہ افضل ہیں بلکہ یہ مطلق ہے۔) پھر امام اعظم ابوحنیفہ پھر علماء اپنے علم پر عمل کرنے والے۔ انتہی۔

اور علامہ مذکور نے ایک اور مقام پر شرف النبوی ﷺ کے حوالے سے نقل کیا۔ فرمایا:
جیسے خلفائے اربعہ کے بعد اولاد سیدہ فاطمہ کہ تمام صحابہ و تابعین سے افضل ہیں۔ انتہی

و قال العلامۃ شارح القصیدۃ المعروفۃ بالا مالی اعلم ان الافضل یعنی بعد الانبیاء والخلفاء الاربعۃ ثم اھل البیت ثم سائر المبشرین بالجنۃ ثم اھل بدر ثم اھل الحدیبیۃ ثم سائر الصحابۃ ثم التابعین ثم تبع التابعین انتھی

اور العقیدہ المعروف "امالی" کے شارح نے فرمایا جان لیجیے کہ سب مخلوق میں افضل انبیاء ہیں پھر خلفائے اربعہ پھر اہل بیت پھر وہ سارے افراد جن کو جنت کی نوید ملی۔ پھر اہل بدر پھر حدیبیہ والے پھر تمام صحابہ پھر تابعین۔

و قال العلامۃ الملا سعد الدین التفتازانی فی کتاب المقاصد لہ بعد ماقور ان افضل الامۃ بعد النبی ﷺ الخلفاء الاربعۃ و رتبھم علی ترتیب الخلافۃ ثم قال و اما بعد ھم فقد ثبت ان فاطمۃ رضی اللہ عنھا سیدہ نساء العالمین انتھی

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد میں جہاں یہ ثابت فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد امت میں سب سے افضل خلفائے اربعہ ہیں اور ان کی ترتیب افضلیت بترتیب خلافت ہے، تو اس کے بعد فرمایا پھر ان کے بعد تو ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام خواتین عالم کی سردار ہیں۔ انتہی

فان قیل ھذا الذی ذکرتموہ مخالف لما ذکرہ العلامۃ عبد الحق الدھلوی فی تکمیل الایمان ناقلا عن العلامۃ علم الدین العراقی انہ قال کہ فاطمۃ رضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عنہا و برادروی ابراھیم رضی اللہ عنہما افضل اند از خلفاء اربعہ باتفاق و ان امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوردہ اند کہ گفت ما افضل علی ما ھو بضعۃ من النبی ﷺ احدا انتہی

اعتراض:۔

پھر اگر یہ کہا جائے کہ جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے یہ اس کے مخالف ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب تکمیل الایمان میں علم الدین علامہ عراقی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ سیدہ فاطمہؓ اوران کے بھائی حضرت ابراھیمؓ چاروں خلفاءؓ سے افضل ہیں۔ اور حضرت امام مالکؓ سے منقول ہے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ میں مصطفی کریم علیہ السلام کے جگر پاروں پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔ انتہی۔ تو اس کا کیا جواب ہے۔؟

قلت قد اجاب منہ الشیخ عبد الحق الدھلوی فی تکمیلہ ایضا بعد نقل تینک اخبارتین بما نصہ ھکذا ای گویند کہ این ہمہ روایات ضرر بمقصود ندارند و منافی مدعا نیست مدعای ما اینجا چنانکہ تحریر کردہ آمد اثبات افضلیت بوجھی خاص است و آن بمفضولیت بوجھی دیگر منافات ندارد و این فضائل کہ ذکر کردہ شد راجع بکثرت ثواب و نفع اھل اسلام نیست بلکہ بمزید شرف نسب و کرامت جوھر ذات است چہ بشک نیست کہ درا ولاد پیغامبر ﷺ کہ اجزاء وی اند شرفی و شانی ھست کہ در ذات شیخین نسبت ھیچ کس را درین جا مجال توقف و انکار نخواھد بود و باوجود آن ثوب شیخین اکثر و نفع ایشان در اسلام و اھل آن اعظم و اوفر است انتہی

جواب:۔

میں کہتا ہوں کہ خود شیخ عبدالحق نے اس کا حوالہ دے دیا ہے اوران دونوں عبارتوں کو نقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کے بعد جو انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں یہ عام روایتیں نہ تو ہمارے مقصود کے لیے نقصان دہ ہیں اور نہ ہمارے مدعا کے برخلاف ہیں پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ہمارا مقصود یہاں ایک خاص وجہ کے سبب افضلیت ہے اور اگر کسی اور وجہ سے مفضولیت ہو گی تو یہ اس کے منافی نہیں۔ چونکہ مذکورہ فضائل میں کثرت ثواب اور اہل اسلام کو نفع کے پہنچانے کا معنی نہیں ہے بلکہ یہ نسبی شرف اور ذاتی جوہر کہ عظمت کے حوالے سے ہیں (لہذا موقف پر کوئی حرج نہیں پڑتا) اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضور ﷺ کی اولاد آپ ﷺ کے مبارک جسم کا جزء ہیں۔ اور یہ فضیلت شیخین کریمین کو حاصل نہیں۔ اس حوالے سے کسی شخص کے لیے بھی توقف اور انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی شیخین کریمین کثرت ثواب، اسلام اور اہل سلام کے لیے نافع اور زیادہ جلالت و بزرگی والے ہیں اور یہی وجوہ افضلیت ہیں۔ (شیخ عبدالحق کا کلام ختم ہوا۔)

و اجاب عنه ایضا العلامة عبد الروف المناوی فی شرحه علی انموذج اللبیب بما لفظه حکمة ان اطلاق علم الدین العراقی هذا القول غیر مرضی بل الذی ینبغی ان یقال ان فاطمة رضی الله عنها افضل من حیث البضعة الشریعة و الخلفاء الاربعة افضل من حیث جمع العلوم و نصرة الدین و رفع منار الاسلام و بسط ماله من الاحکام علی الحقیقة کما یدل علی ذالک بل یصرح بكلام المولی التفتازانی فی المقاصد حیث قال بعد ما قدر ان افضل الامة بعد النبی ﷺ الخلفاء و الاربعة و رتبهم علی ترتیب الخلافة ما نصه و اما بعدهم فقد ثبت ان فاطمة رضی الله عنها سیدة نساء العالمین انتهی کلام المناوی

علامہ عبدالروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انموذج اللبیب کی شرح میں اسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ فرماتے ہیں: علم الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول پسندیدہ نہیں ہے بلکہ چاہیے تو تھا کہ یوں کہا جاتا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جگر گوشہ رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے افضل ہیں اور خلفائے اربعہ رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ﷺ کی بارگاہ سے خزانہ علوم جمع کرنے، دین کی مدد کرنے، اسلام کے مینار بلند کرنے اور تقویت اسلام کے لیے اپنا مال خرچ کرنے کی وجہ سے افضل ہیں۔ جیسا کہ علامہ تفتازانی کا اپنی کتاب مقاصد میں یہ کلام اس پر دلالت بالصراحت کر رہا ہے۔ آپ نے خلفاء اربعہؓ کے نبی کریم ﷺ کے بعد جمیع امت سے اپنی ترتیب خلافت کے مطابق افضل ہونے کا اثبات کرنے کے بعد فرمایا۔ ان کے بعد ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں۔ (علامہ مناویؒ کا کلام ختم ہوا۔)

و جواب عنه ایضا العلامة محمد الزرقانی فی شرحه علی المواهب اللدنیة بما حاصله ان ما ذکره علم الدین العراقی فان اراد تفضیل فاطمة و ابراهیم من حیث البضعة فتحمل انکان الخلفاء الاربعة افضل من حیث لعلوم الکثیرة و کثرة المعارف و نصر الدین و الامة انتهی کلام الزرقانی

علامہ محمد زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح مواہب الدنیہ میں اس کا جواب دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تو علامہ علم الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ فاطمہؓ اور حضرت ابراہیمؓ کی افضلیت اس حیثیت سے مراد لی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کا حصہ ہیں۔ تب تو یہ متحمل رہے۔ اگرچہ کہ علوم کثیرہ، کثرت معارف (دین کے اسرار و رموز کی کثرت سے معرفت) اور دین و امت کی مدد و نصرت کی وجہ سے خلفائے اربعہؓ ہی افضل ہیں۔ (علامہ زرقانیؒ کا کلام ختم ہوا۔)

فحاصل کلامهم ان الخلفاء الاربعة افضل من فاطمة و یضحا ابراهیم و الحسنین رضی الله تعالی عنهم من حیث الفضل الکلی بمعنی اکثریة الثواب عند الله تعالی الذی سببه جمع العلوم الکثیرة و کثرة المعارف و نصرة الدین و رفع منار الاسلام و قتل الاعداء والمحاربین وانفاق الاموال فی سبیل الله الحق المبین والسابقة فی الشرف بالاسلام و طول الملازمة فی صحبته علیه الصلوة والسلام و الحضور معه فی مشاهدة العظام و اسفاره و مغاربه الکرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و هم افضل من الخلفاء الاربعة من حيث الفضل الجزئی وهو شرف الجزئية و البضعية للرسول ﷺ و كرامة نسبتهم العظيم و المتنازع فيه هو القسم الاول دون الثانی و ايضا لو كان المراد من قول الامام مالك و علم الدين العراقی تفضيل اهل البضعة علی غيرهم فضلا كليا للزم ان يكون كل من كان من ذريته ﷺ الی الآن و لو كان شر يشاهد منا للخمر مرتكبا للزنا و سائر اسباب الفسوق كلها افضل من الخلفاء الثلاثة بل و من علی رضی الله عنه فضلا كليا و هذا باطل بالاجماع و بالاحاديث التی اوردناها فی هذه الفائدة و بالاحاديث الكثيرة التی قدمناها اوائل هذا المختصر فی ضمن القسمين المذكورين هناك و هو تعالی اعلم بحقائق الامور و العالم لخفيات الصدور

مصنف فرماتے ہیں ان سب علماء کے جواب کا خلاصہ یہ نکلا کہ خلفاء اربعہ سیدہ فاطمہؓ اور ان کے بھائی حضرت ابراھیمؓ اور ان کے بیٹے حسنین کریمینؓ سے فضیلت کلی کے ساتھ افضل ہیں۔ مطلب یہ کہ اللہ کے نزدیک ان کا ثواب زیادہ ہے اور اس کا سبب علوم کثیرہ اور کثرت معارف کا حصول، دین کی مدد، اسلام کے منارے بلند کرنا، دشمنوں کو قتل کرنا، راہ خدا میں مال خرچ کرنا اور اسلام قبول کرنے میں سبقت کا شرف پانا، رسول اللہ ﷺ کی بہت صحبت پانا، آپ ﷺ کی اعلیٰ مرتبت سفر و حضر اور جنگ و جہاد میں آپ ﷺ کے ساتھ رہنا ہے۔ اور جو اولاد رسول اللہ ﷺ ان سے افضل ہیں تو فضیلت جزئی یعنی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کا حصہ ہونے اور اپنے عظیم و کریم نسب ہونے کی بناپر ہے۔ اور اس میں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اختلاف تو پہلی صورت میں ہے۔ (جس کی وضاحت پیچھے گزر چکی ہے۔) ویسے بھی اگر امام مالکؒ اور امام علم الدین عراقیؒ کا قول اس معنی میں ہے کہ جن کو رسول اللہ ﷺ کے جزو جسم ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بقیہ سے سب پر کلی طور پر افضل ہیں۔ تو اس سے لازم آئے گا کہ آج تک رسول اللہ ﷺ کے اولاد میں جتنے بھی اجزء ہوئے ہیں خواہ وہ دائمی شرابی، زنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تمام گناہوں کا ارتکاب کرنے والے ہوں وہ سب کے سب خلفائے ثلاثہ بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر بھی کلی طور پر افضل ہوں۔ حالانکہ یہ قول اجماع امت اور اس فائدے میں مذکورہ احادیث، اسی طرح رسالے کی دونوں قسموں میں بیان کی گئی احادیث کثیرہ کی وجہ سے بالکل باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی امور کی حقیقتوں اور دلوں میں چھپی باتوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔[1]

تنبیه في ان الحسن افضل من الحسين رضي الله تعالى عنهما او بالعكس اوهما متساديان قلت قد سبق انفا من قول الحسين رضي الله عنه واخي خير مني فهو بظاهره يقتضي ترجيح حسن على الحسين رضي الله عنه و قال العلامة العارف بالله و قدوة السالكين الشيخ احمد السرهندي نفعنا الله تعالى ببركاته في المكتوب السابع والستين من مكاتيب المجلد الثاني مالفظه و حضرت امام حسن افضل امت از حضرت امام حسين رضي الله تعالى عنهما انتهى و الحمد الله سبحانه و تعالى على الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد الانام و على اله العظام و صحبه البررة الكرام ما شرق شارق و هطل غمام ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و صلى الله على خير خلقه و نور

[1] علامہ نبہانی فرماتے ہیں "امت محمدیہ کا سواد اعظم (اہل سنت و جماعت) عہد صحابہ سے لے کر آج تک اس مسئلہ پر متفق ہے کہ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ سے افضل ہیں۔ یہ ایسا اتفاق اور اجماع ہے جو مجرد خواہش نفس سے ممکن نہیں کیونکہ ساری امت کا حضرت عثمانؓ کے ساتھ کوئی مخصوص خونی رشتہ نہیں جیسا کہ اس کی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ رشتہ داری نہیں اس کے باوجود امت نے انہیں دیگر صحابہ پر اسباب تفضیل کی وجہ سے فضیلت دی اسی طرح امت نے حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر تقدیم دی اگرچہ شیخین کی تفضیل کے اسباب حضرت عثمان کی تفضیل سے زیادہ ظاہر اور واضح ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم پر سلف صالح کی اتباع لازم ہے کیونکہ ہمیں ان کی دینی قوت علمی کثرت، شدت ورع (تقویٰ) اور عظیم معرفت اور غیر جانبداری کا کامل یقین ہے اگر وہ جانبداری سے کام لیتے تو حضرت علیؓ کی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رشتہ داری اور قربت کی وجہ سے ان کو ترجیح دیتے" (الاسالیب البدیعہ ص 159)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عشریہ نبینا محمد و آلہ و اصحابہ و التابعین الی یوم الدین و بارک وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تمت بالخیر والسلام

تنبیہ:

ایک مسئلہ یہ ہے کہ حسنین کریمینؓ میں سے کون دوسروں سے افضل ہیں۔آیا حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ سے افضل ہیں یا اس کے برعکس صورت ہے یا دونوں ہی مساوی ہیں۔

جواب:

تو میں کہتا ہوں کہ ابھی چند صفحات سے قبل حضرت امام حسینؓ کا یہ فرمان گزرا کہ میرے بھائی حسنؓ مجھ سے افضل ہیں۔اس فرمان کے ظاہر کا تقاضا یہی ہے کہ حضرت حسنؓ کو حضرت حسینؓ پر ترجیح دی جائے۔یہ ہی بات عارف باللہ قدوۃ السالکین علامہ شیخ احمد سرہندی انفعنا اللہ تعالیٰ برکاتہ نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد مکتوب نمبر ۶۷ میں بیان فرماتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ سے افضل ہیں۔انتہی۔!

!۔ حضرت امام حسن بن علیؓ کا عقیدہ افضلیت:۔

قال (امام شعبی) أدرکت خمس مائة من أصحاب النبی ﷺ کلهم یقولون ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ۔(معجم ابن المقری، رقم ۳۰۵)

امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرام سے ملاقات کی اور تمام صحابہ کرام کہتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ، (پھر) اور حضرت عمرؓ اور (پھر) حضرت عثمانؓ اور (پھر) حضرت علیؓ۔ اور یہ بات اہم ہے کہ امام شعبیؒ کے استادوں میں حضرت حسن بن علیؓ بھی ہیں۔(تہذیب الکمال، رقم ۳۰۲۲)

لہٰذا معلوم ہوا کہ امام حسن بن علیؓ کا اپنا عقیدہ تفضیل شیخین کا ہی تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اختتام رسالہ پر تمام حمد یں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہیں۔ اور جب تک سورج کی کرنیں چمکتی رہیں اور بارش کی دھاریں برستی رہیں تب تک۔ ہم سب امتیوں کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کی باعزت آل اور آپ کے نیک امت اصحاب پر درود وسلام نازل ہوتی رہیں۔ اور نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی قوت وبلندی وعظمت کی حقیقت اللہ ہی کی مدد سے ممکن ہے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ و نور عرشہ نبینا محمد و آلہ و اصحابہ و التابعین الی یوم الدین و بارک وسلم برحمتک یا ارحم الرحمین. تمت بالخیر۔

الحمد اللہ کہ ترجمہ کتاب ۱۴ ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ بروز جمعرات کو بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ باوجود دیگر مشاغل کے آج ۹ جمادی الآخر ۱۴۳۳ھ شب منگل بوقت ۱۰:۴۱ پر پایہ تکمیل کو پہنچ چکا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح ابن حبان

تالیف

للإمام أبي حاتم محمد بن حبان الخراسانی

المتوفی ۳۵۴ھ

7 جلدیں

مترجم

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

Rs.7500/=

صحیح ابن خزیمۃ

المسمّٰی

المختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبي ﷺ

تالیف

إمام الأئمة أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري

ولد سنة ۲۲۳ھ وتوفي سنة ۳۱۱ھ

رحمه الله تعالیٰ

3 جلدیں

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

Rs.2800/=

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لطف المنان فی تعظیم سید الانس والجان

المعروف

تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

1 جلد

Rs.1000/=

مرآۃ المناجیح

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

8 جلدیں

حکیم الامت

مفتی احمد یار خان نعیمی

Rs.3200/= فی جلد Rs.400

شرح

کلیات اقبال اردو

• بانگ درا • بال جبریل

• ضرب کلیم • ارمغان حجاز

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

1 جلد

عام Rs.1200/= اعلیٰ Rs.1600/=

شرح

کشف المحجوب (اردو)

تصنیف

حضرت سید علی بن عثمان الہجویری

المعروف داتا گنج بخش

مترجم

حضرت مفتی سید غلام معین الدین نعیمی

تحقیق و تخریج

1 جلد

عام Rs.1200/= اعلیٰ Rs.1600/=

پروگریسو بکس

فون 042-37124354 موبائل 042-37352795

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند

2 جلدیں

جلد اول: برِ عظیم پاکستان و ہند کے علماء و مشائخ سلسلہ چشتیہ
قادریہ شطاریہ و سہروردیہ کے تحقیقی حالات

جلد دوم: سلسلہ نقشبندیہ اور بعض دوسرے علماء و صوفیہ کے حالات

تالیف

محمد اقبال مجددی

Rs.2000/=

مقاماتِ مظہری

احوال و ملفوظات و مکتوبات

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید

۱۱۱۱ھ/۱۷۰۰ء — ۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء

تالیف

حضرت شاہ غلام علی دہلوی

تحقیق و تعلیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی

1 جلد

Rs.1200/=

حدیقۃ الاولیاء

پنجاب کے اکابر صوفیہ کا مستند تذکرہ

تالیف

مفتی غلام سرور لاہوری

المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء

1 جلد

تحقیق و تعلیق

محمد اقبال مجددی

Rs.495/=

احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری

تالیف

محمد اقبال مجددی

1 جلد

Rs.400/=

پروگریسو بکس

042-37352795 ، 042-37124354

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح قصیدہ بُردہ (خرپوتی)

جلد 1

تالیف

العلامہ عمر بن احمد الخرپوتی

مترجم

شاہ محمد چشتی

Rs.1000/=

شرح قصیدہ بُردہ (للباجوری)

جلد 1

تالیف

شیخ شیخ الاسلام

الشیخ ابراہیم الباجوری

مترجم

حافظ حامد حسین القادری الشاذلی

Rs.700/=

پروگریسو بکس لاہور

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ

اردو بازار لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب اللہ کے بعد دوسری صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح

جلد 1

مختصر صحیح بخاری

تالیف

الإمام زين الدين أبي العباس أحمد بن عبد اللطيف الزبيدي

(ت/۸۹۳ھ)

مترجم

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

Rs.1250/=

کتاب اللہ کے بعد دوسری صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

جلد 1

مختصر صحیح مسلم

تالیف

امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ

اختصار

امام حافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری رحمۃ اللہ

مترجم

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

Rs.1250/=

پروگریسو بکس لاہور

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقہائے عظام کے احوال و آثار کے بارے میں تحقیقی کوشش کے ہمراہ ایک لاجواب تصنیف

1 جلد

الانتقاء

فی فضائل الائمة الثلاثة الفقهاء

فقہائے عظام

تصنیف

امام حافظ ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی

تحقیق و تعلیق: شیخ عبد الفتاح ابو غدہ

ترجمہ: ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

Rs.900/=

امام اعظم کی 15 مسانید کا جامع نسخہ روایات کے متن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ

جامع المسانید للخوارزمی

مسانید الامام الاعظم

2 جلدیں

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی

جمع و ترتیب: ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی

ترجمہ: ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

Rs.2800/=

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ، غزنی سٹریٹ

اردو بازار ، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari